حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ، کمالاتِ جلیلہ
اور سیرتِ طیبہ

سُرُورُ القلوب

بذکرِ المحبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۴۶ھ ——— ۱۲۹۷ھ

۱۸۳۰ء ——— ۱۸۸۰ء

والد ماجد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

شبیر برادرز ○ اردو بازار لاہور ۲

حضورِ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ، کمالاتِ جلیلہ
اور سیرتِ طیّبہ

سُرُورُ القلوب

بذِکرِ المحبوبؐ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۴۶ھ ——— ۱۲۹۷ھ

۱۸۳۰ء ——— ۱۸۸۰ء

والد ماجد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

شبّیر برادرز ○ اردو بازار لاہور ۲

marfat.com

حمد حقوق کتابت محفوظ ہیں اگر کسی شخص نے اس کی فوٹو کاپی لی تو اس کے خلاف
مطبوعات ایکٹ کے تحت کانونی کاروائی کی جائیگی۔

کتاب ——— سرور القلوب فی ذکر المحبوب
تصنیف ——— امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہٗ
کتابت ——— محمد نعیم۔ حضرت کیلیانوالہ۔ گوجرانوالہ
پیرائندی واصلاح رسم الخط ——— جناب فدا حسین ہنڈا، مدیر مہر و ماہ، لاہور
مصحح ——— مولانا الحاج محمد منشا تابش۔ قصوری
پیش لفظ ——— محمد عبدالحکیم شرف قادری
اشاعت باردوم ——— ۱۹۱۸ء مطبع نولکشور، لکھنو
اشاعت بارسوم ——— ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
تعداد ——— گیارہ سو (۱۱۰۰)
ناشر ——— شبیر برادرز۔ اردو بازار لاہور
قیمت ———
مطبع ——— رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز ریتی گن روڈ لاہور

marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	تقریظ بر عنایت گلزار	۴
①	ولادت باسعادت	۱۱
②	ورفعنا لک ذکرک کی تفسیر	۵۳
③	وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین کی تفسیر	۹۰
④	جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۹
⑤	سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۶
⑥	خصائص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۹۶
⑦	معراج مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۷۱
⑧	معجزات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۹۹
	اعتراض اوّل	۳۲۱
	اعتراض دوم	۳۲۱
	جواب	۳۲۱
⑨	فضائل درود شریف فصل اوّل	۳۳۴
⑩	فوائد درود شریف فصل دوم	۳۴۰
⑪	ان لوگوں کے بارے میں جو نام نامی سن کر درود شریف نہیں پڑھتے۔ فصل سوم	۳۵۵
⑫	حکایاتِ درود شریف۔ فصل چہارم	۳۵۸

marfat.com

ذکرِ مصنّف قدس سرّہُ العزیز

رئیس المتکلمین قدوۃ المتقین مولانا نقی علی خاں، ابن عارف باللہ مولانا رضا علی خاں قدس سرہما ماہِ رجب ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۰ء میں محلہ ذخیرہ بریلی شریف میں پیدا ہوئے[1] آپ کے آباؤ اجداد، قندھار کے معزز قبیلہ بڑھیچ کے پٹھان تھے۔ جو شاہانِ مغلیہ کے دور میں لاہور آئے۔ اور مقتدر عہدوں پر فائز رہے۔ لاہور کا شیش محل انھیں کی جاگیر تھا[2]۔ آپ کے والدِ ماجد مولانا رضا علی خاں (متوفی ۲۱ ربیع الاولی ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۶ء[3]) اپنے دور کے نامور عالم اور عارف باللہ بزرگ تھے۔

حضرت مولانا نقی علی خاں نے اپنے والدِ ماجد سے علوم دینیہ کی تحصیل اور تکمیل کی[4]۔ ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء میں اپنے فرزند ارجمند اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کے ساتھ حضرت مولانا شاہ آلِ رسول مارہروی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں حضرات شرفِ بیعت و خلافت سے مشرف ہوئے[5]۔ حضرت شیخ نے تمام سلاسل جدیدہ و قدیمہ کی اجازت و خلافت، اور حدیث کی سند عطا فرمائی۔ ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء میں

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا شاہ۔ تذکرہ علمائے اہلِ سنت (خانقاہ قادریہ، بہار) ص ۲۵۱

[2] ظفر الدین بہاری مولانا :۔ حیات اعلیٰ حضرت (مکتبہ رضویہ، کراچی) ج ۱ ص ۲

[3] رحمٰن علی مولانا۔ اردو ترجمہ تذکرہ اولیائے ہند (پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، کراچی) ص ۱۹۳

[4] ظفر الدین بہاری، مولانا :۔ حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۶

[5] ایضاً ص ۸

marfat.com

حرمین شریفین کی زیارت اور حج کی سعادت حاصل کی۔ اسی موقع پر حضرت سید احمد زینی دحلان سے تبرکاً سندِ حدیث حاصل کی۔[1]

اللہ تعالیٰ نے آپ کو گوناگوں صفات سے نوازا تھا امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں

"بحمداللہ! منصبِ شریف علم کا پایہ، ذروۂ علیا کو پہنچایا"۔

ع راست می گویم و یزداں نہ پسند دجز راست

کہ جو دقتِ انظار و حدّت افکار و فہم صائب و رائے ثاقب حضرت حق جلّ وعلیٰ نے انہیں عطا فرمائی ان دیار و امصار میں اس کی نظیر، نظر نہ آئی۔ فراستِ صادقہ کی یہ حالت تھی کہ جس معاملہ میں جو کچھ فرمایا وہی ظہور میں آیا۔

عقلِ معاش و معاد دونوں کا بروجہِ کمال اجتماع بہت کم سنا۔ یہاں آنکھوں دیکھا، علاوہ بریں سخاوت و شجاعت و علوّ ہمّت و کرم و مروّت و صدقات خفیہ و مبرات جلیہ و بلندیٔ اقبال و دبدبۂ و جلال و موالاتِ فقراء و امرِ دینی میں عدم مبالات باغنیاء، حکام[2] سے عزلت، رزق موروث پر قناعت وغیر ذلک، فضائل جلیلہ و خصائلِ جمیلہ کا حال وہی کچھ جانتا ہے جس نے اس جناب کی برکتِ صحبت سے شرف پایا ہے[1]۔

اللہ تعالیٰ کی محبّت اور نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے والہانہ عقیدت تو اس

---

[1] رحمٰن علی، مولانا :۔ تذکرہ علمائے ہند (اردو ترجمہ) ص ۵۳۰

[2] اس وقت ہندوستان پر انگریز کی حکومت تھی۔ حضرت مولانا نقی علی خان کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ ۱۲ قادری

[1] احمد رضا خان بریلوی، امام :۔ جواہر البیان (مکتبہ حامدیہ، لاہور) ۷-۶

marfat.com

خاندان کا طرۂ امتیاز رہے۔ اس زمانے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک اثر کی بنا پر یہ مسئلہ، معرکۃ الآراء بنا ہوا تھا۔ کہ باقی چھ زمینوں پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل انبیاء ہوئے ہیں یا نہیں؟ ایک گروہ بڑے شد و مد سے ان چھ مثالوں کو مان رہا ہے جب کہ حضرت مولانا نقی علی خان اور ان کے ہم مسلک علمائے اہلِ سنت کا موقف یہ تھا کہ یہ عقیدہ قطعی غلط ہے اور اثرِ ابنِ عباس سے استدلال کرنا غلط ہے اس سلسلے میں آپ نے ماہِ شعبان ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء کو اصلاح ذات البین (۱۲۹۲ھ) کے نام سے مناظرہ کا اشتہار شائع کیا لیکن فریقِ مخالف کی طرف سے کوئی مناظرہ کیلئے تیار نہ ہوا[1] آپ کی کوششوں سے یہ فتنہ ایسا سرد ہوا کہ پھر سر نہ اٹھایا۔

تمام عمر شریف علوم دینیہ کی تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف میں صرف فرمائی۔ حافظ الملک حافظ رحمت خاں بہادر کے نبیرہ نواب نیاز احمد خاں ہوش فرماتے ہیں۔

اکثر اشخاص کو تعلیم علم کا شوق دلاتے ہیں۔ اپنا وقت دینیات کے پڑھانے میں بہت صرف فرماتے ہیں، ہنگامِ کلام، علوم کا دریا بہہ جاتا ہے اَلْعَالِمُ اِذَا تَکَلَّمَ فَھُوَ بَحْرٌ یَتْمُوْجُ کا مضمون انھیں کی ذاتِ مجمع حسنات پر صادق آتا ہے۔ کسی نحو کسی علم میں عاری نہیں۔ ہر علم میں دخل معقول ہونا بجز عنایت باری نہیں۔ امورِ خیر میں اپنے اوقاتِ عزیز صرف کرنے میں دشواری نہیں۔ مسائلِ مشکلۂ معقول نے ان کے سامنے مرتبۂ حضوری پایا۔ منقول میں بدون حوالہ آیت و حدیث کے کلام نہ کرنا، ان کا ایک قاعدہ کلی نظر آیا۔

ان کے حضور اکثر منطقی اپنے اپنے قیاس و شعور کے موافق صغرائے ثنا

---

[1] ظفر الدین بہاری، مولانا :۔ حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۷

marfat.com

اور کبرائے مدح ، شکل بدیہی الانتاج بنا کر دعوائے توصیف کو ثابت کر دکھاتے ہیں آخر الامر نتیجہ نکالتے وقت یہ شعر زبان پر لاتے ہیں ؎

کیا عجب مدرسۂ علم میں اس عالم کے
شمس آکر سبق شمسیہ پڑھتا ہو اگر[1]

(ہوش)

آپ کے تلامذہ کے اسماءِ گرامی معلوم نہ ہو سکے۔ لیکن صرف آپ کے فرزندانِ ارجمند امام احمد رضا بریلوی، مولانا حسن رضا بریلوی اور مولانا محمد رضا بریلوی کے نام ہزاروں شاگردوں کی فہرست پر بھاری ہیں۔

تصانیف

آپ کی تصانیف آپ کے تبحرِ علمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اندازِ بیاں ناصحانہ اور دلنشین ہے۔ امام رازی کا تبحر اور امام غزالی کا پرسوز لب و لہجہ قاری کے دل و دماغ دونوں کو اپیل کرتا ہے آپ کا اصلاحی لٹریچر اس لائق ہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔

درج ذیل تصانیف آپ سے یادگار ہیں۔

۱۔ الکلام الاوضح فی تفسیر سورۂ الم نشرح ۴۳۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب سورہ الم نشرح کی تفسیر مسائل دینیہ اور سیرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مشتمل ہے۔

۲۔ وسیلۃ النجاۃ۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ

۳۔ سرور القلوب بذکر المحبوب۔ پیش نظر کتاب

۴۔ جواہر البیان فی اسرار الارکان۔ ارکانِ اسلام نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے فضائل اور اسرار پر بے مثل کتاب، کئی سال پہلے مکتبہ حامدیہ لاہور نے شائع کی تھی۔ کاش

---

[1] نیاز احمد خاں ہوشؔ۔ نواب۔ تقریظ سرور القلوب (نولکشور، لکھنو) ص ۴

marfat.com

کوئی ادارہ جدید کتابت اور مکمل تصحیح کے ساتھ اسے شائع کردے تو یہ بڑی دینی خدمت ہوگی
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس کے اڑھائی صفحات کی شرح میں ایک مبسوط کتاب
" زواہر الجنان من جواہر البیان" لکھی تھی جس کا تاریخی نام "سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل
الوریٰ" ہے۔

۵۔ اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد۔ اس میں ایسے قواعد دلائل سے ثابت کیے
ہیں جو مسلک اہل سنت وجماعت کی حقانیت اور نجدیت کا بطلان ظاہر کرتے ہیں۔

۶۔ "ہدایۃ البریۃ الی الشریعۃ الاحمدیۃ" دس فرقوں کا حکیما نہ رد۔

۷۔ "اذاقۃ الاثام لمانعی عمل المولد والقیام" میلاد شریف اور قیام کے منکرین کا
رد۔ یہ کتاب امام احمد رضا بریلوی کی شرح "رشاقۃ الکلام فی شرح اذاقۃ الاثام" کے
ساتھ مطبع اہل سنت بریلی سے چھپ چکی ہے۔

۸۔ "فضل العلم والعلماء" موضوع نام ہی سے ظاہر ہے۔ یہ رسالہ متعدد بار
چھپ چکا ہے۔

۹۔ "ازالۃ الاوہام" رد نجدیہ

۱۰۔ "تزکیۃ الایقان" تقویۃ الایمان کا رد

۱۱۔ "الکواکب الزہرا فی فضائل العلم وآداب العلماء"۔ علم کے فضائل اور آداب علماء
کے موضوع پر اس رسالہ کی احادیث کی تخریج امام احمد رضا بریلوی نے فرمائی جس کا نام "النجوم
الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب" ہے۔

۱۲۔ "الروایۃ الرویۃ فی الاخلاق النبویۃ"۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ۔

۱۳۔ "النقادۃ النقویۃ فی الخصائص النبویۃ" خصائص مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۴۔ "لمعۃ النبراس فی آداب الاکل واللباس" کھانے پینے اور لباس کے آداب۔

۱۵۔ "التمکن فی تحقیق مسائل التزین" زیب وزینت کے مسائل۔

marfat.com

۱۶۔ "احسن الوعاء فی آداب الدعاء" آداب دعا، یہ رسالہ امام احمد رضا بریلوی کی شرح "ذیل المدعا لاحسن الوعاء" کے ساتھ کئی مرتبہ چھپ چکا ہے۔

۱۷۔ "خیر المخاطبۃ فی المحاسبۃ والمراقبۃ" محاسبہ نفس اور مراقبہ کے مسائل۔

۱۸۔ "بدایۃ المشتاق الی سیر الانفس والآفاق" سیرِ نفس اور سیرِ کائنات کی تفصیلات اور مسائل۔

۱۹۔ "ارشاد الاحباب الی آداب الاحتساب" طلبِ ثواب اور اس کے آداب

۲۰۔ "اجمل الفکر فی مباحث الذکر" ذکر کے مسائل

۲۱۔ "عین المشاہدۃ لحسن المجاہدۃ" مجاہدہ نفس کے مباحث

۲۲۔ "تشوق الاواہ الی طریق محبۃ اللہ" محبت الٰہی کا طریقہ اور اس راہ کے تقاضے

۲۳۔ "نہایۃ السعادۃ فی تحقیق الہمۃ والارادۃ" ہمت اور ارادہ کے معنی کی تحقیق

۲۴۔ "اقوی الذریعۃ الی تحقیق الطریقۃ والشریعۃ" شریعت و طریقت کا باہمی تعلق

۲۵۔ "ترویح الارواح فی تفسیر سورہ الانشراح"[1]

حج و زیارت

خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب فرمایا، باوجود بیماری اور کمزوری کے چند احباب کے ہمراہ رختِ سفر باندھا اور سوئے حرم روانہ ہو گئے۔ کچھ عقیدت مندوں نے علالت کے پیشِ نظر مشورہ دیا کہ یہ سفر آئندہ سال پر ملتوی کر دیجیے، فرمایا:۔

"مدینہ طیبہ کے قصد سے قدم دروازہ سے باہر رکھوں۔ پھر چاہے روح اسی وقت پرواز کر جائے"۔

محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ندائی کے جذبۂ محبت کی لاج رکھ لی اور خواب ہی میں ایک پیالے میں دوا عنایت فرمائی جس کے پینے سے اس قدر افاقہ ہو گیا کہ

---

[1] ظفر الدین بہاری، مولانا۔ حیات اعلیٰ حضرت جلد ۱ صفحہ ۸۔۷

marfat.com

مناسکِ حج کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ رہی۔[1]

سفرِ آخرت

حدیث شریف میں ہے جو شخص پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہوا وہ شہید ہے۔ اس حدیث کے مطابق حضرت مولانا نقی علیخاں نے شہادتِ معنوی کا مقام پایا۔ کیونکہ خونی اسہال کے عارضے میں بروز جمعرات بوقت ظہر، ماہِ ذیقعدہ کے آخر ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء میں آپ کا وصال ہوا۔ اور والدِ ماجد کے پہلو میں محوِ استراحت ابدی ہوئے۔ رحمہما اللہ تعالیٰ۔[2]

وصال کے دن صبح کی نماز پڑھ لی تھی۔ ظہر کا وقت ابھی باقی تھا۔ کہ پیغامِ اجل آگیا، حاضرین نے مشاہدہ کیا کہ آخری وقت بار بار سلام کہتے تھے۔ پھر اعضاءِ وضو پر اس طرح ہاتھ پھیرا جیسے وضو کر رہے ہوں۔ یہاں تک کہ ناک میں پانی ڈالا، گویا اپنے طور پر وہ ظہر کی نماز بھی ادا کر گئے۔

امام احمد رضا بریلوی آخری لمحات کی چشم دید کیفیت بیان کرتے ہیں:۔

"جس وقت روح پرفتوح نے جدائی فرمائی، فقیر سرہانے حاضر تھا واللہ العظیم! ایک نور ملیح علانیہ نظر آیا کہ سینہ سے اٹھ کر برق تابندہ کی طرح چہرہ پر چمکا اور جس طرح لمعانِ خورشید، آئینہ میں جنبش کرتا ہے۔ یہ حالت ہو کر غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی روح بدن میں نہ تھی۔

پچھلا کلمہ کہ زبانِ فیض ترجمان سے نکلا لفظ اللہ تھا و بس! اور اخیر تحریر کہ دستِ مبارک سے ہوئی "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" تھی کہ انتقال سے

---

[1] ظفر الدین بہاری، مولانا۔ حیات اعلیٰ حضرت، ص ۹-۸۔

[2] ایضاً حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۹

marfat.com

دو روز پہلے ایک کاغذ پر لکھی تھی [1]

وصال کے بعد امام احمد رضا خاں بریلوی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت پیر و مرشد آلِ رسول مارہروی، حضرت مولانا نقی علی خاں کے مزار پر تشریف لائے عرض کیا

حضور! یہاں کہاں؟

فرمایا:۔

آج سے یہیں رہا کریں گے [2]

امام احمد رضا خاں بریلوی نے درج تاریخی مادے استخراج فرمائے۔

کان نہایۃ جمع العظماء۔ ۹۷ھ ۱۲ — خاتم اجلۃ الفقہ ۹۷ھ ۱۲

امین اللہ فی الارض ابدا ۹۷ھ ۱۲ — ان فقد نتلدم کلمۃ بہا یہتدی ۹۷ھ ۱۲

ان موتۃ العالم موتۃ العالم ۹۷ھ ۱۲ — وفاۃ عالم الاسلام ثلمۃ فی جمع الانام ۹۷ھ ۱۲

خلل فی باب العباد لا ینسد الی یوم القیام ۹۷ھ ۱۲ — کتل لہ ثوابک یوم النشور [3]

خلل فی باب العباد لا ینسد الی یوم القیام۔ یا غفور۔ کتل لہ ثوابک یوم النشور [4]

۹۷ھ ۱۲ — ۹۷ھ ۱۲ — ۹۷ھ ۱۲

سرور القلوب

فی ذکر المحبوب

یہ کتاب نو ابواب پر مشتمل ہے۔

---

[1] ظفر الدین بہاری، مولانا:۔ حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۹

[2] ایضاً: ص ۹

[3] ایضاً: ص ۱۰

marfat.com

۱۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور دیگر احوال۔
۲۔ آیۂ کریمہ ورفعنا لک ذکرک کی تفسیر۔
۳۔ آیۂ مبارکہ وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین کی تفسیر
۴۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن ظاہری
۵۔ حسن معنوی و باطنی۔
۶۔ خصائص شریفہ، دس اوصاف خاصہ
۷۔ معراج شریف۔
۸۔ معجزات۔
۹۔ درود شریف کی اہمیت، اس کے فوائد، نام پاک سن کر درود شریف نہ پڑھنے والوں کی مذمت، درود پاک کی برکتیں۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے موضوع پر لکھنے کے لیے صرف ظاہری علم وفضل اور قرآن وحدیث اور کتب سیرت کا مطالعہ ہی کافی نہیں بلکہ آپ کی ذاتِ اقدس سے گہری عقیدت ومحبت بھی ضروری ہے۔ پیشِ نظر کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف یہ معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مصنف اس دولت سے مالا مال ہیں بلکہ ان شاءاللہ تعالیٰ اس کا مطالعہ کرنے والے بھی اس بیش قیمت نعمت سے بقدر استطاعت فیض یاب ہوں گے۔

اس سے پہلے یہ کتاب دو مرتبہ چھپ چکی ہے دوسری بار ۱۹۱۸ء میں مطبع نولکشور لکھنؤ میں چھپی تھی۔ اب تیسری اشاعت کا سہرا شبیر برادرز لاہور کے سر ہے۔

یہ اس ادارہ کی ابتدائی اشاعت ہے مولائے کریم اس ادارہ کو زیادہ سے زیادہ دینی خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے۔

marfat.com

یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی۔ حضرت مولانا محمد شریف رحمہ اللہ تعالیٰ مہتمم جامعہ نقشبندیہ، ڈسکہ نے اپنے کتب خانہ سے اس کا ایک نسخہ عنایت فرمایا۔ جناب ندا حسین فدا مدیر مہر و ماہ، لاہور نے بڑی محنت سے اس کی پیرا بندی کی۔ قدیم رسم الخط کو جدید کے قالب میں ڈھالا، مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری نے اس کی پروف ریڈنگ کی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو ایمان کی سلامتی کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی توفیق بخشے، خاتمہ بالخیر فرمائے اور قیامت کے دن اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

خوار ہیں، بدکار ہیں، ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن تیرے محبوب کی اُمت میں ہیں

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ — محمد عبدالحکیم شرف قادری
۴ جنوری ۱۹۸۵ء — جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

marfat.com

تقریظ بر عایتِ گلزار

از نتائج افکار ناشر و ناظم بے نظیر رشک اقرائے سرور و وزیر حاوی فروع و اصول جامع معقول و منقول شاعر باجوش و خروش مولوی نواب نیاز احمد خان صاحب متخلص بہ ہوش بریلوی ابن نواب نیاز محمد خان صاحب مغفور نبیرہ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ شہید سعید نور اللہ مرقدہ شاگرد شاعر ذی ہوش حکیم محمد محسن علی خان جوش بریلوی مرحوم و نیز از مرہ اعلیٰ تلامذہ فخر انوری و خاقانی شاعر لاثانی افصح الفصحا ابلغ البلغا مقبول ہر صغیر و کبیر تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علی خان صاحب اسیر لکھنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ترانہ سنجی بلبل خامہ گلزار حمد میں بیکار رہے یہ وہ مقام ہے کہ طوطی ہزار داستان کو بھی یہاں عجز درکار ہے۔ جب نخلبند باغِ رسالت (ما عرفناک حق معرفتک)[1] فرمائے توصیف و ثنا ہم دامن دریدگان خار عصیاں کی کب پایہ قبول پائے نسیم ادراک کو غنچہ حمد خالق شگفتہ کرنا کیونکر نہ محال ہوگا جب گلشن مخلوقات کے بعض بعض گل کمال کی خوشبوئے وصف سے مشام جاں معطر کرنا اشکال ہو فی الحقیقت عین عنایت بانبانِ قضا و قدر سے گلشن ایجاد میں ایسے ایسے اشجار باکمال نے نشو و نما پائی جن کے دیکھنے سے شمع عقل کل بھی گل نظر آئی کسی میں سرسبزی معرفت نظر آئی کسی نے شریعت کی بہار دکھائی کسی میں گل ہائے علوم کھلے کسی میں خار ہائے جہالت و ضلالت نظر پڑے کسی نے بہتری کا

---

[1] یہ خاص ارشاد ہے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ فرمایا آپ نے نہیں پہچانا ہم نے تجھ کو اے پروردگار جیسا کہ حق تیرے پہچاننے کا ہے۔

marfat.com

ثمرہ پایا کسی میں پھل بدی کا آیا غرض کہ نخلستان عالم میں طُرفہ بہار ہے کہیں گل ہے کہیں خار ہے ۔ اگرچہ اس زمانے میں بوستان کمال خزاں رسیدہ ہے اہلِ کمال کا گل رخسار بسبب چلنے بادسموم بے قدری کے برنگ زعفران زرد ہوکر پژمردگی دیدہ ہے لیکن سحابِ رحمت الٰہی کی ترشح سے اب بھی نخل کمال کچھ کچھ شاداب نظر آتا ہے کسی مقام پر کبھی کوئی باکمال گل باکمال کی تازگی دکھاتا ہے ۔ اس دعوٰی پر حجت ساطع اور برہان قاطع سمجھ کر ایک شمشاد حدیقۂ علم وفضل کا ذکر کیا جاتا ہے حاسدوں کے دل پر لالہ روشن داغ الم دیا جاتا ہے ۔ کہ گلدستہ اوصاف فراوان افضل الامثال والاقران جناب مولوی محمد نقی علی خاں خلف الصدق مولوی محمد رضا علی خان مرحوم مغفور نوراللہ مرقدہ شہر بانس بریلی میں سکونت پذیر ہیں حسن ظاہری وباطنی میں بے نظیر ہیں باپ دادا ان کے عرصہ دراز سے چمن پیرائے علم ودولت ہے خود مولوی صاحب ایام طفولیت سے تاحال بفضلِ ایزدمنان صرصرِ حوادث سے بچ کر گلچیں خیابان فضل وعزت رہے ان کے والد ماجد نے کمال دانائی سے دنیا کو مزرعِ آخرت جان کر تخم عمل بو کر ثمرہ معرفت پایا ۔ ریاض کرامت بھی شگفتگی پر آیا ۔ صفت شبنم رات رات بھر ان کو لوگوں نے ذکر خدا سے تر زبان دیکھا دن دن بھر برنگ شمیم غنچہ گوشہ تنگ تنہائی میں نہاں دیکھا عالم باعمل تھے ۔ کامل بے بدل تھے ایک ادنی اشعبہ ان کے درخت کرامت کا یہ ہے کہ جب بعد رفع عذر فوج انگریزی بریلی میں آئی رعایائے شہر بخوف خبر لی نہایت گھبرائی ہر شخص برگ خزاں دیدہ کی روش بے برگ وبے نوا بسبب چلنے باد تند خوف کے، جانب صحرا گریزاں ہوا ہر فرد بشر کا حال سنبل کی طرح یکسر پریشان ہوا، لیکن اس سرو گلستان کرامت نے خانہ خدا میں طرح اقامت ڈالی پختہ فراجی کے یہی معنی ہیں کہ ایسے محل خوف ناک میں بھی حسب معمول عبادت شبانہ روز میں سرمو فرق نہ لاکر کوئی بات ہراس کی منہ سے نہ نکالی باوجود تین روز تک قتل عام اور لوٹے ہونے کے انھوں نے مطلق صدمہ نہ پایا جو کوئی سپاہی فوج کا آیا عنایت ایزدی سے اس نے سر تسلیم جھکایا، الحق ہوش ؎

بچہ مغزوں کو نہیں باد حوادث سے ضرر　　صدمہ صرصر سے ہو جاتی ہے شاخ خام خم

marfat.com

سبحان اللہ جو یہ مرتبہ پائے اس کے صاحبزادے کو سلسلہ رہنمائے شریعت کیوں نہ ہاتھ آئے
اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ (لڑکا بھید ہے اپنے باپ کا ۱۲) کا مضمون شگفتہ نظر آیا مولوی صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ کا گلِ اسلام تازہ رنگ لایا یعنی اکثر اشخاص کو تعلیم علم کا شوق دلاتے ہیں۔ اپنا
وقت دینیات کے پڑھانے میں بہت صرف فرماتے ہیں۔ ہنگام کلام علوم کا دریا بہہ جاتا ہے
اَلْعَالِمُ اِذَا تَکَلَّمَ فَھُوَ بَحْرٌ، تموج کا مضمون انھیں کی ذات مجمع حسنات پر صادق آتا ہے
کسی نحو کسی علم میں عاری نہیں ہر علم میں دخل معقول ہونا بجز عنایت باری نہیں امور خیر میں اپنی
اوقات عزیز صرف کرنے میں دشواری نہیں۔ مسائلہ مشکلہ معقول نے ان کے سامنے مرتبہ حضوری
پایا۔ منقول میں بدوں حوالہ آیت اور حدیث کے کلام نہ کرنا ان کا ایک قاعدہ کلی نظر آیا۔ ان کے حضور
اکثر منطقی اپنے اپنے قیاس و شعور کے موافق صغرائے ثنا اور کبرائے مدح شکل بدیہی الانتاج بنا
کر دعویٰ توصیف کو ثابت کر دکھاتے ہیں آخر الامر نتیجہ نکالتے وقت یہ شعر زبان پر لاتے ہیں ہوش ؎

کیا عجب مدرسہ علم میں اس عالم کے　　شمس اگر سبق شمسیہ پڑھتا ہو اگر

فی الحال ان کے نخل کمال سے ایک گل تازہ کھلا چمن علم فصاحت و بلاغت بھی پھولا پھلا
یعنی انھوں نے نسخہ بآب و تاب موسوم بہ لب لباب معروف بہ "سرور القلوب فی ذکر المحبوب" تالیف
کیا ہے۔ یہ رنگ برنگ کے مضامین رنگین سے میدانِ بیان کو خجلت دہ باغ رضوان بنا دیا ہے
گلہائے وعظ و پند کی شگفتگی سے عین الیقین ہوتا ہے۔ کہ یہ کتاب حواب گلستان بلکہ رنگینی عبارت
کی روش سے کھلتا ہے کہ واقعی عین گلستان ہے نزہت اور شگفتگی میں سراسر ہم پلہ بوستان
ہے لفظوں میں ہزارہا معنی مناسب رنگ برنگ کے پوشیدہ نظر آتے ہیں مردم دیدہ بھی جن کے
دیکھنے سے ہر دم تر و تازگی پاتے ہیں ہزارہا دقائق و نکات علمیہ سے یہ کتاب بھری ہے یا شجرۂ
علم کی کلی ہے اہلِ اسلام کی نظروں میں ہر باب اس کا غیرت افزائے باغِ جناں ہے اس کی
ہر فصل پر بلا مبالغہ فصلِ بہاری کا گمان ہے ہوائے مطالعہ اس کی بد اعتقادوں کے چمن طبع کے
لیے سر بسر صَرصَر ہے۔ خوش اعتقادوں کو اس کی سیر گلگشت فردوس کے برابر ہے حاسدوں کا

marfat.com

غنچہ بینی اسے دیکھ کر مرجھاتا ہے گل طبع میں صم بکم کا رنگ نظر آتا ہے ؎

کیوں نہ پژمردہ ہوں گلہائے مضامین عدو
باغ حاسد کے لیے بادِ خزانی یہ ہے

کسی مقام پر ایک قرینہ سے بیانِ غفاری ہے کسی جگہ طریقے سے ذکر قہاری ہے کہیں رزم کہیں بزم، سراپا تحریر ہے ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس علوشان اور طرز بیان کے ساتھ ادا کیا ہے کہ ہر شخص کے لیے متشابہ تفسیر ہے غرضکہ ہزارہا سہیل فلک عزت، برجیس آسمان شرافت، مرکز دائرہ علم و ایمان، محیط کرہ فعلیت و امکان، مسند آرائے ربع مسکون، رونق مثلثات گردوں، اسد میدانِ شجاعت، اعتدال میزانِ عدالت، سطح خطوط استقامت، استوائی سطوح کرامت، مخزنِ اجناس عالیہ، معدن خصائص کاملہ، مقوم نوعِ انسان، ربیع فصول دوران، مکمل انواعِ سافلہ، منزلِ نفوس فاضلہ، مقدمہ قیاس معرفت، ممہد قواعد محبت، مبدء فروع و اصول، عقل اول سلسلہ عقول رابطہ علت و معلول، واسطہ جاہل و مجہول، برہان وحدت مطلقہ، حقیقت حقائقِ کلیہ، جامع لطائف ذہنیہ، مجمع انوار خارجیہ، اوسط طرفین امکان و وجوب موجب ربط طالب و مطلوب، معلم و بستان تقریر، مدرس مدرسہ تحریر، سالک مسالک طریقت، دانائے رموز حقیقت، خزینہ اسرار الٰہیہ، گنجینہ اسرار قدسیہ، تزکیہ نفوس فاضلہ، تصفیہ قلوب کاملہ، سر دفتر دیوان ازل، خاتمہ صحف ملل، خازن کنز دقائق، در مختار بحر رائق، ذخیرہ جواہر تفسیر، مشکوٰۃ مفاتیح تبسیر، تخم مزرع حسنات، ترغیب اہل سعادات، جمع محاسن فتوت، کفایت حوائج خلقت، ہادی سبیل رشاد، استیعاب قواعد سداد، شیرازہ مجموعہ فصاحت، بہجت حدائق بلاغت سراج وہاج ہدایت، نسخہ کیمیائے سعادت، صحیفہ دلائل نبوت، تکمیل ایمان امت، منہج منتہی الارب، لب وصول ادب، بیاض زواہر جواہر، درج جواہر زواہر، قلزم درر مقاصد، معدن جواہر عقائد، دلیل صغیر و کبیر، مفتاح فتح قدیر، تسہیر اصول تاسیس، روضہ گلستانِ تقدیس، مطلع اشعہ لمعات احیائے علوم و کمالات، تشریح حجتِ بالغہ، تصریح وافقات ماضیہ، تقریر قصص الانبیاء، تحریر

marfat.com

معارف اصفیاء، مقدمہ مناسک ملّت، وسیلہ ارباب بصیرت، ملتقط کتاب تکوین، نہایت مطالب مومنین، قرہ عینین انسان، منبع شریعت وحکم، مجمع بحرین حدوث وقدم، خلاصہ مآرب سالکین، انتہائی منہاج عارفین، زبور عزایب تدقیق، تلخیص عجائب تحقیق، نافذ نقد تنزیل، ناسخ توریت وانجیل، امین مفتاح سعادت، کشف غطائے جہالت، واقف خزائن اسرار، نور عیون اخیار، تجرید لطائف علمیہ، تہذیب مقاصد حسنہ، ضیاء انوار مصابیح، توضیح ضیائے تلویح، نزہت ارواح سابقین، قانون شقائے لاحقین، مخزن عجائب وغرائب، مدار مکارم ومناقب، نقش فصوص حکمیہ، منتخب جواہر مضیہ، عین علم والیقان، حصن حصین امتان، تبیین اشارات قرآن، غایت بیان فرقان، تتبع دلائل کافیہ، تصحیح براہین شافیہ، اقصی معارج حقیقت، سلم مدارج طریقت، موضح احکام الٰہیہ، افق مبین انوار شمسیہ، وقایہ کنوز وذخائر، عدیم اشباہ ونظائر، دستور قضاۃ احکام، ایضاح تبسیر احکام، نور انوار مطالع، تنویر منار طوالع، بحر جواہر درایت، طغرائے منشور رسالت، ملخص مضمرات عوارف، شرح مبسوط معارف، سراج شعب ایمان، برزخ وجوب وامکان، درتاج افاضل، ملتقی بحر فضائل، ناطق فضل خطاب، میزان نصاب احتساب، تبیض دُرّ مکنون، سبب سرور مخزون، صراح برہان قاطع، نقایہ دلیل ساطع، عمدہ مرام دین منوّر مصباح یقین، شمس بازغہ مشارق انوار، بہارستان ربیع ابرار، مورد فتوحات رحمانیہ، مہبت مواہب لدنیہ، نتیجہ دلائل خیرات، لمعان مطالع مسرات، قاموس محیط الیقان، بلاغ مبین احسان، نور عین تجرید، نہر خیابان توحید ؎

محمد شاہد دین جان وایمان — محمد رحمت حق لطف یزداں
بہار ہشت جنت رنگ وبویش — بہشت نہ فلک خاکی زکویش
ابداز ہستی او آفریدہ — عدم را سایہ او نور دیدہ

اے عزیز! قلم وزبان کی کیا مجال کہ مدح وثنا حضرت رسالت کی لکھ سکے اور انسان

marfat.com

ضعیف وجہول کا یارا نہیں کہ اس بحرِ ذخار میں قدم رکھے ؎

وصفِ خلقِ[1] کسے کہ قرآن است　　خلق را وصف او چہ امکان است

اَدٰی کُلَّ مَدْحٍ فِی النَّبِیِّ مُقَصِّرًا　　وَاَنَّ بَالِغَ الْمُثْنِیْ عَلَیْہِ وَاَکْثَرٌ

اِذَا اللّٰہُ اَثْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ اَھْلُہٗ　　عَلَیْہِ فَمَا مِقْدَارُ مَا یَمْدَحُ الْوَرٰی

اگر تمام دریا سیاہی اور سب درخت قلمیں ہو جائیں اور جن وانس جمع ہو کر لکھیں ہزار میں سے ایک نہ لکھ سکیں۔ پس دعوٰی مدحت سراسر لاف وگزاف ہے ؎

یاصاحب الجمال ویاسید البشر　　مِنْ وجہک المنیر لقد نوّر القمر

لایمکن الثنا کما کان حقہ　　بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

؎ محمد سرِّ قدرت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

مگر بقدرِ امکان اس کام میں مشغول رہنا دلیل سعادت اور موجب فلاح ودنیا وآخرت ہے۔ اس لیے فقیر حقیر معترف بہ تقصیر قلیل البضاعت کثیر المعصیت جفاکار ذلیل وخوار احوج الخلق الی اللہ الغنی محمد نقی علی محمدی حنفی بریلوی عاملہ اللہ تعالیٰ بلطفہ الونی وحفظہ من کل شر عنبی دغوی نے ایک رسالہ مسمی بوسیلہ رنجات ذکر حضرت سیدِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات میں التقریر الاوضح فی تفسیر الم نشرح سے کہ تالیف فقیر ہے انتخاب کیا اب بہ ایمائے بعض احباب یہ مختصر مشتمل نو باب پر تفسیر ورسالہ مذکورہ سے انتخاب کرکے باضافہ بعض مضامین موسوم بہ لب لباب کیا اور تقریرات مشکلہ اور مضامین مغلقہ اور سجع و

---

[1] قال اللہ تعالیٰ فی شانہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ترجمہ فرمایا اللہ برتر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اور بیشک اے رسول کریم آپ بہت بڑے خلیق ہیں۔

marfat.com

ترصیح وغیرہما محسنات بدیع ترک کیں ۔تا ہر شخص بے تکلف سمجھ لے اس لیے اکثر جگہ ترجمہ وعبارت عربی وفارسی برعایت لفظ کے نہیں صرف مضمون عبارت سلیس میں مذکور ہے ۔بلکہ کہیں بنظرِ اختصار قدر ضروری پر اقتصار ہے ۔ناظرین باانصاف سے یہ امید ہے کہ بحکم لَاتَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ وَانْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ مؤلف عاجز کی بے مایگی پر نظر نہ فرمائیں کلام کو دیکھیں کہ ماخذ اس کا قرآن وحدیث واقوال ائمہ دین وعلمائے راسخین ہے اور جو لطائف ونکات اپنے ذہن سے لکھے یا قصص وحکایات کتب صوفیہ اوران حضرات کے مکتوبات وملفوظات سے نقل کیے اصول شرح اور طریقہ سلف کے خلاف نہیں معہذا جس جگہ غلطی پاویں اصلاح فرمائیں ۔زبان ساتھ طعن وتشنیع کے نہ کھولیں ۔ کہ معترف بقصور پر طعن وتشنیع بزرگوں سے بعید ہے ۔بلکہ ایسا خطا کار عفو ودعائے مغفرت کا سزاوار ہے ۔

وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ

marfat.com

۱

ولادت باسعادت

منقول ہے کہ جس رات حضرت آمنہ پاک ذات اس نور مقدس سے مشرف ہوئیں، انوار تمام عالم میں تاباں اور خوشی کے آثار اطرافِ زمین میں نمایاں ہوئے۔ جبرائیل کو حکم پہنچا کہ علم سبز محمدی کعبہ کی چھت پر کھڑا کریں اور عالم کو بشارت دیں کہ نور محمدی نے حضرت آمنہ کے پیٹ میں قرار پایا بہترین خلائق بہترین امم پر مبعوث ہوگا۔ خوشا نصیب اس امت کا جسے محمد سا پیغمبر ملے۔ اس رات زمین و آسمان میں ندا پیدا ہوئی کہ نبی آخرالزماں کے ظہور کا وقت ہزاروں برکات و سعادت کے ساتھ نزدیک آیا۔ اور جنگل کے جانور اور قریش کے چارپائے باہم مبارک باد دیتے اور کہتے قسم خدا کی بی آمنہ کے حمل میں خدا کا رسول ہے۔ یہ شخص امان دنیا و سراج اہلِ زمین ہے اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا بی آمنہ کہتی ہیں کہ جب میں حاملہ ہوئی کسی نے مجھ سے خواب میں کہا تمھارے پیٹ میں اس امت کا سردار ہے۔ جب چھ مہینے گذرے کسی نے خواب میں کہا تیرے حمل میں بہتر عالم کا ہے پیدا ہو تو اس کا نام محمد رکھنا جب ربیع الاوّل کا مہینہ شروع ہوا عالم انوار آسمانی سے منور ہوگیا اور بی آمنہ کے دل میں عجیب طرح کی خوشی پیدا ہوئی کبھی عالم رویا میں ان کو بشارت دی جاتی اور کبھی بیداری میں فرشتوں کی تسبیح و تہلیل کی آواز آتی ساتویں شب ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے آمنہ تجھے بشارت ہو کہ تیرے پیٹ میں رسولِ اعظم اسمائے حسنیٰ اور آیات کبریٰ پیدا ہوگا، پھر تو فرشتے رات دن آمنہ کے پاس رہتے۔ اور پرند خوشی سے چہچہے کرتے، گیارہویں رات کو فرشتے تسبیح و تقدیس میں مشغول رہے۔ بارہویں شب منادی نے ندا کی

marfat.com

اے آمنہ تجھے اس مولود کے ساتھ بشارت ہو جو آج تیرے ہاں پیدا ہوگا وہ آفتابِ فلاح وہدایت ہے۔ اس کا نام محمد رکھنا اس رات انوار زمین وآسمان میں تاباں اور ستارے زمین کی جانب مائل تھے۔ ملائکہ سبع سمٰوات ساتوں آسمانوں کے فرشتے زمین پر اُترے، اور جبرئیل واسرافیل مولد شریف میں حاضر ہوئے۔ عرش ذوق شوق میں ہلتا تھا۔ زمین طرح طرح سے ناز کرتی تھی۔ بت اوندھے اور شیاطین زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ دریائے ساوہ خشک اور وادی ساوہ میں دریا جاری ہوا۔ محل بادشاہِ ایران کا شق ہوا اور چودہ بُرج گر پڑے ایک علم مشرق دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب ہوا۔ اکنافِ عالم میں ایک شور تھا وحش و طیر دھوم مچا رہے تھے۔ اور فرشتے قدوم والا کے منتظر کہ وہ آفتاب عالمتاب ہزاروں جاہ وجلال کے ساتھ مسند ظہور پر جلوہ افروز ہوا اور تمام عالم کو کہ ظلمت کفر وشرک میں مبتلا تھا جمالِ منور سے روشن کیا۔ ؎

وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَمِثْلُهٗ لَا يُوْلَدُ — وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَخَدُّهٗ يَتَوَرَّدُ
وُلِدَ الْحَبِيْبُ مُكَحَّلًا وَّ مُطَيَّبًا — وَالنُّوْرُ مِنْ وَجْنَاتِهٖ يَتَوَقَّدُ

آنکھوں میں سرور آگیا دیدار سے ان کے — روشن ہوئے دل جلوۂ رخسار سے ان کے

يَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ جب آپ پیدا ہوئے ایک گوینده نے کہا یرحمک اللہ۔ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ پھر غیب سے ندا ہوئی وہ پیارا ہادی پیدا ہوا جو اس پر ایک بار درود بھیجے گا خدا اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا اور اس کا اجر بڑھائے گا اور آپ کے ساتھ ایک روشنی پیدا ہوئی جس میں اہلِ مکہ کو شام کی عمارت نظر آئی ؎

شب میلاد محمد چہ شبِ روشن بود — کز حرم تا بحد شام منور گردید
حرم وشام چہ کز مشرق ومغرب نورش — ہمہ را گشت محیط وہمہ جا در گردید

ابنِ عباس کہتے ہیں اول کلمہ جو زبانِ فیضِ ترجمان سے نکلا یہ تھا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا

marfat.com

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا قسطلانی اور ابونعیم روایت کرتے ہیں کہ بعد ولادت کے آپ نے خدا کو سجدہ کیا اور انگشت مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں بے شک میں خدا کا رسول ہوں۔ بعض روایت میں ہے جناب الٰہی میں عرض کیا یَا رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ خدایا میری امت مجھے بخش دے۔ خطاب ہوا وَھَبْتُکَ اُمَّتَکَ بِاَعْلٰی ھِمَّتِکَ میں نے تیری امت بسبب تیری بلند ہمت کے تجھے بخشی۔ پھر فرشتوں سے ارشاد ہوا

"اُشْھَدُوْا یَا مَلٰٓئِکَتِیْ اَنَّ حَبِیْبِیْ لَا یُنْسٰی اُمَّتُہٗ عِنْدَ الْوِلَادَۃِ فَکَیْفَ یُنْسَاھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ"

ترجمہ: "اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی امت کو وقتِ ولادت کے نہیں تو قیامت کے دن کب بھولے گا"۔

ابونعیم نے دلائل النبوت میں روایت کی ہے کہ بعد ولادت فرشتے نے اس پانی سے کہ اپنے ساتھ لایا تھا آپ کو تین بار نہلایا اور پارۂ حریر سے ایک مہر کہ شکل میں مثل بیضہ کے اور چمک میں مانند زہرہ کے تھی۔ نکال کر دوش نبوّت پر ثبت کی ابنِ جوزی لکھتے ہیں پھر فرشتے اس جناب کو آسمان کی طرف لے گئے۔ پروردگار نے تاج کرامت اور خلعتِ عظمت عنایت فرمایا اور منادی نے ندا کی اس مولود کو اکنافِ عالم اور اطرافِ زمین پھراؤ۔ تاکہ خلق اس کے حال سے واقف ہو۔ اور اسے صفوت آدم، معرفتِ شیث رفعتِ نوح، خلّتِ ابراہیم، انعقاد اسماعیل، صبر ایوب، شکر یعقوب، جمالِ یوسف آواز داؤد، حکومت سلیمان، حکمت لقمان، قوتِ موسیٰ، بشارت عیسیٰ، زہد یحییٰ عنایت کرو اور تمام انبیاء و مرسلین کے اخلاق میں غوطہ دو اور ایک روایت میں ہے ان کو مشرق و مغرب میں پھراؤ۔ اور موالد انبیاء میں لے جاؤ تاکہ پیغمبر ان کے حق میں دعائے برکت کریں

marfat.com

اور ملّت حنفیہ کا لباس پہنا کر ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر کرو اور دریا و صحرا کو لے جاؤ کہ ان کا نام و صفت پہچانیں اور نام ان کا دریا میں ماحی ہے یعنی کفر و شرک کے مٹانے والی ۔ اور ایک روایت میں وارد ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی سیر کراؤ اور ارواح ملائک و جن و انس و وحش و طیر کو دکھاؤ اور کنجی نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم ان کے ہاتھ میں دو اور سب پیغمبروں کے اخلاق ان میں جمع کرو۔ بی آمنہ کہتی ہیں اس وقت مجھے تین اشخاص نہایت خوب صورت نظر آئے ۔ گویا آفتاب ان کے چہروں میں چمکتا تھا ۔ ایک کے ہاتھ میں چاندی کا ابریق جس سے مشک کی خوشبو آتی اور دوسرے کے پاس زمرد کا طشت جس کے چار کونے تھے ۔ ہر گوشہ میں آبدار موتی لگے ہوئے ۔ پھر ایک گوئندہ نے کہا اے خدا کی پیاری یہ طشت دنیا ہے اس کے جس گوشہ کو چاہے پسند کر لے آپ نے بیچ میں ہاتھ رکھ دیا۔ غیب سے ندا ہوئی بخدائے کعبہ اس نے کعبہ کو کہ وہی اس کا مولد ہے اور وہی اس کا قبلہ اختیار کیا۔ تیسرے کے ہاتھ میں حریر سبز کا ٹکڑا تھا حضرت کو اس طشت میں بٹھا کر ابریق کے پانی سے سات بار نہلایا اور جامۂ حریر میں لپیٹا پھر ایک نے آپ کو پروں تلے چھپایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دے کر کہا اے محمد! بشارت ہو کہ خدا نے تمہیں سب پیغمبروں کا علم اور سخاوت و شجاعت اور اسی طرح پر خُلق سب سے زیادہ عنایت کیا اور رضوان داروغۂ بہشت نے آکر آپ کے کان میں کہا اے محمد! بشارت ہو کہ تمھیں سب پیغمبروں کا علم ملا اور تم سب سے زیادہ بہادر اور دانشمند ہو۔ بی آمنہ کہتی ہیں غیب سے ندا ہوئی کیا خوب حکومت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی کہ تمام خلق آپ کے قبضہ میں اور فرمانبردار ہو جائے گی ۔ کہتے ہیں جب فرشتے زیارت اور آپ کی خدمت سے فارغ ہوئے دایہ نے نہلانے کا ارادہ کیا آپ نے بزبانِ فصیح فرمایا میں آبِ رحمت سے غسل دیا گیا ازل میں بھی پاک تھا اور اب بھی پاک پیدا ہوا۔ بعدہ عبدالمطلب آپ کو خانہ کعبہ میں

marfat.com

لے گئے اور شکر الٰہی بجالائے اور چند اشعار آپ کی مدح و ثنا میں کہے پھر وہاں سے لاکر آمنہ کی گود میں دیا۔ تین یا سات روز آمنہ نے دودھ پلایا پھر ثُوَیبَہ کنیزک ابولہب جسے اس نے ولادت با سعادت کی خبر سن کے آزاد کیا تھا۔ اس دولت سے مشرف ہوئی۔ پھر یہ سعادت حلیمہ سعدیہ کو ملی۔ قبیلہ بنی سعد ان دنوں قحط عظیم میں مبتلا تھا آپ کی برکت سے نہایت فراغت حاصل ہوئی قوم کی عورتوں نے راہِ مکہ میں ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے خدائے تعالیٰ نے اس کی برکت سے جو قریش میں پیدا ہوا اور وہ دن کا آفتاب اور رات کا چاند ہے یہ برس تم پر آسان و فراخ کر دیا۔ خوشا وقت ان چھاتیوں کا جو اسے دودھ پلائیں۔ اے بنی سعد کی عورتو! دوڑو اور اس دولت و سعادت کو لو۔ حلیمہ کہتی ہیں یہ آواز سن کر سب عورتیں چلنے میں شتابی کرتیں ہیں۔ ہر چند جلدی کرتی مگر میری گدھی ضعف و لاغری کے سبب سے پیچھے رہتی ناگاہ غیب سے آواز آئی ہنیالک یا حلیمہ خوشا حال تیرا اے حلیمہ۔ اور ایک شخص بلند قامت نے پہاڑوں کے دَرّے سے نکل کر مجھ سے کہا اے حلیمہ! خدائے تعالیٰ نے تجھے بشارت دی ہے اور مجھے حکم کیا ہے کہ شیطانوں اور سرکشوں کو تجھ سے دور کروں جب میں آپ کو لے کر اپنے شوہر کے پاس گئی وہ صورت مبارک دیکھتے ہی عاشق ہوگیا اور میری اونٹنی کے تھنوں میں کہ مُدت سے خشک تھے دودھ بھر آیا جب اپنے گھر کو چلی جس جنگل میں پہنچتے سرسبز و شاداب ہو جاتا اور جس درخت کے تلے ٹھہرتے آپ کو سلام کرتا اور سایہ اس کا آپ کی طرف جھک آتا میری سواری کا جانور نہایت سُست تھا آپ کے سوار ہوتے ہی سب قافلہ سے آگے چلنے لگا۔ قافلہ کی عورتوں نے اس کی چالاکی پر تعجب کیا اس نے بزبانِ فصیح کہا اے بنی سعد کی عورتو! تم نہیں جانتی ہو مجھ پر وہ شخص سوار ہے۔ جو خدا کا پیارا اور پیغمبروں کا سردار ہے۔ راہ میں بکریاں چرتی تھیں مجھ سے بولیں اے حلیمہ! تو اس بچہ کو جانتی ہے یہ مالک زمین و آسمان کا پیغمبر اور اولادِ آدم کا سردار سب جن و انس سے بہتر ہے۔ اور ایک پیر مرد نظر آیا حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا۔ یہ لڑکا

marfat.com

ختم المرسلین ہے ۔ وادی سدرہ میں حبشہ کے کئی عالم ملے آپ کو دیکھتے ہی بولے یہ پیغمبر آخرالزماں ہیں ۔ اور وادی ہوازن میں ایک اور پیرِ مرد نظر آیا کہا یہ خاتم الانبیاء ہیں انھیں کے پیدا ہونے کی عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی ۔ جب میں گھر پہنچی آپ کا ہاتھ بکریوں کو لگا دیا اس قدر دودھ دینے لگیں کہ ایک دن کا دودھ چالیس دن کفایت کرتا ۔ جب زنانِ بنی سعد نے دیکھا کہ حلیمہ کی سات بکریوں سے سات سو بکریاں ہوگئیں ۔ اور سینکڑوں محتاج ان کے دروازے پر پڑے رہتے ہیں ۔ حلیمہ سے کہا ہمیں بھی محمد کی برکت سے بہرہ مند کرو ۔ حلیمہ نے پائے مبارک دھو کر پانی تمام کی بکریوں کو پلایا سب حاملہ ہوگئیں اور قوم ان کے دودھ سے آسودہ و متمول ہوئی ۔

ایک روز غیب سے آواز آئی اے حلیمہ ! تجھے اس فرزند کے ساتھ مبارک ہو جو تمام عرب کا سردار ہے حلیمہ کہتی ہیں جو دعا میں نے حضرت کے وسیلہ سے مانگی فوراً قبول ہوئی اور کبھی بول و براز حضرت کا نہ دھویا ۔ کہ آپ بستر پہ پاخانہ پیشاب نہ کرتے ۔ اور بائیں پستان سے دودھ نہ پیتے ۔

نکتہ خالق نے اس جناب کو مکارمِ اخلاق سے آراستہ پیدا کیا تھا لہذا بچپن ہی میں ضرورت سے زیادہ دنیا کی طرف التفات نہ فرماتے یا سبب کمالِ عدالت کے پستان چپ بھائی رضاعی کے واسطے چھوڑ دیتے ۔ جب نو مہینے کے ہوئے بفصاحتِ کلام کرنے لگے ۔ لڑکے کھیلنے کو بلاتے فرماتے مجھے کھیلنے کے لیے نہیں پیدا کیا ایک روز حلیمہ کی گود میں بیٹھے تھے کئی بکریاں اُدھر سے گذریں ایک نے آپ کو سجدہ کیا اور سر مبارک پہ بوسہ دیا ۔ جب اچھی طرح چلنے لگے حلیمہ سے کہا میرے بھائی دن کو کہاں جاتے ہیں ؟ عرض کیا " بکریاں چراتے ہیں " ۔ فرمایا " میں بھی ان کے ساتھ جاؤں گا " ۔ ہر چند عذر کیا قبول نہ ہوا ۔

نکتہ پروردگار نے بکریاں چرانے کی رغبت اس جناب کے دل میں پیدا کی کہ یہ کام

marfat.com

سیاست اور شفقت بر ضعفائے امت اور صبر بر مصیبت وغیرہا امور سے کہ لوازم نبوت سے ہیں نہایت مناسبت رکھتا ہے اور تواضع اور فروتنی سکھاتا ہے علاوہ بریں جب مرد احسان شناس ایسے حقیر کام سے کسی منصب عمدہ اور عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوتا ہے اس نعمتِ غیر مترقبہ کو محض فضل مولیٰ اپنے کا سمجھتا ہے اور شکر اس کا بجالاتا ہے حلیمہ سے منقول ہے ایک دن میرے بیٹے نے کہا اے میری ماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بس عجیب ہے۔ جس جنگل میں جاتے ہیں ہرا ہو جاتا ہے۔ اور دھوپ میں ابر سر مبارک پر سایہ کرتا ہے۔ جنگل کے جانور آپ کے قدم چومتے ہیں۔ میں نے کہا اے فرزند! اپنے بھائی کا حال کسی سے نہ کہنا جب عمر شریف چار برس کی ہوئی فرشتوں نے سینہ مبارک چاک کیا اور دل مقدس سے ایک سیاہ نقطہ خون آلود نکال کر پھینک دیا اور کہا هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ يَا حَبِيْبُ اے پیارے تم خوف نہ کرو اگر تم ان خوبیوں سے جو حق تعالیٰ نے تمہارے لیے رکھیں واقف ہو جاؤ۔ ہر آئینہ آنکھیں تمہاری کھل جائیں۔ حلیمہ یہ حال سن کر نہایت ڈریں اور مکہ کا قصد کیا رات کو غیب سے آواز آئی کہ خیر و برکت بنی سعد سے جاتی ہے۔ اور اے بطحائے مکہ خوش ہو کر روشنی و زینت تجھ میں پھر آتی ہے۔ جب آپ کو ساتھ لے کر حرم کے متصل پہنچیں ایک آواز سنی اے حطیم! مبارک ہو آج آفتابِ جود و سخا شاہِ جوان دولت تشریف لاتا ہے۔ حضرت کو حطیم میں بٹھا کر گوسپندہ کی تلاش میں نکلیں لوٹ کر آئیں تو آپ کو نہ پایا ہر چند چپ و راست ڈھونڈھا سراغ نہ ملا۔ وا محمداوا والدہ کہتی اور گریہ وزاری کرنے لگیں ان کی بے قراری اور آہ وزاری سے عالمِ بالا میں لرزہ پڑ گیا جس نے حال زاران کا دیکھا بے اختیار اشک بار ہوا ایک پیر مرد نے ان سے کہا تجھے عزیٰ[1] کے پاس لے چلتا ہوں

---

[1] قولہ عزیٰ بت خانہ عزیٰ کا موضع نخلہ میں تھا اور شاہ عبدالعزیز نے بجائے عزیٰ کے ہبل لکھا ہے کہ اہلِ مکہ کا بہت بڑا تھا۔

marfat.com

وہ بت غیب کی باتیں بتاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے اپنی مراد پاتا ہے القصہ وہ مرد ضعیف حلیمہ کو بُت خانہ میں لے گیا اور عزّٰی کو سجدہ کر کے کہا اے خداوندِ عرب و دریائے کرم! یہ حلیمہ مسافرہ تیری پناہ میں آئی ہے۔ اور تجھ سے اپنی مراد مانگتی ہے اس کا بیٹا محمد تیرے ملک میں گم ہو گیا یہ کہتی ہے۔ عزّٰی سب بت زمین پر گر پڑے اور ان سے آواز آئی اے شخص کس کا ذکر کرتا ہے اور ہمارے زخم دل پر کیوں نمک چھڑکتا ہے یہ شخص ہم کو سنگسار اور بے اعتبار کرے گا ہماری کیا مجال کہ اس کے معاملہ میں دخل دیں جس کا نام سنتے ہی سب حیلے اور فتنے ہمارے مٹ گئے پیرِ مرد نے یہ ماجرا عجیب و غریب دیکھ کر حلیمہ سے کہا مبارک ہو وہ لڑکا ہرگز گم نہ ہو گا بلکہ گمراہوں کو راہ بتا دے گا۔ جب خبر آپ کے گم ہونے کی عبدالمطلب کو پہنچی روتے ہوئے خانہ کعبہ میں آئے اور جنابِ الٰہی میں عرض کیا الٰہا بادشاہ! اگرچہ میں اس لائق نہیں کہ میری بات تیرے دروازے پر سنی جائے مگر اس طفل جوان دولت میں تیری عنایت کے آثار پاتا ہوں اس لیے اس کو تیری جناب میں شفیع لاتا ہوں کہ مجھے اس کے حال سے آگاہ کر۔ ندا ہوئی۔ اے عبدالمطلب! قریب ہے کہ وہ تجھ سے ملے۔ اور ہم اس کے حافظ و نگہبان ہیں۔ بعض روایات میں وارد ہوا کہ ابوجہل اس درخت کی طرف جس کے نیچے آپ تشریف رکھتے تھے گذرا آپ کو اکیلا دیکھ کر اونٹ پر پیچھے سوار کیا ہر چند چاہا اونٹ نے قدم نہ اٹھایا جب آگے بڑھایا چلنے لگا۔ حیران و ترساں عبدالمطلب کے پاس آپ کو لایا اور کہا مجھے اندیشہ ہے دیکھئے یہ لڑکا تمھارا میرے ساتھ کیا کرے۔ اور یہ اس مرتبہ کی تکمیل تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے پرورش کرایا چھٹے برس والدہ شریفہ نے کہ اپنے بھائیوں کو ملنے مدینہ گئی تھیں لوٹتے وقت منزل ابواء[1] میں انتقال فرمایا اور والد ماجد حضرت کے ایام حمل شریف میں یا جب

---

[1] نواح مکہ معظمہ میں ایک مقام کا نام ہے ۱۲ مدینہ پاک سے تقریباً دو کلو میٹر مکہ مکرمہ کی طرف واقع ہے
تالیش قصوری

marfat.com

آپ دو برس چار مہینے کے ہوئے رحلت کر چکے تھے۔

نکتہ:۔ غیرتِ الٰہی نے نہ چاہا کہ میرے حبیب کو غیر سے التجا کی عادت اور اس کی تہذیب و تادیب دوسرے کے ہاتھ سے ہو اس لیے ابتداء ہی سے اسبابِ ظاہری قطع کیے۔ اور اس دریتیم پیکر رسالت کو بے مادر و پدر کر دیا کہ علل و اسباب سے دل نہ لگائیں اور اپنے پروردگار کی عنایت کا شکر بجا لائیں۔ کہ ان کو باوجود یتیمی اور بے کسی کے اخلاقِ فاضلہ اور عاداتِ شائستہ سے کہ انصاف کے ساتھ ان کے بے تائید آسمانی دشوار ہے مہذب فرمایا اگر تمام جہان کسی تعلیم میں کوشش اور سعی کرے ایک شمہ آپ کے اخلاق و اوصاف کا تعلیم نہ کر سکے۔ اے عزیز اور اے مسلمان بھائیو! وہ ذاتِ گرامی صفات واسطے امکان و وجوب ہے۔ مرتبہ وجوب میں اگر استکمال یا بغیر ممنوع ہے اس جگہ بھی استکمال بغیر اللہ محال ہے۔ اگر والدین جناب کے زندہ رہتے ظاہر ہیں ان کو واسطۂ تہذیب ٹھہراتے تو کیا اچھی طرح اپنے فرزند کی تعلیم و تہذیب کی۔ حضرت احد نے اس قدر بھی شرکت پسند نہ فرمائی۔ اور دفترِ کمالاتِ محمدیہ پر تعلیم خلق کا حرف نہ آنے دیا۔ اسی وجہ سے ولادت آپ کی جمعہ کے دن اور ماہِ رمضان میں نہ ہوئی۔ تاکہ لوگ آپ کو مشرف بزماں نہ سمجھیں کہ ہمارے حضرت ایسے بزرگ دن اور مبارک مہینے میں پیدا ہوئے بلکہ آپ کی ولادت سے زمانہ کو مشرف جانیں۔ کہ روز جمعہ اگر سید الایام[1] اور ماہِ رمضان سید الشہور[2] ہے مگر پیر کا دن اور ماہِ ربیع الاوّل بھی متبرک ہے کہ روز و ماہِ ولادتِ حضور ہے۔ بعد انتقال آمنہ کے عبد المطلب آپ کی پرورش میں مصروف ہوئے۔ اسی سال مکہ میں قحط پڑا۔ ہاتف نے پکارا اس پیغمبر آخر الزماں کے وسیلہ سے دعا مانگو گے تو مینہ برسے گا عبد المطلب نے بتوسل جناب کے دعا کی خوب بارش ہوئی ساتویں یا

---

[1] سردار دنوں کا [2] سردار مہینوں کا۔

marfat.com

آٹھویں برس ولادت کے عبدالمطلب نے رحلت فرمائی۔ اور پرورش وکفالت حضرت کی ابوطالب سے متعلق ہوئی حق تعالیٰ نے اسرافیل علیہ السلام کو آپ کی نگہبانی اور خدمت پر مامور فرمایا تین برس اور بقول مجدالدین فیروزآبادی صاحب صراط مستقیم کے ساتویں برس سے گیارہویں برس تک حاضر رہے۔ اس عرصہ میں کبھی آپ پر ظاہر بھی ہوئے۔ بارہویں برس سے جبرئیل امین اس خدمت پر مقرر ہوئے اسی سال ابوطالب آپ کو ملکِ شام کی طرف لے گئے بحیرا راہب کہ اگلی کتابوں سے اس ملک میں پہنچنا حضرت کا دریافت کرکے بامید زیارت بصرہ میں رہتا تھا۔ آپ کو پہچان کر تعظیم کے لیے اٹھا اور کہا هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ یہ سب عالم کے سردار اور رسول پروردگار ہیں اللہ ان کو تمام جہان کے لیے رحمت بھیجے گا اے ابوطالب انھیں ملک شام میں مت ٹھہراؤ اور یہود کی شر سے بچاؤ کہتے ہیں جب قافلہ قریش صومعہ بحیرا کے پاس پہنچا بحیرا نے دیکھا کہ پتھر اور درخت ان میں کسی کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ جانتا تھا کہ نبی کے سوا کسی کو پتھر اور درخت سجدہ نہیں کرتے صومعہ سے اترا۔ اہل قافلہ نے درخت کا سایہ پہلے گھیر لیا تھا۔ جب آپ تشریف لائے جگہ نہ پائی دھوپ میں بیٹھ گئے۔ سایہ اسی طرف جھک گیا۔ بحیرا نے کہا دیکھو درخت کا سایہ ان کی طرف جھکتا ہے پچیسویں سال مال خدیجہ کا بطور مضاربت لے کر شام کو روانہ ہوئے جب بصرے میں پہنچے نسطورا راہب نے دیکھتے ہی کہا بے شک یہ جوان نبی آخرالزمان ہے۔ میسرہ غلام خدیجہ نے کہ اس سفر میں ہمراہ تھا۔ یہ حال اور جو خوارق وارہاصات راہ میں دیکھے تھے۔ خدیجہ سے بیان کیے اور انھوں نے لوٹتے وقت فرشتوں کو سر مبارک پر سایہ کرتے دیکھا اس لیے محبت حضرت کی ان کے دل میں پیدا ہوئی اور نکاح کی درخواست کی۔ آپ نے بمشورہ ابوطالب ان سے نکاح کیا پینتیسویں سال قریش نے کعبہ ازسرنو بنایا آپ بھی شریک ہوئے اور حَجَرِ اَسْوَد دست حق پرست سے اٹھا کر اس کی جگہ رکھا

marfat.com

اسی طرح نیک کاموں میں شرکت کرتے اور بد باتوں سے نفرت رکھتے۔ اگر قریش کفر کی مجلس میں بلاتے کبھی تشریف نہ لے جاتے۔ اے عزیز! ہدایت ازلی جس کی دستگیری فرماتی ہے عالمِ غیب سے اس کے لیے ایک واعظ وزاجر[1] مقرر ہوتا ہے کہ بُری باتوں سے نفرت اور نیکیوں کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو دیکھ کر بچپن میں آفتاب و ماہتاب و ستاروں کی تغیر سے ان کے حدوث و عدم استحقاق ربوبیت پر استدلال کیا اور نمرود کو مجمع عام میں الزام دیا جب یوسف علیہ السلام نے زلیخا کی جزع و فزع پر نظر کی یعقوب علیہ السلام کی صورت نظر آئی کہ دانتوں میں انگلیاں دابے کہتی ہیں اے یوسف! تیرا نام پیغمبروں میں لکھا ہے اور تو نادانوں کے کام کرتا ہے ابنِ اثیر جامع الاصول اور ابنِ جوزی کتاب الوفاء میں روایت کرتے ہیں کہ جب نبوت کو تین برس رہے اسرافیل خدمت میں حاضر رہتے پھر جبرئیل مامور بخدمت ہوئے۔

نکتہ:۔ حکیم مطلق نے نزولِ وحی سے پہلے اس جناب پر انوار و اسرار ظاہر فرمائے اور فرشتوں کو خدمت میں رکھا تا عالم ملکوت سے مناسبت اور رفتہ رفتہ بارِ نبوت اور مشاہدہ انوار و تجلیات جبروت و لاہوت کی قوت پیدا ہو اگر وحی ناگہاں نازل ہوتی بنائے بشریت منہدم ہو جاتی اسی غرض[2] کے لیے حضرات صوفیہ نے سیر آفاقی اور انفسی کو

---

[1] قولہ واعظ وزاجر الخ۔ کبھی وہ واعظ وزاجر عقل سلیم اور فہم مستقیم ہوتا ہے جب ابراہیم علیہ السلام کو عنایت ہوا اور کبھی دوسرے رنگ میں جلوہ گر ہوتا ہے جیسے یوسف علیہ السلام کے لیے صورتِ یعقوب سے نظر آیا اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار کسی کھیل میں شریک ہونا چاہا اس طرح کا درد ہوا کہ بیتاب ہو گئے اور شریک نہ ہو سکے ۱۲

[2] قولہ اسی غرض الخ۔ اور اس لیے تصور شیخ کو مقدم شاید اسی وجہ سے ابتداء وحی کی سچے خوابوں سے ہوئی جو دیکھتے وہی ہوتا ظاہر ہے کہ کوئی کمال دفعتاً حاصل نہیں ہوتا لڑکا قلم ہاتھ میں لیتے ہی یاقوت رقم خاں نہیں ہو جاتا ؎ بلوح اول الف با تا نخوانے ز قرآن درس کردن کے توانے۔ ۱۲۔

marfat.com

مقدمہ معرفت قرار دیا۔ سالک اول محسوسات و متخیلات میں فکر کرتا ہے یہاں تک کہ استعداد سیر عالم ملکوت کی پیدا ہوتی ہے پھر سیر انفسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ آدمی اس تفصیل کا جو ملک و ملکوت میں مطالعہ کر چکا اجمال[1] ہے اس لیے اسے مجمع العجائب والغرائب کہتے ہیں اے عزیز! ملک و ملکوت میں کوئی چیز انسان سے بہتر نہیں نظامِ عالم اس سے وابستہ ہے۔ گویا بقا و حفظ انواع معدنیہ و نباتیہ و حیوانیہ اسی سے متعلق ہے اور عالم ملکوت میں تصرف اس کا جاری ہے ؎

زمین زادہ بر آسمان تاختہ　　زمین و زماں را پس انداختہ

اور علم اس کا فلکیات کو حاوی ہے کہ باستعانت آلات رصدیہ آسمان کے ستارے شمار کرتا ہے۔ اور مقدار حرکات اجرام علویہ دریافت کرتا ہے باوجود اس کے کہ عالم خاک پر ہے مساحت افلاک کی کرتا ہے۔ جس طرح محسوسات کی طرف پانچ دروازے ہیں معقولات کی طرف ایک بھی دروازہ رکھتا ہے۔ جس طرح صور منتقشہ ایک آئینہ کی دوسری میں منعکس ہوتی ہیں۔ اسی طرح بعد تصفیہ و تجلیہ قلب کی لوح محفوظ سے حاصل کرتا ہے

وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؎

تا لب زدم آنقدر کہ نبوغ معانی ست　　کز دل نہ توانم بلب آور دبیان را

دین زمزمہا کز مدد طبع طراز م　　گویند کہ روح القدس آموخت فلاں را

---

[1] قولہ اجمال ہے کہ دل بمنزلہ عرش اور روح حیوانی مثل اسرافیل اور دماغ مثل کرسی اور مثل لوحِ محفوظ اور حواس خمسہ مثل ملائکہ مدبرہ کے ہیں اور ترکیب میں معاون تغذیہ و تنمیہ میں نبات غضب میں سباع شہوت میں بہائم رفعت میں فلک شافعت میں ملک سے مشابہت رکھتا ہے بلکہ وجود حیات علم اختیار کلام ارادہ سمع بصر قدرت میں صفات حقیقہ حضرت احدیت کا ایک نمونہ اور تو برویت ہے۔

marfat.com

یہاں تک کہ ایک تجلی نورِ اصل کی اس کے دل پر ہوتی ہے کہ خمیر کی طرح تمام جسم کو بتدریج اپنے رنگ پر کرلیتی ہے ۔اس وقت یہ جسم خاکی عرش سے بہتر ہو جاتا ہے ۔ بیان اس کا یہ ہے کہ جب نفس انسان کا آمارگی اور جزماری سرکشی اور جزارضی پست ہمتی اور اسی طرح بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے سب اجزاء اپنی اپنی اقتضا اور تنازع سے باز رہتے ہیں تو اس وقت وحدتِ[1] باطنی حاصل اور واحد حقیقی سے نسبتِ کامل ہوتی ہے اور گرفتاریٔ غیر سے نجات پاتا ہے ۔ اور بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ایک طرح کی معیت مجہول الکیفیت حضرت احدیت سے حاصل کرتا ہے بخلاف عالم کبیر کے کہ ہیئت وحدانی نہیں رکھتا اِلاّ فرضاً واعتباراً اور وہ نسبت بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ صرف ذات سے باوصف اس کے کہ صفات وشیونات کسی حال میں اس سے منفک نہیں علاقہ پیدا کرتا ہے ۔اور جمالِ ذات اس وجہ سے کہ نظر غالب کی اس پہ مقتصر ہے ۔بلا امتزاج صفات وشیونات آئینہ دل میں جلوہ فرماتا ہے ۔ اس جگہ سے معنی حدیث اِنَّ اللّٰہ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ کی بخوبی حل ہوئی کہ وہ ذات پاک صورت وشکل سے منزہ ہے مگر جو مرتبہ تنزیہ کے لیے کوئی صورت فرض کی جائے تو انسان کو وحدت میں ایک مناسبت مجہول الکیفیت اس صورت مفروضہ سے حاصل ہوگی اس لیے وہ آفتابِ جلال و ہیبت جس نے پہاڑ کو کہ اجسام میں سخت تر ہے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جلوہ کا مسلمانِ کامل کے دل پر چمکتا ہے اور وہ نعرہ ھَلْ مِنْ مَزِیْد مارتا ہے ۔

لَا تَحْمِلْ عَطَایَا الْمُلُوْكِ الْعَطَایَا ، مثل مشہور ہے رستم را رخش رستم باید

---

[1] قولہ وحدت باطنی الخ بخلاف ناقص کے کہ وحدت اس کی ظاہری ہے ۔ باطن میں ہر جزو اپنی مقتضاء کی طرف کھینچتا ہے ۔سبب کشمکش کے آثار وحدت یعنی ہیئت وحدانیہ انسانیہ اسے ظاہر نہیں ہوتی ۱۲ ۔: ۱۲

marfat.com

آوردہ بارگراں امانت کہ آسمان بآں رفعت وزمین بآں وسعت و پہاڑ یاں صلابت وجن بآں زور وقوت بلکہ ملائکہ ہفت آسماں کہ نعرہ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ کا مارتے تھے نہ اٹھا سکے فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا اس مشت خاک بے بضاعت نے اپنے دوش ہمت پر اٹھالیا اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا یعنی وہ اپنے نفس پر نہایت ظلم کرنے والا ہے ۔ اور جو نفس پر جبر نہ کرے یہ بارگراں کب اٹھا سکتا ہے ؎

آسمان بار امانت نتوانست کشید　　قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

جہولاً کہ جو کچھ دیکھتا اور سنتا اور کہتا ہے اور سمجھتا ہے۔ دائرہ میں داخل کرتا ہے۔ ؎

درراہ تو فکر من بجائے نرسید　　کانجا زمن وفکر نشان نیست پدید
من کیستم دراہ تو کو فکر کجا　　حقا کہ خیالیست ہمہ دید وشنید
ما مکنہ حقیقت نرسیم　　ای یقیں وگمان ما ہمہ ہیچ
ہر چہ بیند خیال ما ہمہ نقص　　ہر چند گوید زبان ما ہمہ ہیچ

اور مقام اثبات میں سوا اعتراف بجہل کے دم نہیں مارتا ؎

آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد　　آن روح کجا کہ در جلال تو رسد
گبرم کہ تو پردہ برگرفتی زجمال　　آن دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَلْعَجْزُ عَنِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ ادراک نہایت دانائی کی یہ ہے کہ اپنی نادانی کا اقرار کرے یہاں اعتراف بجہل عین علم اور دعوٰی علم سراسر جہل کوئی شخص یہ شعر پڑھتا تھا۔ ؎

اَسَائِلُ سَلْمٰی فَهَلْ مِنْ مُخْبِرٍ　　یَكُوْنُ لَهٗ عِلْمٌ بِهَا اَیْنَ تَنْزِلُ

شبلی نے بے اختیار چیخ ماری اور کہا وَاللّٰهِ مَا فِی الدَّارَیْنِ عَنْهُ مُخْبِرٌ یہ مقام جہل وحیرت ہے جسے ہم جہل وحیرت جانتے ہیں بلکہ عین معرفت ہے نہ وہ معرفت

marfat.com

جسے ہم معرفت کہتے ہیں دیدۂ کشف وشہود اس جگہ خیرہ و تباہ اور ہاتھ عقل کا دامن ادراک سے کوتاہ نہ اس وجہ سے کہ ظہور مطلب میں قصور ہے بلکہ اس نظر سے کہ عقل خفاش اور وہ نور ہے ۔ ؎

ہمیں کرد مورے دعائے سحر　　کہ مہمانش آمد سلیماں مگر
چہ خوش گفت یکمرغ زیرک بدو　　سلیماں بباید دلے جائے کو

اے عزیز! جبکہ خاصان بارگاہ مَاعَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ کہیں اور کلیم بارے جواب ارنی میں لن ترانی سنیں تو ہمارا تمھارا وہاں ذکر کیا۔ اور زید وعمر کی رسائی کجا ؎

تواز کجا و امید وصال او ز کجا
بدامنش نرسد دست ہر گدا حافظ

خواجہ ابوالحسن خرقانی فرماتے ہیں :۔

"بین کمال قرب اس جگہ کمال بعد ہے" اے عزیز! یہاں وصل میں ہجر اور ہجر میں وصل بعد میں قرب قرب میں بعد ؎

فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ ہِیَ الشَّمْسُ وَضُوْءُہَا　　قَرِیْبٌ وَلٰکِنْ ثَنَاءُ لَہَا بَعِیْدُ

خواجہ بایزید بسطامی سے منقول ہے میں نے سنا تھا اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی جب عرش تک پہنچا اسے بھی اپنی طرح تشنہ پایا پس استقرار عرشی بھی مجازی ہے۔ متوسط ظل کو اصل اور تجلی کو عین منجلی سمجھتے ہیں اور بلندی ایمان استدلالی کو معرفت حقیقی جانتے ہیں۔ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْہِمْ فَرِحُوْنَ منتہی کہتے ہیں ؎

ہلا اے مرغ زیرک پر بینداز　　کہ ایں مشکل ست آہنگ پرواز
دریں وادی نہ رہ پیدا نہ منزل　　ازیں پردہ نہ بانگ آید نہ آواز
کسے واقف نہ گردد ازیں حرف　　کسی محرم نمی باشد ازیں راز

اے عزیز! جب مطلوب اوج عزت سے نزول نہ کرے گا اور طالب حقیقی

marfat.com

عبودیت سے ترقی نہ کر سکے گا پھر رسائی کہاں یہ وہ درد ہے جس کا درماں نایاب ہے مگر صوفیا فرماتے ہیں جو اس درد میں مبتلا ہے زندہ بجان اور جسے مطلوب ہاتھ آوے زندہ بجاناں ہے مردہ وہ ہے کہ یہ زندہ بجان ہے اور نہ زندہ بجاناں انسان اسی درد کے سبب تمام خلق سے سرافراز اور احبابِ حقیقی سے مشرف و ممتاز ہے کہ مرتبہ اس کا فرشتوں سے بڑھ گیا ؎

فرشتہ گر نہ بنید جوہر تو وگرنہ سجدہ آرد بر درِ تو

فرشتوں کو باوصف کمال قدس کے مقام معین سے تجاوز نہیں وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مقامِ معلوم اور منتہی آب وخاک کا حضرت پاک ہے اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی جو قرب و معیت ان کو حاصل ہے کسی مخلوق کو نہیں هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اس لیے محیط مطلق سے قرب معنوی رکھتا ہے اس لیے وارد ہوا کہ بندہ سجدہ کے وقت خدا سے زیادہ قریب ہوتا ہے ؎

منم این کز تو مے بینم وصالے زہے خوش اتفاقے طرفہ حالے
گدائے را زیں بہتر چہ باشد کہ باید پیش سلطانی مجالے
ہنوزم نیست باور کایں وصال ست مگر در خواب می بینم خیالی

مصنوعات بے شمار ہیں مگر جو کام آب و گل[1] سے ہے دوسرے سے نہیں ؎

ہست مارا بسی ز عالم پاک رازہائے نہفتہ در دلِ خاک

نظر عنایت اس مشتِ خاک بے بضاعت پر ازلی ہے ؎

شَرِّفْ بِنَا عَلٰی ذِكْرِ الْحَبِيْبِ مَدَامَتَهٗ سُكْرًا بِهَا قَبْلَ اَنْ يُخْلَقَ الْكَرَمُ

جب فرشتوں نے بکمال حیرت عرض کیا خدایا ہم مدت سے تیری عبادت کرتے ہیں اور انسان کو بے سابقہ خدمت یہ رتبہ دیا جاتا ہے۔ ارشاد ہوا اِنِّیْ

(حاشیہ آگے)

marfat.com

اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ہ

وہ مالک مختار ہے جسے چاہے نوازے کسی کی کیا مجال جو اس کے کام میں دخل دے اور چون وچرا کرے۔

لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ کسی نے شبلی کو خواب میں دیکھا حال دریافت کیا فرمایا جب نکرین نے مجھ سے سوال کیا تیرا رب کون ہے؟ میں نے کہا وہ جس نے تم سب فرشتوں سے میرے باپ کو سجدہ کرایا ایک نے دوسرے سے کہا اس کے پاس سے چلو کہ ہم اس سے سوال کرتے ہیں اور یہ سب بنی آدم کی طرف سے جواب دیتا ہے بالجملہ انسان مجمع کمالات واشرف مخلوقات ہے اگر نسبت اس کی اس عالم سے کامل ہو جاتی ہے مدبراتِ امر سے شمار کیا جاتا ہے بلکہ مرتبہ اس کا فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے کہ وہ اصل خلقت میں شہوت وغضب سے پاک ہیں اور یہ محنت و ریاضت سے ان کو عقل وشرح کا تابع کرتا ہے باوصف اس کے کہ ظلمات ہیولانہ اور کدورات مادّیہ میں مبتلا ہے ان کی اقتضا سے بچتا ہے ؎

حاشیہ پچھلے صفحہ کا

لہ قولہ جو کام آب وگل سے ہے الخ ابوبکر مساج نے عرض کیا الٰہی! میرے پیدا کرنے میں کیا حکمت ہے فرمایا یہ کہ اپنا جمال تیری روح میں دیکھوں اور محبت اپنی تیرے دل میں ڈالوں۔ قولہ ازلی ہے کہ تاج کرامت تیرے سر سے اور رحمت اور مغفرت تیرے گناہ سے اور شراب طہور تیرے خلق سے پہلے تیرے واسطے تیار ہوئے گناہ کیوقت تجھے نادان کہتے ہیں اور دانا نادانان سے مواخذہ نہیں کرتا اور ذکر طاعت و ریاضت کیوقت ضعیف فرماتے ہیں تا عذر تقصیر تعلیم کریں اور شہادت کیوقت عالم کہتے ہیں قَالُوْا لَعِلْمٌ قَائِمًا بِالْقِسْطِ تا تیری بات کا اعتبار ہو خلیل وکلیم وحبیب وندیم انسان میں سے پیدا کیے اور معرفت اپنی عنایت فرمائی اور طرح طرح کے مرتبہ دیے یہ سب نتیجہ اسی عنایت ازلی کا ہے نہ اس کی مشت خاک کی استعداد وقابلیت کا کما لا یخفی العزیز جب مالک کی ہم پر نظر ہے تو ہماری تقصیر سے کیا خطر ہے ایک شخص خلیفہ وقت کے پاس گیا پوچھا تو کون ہے؟ کہا وہ جس پر آپ نے احسان کیا تھا فرمایا مَرْحَبًا مَنْ تَوَسَّلَ

بنا باحسانہ ۱۲

marfat.com

گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی بیں
کہ تاز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم

ہاں جو لوگ ان کی اقتضا پر عمل کرتے ہیں اور حکم شرع پر نہیں چلتے اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَام وہ مانند چارپایوں کے ہیں کہ اپنی تکمیل اور فضائل کی تحصیل سے کام نہیں رکھتے۔ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ اور بدتر ہیں کہ وہ استعداد ضائع کرتے ہیں۔

اے عزیز! مدار کار تیرا طلب پر ہے سگ اصحاب کہف کا مطلوب عمدہ تھا قیمت اس کی شیروں سے بڑھ گئی۔ بلعم باعور نے نفس کی پیروی کی کتنوں سے بدتر ہوگیا۔ شیخ رکن الدین قوس سروی نقل کرتے ہیں حکم صفت پر ہے نہ صورت پر دارِ آخرت میں یہ حکم ظاہر ہوگا بلعم کو کُتّے کی شکل پر اور ظالم کو بھیڑیے اور متکبر کو چیتے کی صورت پر مسخ کریں گے۔ مولا علی اپنے لشکریوں سے فرماتے ہیں یَا اَشْبَاہَ الرِّجَالِ وَلَا رِجَالَ ہر چند تمھاری شکل مردوں کی سی ہے مگر درحقیقت مرد ایسے بہرہ نہیں رکھتے اصل یہ ہے کہ انسان میں فرشتوں اور چارپایوں اور درندوں کی صفات جمع ہیں۔ اگر فرشتوں کی صفت غالب آتی ہے ان کے گروہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور جو صفت بہائم یا سباع کی بڑھ جاتی ہے۔ ان کی عادت اختیار کرتا ہے۔ یَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَام فرق اس قدر ہے کہ ان سے مواخذہ نہیں اور اس پر حرام میں عذاب ہے اور مکروہ میں عتاب اور فضولِ حلال میں طول حساب علامہ بیضاوی شافعی اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مشرکین کتوں کے مانند نجس العین ہیں کسی بزرگ نے اس جگہ ایک نکتہ بدیع اور لطیفہ پسندیدہ کہا ہے کہ مبدء بدن کا زمین اور روحِ انسانی آسمانی ہے اور آسمان و زمین تعمیل حکم الٰہی میں مستعد و سرگرم ہیں۔ پس جو آدمی اپنے مولیٰ کی نافرمانی کرے انسانیت سے خارج ہے کہ جب حکم آخر کا

marfat.com

باطل ہوا مرکب بھی نہ رہا مگر یہ ان کے طور پر ہے۔ جن کے نزدیک انسان جسم وجان سے مرکب ہے اور جن کے طور پر انسان عبارت روح سے اور بدن بمنزلہ مرکب ہے جب اقتضائے روح پر عمل نہ کیا۔ مرتبہ انسانیت سے قطعاً خارج ہوگیا۔ یہ حال اس کا ہے جو مقتضائے انسانیت میں قصور کرے پس اس کا حال کیا ہوگا؟ جو اس کے خلاف پر چلے وہ چارپایوں اور درندوں سے قطعاً بدتر ہے۔ کہ ہر جاندار یہاں تک کہ الو اور گدھا اس کو جس سے بقا اس کی مربوط ہے، تلاش کرتا ہے۔ اور یہ اسباب اپنی موت اور فنا کے ڈھونڈھتا پھرتا ہے کوا جسے اینٹ اٹھاتے دیکھتا ہے فوراً بھاگ جاتا ہے شیطان اور نفسِ امارہ شب و روز اسباب اس کی ہلاکت کے جمع کرتے ہیں اور یہ اصلاً حذر نہیں کرتا۔ طاؤس میں ایک عیب ہے جب اسے دیکھتا ہے رونا ہے اس میں ہزار عیب ہیں اور اپنے حال پر ہرگز تاسف نہیں کرتا۔ اے عزیز! جانور ایک طرف عناصر بھی اپنی خیر کی طرف دوڑتے ہیں اور تو باوصف شعور و ادراک کے وطن اصلی کی طرف کسی وقت متوجہ نہیں ہوتا آسمان اس کے حکم سے شق ہوگا اور پتھر خوف سے پھٹ جاتا ہے تو نافرمانی سے باز نہیں آتا۔ اور قہار مطلق سے خوف نہیں فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً تیرے دل پر صادق ہے اور

فَجَعَلَهُمْ إِذَا ذُكِرَتْ فِيهِمْ حِسِّيرًا وَكِلَابٌ أَوْ ذِيَابٌ

تیرے حال کے مطابق ہے یا مقتضائے انسانیت یعنی مطلوب حقیقی کی طلب میں محنت و مشقت اختیار کر یا دعوٰی انسانیت سے دست بردار ہو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بایں مرتبہ کس قدر محنت و ریاضت کرتے اکثر اوقات غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور اپنے مالک کی یاد میں مشغول رہتے جب مرتبہ استعداد اور قابلیت کا نہایت کو پہنچتا بقول ابنِ اسحاق ماہِ رمضان اور اکثر مورخین و محدثین کے نزدیک ماہِ ربیع الاوّل میں اکتالیسویں برس ولادت سے جبرئیل امین وحی لائے اور اِقْرَأْ سے مَا لَمْ يَعْلَمْ تک

marfat.com

پڑھایا پھر سورہ مدثر کی پانچ آیتیں نازل اور رسالتِ کاملہ حاصل ہوئی آپ قریش سے پوشیدہ دعوت اسلام کی کرتے کہ حکم آیا :۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ظاہر کر جس بات کا حکم دیا جاتا ہے اور مشرکین سے منہ پھیر لے پھر تو حضرت رسالت نے بتوں کی علی الاعلان مذمت شروع کی ۔ کفار نے یہ حال دیکھ کر آپ کی عداوت اور ایذا پر کمر چست باندھی اور مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیف دی ۔ عثمان غنی نے بامرِ حضرت، حبشہ کو ہجرت کی اور جو مسلمان مکہ میں رہے انواع ظلم وستم میں مبتلا ہوئے اے عزیز ! نعمت وراحت ہر کسی کو دیتے ۔ مگر بلا ومصیبت دوستوں کے لیے مخصوص ہے ؎

اے کشتۂ اسیر در بلایت　　آن کس کہ زند دم ولایت
جز جان ودل وجگر نہ بینم　　دگردش چرخ آسیایت
عشاق جہاں شدند والہ　　در عالم عزو کبریاست

امام غزالی روایت کرتے ہیں حضرت موسیٰ نے ایک مرد صالح کو دیکھا کہ زمین پر اینٹ سرہانے رکھے ہوئے سوتا ہے جناب باری میں عرض کیا الٰہی یہ بندہ تیرا ضائع ہے اس کے پاس کچھ نہیں جواب ہوا اے موسیٰ ! جس کی طرف ہم متوجہ ہوتے ہیں دنیا کو ہر طرح اس سے دور کرتے ہیں سالکانِ راہِ محبت ہمیشہ رنج وغم میں رہتے اور انواعِ مصائب ان پر نازل ہوتے ہیں ؎

فِیْ طَرِیْقِ الْعِشْقِ اَنْوَاعُ الْبَلَاءْ　　اَیُّهَا الْقَلْبُ الْحَزِیْنُ الْمُبْتَلَاءْ
نا نسازی بر خود آسائش حرام　　کے تو آنی زد براہ عشق گام
غیر ناکامی دریں رہ کام نیست　　راہ عشق ست ایں رہ حمام نیست

اے عزیز ! جس قدر عنایت زیادہ اسی قدر بلا ومصیبت زیادہ اِشْتَدُّ الْبَلَاءُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رئیس مروان وسردار محبوبان ہیں اس لیے جو سختی

marfat.com

اور بلا کہ ابتداء سے انتہا تک اس جناب پر گذری زبان قلم اس کے بیان سے قاصر ہے۔ ابھی آپ ماں کے پیٹ میں تھے کہ والد ماجد نے انتقال کیا ساتویں برس ولادت سے والدۂ شریفہ نے بھی جامِ وصالِ نوش فرمایا۔ عبدالمطلب اس جناب کے پرورش میں بجان ودل مشغول رہے مگر جب عمر شریف دس برس کی ہوئی انھوں نے بھی رحلت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے محبت اس جناب کی ابوطالب کے دل میں ڈالی۔ کہ انھوں نے پرورش اور خبر گیری میں بہت کوشش کی جب خدیجۃ الکبریٰ سے آپ نے نکاح کیا دنیا کی تکلیف اور مشقت اور فاقہ کشی اور مصیبت فی الجملہ کم ہوئی ایک غمِ تازہ پیدا ہوا کہ غم ناداری اور فاقہ کشی کا اس سے اصلا نسبت نہیں رکھتا یعنی دلِ مبارک باقتضائے ازلی وسعادت جبلّی اس عالم کی طرف میل کرنے لگا اور مذہب حق اور طریق معرفت کی تلاش میں مصروف ہوا اس زمانے میں علم اگلے پیغمبروں کا فطرت[1] کے سبب سے باقی نہ رہا تھا کہ جس سے مطلب حاصل کرتے۔ اور نہ کوئی دلیل اور واقف کار میسّر تھا کہ راہ کا پتا اور نشان دریافت فرماتے اور یہ کیسی سخت مصیبت ہے کہ آدمی جس امر کا شائق ہو اس کا پتہ نہ جانے اور کوئی شخص ہمدم اور رفیق دردِ غم اس کے ہاتھ نہ آئے۔ ایک مدّت وہ جناب اسی رنج ومصیبت میں مبتلا رہے۔ اس وقت ملّتِ ابراہیمیہ سے جو کچھ معلوم ہوسکتا اس پر عمل کرتے اور کافروں کی صحبت اور کفر کی مجلسوں سے نفرت رکھتے ناگاہ عنایت الٰہی نے دستگیری فرمائی اور صورتِ آفتاب ہدایت کی آئینہ دل میں نظر آئی یعنی انوار اس عالم کی آپ کے دل پر متواتر نازل ہونے لگے پھر تو آپ خلق سے اعراض فرما کر بفراغ خاطر تنہائی میں ریاضت وعبادت کرتے یہاں تک کہ وحی آسمانی سے مشرف ہوئے اور سورہ اقراء نے نزول فرمایا اب ایک اور امر تازہ پیش آیا

---

[1] یہ زمانہ ہے آغاز وحی کا کہ جبرئیل امین بحکم رب العالمین غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور سورہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ پڑھا ۱۲

marfat.com

کہ جو بار گراں اور درخت اور زمین اور آسمان اور عرش اور کرسی سے نہ اٹھ سکتا ہو آپ کے دوشِ ہمت پر رکھا گیا قریب تھا کہ اس بوجھ سے بیٹھ آپ کی جھک جائے بلکہ روح مبارک خوف و دہشت سے پرواز کرے۔ صحیحین کی روایت میں وارد ہوا ہے بعد نزول " اقراء" کے جب آپ گھر میں تشریف لائے دل مبارک کانپ رہا تھا۔ فرمایا

زَمِّلُوْنِیْ ۔ زَمِّلُوْنِیْ مجھ پر بالاپوش ڈالو مجھ پر بالاپوش ڈالو

فَزَمَّلُوْہُ پھر آپ کو بالاپوش اوڑھایا

جب آپ کا خوف کم ہوا فرمایا :۔

لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے کہ مبادا خوف و دہشت سے نکل جائے۔ اور صحیح روایتوں سے ثابت ہے کہ جس وقت آپ پر وحی نازل ہوتی، ایک آواز مثل آواز جوش دیگ کے آپ کے سینے سے نکلتی اور رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہو جاتا جاڑے کے دنوں میں پیشانی سے پسینہ ٹپکتا اگر کسی جانور پر سوار ہوتے۔ وحی کے بوجھ سے بیٹھ جاتا اور کوئی زانو پر سر مبارک رکھنے کی تاب نہ لاتا سوا ناقہ قصویٰ کے کسی جانور کی طاقت نہ تھی کہ اس وقت آپ کو اٹھا لیتا۔ بیہقی اور احمد روایت کرتے ہیں سورۂ مائدہ کے نزول کے وقت قریب تھا کہ ناقہ شریف کا بازو ٹوٹ جائے اسی وجہ سے فتح مکہ کے روز جب مولیٰ علی نے درخواست کی کہ آپ میرے کندھوں پر پاؤں رکھ کر بتوں کو کعبہ کی چھت سے اتار لیجیے۔ اور تصویریں مٹا دیجیے منظور نہ فرمائی کہ خیبر شکنی اور بات ہے اور بارِ نبوت اٹھانا اور بات۔ حضرت علی میں یہ قوت کہاں تھی کہ بار گراں نبوت اپنے کندھے پر اٹھاتے لہٰذا ان سے فرمایا کہ تمھیں میرے کندھے پر چڑھ کر بت گرا دو اور تصویریں مٹا دو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا بیشک نزدیک ڈالیں گے ہم تجھ پر بھاری بات کہ وعدہ و وعید اور فرائض و حدود اس کے سخت ہیں اور عمل ان پر نفس کو شاق اور

marfat.com

خلق سے تعمیل کرانا نہایت دشوار اور حضرت فرماتے ہیں :۔

اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُہٗ بِمَا کِتَابُ اللّٰہِ بیشک میں تم میں چھوڑنے والا ہوں دو چیزیں بھاری اوّل ان کی کتاب خدا۔

اے عزیز! جس طرح اس بارِ گراں کا اٹھانا دشوار تھا یاد رکھنا اس کا ادا کرنا اس کے حق کا اس سے بھی زیادہ سخت اور مشکل تھا جو مصیبت و بلا کہ تبلیغ رسالت میں اُس جناب پر گذری تفصیل اس کی زبانِ قلم سے نہیں ہو سکتی جب آپ نے دعویٰ پیغمبری کیا سوا چند ضعیفوں کے کہ عنایت ازلی ، ان کی ہادی اور دستگیر تھی تمام عالم دشمنِ جاں ہو گیا یہاں تک کہ ہم وطن اور رشتہ دار بھی خون کے پیاسے ہوئے جو شخص آپ کی بات مانتا اسے طرح طرح کی ایذا دیتے۔ ایک روز صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس قدر مارا کہ مرنے کے قریب ہو گئے اور امیہ بن خلف، بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ کو دوپہر کے وقت گرم ریت پر لٹا کر اس قدر کوڑے مارتا کہ بے ہوش ہو جاتے۔

عمار رضی اللہ عنہ کے والد یاسر رضی اللہ عنہ کو کافروں نے شہید کیا اور ان کی والدہ سُمَیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دو اونٹوں کے بیچ میں رسیوں سے باندھ کر نہایت بے ادبی سے قتل کیا اسی طرح بعض ضعفا کو انواعِ عذاب سے شہید کیا۔ اور بعض کو طرح طرح کی ایذا پہنچائی صوفیائے کرام فرماتے ہیں :۔

بلا و مصیبت اصل کار ہے سالکانِ راہِ محبت ہمیشہ رنج و غم میں رہتے ہیں اور ہر لمحہ انواعِ مصائب ان پر تازہ ہوتے ہیں کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا :۔

"میں آپ کو چاہتا ہوں"۔

فرمایا "فقیری کے لیے مستعد ہو"

اور ایک روایت میں ہے میرے دوست پر تنگدستی اس طرح دوڑتی ہے جیسے

marfat.com

اہلا اپنے منتہیٰ کو۔ عرض کیا خدا سے محبت رکھتا ہوں ارشاد ہوا بلا کے لیے آمادہ ہو۔ خواجہ جنید قدس سرہ خواجہ سری سقطی قدس سرہ کو ان کے انتقال کے وقت پنکھا جھلتے تھے فرمایا اے فرزند! پنکھا ایسی آتش جاں سوز کو کب فرو کر سکتا ہے جس کی ایک چنگاری پہاڑ کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ ؎

طبیبا خویش را زحمت مدہ چوں بہ نخواہم شد
کہ من اندر سر شوریدہ سودائے دگر دارم
مرا ایں تشنگی از بہر آب دیگر ست ایں را
نمی بینی کہ در ہر دیدہ دریائے دگر دارم

اے عزیز! آگ محبت کی اس قوم کے سینے میں بھڑکتی ہے کہ کسی طرح فرو نہیں ہوتی ؎

در دلیست درد عشق کہ اندر علاج او
ہر چند سعی بیش نمائی تیز شود
کُمْ اَوَادِی الْقَلْبُ قَلَّتْ حِیَلَتِی
کُلَّمَا وَادَیْتُ جَرْحًا سَالَ جَرْحٌ

اے عزیز! دوا کیسی اور علاج کیسا یہ وہ مرض ہے کہ ہزار تندرستی اس پر نثار اور یہ وہ بیماری ہے کہ لاکھ صحت اس پر قربان ؎

مصلحت نیست مرا سیری ازاں آبحیات
ضَاعَفَ اللّٰہُ بِہٖ کُلَّ زَمَانٍ عَطَشِیْ

طالبانِ مولیٰ کو جو لطف اور مزا کہ درد و مصیبت میں حاصل ہوتا ہے عشر عشیر اس کا نعمت و راحت میں نہیں ملتا اگر زکریا علیہ السلام سے کہا جاتا تمہاری تمنا کیا ہے؟ تو وہ یہی کہتے کہ قیامت تک میرے سر پر وہی آرہ چلتا رہے۔ اور جو

marfat.com

امام حسین رضی اللہ عنہ سے ارشاد ہوتا کیا چاہتے ہو؟ تو یہی عرض کرتے کہ ہمیشہ وہ چھری تیری راہ میں میری گردن پہ پھرتی رہے۔

عبداللہ والدِ جابر جب شہید ہوئے حکم ہوا اے عبداللہ رضی اللہ عنہ کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا یہی آرزو ہے کہ پھر زندہ ہو کر تیری راہ میں شہید کیا جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ راہِ خدا میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں ایک عارف سے کسی نے کہا آدمی اس وقت عارف ہوتا ہے کہ منع وعطا کو برابر سمجھے جواب دیا غلط ہے جب تک منع کو عطا سے بہتر نہ جانے عارف نہیں کہ عطا مرادِ محب کی بھی ہے اور منع خاص مرادِ محبوب اور عارف حقیقی وہ ہے کہ مراد اپنی مرادِ محبوب پر فدا کرے۔ یہاں تک کہ اگر محبوب فضل چاہے تو وصل سے بھی دست بردار ہو جائے۔ ؎

میل من سوئے وصال و قصد او سوئے فراق
ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست

اگلی امتوں میں ایک عابد تھا کہ ہر وقت عبادت و ریاضت میں مشغول رہتا پیغمبر وقت کو حکم آیا اس سے کہدو ہم نے تجھے روزِ ازل دوزخیوں میں لکھ لیا ہے اس قدر زحمت و تکلیف کیوں اٹھاتا ہے۔ وہ اور زیادہ محنت و ریاضت کرنے لگا۔ اور کہا آج تک سمجھتا تھا کہ میں کارخانہ قدرت میں محض بیکار ہوں اب معلوم ہوا کہ ایک شان میرے مولیٰ کی مجھ پر وارد ہوگی زہے قسمت اگر شائستہ لطیف ہوتا میری مراد اس سے حاصل ہوتی اب مورد قہر ہوں مراد اس کی مجھ سے حاصل ہوگی اور مذہب عشاق میں عاشق کی مراد اس سے حاصل ہوتی۔ اس سے بہتر ہے کہ معشوق اپنی مراد عاشق سے پائے۔

marfat.com

اے عزیز! تو کیا جانتا ہے کہ وردو مصیبت میں جناب احدیت نے کیا فائدہ رکھا ہے آدمی غذائے لطیف سے اپنی اولاد کو روکتا ہے کہ بیماری اس کی زیادہ نہ ہو اور معلم درشت خو کے سپرد کرتا ہے۔ کہ اس کی تنبیہ سے علم وادب حاصل کرے اسی طرح پروردگار عالم کہ حکیم اور ماں باپ سے زیادہ رحیم ہے۔ وہ بلا بھیجتا ہے تیرا فائدہ اس میں منظور ہوتا ہے۔ گو تو اسے اچھا نہ سمجھے۔

عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

حدیث میں آیا ہے قیامت کے دن اہلِ مصیبت کو اس قدر ثواب بے حساب دیں گے کہ جو لوگ دنیا میں آرام سے رہے آرزو کریں گے کاش ہمارا گوشت قینچیوں سے کترا جاتا اور اس ثواب سے محروم نہ رہتے۔ وَاِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝

مفسرین آیۃ کریمہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد نزول اس آیت کے ہنستے ہوئے تشریف لائے۔ اور یاروں سے ارشاد کیا خوش ہو کہ حق تعالیٰ نے دنیا میں ہر سختی کے بعد دو آسانی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ایک آسانی دنیا میں اور ایک آخرت میں بمقتضائے اس آیت کے جناب احدیت جلا وعلا نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب مصائب دفع کر کے ان کی عوض دنیا میں آسائش وراحت عنایت فرمائی۔ اور آخرت میں وہ مرتبہ بخشا کہ ما فوق اس کا بندہ کے لیے متصور نہیں جب آپکی والدہ ماجدہ نے انتقال کیا عبدالمطلب ماں باپ سے زیادہ ان کی کفالت اور پرورش میں مصروف ہوئے۔ اور جب وہ مرے جناب الٰہی نے ابوطالب کے دل میں محبت آپ کی ڈالی کہ اپنی اولاد سے زیادہ تر عزیز سمجھتے تنگدستی اور فاقہ کشی اس طرح دور کی کہ

marfat.com

خدیجہ کبریٰ جو عرب کی بڑی سوداگر اور مالدار تھیں، آپ پر عاشق ہوگئیں بعد اس کے آپ کے نکاح میں آئیں۔ تمام مال اپنا حضرت کے سامنے رکھا اور اکابرِ قریش کو جمع کر کے کہا آج سے یہ مال میرے شوہر کا ہے اسے اختیار ہے چاہے رکھے اور چاہے لٹا دے فکرِ راہ کی نہ پانے اور فقدانِ مطلوب کے راہ بتانے سے دور فرمائی بلکہ یہاں تک سینہ مقدّس کو فراخی اور حوصلۂ عالی کو بلندی بخشی کہ اٹھانا بارِ گراں نبوت کا آسان ہوگیا، اور بے وقت علم اگلوں اور پچھلوں کا آپ نے حاصل فرمایا اور دشمنوں کی بدگوئی اور بدزبانی کو اس جناب نے اس طرح روکا کہ نامِ نامی آپ کا محمد سے بدل کر مذمم کو گالیاں دیتے اور لعنت کرتے آپ فرماتے ہیں۔ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَھُمْ لَیَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ

کیا تم تعجب نہیں کرتے کیوں کر پھیرتا ہے خدا مجھ سے گالی قریش کی اور لعنت ان کی، گالی دیتے ہیں اور لعنت کرتے ہیں مذمم پر اور میں محمدؐ ہوں اگر کسی وقت قرآن کے بھول جانے کا غم دلِ مبارک پر آتا یا سیکھتے وقت کسی لفظ کے رہ جانے کا خیال گذرتا ارشاد ہوتا۔

"سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰی اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہ۔ وَرَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا"

یعنی تمھیں اس طرح پڑھا دیں گے کہ تم کبھی نہ بھولو گے مگر جسقدر خدا چاہے اور ہم اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہیں تاکہ تمھاری سمجھ میں اچھی طرح آجائے۔ اور جو کبھی خیال آتا کہ اگلی کتابیں تحریف و تصحیف سے محفوظ تر ہیں۔ مبادا لوگ اسے بھی بدل دیں۔ تسلی دی جاتی ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ بے شک آپ پر ہم نے ذکر اتارا ہے۔ اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں کہ کسی کو اس میں دست اندازی نہ کرنے دیں گے اگر اپنی قوم کی گمراہی اور انکار پر افسوس فرماتے حکم ہوتا:۔

marfat.com

فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلَاغُ فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلَاغُ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ

یعنی تم رسول ہو اور نہ نگہبان اور مسلّط اور وکیل۔ اور رسول کا کام صرف یہی ہے کہ پیام پہنچا دے۔ ماننا نہ ماننا ان کا کام اور راہ دکھانا نہ دکھانا ہمارے اختیار میں ہے۔ تم اپنے کام سے فارغ ہوئے اور حق پیغمبری اور سمجھانے کا ادا کر چکے۔ انکار اور گمراہی ان کی تمھیں کچھ ضرر نہیں پہنچاتی ہم ان کے حال سے خوب واقف ہیں اگر ان کو گمراہی میں مبتلا رکھیں اور ہدایت نہ کریں تو تمھیں اس حسرت میں اپنی جان کھونا ہرگز نہ چاہیے کہ دانا کا کام دانائی اور حکمت سے خالی نہیں ہوتا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ۔

اگر خدا چاہتا تو انھیں ہدایت پر اکٹھا کر تا پس مت ہو تو جاہلوں سے اور جو ان کی ایذا رسانی اور شرارت اور طعن و تشنیع اور جدل و کج بحثی سے ناخوش اور غمگین ہوتے طرح طرح سے تسلی اور تشفی دی جاتی کبھی اگلے پیغمبروں اور ان کی امتوں کے قصے بیان کیے جاتے کہ یہ مصیبت تمھیں پر نہیں گذری بلکہ ہمیشہ ہر قوم اپنے پیغمبر کو جھٹلاتی رہی اور جیسی تم کو ایذا دی گئی ان کو بھی دی گئی اور شیاطین جن و انس ان کی عداوت پر متفق رہے۔ اور دشمن اسی طرح کے محالات ان سے طلب کرتے۔ نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس قوم کو سمجھایا مگر سوا انکار اور تکذیب کے کچھ جواب نہ پایا اسی طرح ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام، شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام موسیٰ اور عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام اور پیغمبروں کی سرکش اور مفسد قوم کی تکذیب کرتے رہے۔ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ

marfat.com

مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ

اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے اور کبھی وعدہ فتح و نصرت سے خوش دل کیا جاتا کہ جب پیغمبر اپنی قوم کی راہ پانے سے ناامید ہوتے ہیں ۔ مدد آسمانی ظہور فرماتی ہے اور کافروں کو ان کے ظلم و کفر کا مزا ملتا ہے ۔ اور مسلمانوں کو جو ضعیف و مقہور ہو رہے تھے ان کے ملک و مال کا وارث کیا جاتا ہے ۔ قریب ہے کہ تمھارے مخالف بھی ذلیل و خوار ہوں اور مسلمان فتح پائیں ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝

چنانچہ وعدۂ الٰہی کے مطابق واقع ہوا تھوڑے عرصہ میں بڑے بڑے دشمن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرح طرح کے عذابوں اور مصیبتوں کے ساتھ واصلِ جہنم ہوئے ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف علیہم اللعنہ وغیرہم بدر کی لڑائی میں مارے گئے اور ابی بن خلف کہ بڑا دشمن حضرت کا تھا آپ کے ہاتھ سے اُحد کے دن زخمی ہوا ۔ جو شخص زخم اس کا دیکھ کر کہتا کہ بہت کاری نہیں جواب دیتا اے نادان ! یہ زخم اس کے ہاتھ کا ہے کہ تمام کافروں کے بدن پر ہلکا سا ایک چرکا لگاوے ایک بھی زندہ نہ بچے گا ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ مجھ پر تھوک دیتے زندہ نہ رہتا آخر دوزخ کو راہی ہوا ۔ ام جمیل لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے آتی تھی ۔ کہ رسی اس کے گلے میں پڑ گئی اور گٹھا لٹک گیا ۔ ہر چند تدبیر کی نہ نکل سکا آخر گلا گھٹ کر اور تڑپ تڑپ کر مر گئی اور شوہر اس کا ابولہب عدسہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر واصل جہنم ہوا تین رات دن پڑا رہا یہاں تک کہ نعش اس کی سڑ گئی ۔ چوتھے دن مزدوروں نے دفن کر دی ۔

ولید بن مغیرہ مخزومی اور عاص بن وائل سہمی اور اسود بن عبدالمطلب بن حارث اسدی اور اسود بن عبدلغوث زہری اور حارث بن قیس کا فر کہ آپ پر ہنسا کرتے تھے سخت مصیبتوں میں مبتلا ہو کر مر گئے ۔ ولید بن مغیرہ کے پاؤں میں کانٹا لگا ہر چند علاج کیا

marfat.com

جان بر نہ ہوا اور حارث بن قیس ایسی پیاس میں مبتلا ہوا کہ جس قدر پانی پیتا تھا پیاس زیادہ ہوتی پیٹ اس کا پھول گیا۔ اور العطش العطش کہتا کہتا مر گیا۔ اسود بن عبد یغوث کا تمام بدن لو سے اس قدر کالا ہو گیا کہ اپنے دروازے پر سر ٹکرا کر فی النار ہوا کسی نے نہ پہچانا اور دروازہ نہ کھولا۔ کہتا تھا:۔

"قَتَلَنِیْ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ" مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب نے قتل کیا۔ اسود بن عبد المطلب کسی درخت کے نیچے بیٹھا تھا حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا سر پکڑ کر پیڑ سے ٹکرایا ہر چند غلام سے کہتا کوئی شخص میرا سر پیڑ سے ٹکراتا ہے۔ جواب دیتا مجھے کچھ نظر نہیں آتا آخر اسی حالت میں واصلِ جہنم ہوا۔ اور عاص بن وائل کے پاؤں میں بھی کانٹا لگا ہر چند اسے تلاش کیا پتا نہ ملا اور پاؤں اس کا سوج کر اونٹ کی گردن کے برابر ہو گیا۔ اور اسی صدمے سے مر گیا اور جو باقی رہے تھے مکہ کے فتح ہوتے ہی دینِ اسلام میں داخل ہوئے۔ سوا ثقیف اور ہوازن کے کہ بعض ان میں سے بھی غزوۂ حنین وطائف کے بعد مسلمان ہو گئے۔ اور جو مسلمان نہ ہوئے ان کو طاقت مقابلہ کی نہ رہی چار ناچار اطاعت اختیار کی اور تمام عرب مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ اور اس جگہ ایک لطیفہ ہے کہ

خدا تعالیٰ اپنا حق تو معاف کر دیتا ہے۔ مگر اپنے دوستوں کا حق نہیں چھوڑتا اور طریق انتقام کے مختلف ہیں کبھی عذاب آسمانی سے ہلاک کرتا ہے۔ جیسا کہ دشمنان نوح علیہ السلام و ہود علیہ السلام ولوط علیہ السلام وشعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ واقع ہوا۔ اور کبھی آفاتِ ارضی ان پر مسلط کرتا ہے۔ مانند غرق وخسف کے اور گاہے انھیں کے عزیز وقریب کو ان کی مخالفت اور ان کی حمایت پر مستعد کرتا ہے۔ کہ موجب زیادتی ملال اور خفت کا ہوتا ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی براءت زلیخا کے رشتہ دار بچے سے کرائی۔ اور کبھی اس کا محتاج کر دیتا ہے جیسا کہ ان کے

marfat.com

بھائیوں کو ان کا محتاج کیا کہ فاقوں سے آپ کے پاس آپڑے اور کبھی کبھی دشمنوں کو دشمنوں پر مسلط کر دیتا ہے۔ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ اور ان میں سے اکثر امور حضرت کے دشمنوں پر گذرے اور کبھی اپنی قدرت اور مجبوری کافروں کے معبودوں اور مددگاروں کی بیان کی جاتی کہ بُت بے دست وپا ہیں۔ اور شیطان کا مکر ضعیف ان کے فرمانبردار خدا کی فوج جرار پر کہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے، کب غالب آسکتے ہیں اور کبھی کافروں کے طعن اور اعتراض کا جواب سکھایا جاتا اور کبھی خود جناب باری اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیتا اور کبھی ارشاد ہوتا تم ان کی باتوں سے غمگین نہ ہو ہم اس کا بدلہ لے لیں گے وطن چھوڑنے کا غم اس طرح دور کیا کہ مدنیہ کے لوگ جن سے اصلاً شناسائی اور علاقہ نہ تھا۔ عزیزوں سے زیادہ کام آئے رشتہ داروں نے تو گھر سے نکال دیا۔ اور انھوں نے اپنے گھر اور مال اور مہاجرین کو تقسیم کیے۔ جیسے شریکوں کو حصہ دیتے ہیں۔ اور کوئی دقیقہ مراعات اور سلوک کا باقی نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ اپنی جان پر تکلیف اٹھاتے اور ان کی تکلیف نہ دیکھ سکتے یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۝

ان کے ایثار اور بلند ہمتی کا بیان ہے۔ آب وہوا اس شہر کی آپ کو اور آپ کے ساتھ والوں کو ایسی موافق آئی کہ وطن کی آب وہوا جس کے ساتھ ہمیشہ سے مانوس تھی، بھول گئے۔ بلکہ خدائے تعالیٰ نے اس شہر کی مٹی اور غبار میں یہ تاثیر پیدا کی کہ اکثر بیماریوں کو دور کرتا ہے ہمہ آپ کی طبیعت وطن کی طرف میل کرتی اور کبھی خواہش اس کے دیکھنے کی دل میں پیدا ہوتی اس لیے ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ

ف مدینہ منورہ کی آب وہوا خوشگوار اور وہاں کی مٹی اور غبار اکثر بیماریوں کو دور کر دیتا ہے ۱۲

marfat.com

یعنی جس نے تمھیں ایسی نعمتِ شریفہ اور دولتِ عظیمہ سے کہ استعداد بشر اس کے حاصل کرنے میں قاصر ہے محض اپنے فضل وکرم سے مشرف وممتاز فرمایا وہ وطن میں بھی پھر پہنچا دے گا۔ اور کیفیت اس پہنچانے کی" سورۂ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ" میں مذکور ہے یعنی وہ پہنچانا اس طرح سے ہوگا کہ تم زور سے فوج ولشکر کے ساتھ وہاں جاؤ گے۔ اور بڑے بڑے سرکش شہر کے بطوع ورغبت یا بہ خواری وذلت تمھاری اطاعت کریں گے۔ اور شہر کی حکومت تمھیں حاصل ہو گی کہ جسے چاہو گے اپنی طرف سے حاکم اور صوبہ دار کر دو گے۔ اور تمھارا حکم اس میں قیامت تک جاری ہوگا۔ اور تمھارا کلمہ پڑھا جائیگا اور فکر جہاد کی مصائب اور شدائد کی اس طرح دفع کی کہ آپ کا رعب اور خوف دشمنوں کے دلوں میں ڈالا کہ باوجود کثرتِ اجتماع قلیل اہلِ اسلام سے مقابلہ نہ کر سکتی حضرت فرماتے ہیں نصرت بالرعب مشیرۃ شہر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ۔

ایام محاصرہ قریظہ میں کچھ لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم نے دحیہ کلبی کو سفید خچر پر سوار قریظہ کے جانب جاتے دیکھا۔ فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھا کہ ان کے قلعوں میں زلزلہ اور دلوں میں رعب ڈالنے گیا ہے۔ بارہا مسلمانوں نے کفار کا بڑا لشکر بھگا دیا۔ اکیلے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بنی قرارہ سے اونٹ حضرت کے کہ لوٹ لیے تھے چھین لیے اور ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کو فارس الرسول کہتے ہیں غول میں گھس کر ان کے سردار عبدالرحمٰن کو قتل کیا اور کافروں سے بھاگنے کے سوا کچھ نہ بن پڑا۔ بنی نضیر کی بہو باوجود اس کے کہ تمام عرب میں سخت جرار مشہور تھی مسلمانوں کے مقابلہ سے ایسا گھبرائی کہ اپنے مساکن اور مال ومتاع اور شہر وطن بے لڑے ان کے حوالہ کر کے شام کی طرف چلی گئی۔ اور خندق کی لڑائی میں کافروں نے اس ارادہ سے مدینہ کو گھیرا تھا کہ اس معرکہ میں مسلمانوں کا نام دنیا سے مٹا دیں گے عمرو بن عبد ود کے قتل ہوتے ہی

marfat.com

رات میں بھاگ گئے ۔ اور بنی قریظہ بھی بے جنگ وجدال اپنے قلعہ سے اُتر آئے اور مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے ۔ حالانکہ ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو حضرت کے ارادہ سے واقف کر دیا تھا کہ حضرت بے شک تمھیں قتل کرادیں گے اسی طرح اللہ نے تمام کافروں پر باوجود ان کی کثرت وشوکت کے حضرت کا خوف اور رعب مسلط فرمایا ہے ۔ کہ آپ کا نام لینے سے گھبراتے اور مسلمانوں کے دلوں کو بایں ضعف وقلت ایسا مضبوط کر دیا کہ تمام عالم سے لڑنے کو تیار اور مستعد تھے ۔ آپ کو بدر کی لڑائی میں اندیشہ تھا کہ شاید انصار رضی اللہ عنہم ہمارا ساتھ نہ دیں اس لیے ان کے عہد میں یہ امر بھی داخل تھا کہ جو شخص مدینہ پر چڑھ آئے گا اس سے لڑیں گے اور جو آپ کسی پر چڑھ کر جائیں تو ہمیں اختیار ہے خواہ آپ کے ہمراہ لڑیں اس لیے اپنے انصار کا ارادہ دریافت کیا مقداد بن عمرو نے گذارش کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم وہ نہیں کہتے جو بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے کہا تھا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ۝

تو جا اور تیرا خدا پھر تم دونوں لڑو ہم یہیں بیٹھتے ہیں بلکہ ہم یہیں بیٹھے رہیں ۔

بلکہ ہم کہتے ہیں ۔ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ

یعنی خدا کی مدد اور اس کا پیغمبر ہمارے ساتھ ہو تو بیشک ہم لڑنے والے ہیں ۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! قسم اس کی جس نے آپ کو پیغمبری دی اور رسالت سے مشرف کیا اگر آپ حبش کے پرلے کنارے تک چلیں تو ہم میں سے کوئی شخص ساتھ آپ کا نہ چھوڑے گا ۔ اور سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ! ہم آپ ایمان لائے اور آپ کی پیروی کا اقرار کیا ۔ جو مزاج میں ہو کہیے اگر آپ حکم دیں کہ سمندر میں گھوڑے ڈالدو ہم میں سے کوئی انکار نہ کرے گا ۔ الغرض خدائے تعالیٰ نے آپ کے یاروں کو وہ ہمت اور جوانمردی بخشی کہ سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرتے اور کافروں کے پہلوانوں اور بہادروں کو پشہ سے زیادہ بے حقیقت اور ناچیز سمجھتے اور خدائے جل وعلا ورسول صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلّم کی محبّت میں اپنا گھر اور مال چھوڑنا بلکہ جانِ عزیز کو اس راہ میں قربان کرنا سہل اور آسان جانتے آدمیوں کو اپنے رشتہ داروں سے مقابلہ اور انھیں اپنے ہاتھ سے قتل وغارت کرنا نہایت شاق ہوتا ہے۔ مگر وہ خدا کی راہ اور آپ کی ہدایت اور محبّت میں ایسے ثابت قدم تھے کہ اپنے قریب رشتہ داروں کو کمالِ شوق اور خوشی کے ساتھ قتل کرتے اس لیے کہ سوا قرابت اسلام کے اور سب قرابتوں سے دست بردار ہو گئے تھے۔ اور سوا خدا جلا وعلا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سے محبت نہ رکھتے خدا کے دشمن کو اگرچہ اپنا جگر پارہ ہو دشمن جانتے اور اس کے دوست کو گو اس سے کسی طرح کا علاقہ محبت کا نہ ہو دوست سمجھتے۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ پیشوا اور سردار اس گروہ کے تھے اپنے بیٹے سے مقابلہ کی اجازت چاہی مگر حاصل نہ ہوئی کہ آخر وہ مسلمان ہونے والے تھے۔ اور لوحِ محفوظ میں اہلِ اسلام سے تھے۔

ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے احد کے دن اپنے باپ کو اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حمزہ بن عبدالمطلب اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہما نے بدر کے دن عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو جو قریبی اور رشتہ داران کے تھے قتل کیا۔ خدا تعالیٰ ان کی تعریف میں فرماتا ہے۔

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ"

گرد ملال راہِ دین میں ان کے دامنِ ہمت پر نہ بیٹھی اور طرح طرح کی تکلیف

marfat.com

مصیبت اس کام میں ان کو گوارا تھی ۔ دشمنوں کی کثرت اور سطوت اور اپنے ضعف قلب سے اصلاً نہ گھبراتے اور تمام عالم سے لڑنے پر مستعد اور آمادہ تھے ۔ ایک شخص ان کا بڑے لشکر میں بے تردّد گھس جاتا اور ایک آدمی ان کا فوج کثیر کو معرکہ سے بھگا دیتا آخر ان کی ہمت اور جراءت اور دلیری اور شجاعت اور جانثاری اور مشقت کے سبب سے ملکِ عظیم ان کے قبضے میں آیا ۔ اور ناداری اور تنگ دستی ان کی فراغت اور فراخی عیش سے مبدّل اور تکلیف و مصیبت کے بدلے حکومت و ثروت حاصل ہوئی ۔ ایک عالم نے اطاعت ان کی اختیار کی ۔ اور بڑے بڑے زبردستوں اور سرکشوں نے اپنی گردن ان کے سامنے جھکائی جب خلافت حضرت عمر کو پہنچی ان کے وقت میں اسلام کو بڑی رونق ہوئی دس برس کے عرصہ میں ہزار سے زیادہ شہر فتح ہوئے ۔ اور روم کی سلطنت مسلمانوں کے قبضہ میں آئی ۔ ایران کی بادشاہت کہ جمشید اور فریدون کے وقت سے سب ریاستوں پر غالب تھی ایسی تہہ و بالا ہوئی کہ بادشاہ کی تین بیٹیاں قید ہوئیں الغرض لشکرِ اسلام جس طرف جاتا فتح پاتا بڑے بڑے زبردست بادشاہ حضرت عمر کے نام سے کانپتے اور وہ جناب ہیبت و رعب میں ضرب المثل ہو گئے ۔ اگر کسی پارسی کا گھوڑا چونکتا کہتا کیا تجھے عمر کا سایہ نظر آیا اور نصاریٰ نے ایسی شکست کسی سے نہیں کھائی ہو گی جیسی حضرت عمر کے مقابلہ میں ہوئی ۔ آج تک بعض مصنف ان کے اقرار کرتے ہیں کہ ایسا بہادر اور دلاور اور قواعد ملک گیری اور فن سپاہ گری کا ماہر نہیں پیدا ہوا ۔

اے عزیز! آدمیوں کا ذکر کیا ہے شیطانِ لعین بھی عمر کے سایہ سے بھاگتا تھا بلکہ غیر ذوی العقول ان کے خوف سے کانپتے تھے ۔ فصل الخطاب میں بروایت امام مستغفری منقول ہے ۔ کہ جب مصر فتح ہوا ایک دن وہاں کے لوگوں نے عمرو بن العاص سے کہ حاکم مصر تھے ۔ کہا کہ ہمارے ملک کا یہ دستور ہے ایک کنواری لڑکی کو زیور و لباس پُر تکلف پہنا کر دریائے نیل میں ڈبو دیتے ہیں جس سال ایسا نہیں کرتے دریا خشک ہو جاتا ہے

marfat.com

اور زراعت تباہ ہو جاتی ہے ۔ انھوں نے فرمایا کہ

"خونِ ناحق کی اجازت نہیں دیں گے"۔

آخر دو دن گذر گئے اور دریا خشک ہونے لگا عمرو بن عاص نے یہ حال دیکھ کر حضرت عمر کو لکھا آپ نے ایک رقعہ بنام دریائے نیل لکھ کر انھیں بھیج دیا کہ اسی دریا میں ڈال دو۔ مضمون اس کا یہ تھا۔

"یہ خط بندہ خدا امیر المومنین عمر کی طرف سے نیل مصر کو ہے اگر تو اپنے اختیار سے بہتا تھا تو خشک ہو جا اور جو خدائے قہار کہ پاک ہے تجھے بہاتا تھا تو میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے جاری کرے"۔

جس وقت وہ خط دریا میں ڈالا گیا پانی میں ایک جوش پیدا ہوا اور بدستور بہنے لگا۔

نقل ہے کہ روم کے بادشاہ کا ایلچی آپ کے پاس آیا لوگوں سے پوچھا خلیفہ کا قلعہ کہاں ہے کہا خلیفہ ایوان خاص گاہ عام نہیں رکھتے اس وقت آپ گھر میں نہیں ہیں جنگل کو گئے ہیں وہ بھی جنگل کو گیا دیکھا کہ آپ ایک درخت کے تلے بوریے پر لیٹے ہیں اور چٹائی کے نشان بدن پر بن گئے ہیں۔ دیکھتے ہی ہیبت سے کانپنے لگا۔ جب ہوش میں آیا دل میں کہا میں بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار میں گیا مگر یہ رعب و جلال نہ دیکھا۔ بیشک یہ ہیبتِ خدا ہے اور ان کا دین سچا ہے۔

ہیبت حق است ایں از خلق نیست ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست

جب آپ مسلمان ہوئے تمام دنیا میں صرف انتالیس ۳۹ مسلمان اور تھے۔ اور ایک جہان دشمن آپ نے بے محابا دین ظاہر کیا کسی کی مجال نہ ہوئی کہ مقابلہ کرتا۔

اے عزیز! اس دین میں ایسے صاحب کمال گذرے جن کے حالات ان کے مذہب و ملت کی صحت و حقیقت پر گواہی دیتے ہیں اور ان کے اوصاف اور کمالات اس دین کے

marfat.com

اثبات میں کفایت کرتے ہیں مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے زبردست کافر قتل کیے دروازہ خیبر جسے چالیس آدمی بدقت کھولتے بند کرتے ہیں بے تکلف اکھیڑ کر سپر بنایا اور اسد اللہ الغالب لقب پایا۔ خالد بن ولید سیف اللہ کے ہاتھ میں ایک معرکہ میں نو تلواریں ٹوٹیں ۔ رستم بن زال زابلی جس کی شجاعت اور جوانمردی کا عالم میں شور تھا ۔ اگر آنحضرت کے مقابل ہوتا زال ناتواں کی طرح لڑائی کا عمر بھر نام نہ لیتا۔ خدائے تعالیٰ نے اسے قدو قامت دیو جیسا دیا تھا۔ لڑائی کا سامان اس کے پاس مہیا رہتا تھا اور ایک لشکر عظیم جس میں طوس و گودرز اور گیو و بیژن وغیرہم دلیرانِ ایران موجود تھے امداد کو حاضر تھا بایں ہمہ سہراب کے مقابلہ میں نہایت پریشان ہوا۔ اور اسفندیار کی لڑائی میں تو ایسا گھبرایا کہ گھر سے نکلا جاتا تھا۔ اور یہاں تو قد نہ قامت نہ زور نہ قوت نہ ساز نہ سامان نہ فوج نہ لشکر۔ ایک جہان دشمن ایک عالم برسرپرخاش باوجود اس کے کبھی برا س ان کے پاس نہ آتا اور ایسے کارہائے نمایاں بجام دیے کہ رستم بھی دیکھتا تو حیران رہ جاتا۔

اے عزیز! رستم و سہراب و سام و نریمان کس شمار میں ہیں۔ ملائکہ زمین و آسمان ان کی جرأت و جواں مردی دیکھ کر حیران ہیں ۔

جب حضرت زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود، جنیب بن عدی بلیغ الارض کی نعش مشرکوں کی سُولی پر سے اتار لائے ۔ ستر سوار قریش کے ان کے پیچھے ہوئے۔ زبیر نے نعش زمین پر رکھ دی زمین اسے نگل گئی ۔ اور آپ سواروں سے مخاطب ہوئے۔

"میرا نام زبیر اور میرے باپ کا نام عوام اور میری ماں صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی ہے۔ چاہو مجھ سے مقابلہ کرو چاہو لوٹ جاؤ"

اس قدر آپ کی دہشت ان پر غالب ہوئی کہ لوٹنے کے سوا کچھ نہ بن پڑا جبرئیل علیہ السلام خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا آپ کے ان دو یاروں کے

marfat.com

ساتھ فرشتہ مباہات کرتے ہیں یعنی ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے کہ بہادر ایسے ہوتے ہیں۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال خدا کی راہ میں کئی بار خرچ کیا یہاں تک کہ ایک دن کملی کو کرتے کی طرح گلے میں ڈال کر اور اس میں کانٹے لگا کر حضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام پیام لئے کہ حق تعالیٰ ابوبکر کو سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے اس حال میں بھی ہم سے راضی ہے یا نہیں صدیق اکبر یہ پیام سن کر اس قدر روئے۔ کہ بے ہوش ہو گئے مگر اس بے ہوشی میں بھی یہی فرماتے تھے:۔

"اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ" میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں"۔

امام حسن نے بھی خدا کی راہ میں کئی بار اپنا سب مال اور کئی بار آدھا صرف کیا یہاں تک کہ ایک جوتا رکھا تو ایک فقیر کو دے دیا۔ اور عبدہ بن جعفر وغیرہ کی حکایات مشہور اور کتب سیر واخلاق میں مذکور ہیں۔ حق ہے کہ بزرگان دین، حاتم طائی کا نام صفحہ ہستی سے مٹا گئے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما نوشیرواں کی عدالت اہلِ انصاف کی نظروں سے گرا گئے۔ اسی طرح یہ امت تمام کمالات ظاہری و باطنی اور معاملات دینی و دنیوی میں پیشوائے خلائق اور ضرب المثل ہوئی دنیا میں بھی اس نے سب موقعوں پر حکمرانی کی اور آخرت میں بھی سب سے زیادہ رتبہ پائے گی۔ عبادت و ریاضت و تنویر قلب و تصفیہ باطن و ثمرات مجاہدہ میں وہ باتیں حاصل کیں کہ اور امتوں نے خواب میں بھی نہ دیکھیں اور فراخی ذہن اور تعمق نظر اور قوت علم ان کی اس مرتبہ کو پہنچی کہ علوم جمیع طوائف کو محک امتحان پر رکھا اور اہلِ علوم کو ان کی غلطیوں پر متنبہ کر کے اپنا ممنون و مشکور کیا یہاں تک کہ تمام اہل ملل ان کے اعتراضات کو لاحل پا کر وہ توجیہ میں اصل مذہب سے دست بردار ہوئے نصاریٰ مثلثہ تثلیث سے یہود دوسنیہ اور ہنود

marfat.com

حلول اور فلاسفہ نفی علم جزئیات وقدم عالم وفنائے نفس بعد المفارقۃ وتوسیط عقول او
مجوس تحلیل محرمات اور تعدد خالق میں توجیہات رکیکہ کرنے لگے ۔ اور معاملات دنیا میں
بھی اس امت نے وہ باتیں کیں جن کو سیکھ کر اور قومیں دانش منداور حکیم صناع مشہور
ہوگئیں ۔ جودت طبع سے انواع اطعمہ واشربہ والبسہ اور استعمال لذات اور ترتیب
مکانات اور طرفہ بوجہ حلال میں وہ انداز نکالے کہ خلق کو حیرت ہوئی قطع نظر اور دلائل کے
اجتماع ایسے عقلا کا اثبات دینِ اسلام کے لیے کافی ہے ۔ ایسے عقل مند کسی مذہب
میں نہیں اور جو شاذ ونادر کوئی ذہین اور ہوشیار ہوتا ہے تو وہ اپنے دین میں خوض نہیں
کرتا ۔ ہمہ تن طلبِ دنیا میں مبتلا اور گرفتار رہتا ہے ۔ اگر غور کرے اس دین کی حقیقت
اور اپنے مذہب کے بطلان پر متنبہ ہو تو تعصب سے اقرار نہ کرے ۔ علاوہ بریں جھوٹ
کو اس قدر فروغ نہیں ہوسکتا جب ہمارے حضرت نبوت ورسالت سے مشرف ہوئے
چند مسکینانِ عرب کہ علم وہنر سے محض ناواقف اور قواعد جنگ وپیکار سے مطلق بے خبر
تھے ۔ ایمان لائے نہ کوئی بادشاہِ زبردست مانند کشتاسب کے ان کا شریک حال او
نہ کوئی صاحب زور وقوت مثل اسفندیار وروئیں تن کے ان کا مددگار ہوا بلکہ تمام عالم
اسی فکر میں تھا کہ کسی طرح اس دین کو مٹا دے خود ہم وطن اور رشتہ دار دشمنِ جان تھے
مگر عنایت الٰہی ہمیشہ ان کی شامل اور تائید غیبی پے درپے ان پر نازل تھی جس طرف حملہ
کرتے غالب ہوتے اور جس قوم سے لڑتے فتح پاتے یہاں تک کہ تھوڑے عرصے میں
شام اور روم اور مصر اور ایران پر مسلط اور خزانہ قیصر وکسریٰ کا ان کے ہاتھ لگا پھر تو
سامانِ ظاہری بھی مہیا ہوا اور تمام عالم نے ان کی اطاعت اختیار کی اور ہر جگہ ان کا
دین پھیلا اور ان کی شریعت کا حکم جاری ہوا ۔ اس زمانہ پرآشوب میں بہ سبب اس کے
کہ بعض ملکوں کے مسلمان غیروں سے دنیا طلبی سیکھ کر دین سے غافل ہوگئے اور عبادت
وریاضت سے اعراض کرکے عیش وعشرت میں مبتلا ہوئے اقبال ان کا جاتا رہا اور معصیت

نافرمانی نے ان کو دامِ ادبار میں پھانسا اور غیروں کے قبضہ میں کر دیا اور جو اپنے دین پر مضبوط رہے ابھی تک دشمنوں پر غالب ہیں تھوڑے دن ہوئے کہ روسیوں نے باوجود اس کثرت اور زور قوت کے سلطانِ روم سے ایسی شکست کھائی کہ آج تک مقابلہ کا نام نہیں لیتے اگر اور ملکوں کے مسلمان عیش وعشرت میں نہ پڑتے اور فسق وفجور وگناہ و معصیت اختیار نہ کرتے کبھی مغلوب نہ ہوتے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ۔

دیکھو حدیث شریف سے ثابت ہے کہ جو لوگ خدا کے حکم پر قائم رہینگے، اور شریعت پر چلیں گے ان کے مخالف قیامت تک انھیں ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ باقی رہا مرتبہ آخرت سو مختصر بیان اس کا یہ ہے کہ وہ ستر ہزار فرشتہ جناب رسالت کے جلو میں ہوویں گے۔ اور آپ براق پر سوار ہوکر میدان حشر میں تشریف لائیں گے۔ تاج شفاعت سر مبارک پر رکھا ہوگا۔ اور لباس سبز بہشتی بدن مقدس میں پہنایا جائے گا اور ایک نشان آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔ کہ آدم اور ان کی اولاد اس کے نیچے ہوگی آپ آگے اور سب انبیاء آپ کے پیچھے ہوں گے۔ جب اس جاہ وجلال کے ساتھ پروردگار کے حضور میں پہنچیں گے ایک کرسی نور کی عرش پر بچھائی جائے گی آپ اس پر جلوہ افروز ہوں گے۔ اور ہر شخص کو مرتبہ اور مقام اس کے لائق تقسیم کریں گے اس روز آپ کو بادشاہِ حقیقی کے دربار میں نسبت وزارت کی حاصل ہوگی۔ تمام حساب وکتاب خلق کا آپ کی رائے پر ہوگا۔ جس کی شفاعت کریں گے بخشا جائے گا۔ اور جو عرض کریں گے پروردگار منظور فرمائے گا آپ فرماتے ہیں مجھے ایک کپڑا بہشت کے کپڑوں سے پہنایا جائیگا

marfat.com

پھر میں عرش کی داہنی جانب کھڑا ہوں گا۔ کہ میرے سوا کوئی اس جگہ کھڑا نہ ہوگا۔ اور دارمی کی حدیث میں آیا ہے خدا کی داہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا کہ سب اگلے پچھلے مجھ پر غبطہ کریں گے یعنی یہ چاہیں گے کہ کاش ہم بھی وہاں تک پہنچتے جس وقت آپ کی صاحبزادی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا صراط پر تشریف لے جائیں گی۔ منادی پکارے گا

"اے اہلِ محشر اپنے سر جھکا لو اور آنکھیں بند کر لو فاطمہ بیٹی محمد کی صراط سے گذرتی ہیں۔"

پس آپ بجلی کی طرح صراط سے گذریں گی۔ اور ستر ہزار حوریں آپ کے ہمراہ ہوں گی اور اس دن حضرت کو ایک حوض دیا جائے گا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سپید اور شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا چاندی سونے کے آبخورے گردر کھے ہوں گے۔ بھوک پیاس کے مارے غول کے غول آئیں گے۔ اور حضرت انھیں آبِ کوثر پلائیں گے۔ ایک قطرہ جس کے حلق میں جائے گا تمام دن قیامت کا کہ پچاس ہزار برس کا ہے۔ بھوک پیاس سے محفوظ رہے گا۔ گویا تمام اہلِ محشر اس دن آپ کے مہمان ہوں گے۔ اور اس مصیبت میں آپ ہی کا منہ تکیں گے یہاں تک کہ شیخ الانبیاء خلیل کبریا حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ سے کہیں گے

"اے محمد! تم میری اولاد ہو اور میری دعا ہو آج مجھے اپنی امت میں داخل کر لو۔"

بشارت ہو اے امت محمد! اس روز تمھیں ایسا ہی رتبہ عنایت فرمائیں گے دامنِ دولت تمھارے پیغمبر کا تمھارے ہاتھ میں ہوگا اور وہ تمھاری شفاعت میں مشغول ہوں گے ایک گروہ تمھارا نور کے تودوں پر بیٹھا ہوگا۔ اور بموجب بعض روایات چار ارب نوّے کروڑ ستر ہزار آدمی تمھارے بے حساب بہشت میں جاویں گے۔ امام ابو حامدؒ کہتے ہیں ان کے لیے میزان کھڑی کریں گے نہ ان کے ہاتھوں میں صحیفے دیے جائیں گے۔ مگر

ایک کاغذ دیا جائے گا اس میں یہ لکھا ہوگا۔

هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فَقَدْ غَفَرَ لَهٗ وَسَعِدَ سَعَادَةً لَا شِقَاوَةَ بَعْدَهَا اَبَدًا اِبْهَا فُلَانَ بْنِ فُلَانٍ کا براءت نامہ ہے کہ وہ بخشا گیا اور اسے ایسی سعادت حاصل ہوئی جس کے بعد کبھی شقاوت نہیں۔

بعض صوفیا نقل کرتے ہیں کہ امت محمدیہ کا ایک گروہ پر دار اونٹوں پر سوار ہو کر بہشت کی دیواروں سے اُترے گا۔ فرشتے کہیں گے کیا تمھارا حساب ہوگیا تمھارے عمل تُل گئے۔ کیا تم نے اپنے نامے پڑھ لیے۔ جواب دیں گے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں۔ نہ ہمارا حساب ہوا نہ ہمارے عمل تُلے نہ ہم نے اپنے نامے پڑھے۔ فرشتے کہیں گے۔

"لوٹو، لوٹو! ابھی یہ سب کام باقی ہیں"۔

وہ کہیں گے: "تم نے ہمیں کیا دیا تھا جس کا ہم سے حساب چاہتے ہو"۔ اس وقت منادی پکارے گا یہ سچ کہتے ہیں۔

"مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ" نیکی کرنے والوں پر کوئی راہِ ماخذ کی نہیں"

اے عزیز! یہ سب طفیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے ورنہ وہ دن ایسی سختی کا ہے کہ آدم سے عیسیٰ علیہ السلام تک پیغمبر نفسی نفسی کہیں گے اور مقرب فرشتہ خدا کے خوف سے بید کی طرح کانپیں گے۔ سوا ہمارے مولیٰ کے کسی کو مجال شفاعت کی نہ ہوگی۔ تمام اگلے پچھلے آپ کی پناہ پکڑیں گے۔ آپ عمامہ مقدس سر سے اتار کر سجدہ کریں گے حکم ہوگا:۔

"یا محمد! اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْتَمَعْ لِقَوْلِكَ وَسَلْ وَاشْفَعْ يُشَفَّعْ"

"اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمھاری بات سنی جائے گی اور

marfat.com

جو مانگنا ہو مانگو تمھیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو تمھاری شفاعت
قبول ہو گی"۔
آپ سر اٹھا کر عرض کریں گے۔
"ربِ امتی، امتی ۔ اے میرے رب امت میری امت میری"۔
اس وقت دریائے رحمت جوش مارے گا اور بحرِ فیض الٰہی کمال زور و شور سے
جاری ہو گا یہ مرتبہ دیکھ کر سب اہلِ محشر آپ کی بڑائی اور عظمت کے معترف ہوں گے اور
تمام موافق و مخالف آپ کی مدح و ثناء کریں گے مناسب اسی مقام کے آپ کا نام
محمد رکھا محمد کے معنے بکثرت اور بار بار سراہا گیا ؎

مقام تو محمود و نامت محمد　　بدینساں مقامے و نامے کہ دارد

marfat.com

باب ۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تفسیر

حضرت جل جلالہ وعم نوالہٗ ، رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرماتا ہے اور اونچا ہم نے تیرے لیے ذکر کیا ہے اور تیرا نام اپنے نام کے ساتھ اذان اور اقامت اور نماز اور خطبہ اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت بلکہ عطسہ اور ذبح کے سوا ہر معاملہ و طاعت میں نزدیک کیا اور بہشت کے ہر قصر و غرفہ اور دیوار اور دروازہ اور پردہ اور ساق عرشِ معلّٰی اور اوراقِ سدرۃ المنتہیٰ پر لکھا ۔ ساتوں آسمان میں کوئی مکان نامِ نامی سے خالی نہیں جس جگہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مسطور ہے ۔ محمد رسول اللّٰہ بھی ضرور ہے ۔ قرآن مجید میں جس جگہ کوئی امر اہم اپنی طرف نسبت کیا وہاں رسولِ مقبول کو بھی یاد فرمایا ۔ تمام عالم کی طرف آپ کو مبعوث کیا اور اپنی محبّت و اطاعت کو آپ کی اطاعت و محبت پر موقوف رکھا ۔ ایمان بغیر آپ کی تصدیق کے تمام نہیں ہوتا لاکھ بار لا الہ الا اللّٰہ کہے جب تک محمد رسول کو نہ مانے کچھ کام نہیں آتا بلکہ آپ کی یاد عین خدا کی یاد ہے ۔

ابوالعباس احمد بن سہیل بن عطا بغدادی کے نزدیک آیۃ کریمہ سے یہی مضمون مراد ہے انبیاء مرسلین و ملائکہ مقربین سدرۃ المنتہیٰ سے تجاوز نہیں کر سکتے اور آپ مقام قاب قوسین تک پہنچے جمالِ پروردگار کا بچشم خود دیکھا اور کلامِ الٰہی بے واسطہ سنا ۔ خود پروردگار تقدس و تعالیٰ آپ پر درود بھیجتا ہے ۔ اور مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے ۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

اے ایمان والو ! درود بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ۔ ابھی وہ محبوب خدا اور مقبول کبریا جبکہ عالم و آدم پیدا نہ ہوا تھا ۔ کہ اس کی پیغمبری اور رسالت کا چرچا عالم بالا

marfat.com

میں پھیلا ؎

آدم سرد تن بہ آب و گل داشت　　گو حکم بملک جان و دل داشت

پیدائشِ زمین و آسمان اور خلقت زمان و مکان صرف واسطے شہرت جناب کے ہے۔ اگر خالق کو آپ کی شان ظاہر کرنا منظور نہ ہوتا۔ عرش و کرسی، لوح و قلم، زمین و آسمان، ارواح و فرشتے، جن و انس اور بہشت و دوزخ کچھ نہ بناتا۔

" لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا "

ازل میں اس جناب کو خطاب ہوا :۔ اَنْتَ الْمُخْتَارُ الْمُنْتَخَبُ۔

وَعِنْدَكَ مُسْتَوْدَعُ نُوْرِیْ وَكُنُوْزُ هَدَایَتِیْ مِنْ اَجْلِكَ اَبْسُطُ الْبَطْحَا وَاَرْفَعُ السَّمَآءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ ۝

تو برگزیدہ اور منتخب ہے۔ اور تیرے پاس ہی میرے نور کی امانت اور میری ہدایت کی کنجیاں تیرے واسطے بچھاتا ہوں زمین اور بلند کرتا ہوں۔ آسمان اور بناتا ہوں ثواب اور عذاب اور بہشت اور دوزخ۔ اور ارشاد ہوتا ہے اے محمد! میں نے کوئی شخص تم سے زیادہ بزرگ پیدا نہیں کیا۔ دنیا کو صرف اس لیے بنایا گیا کہ تمھارا مرتبہ پہچانیں اگر تمھیں پیدا نہ کرتا دنیا کو نہ بناتا۔

تنبیہ یہ مضمون آیۃ کریمہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ[1] سے منافی نہیں وہاں مستثنیٰ منہ عمل ہے۔ اور یہاں حصر بنظر علم یعنی فائدہ تخلیق منجملہ اعمال عبادت اور منجملہ علوم تصدیق آنحضرت ہے اور اشتمال اس تصدیق کا توحید کو ظاہر ہے

---

[1] قرآن مجید کے سورہ ذاریات شریفین یہ آیۃ کریمہ ارشاد فرمایا ترجمہ۔ اور نہیں پیدا کیا میں نے جن و انسان کو مگر اس واسطے کہ میری عبادت کریں ۱۲۔ ۱۲ حامد علی شاہ آبادی۔

marfat.com

کھلے جب وہ سرِ مکنون یعنی نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسندِ ظہور پر جلوہ گر ہوا۔ نورًا مانند ستون بلند ہوکر حجاب عظمت تک پہنچا اور جناب الٰہی میں سجدہ کرکے الحمد للہ کہا خطاب ہوا لِکَ خَلَقْتُکَ وَسَمَّیْتُکَ مُحَمَّدًا مِنْکَ اَبْدَءُ الْخَلْقَ وَبِکَ اُخْتِمُ الرُّسُلَ

اسی واسطے میں نے تجھ سے پیدا کیا اور تیرا نام محمد رکھا۔ تجھ سے خلق کی ابتدا اور تجھ پر رسولوں کا ختم کروں گا۔ پھر اس نور کو چار حصّے کیا پہلے سے لوح دوسرے سے قلم پیدا کیا۔ قلم نے زمین اور آسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار برس پہلے لوح پر لکھا ان محمدًا خاتم النبیین بیشک محمد خاتم پیغمبروں کے ہیں۔ اور معالم التنزیل میں ابن عباس سے روایت ہے کہ لوحِ محفوظ کے شروع میں لکھا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَدِیْنُہُ الْاِسْلَامُ وَمُحَمَّدٌ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَصَدَّقَ بِوَعْدِہٖ وَاتَّبَعَ رُسُلَہٗ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ[1]

اور یہ اوّل مرتبہ ظہور مناقب شریفہ کا ہے۔ قبل اس کے کون جانتا ہے کہ بیان کرے۔ کسی نے اس جناب سے پوچھا آپ کو منصبِ نبوت کب سے حاصل ہے؟ فرمایا جب خدا نے عرش بنایا اور آسمان وزمین کو پھیلایا اور عرش اٹھانے والوں کے کندھوں پر رکھا اس وقت ساق عرش پر علم قدرت سے لکھا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ؕ

---

[1] نہیں ہے کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ برتر جو اکیلا ہے اور دین اسلام کو پسند فرماتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ جو کوئی ایمان لایا اللہ غالب اور بزرگ پر اور اس کے وعدہ اور وعید کو سچ جانا اور تابعداری کی اس کے رسولوں کی داخل کرے گا اللہ اس کو جنت میں ۱۲ محمد حامد علی شاہ آبادی

marfat.com

صدر عالم آفتاب داود دین　　قدر او را عرش اعظم چون زمیں
در ازل منشور او فخر البشر　　در ابد مشہور ختم المرسلیں

ایک بار صحابہ نے عرض کیا آپ کب سے پیغمبر ہوئے فرمایا جبکہ آدم درمیان روح وجسد[1] کے تھے۔

دوسری حدیث میں آیا اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ ؎

گستردہ دوسرائے نبوت بساط خود　　آدم ہنوز رخت نیاوردہ از عدم

قال اللہ تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ

یعنی جب عہد لیا خدا نے پیغمبروں سے کہ جو میں تمھیں کتاب وحکمت دوں پھر تمھارے پاس وہ پیغمبر آئے جو تمھاری پیغمبری اور کتابوں کی تصدیق کرے لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا پھر ارشاد ہوا اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ کیا تم نے اقرار کیا اس شرط پہ میرا ذمہ لیا۔ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا عرض کیا ہم نے اقرار کیا۔ ارشاد ہوا

فَاشْہَدُوْا ایک دوسرے پر گواہ رہو وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں سے ہوں ہر چند گواہی ان کی کافی تھی مگر جو کہ یہ معاملہ محبوب کا تھا اس لیے فرمایا کہ اس معاملہ کا میں بھی گواہ ہوں۔ جس طرح حضرت یوسف کو دودھ پیتے

---

[1] قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں اس وقت نبی تھا کہ آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے یعنی پیدا نہیں ہوئے تھے ۱۲ محمد حامد علی شاہ آبادی۔

marfat.com

بچے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ کی گواہی سے۔ لوگوں کی بدگمانی سے نجات بخشی
جب حضرت عائشہ پر بہتان اٹھا خود ان کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ اور سترہ آیتیں نازل
فرمائیں اگر چاہتا ایک ایک درخت و پتھر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب
کی طہارت اور پاکی پر خود گواہی دیں۔ اور عزت و امتیاز ان کا بڑھائیں جب قلم پیدا ہوا
جنابِ الٰہی نے حکم دیا لکھ قلم! اس خطاب کی ہیبت سے ہزار برس کانپتا رہا پھر عرض
کیا اے میرے رب! کیا لکھوں؟ حکم دیا کتب توحیدی لکھ میری توحید۔ قلم نے لوح پر
لکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پھر ارشاد ہوا لکھ دستور العمل سب امتوں کا کہ اولادِ آدم سے
جو خدا کی اطاعت کرے گا بہشت میں جائے گا۔ اور جو نافرمانی کرے گا دوزخ میں
پڑے گا القصہ قلم نے حسب الحکم یہی مضمون سب امتوں کی نسبت لکھا جب اس امت
کی باری آئی قلم نے لکھا امت محمد سے جو خدا کی طاعت کرے گا بہشت میں داخل ہوگا
اور جو نافرمانی کرے گا لکھنا چاہتا تھا کہ دوزخ میں پڑے گا کہ ناگاہ خطاب آیا تادب
یا قلم! اے قلم ادب کر یہ خطاب سن کر ہیبت سے شق ہوا۔ پھر دستِ قدرت سے
قط لگا اور حکم ہوا لکھ امتہ مذنبۃ ورب الغفور امت گنہ گار ہے اور پروردگار
بخشنے والا یعنی اگرچہ وہ گناہ کرتے ہیں مگر ہم ان پر نظر رحمت رکھتے ہیں ادھر سے خطا
ہے اور ادھر سے عفو و عطا۔ اے گنہ گارانِ امت غور کرو تمہارا مالک تم پر کس قدر مہربان
ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو بآں عصمت و طہارت حکم ہوتا ہے لن ترانی اور تمھیں باوجود
لوث معصیت خطاب ہوتا ہے۔ ادعونی استجب لکم آدم علیہ السلام کو بسبب ایک
خطا کے بہشت سے باہر لائے۔ اور تمھیں باوجود ہزار گناہوں کے بہشت میں لے جائیں
گے۔ مگر اس جگہ سے فضل و بزرگی ہماری انبیاء پر لازم نہیں آئی کہ کمال اصلی و طفیلی میں
فرق ظاہر ہے ہم ہرگز اس عنایت کے لائق نہیں۔ یہ سب طفیل ایک صاحبِ دولت کا
ہے۔ کہ تمام پیغمبروں کا سردار اور خدا کا پیارا ہے۔ آدم علیہ السلام کو خطاب ہوتا ہے

marfat.com

لَولَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقتُكَ وَلَا اَرضًا وَّلَا سَمَاءً

اگر محمد نہ ہوتا تجھے پیدا نہ کرتا اور زمین و آسمان نہ بناتا میں ۔وہب بن منبہ کہتے ہیں جب آدم پیدا ہوئے ۔ بہشت کے دروازے پر لکھا دیکھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔عرض کیا الٰہی کیا تو نے کسی کو مجھ سے زیادہ بزرگ پیدا فرمایا؟ فرمایا ہاں اور وہ تیری اولاد میں ہے اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے پیدا نہ کرتا۔

روایت ہے جب نور مقدس آپ کا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھا گیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی یہ نور کیسا ہے ؟خطاب ہوا یہ نور اس پیغمبر کا ہے کہ سب پیغمبروں کا سردار اور تیری اولاد میں بہتر ہے ۔رفتہ رفتہ اس نور نے آدم علیہ السلام کے تمام اعضا میں سرایت کی اور ان کا جسم نور کا پتلا بن گیا پھر تو واسطے تعظیم اس نور کے حق جل وعلا نے آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرایا۔ اور اسماءِ مخلوق سکھا کر ملاءِ اعلیٰ کا استاد بنایا۔اور ان سے اس نور کی حفاظت کا عہد نامہ لکھایا آدم علیہ السلام اکثر اوقات ایک آواز خوش اپنی پیٹھ سے سنتے تھے ۔عرض کیا الٰہی یہ آواز کیسی ہے ؟ جواب ہوا یہ تسبیح خاتم الانبیاء کی ہے ۔ تیری پشت سے پیدا کروں گا اور اصلاب طیبہ طاہرہ میں رکھوں گا۔ بعض روایات میں اس قدر زیادہ ہے کہ پھر آدم نے عرش کی طرف دیکھا نام حضرت کا خدا کے نام کے ساتھ لکھا پایا عرض کیا الٰہی یہ کون ہے ؟جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے ۔ ارشاد ہوا :۔

"یہ پیغمبروں کا سردار اور تیرا فرزند ہے"۔

جب حضرت آدم بہشت سے باہر عجب طرح کی وحشت میں مبتلا ہوئے ناگاہ جبرئیل نے پکار کر کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

marfat.com

ان کلمات کی برکت سے وحشت ان کی جاتی رہی مگر اپنے قصور پر رات دن روتے اور استغفار توبہ کرتے۔

تہدید اے عزیز! غور کر دابو البشر جن کو پروردگار عالم نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور فرشتوں سے سجدہ کرایا۔ تشریف اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ سے مشرف اور خلعت وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا سے ممتاز فرمایا بہشت ان کو جاگیر بخشی اور فہرست رسولوں کی ان کے نام سے شروع کی۔ ایک لغزش کے سبب روز و شب روتے اور شرم سے آسمان کی طرف آنکھ نہ اٹھاتے۔ تو رات دن گناہ کرتا ہے اور ایک ساعت بھی اپنے حال پر نہیں روتا تو عیش و عشرت میں مشغول ہے۔ اور زمین و آسمان تیرے ماتم میں گریاں و ملول اگر تمام جہان کے آنسو جمع کیے جائیں ان کے آنسوؤں کے برابر نہ ہو سکیں۔ کہتے ہیں آدم علیہ السلام اپنی حالت پر تین سو برس روئے مگر رحمتِ الٰہی ان کی طرف متوجہ نہ ہوئی۔ ہر چند توبہ کرتے قبول نہ ہوتی حیران تھے کیا کریں ناگاہ خیال آیا میں نے عرش کے دروازے پر لکھا دیکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ معلوم ہوتا ہے محمد سے زیادہ کوئی شخص خدا کو پیارا نہیں کہ ان کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا ہے۔ اسی کو اپنی بخشش کا وسیلہ کیا چاہیے۔ یہ تصور فرما کر جناب الٰہی میں عرض کیا الٰہی بطفیل محمد کے اس کے باپ پر رحم فرما۔ حکم ہوا اے آدم تو نے محمد کو کس طرح پہچانا۔ عرض کیا الٰہی میں نے بہشت میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا دیکھا اس سے ثابت ہوتا ہے وہ تجھے سب خلق سے زیادہ پیارا ہے۔ تو نے اس کا نام اپنے نام کے برابر لکھا ہے۔ خطاب آیا۔

"اے آدم! مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم، اگر تو محمد کے وسیلے سے سب زمین و آسمان والوں کے گناہ بخشواتا۔ سب کو بخش دیتا اور شفاعت ان کی تیری حق میں قبول فرماتا اے آدم! وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا پیغمبر ہوگا

marfat.com

اور تجھے اس کے طفیل پیدا کیا ہے ۔ تو کنیت اپنی ابو محمد کر جب آدم نے حوّا سے ارادۂ قربت کیا خطاب ہوا بے ادائے مہر ہاتھ نہ لگانا عرض کیا الٰہی اس کا مہر کیا ہے حکم ہوا یہ کہ تو محمد پر دس بار درود بھیجے ۔

نقل ہے کہ حضرت حوّا کے ایک حمل سے دو بچے ہوتے تھے ۔ مگر شیث کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اجداد میں ہیں تنہا پیدا ہوئے ۔ آدم علیہ السلام کو حکم ہوا ۔ شیث سے اس بات کا اقرار کرلے کہ وہ اس پاک کی حفظ میں کمی نہ کرے اور کسی غیر پاکیزہ عورت کو نہ دے ۔ آدم علیہ السلام نے بموجب حکمِ الٰہی شیث سے اقرار لیا اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر عرض کیا اے معبود پیدا کرنے والے عرش کے اور روشن کرنے والے آفتاب کے تو نے مجھے موافق اپنے علم ازلی کے پیدا کیا ۔ اور اس نور سے کہ میری بزرگی اور بڑائی جس کے سبب سے ہے ، مشرف فرمایا اب وہ نور میرے فرزند شیث کے پاس گیا الٰہی تو اس کی حفاظت کرنا اور اس عہد کا گواہ رہنا جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ساتھ آئے ۔ اور کہا پروردگار تم کو سلام کہتا ہے ۔ اور حکم دیتا ہے کہ شیث سے ایک عہد نامہ لکھواؤ اور اس پر ان فرشتوں کی گواہی لکھو ۔ آدم علیہ السلام نے عہد نامہ لکھایا اور اس کو خدائے تعالیٰ اور فرشتوں کی گواہی سے مزین فرمایا اس وقت شیث کے لیے ایک خلعت بہشتی اترا اور ان کا نکاح بحکمِ الٰہی بیضا سے کہ حسنِ ظاہری و باطنی میں بے نظیر تھیں ہو گیا ۔ جب زمانہ آدم علیہ السلام کی رحلت کا وقت قریب آیا شیث علیہ السلام سے فرمایا اے فرزند ! تو بعد میرے خلیفہ ہو گا ۔ عماد تقوی اور عروہ وثقیٰ کو نہ چھوڑنا یعنی جب خدا کا ذکر کرے محمد کو بھی یاد کرنا کہ میں نے ان کا نام بہشت کے ہر قصر اور غرفے اور پردہ اور اوراق سدرۃ المنتہیٰ اور ساق عرشِ معلّٰی پر لکھا دیکھا ۔ اور ساتوں آسمانوں میں کوئی مکان متبرک نام مبارک سے خالی نہ پایا ۔ شیث علیہ السلام جب تک دنیا میں رہے اس نور کی حفظ و تعظیم اور آپ کی تعریف و توصیف میں مشغول رہے ۔ اسی طرح ہر زمانے

marfat.com

انبیاء اور رسل آپ کی مدح وثنا کرتے رہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر ہوئے دست دعا بامید اجابت اٹھا کر جنابِ الٰہی میں عرض کیا یا الٰہی میرے فرزندوں میں انھیں میں سے ایک رسول مبعوث کر کہ ان کو تیری آیتیں سنائے۔ اور کتاب وحکمت سکھائے اور ان کو پاک کرے بیشک تو ہی غالب حکمت والا صاحب لباب کریمہ اِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لِاِبْرَاھِیْمَ میں ضمیر کو حضرت کی طرف راجع کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام ہر چند باعتبار زمانہ کے مقدم ہیں مگر معنی آپ کے تابع ہیں کہ پیروؤں کی مانند اس جناب کی مدح وثنا اور کمال تمنا کے ساتھ دعا کرتے ہیں حضرت فرماتے ہیں

"کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ ابراہیم اور عیسیٰ تم میں ہوں"

لکھا ہے بارہ پیغمبروں نے دعا کی خدا تعالیٰ ہمیں امت محمد میں داخل فرمائے۔ کہتے ہیں ایک بار لشکر اسلام کسی غار کے متصل ٹھہرا تھا ناگاہ اس غار سے ایک آواز دردناک پیدا ہوئی کہ کوئی شخص کہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْاُمَّۃِ الْمَرْحُوْمَۃِ الْمَغْفُوْرَۃِ الْمُسْتَجَابُ لَھَا الْمُبَارِکَۃِ دریافت کیا تو الیاس پیغمبر تھے۔

اور موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّۃِ اَحْمَدَ خدایا مجھے احمد کی امت میں داخل کر ایک بار ان کو خطاب ہوا اے موسیٰ! جو احمد کو نہ مانے گا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ عرض کیا الٰہی احمد کون ہے فرمایا وہ تمام خلق کا سردار ہے آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے میں نے اس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھا اور جب تک اس کی امت میں داخل نہ ہوتے بہشت کو سب مخلوق پر حرام کیا عرض کیا الٰہی! اس کی امت کون ہے؟ فرمایا وہ لوگ کہ ہر بلندی وپستی پر میری حمد کریں گے اور ہر حال میں میری طاعت پر کمر باندھیں گے۔ اپنے ہاتھ پاؤں اور منہ پاکیزہ رکھیں گے دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو عبادت کریں گے ان کی تھوڑی عبادت قبول اور فقط کلمہ توحید پر

marfat.com

بہشت بریں میں داخل کروں گا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی مجھے اس امت کا پیغمبر کر۔ ارشاد ہوا ان کا پیغمبر انھیں میں سے ہوگا۔ عرض کیا مجھے اس پیغمبر کی امت میں کر۔ حکم ہوا تو زمانے میں اس سے مقدم ہے۔ وہ تیرے بعد آئے گا۔ مگر بہشت میں تجھے اور اسے اکٹھا کروں گا۔

نطق مفہوم میں روایت ہے ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے جنابِ باری میں عرض کیا الٰہی تیرے نزدیک میری امت سے بھی کوئی امت زیادہ بزرگ ہے کہ تو نے ان پر ابر سائباں کیا اور من وسلویٰ نازل فرمایا خطاب ہوا اے موسیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں سے افضل ہے۔ عرض کیا الٰہی مجھے ان کی صورت دکھا دے فرمایا تو ان کو نہیں دیکھ سکتا مگر ان کی آواز سنا تا ہوں۔ پھر جناب باری نے اس امت کو ندا کی سب نے ایک دفعہ آواز دی لبیک اللھم لبیک۔

اے عزیز! اہلِ کرم کا دستور ہے کہ جسے بلاتے ہیں خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے کریم حقیقی نے امت محمدی کو اس وقت انعام سے مشرف کیا۔

اِنَّمَا رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ وَعَفْوِیْ سَبَقَ عُقَابِیْ قَدْ اَعْطَیْتُکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْئَلُوْنِیْ + وَاَجَبْتُکُمْ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْنِیْ وَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَعْصُوْنِیْ مَنْ جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِشَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَاِنْ کَانَتْ ذُنُوْبُہٗ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ

جزیں نیست کہ میری رحمت میرے غضب سے اور میرا عفو میرے عذاب سے زیادہ ہے تمھیں میں نے بے مانگے پہلے دیا اور تمھاری دعا سے پہلے اجابت کی اور نافرمانی کرنے سے پہلے تمھیں بخش دیا جو میرے پاس قیامت کے دن اس بات کی گواہی کے ساتھ کہ خدا کے سوا کوئی معبود سچا نہیں اور محمد میرا بندہ اور رسول ہے آئے گا اگرچہ اس کے گناہ

marfat.com

دریا کی جھاگ سے زیادہ ہوں بہشت میں داخل ہو گا۔

تہدید اے گناہگارانِ امت اپنے پروردگار کی اس رحمت وعنایت پر نثار ہوجاؤ تو بجا ہے اور اپنا جان ومال اس کی محبت اور اطاعت میں قربان کرو تو روا ہے اور انصاف کرو ایسے مہربان مولیٰ کی فرمانبرداری لازم ہے، یا نافرمانی۔ شہر کا حاکم جس کو دس روپیہ مہینے کا نوکر رکھتا ہے وہ رات دن اس کی فرمانبرداری میں مستعد رہتا ہے اور اس کا حکم اپنی خواہشوں پر مقدم رکھتا ہے اگر صبح کو بلاتا ہے رات بھر نیند نہیں آتی اور جو کوئی کام سپرد کرتا ہے تعمیل سے پہلے اچھی طرح روٹی نہیں کھائی جاتی۔ اور تمام جہان کا مالک تم پر طرح طرح کے احسان کرتا ہے۔ کہ سلطنت ہفت کشوران کے مقابل اصلاً قدر وقیمت نہیں رکھتی مگر تم اس کی فرمانبرداری نہیں کرتے وہ فرماتا ہے نماز پڑھو تم نہیں پڑھتے وہ کہتا ہے روزہ رکھو تم نہیں رکھتے وہ ارشاد کرتا ہے زکوٰۃ دو تم نہیں دیتے وہ فرماتا ہے حج کرو تم نہیں کرتے وہ گناہوں سے منع کرتا ہے۔ تم باز نہیں آتے اس سے زیادہ آفت اور سخت شرارت یہ ہے کہ اپنے قصور پر شرمندہ بھی نہیں ہوتے اور گریبان میں منہ نہیں ڈالتے۔ بلکہ اپنی بے قصوری ظاہر کرتے ہو یا کہتے ہو اگر نوکر آقا کے کام میں مستعد نہ رہے۔ یا اس کی نافرمانی کرے آقا اسے موقوف کردے اور خدا تو ارحم الراحمین ہے ہم کسی قدر نافرمانی اور گناہ کریں وہ ہمیں اپنی رحمت سے بخش دے گا اور نہیں جانتے کہ وہ قہار مطلق بھی ہے۔ اس کے غضب سے کسی کا غضب زیادہ سخت نہیں اور اس کی مار سے کسی کی مار زیادہ کڑی نہیں کیا تمہارے نزدیک نوکری سے موقوف ہونا دوزخ کے عذابوں اور وہاں کی مصیبتوں سے زیادہ سخت ہے۔ جو وہاں کے احوال وشدائد سے واقف ہے۔ تمام دنیا کی عیش وعشرت اور مال ودولت کو ان سے نجات پانے کے لیے چھوڑ دینا سہل سمجھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ آں علو منزلت خدا کے قہر سے کانپتے تیری کیا حقیقت

marfat.com

جو قہرِ الٰہی سے نہیں ڈرتا۔

اے عزیز! آدمی کو اس کی نادانی نے دھوکا دیا۔ خدا کے کرم پر بھروسہ کر بیٹھا اور اس کے قہر و انتظام کا اندیشہ نہ کیا آپ فرماتے ہیں اَلْاَحْمَقُ اِتَّبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ احمق وہ ہے جس کا نفس اپنی خواہش کی پیروی کرے اور خدا سے آرزوئے بخشش کی رکھے مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کہتے ہیں الٰہی بہت لوگ تیری ستاری پر مغرور ہیں اور بہت تیرے احسان سے استدراج میں گرفتار ہیں تو کریم بھی ہے اور قہار بھی اور حلیم بھی ہے اور منتقم بھی۔ حق جل وعلیٰ فرماتا ہے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا پھر پیدا ہوئی ان کے بعد وہ اولاد کہ کتاب کی وارث ہوئی مال اس دنیا کا یعنی رشوت لیتے ہیں اور کہتے ہیں قریب ہے کہ ہم بخشے جائیں گے ولنعم ماقال العلمی ؎

کام دوزخ کے کیے جنت کا ہے امیدوار
قصر جنت تو بنا ہے پارسا کے واسطے

سلیمان بن عبدالملک بادشاہ نے ابوحازم سے کہ بڑے دین دار عالم تھے پوچھا قیامت کے دن بندہ اپنے مالک سے کس طرح ملے گا۔ فرمایا نیک، اس طرح جیسے کوئی بہت مال اسباب کما کر سفر سے آتا ہے تمام گھر والے اس کے آنے سے خوش ہوتے ہیں۔ اور خاطر داری اور عزت کرتے ہیں اور گنہ گار اس غلام کی طرح کہ اپنے آقا کا مال چرا کر بھاگا اور آقا کے پیادوں نے گرفتار کر کے حضور میں حاضر کیا۔ بیڑیاں پاؤں میں اور ہتھکڑیاں ہاتھوں میں پڑی ہیں۔ اور طوق کے بوجھ سے سر نہیں اٹھا سکتا ہر طرف سے اس پر نفرین اور ملامت ہوتی ہے۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ۔

marfat.com

سلیمان نے کہا اگر ہمارے اعمال پر مدار ہے تو رحمت خدا کی کہاں ہے فرمایا اس کا پتہ قرآن میں موجود ہے۔

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ رحمت خدا کی نیکوں سے نزدیک ہے۔ سلیمان اس قدر رویا کہ رنگ بدل گیا۔ اور ابوحازم سے کہا خاموش کہ میرا پتہ خوف سے پھٹا جاتا ہے۔

اے عزیز! جب تو غفلت اور نافرمانی کرتا ہے شیطان بزبانِ حال کہتا ہے کیا مجھے نہیں جانتا میں وہ ہوں کہ مسند تدریس میری گنبد ہفت آسمان پر رکھی گئی اور خطبہ استادی ملائکہ کا میرے نام پر پڑھا گیا۔ ادنیٰ نافرمانی اور غفلت سے اس حال کو پہنچا۔ تاجِ اخلاص اپنے سر پر رکھ یا طوقِ ادبار گلے میں ڈال اور میرا شریک حال ہوگیا۔ لطف کی بات ہے تو خدا کی قدرت پر بھروسہ کر کے زہر نہیں کھاتا اور اس کی رحمت پر بھروسہ کر کے زنا کرتا ہے اور شراب پیتا ہے۔ اور نماز ترک کرتا ہے کہ مضرت اس کی زہر کی مضرت سے بہت زیادہ ہے۔ بلکہ درحقیقت تیرا یہ دعویٰ کہ میں خدا کی رحمت پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اور اس سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں۔ عذر بدتر از گناہ ہے جو لوگ خدا سے امید رحمت رکھتے ہیں خدائے تعالیٰ ان کا پتا قرآن میں دیتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ

جو لوگ ایمان لائے اور خدا کی راہ میں انھوں نے اپنے گھر چھوڑے اور کافروں سے لڑے یہ لوگ رحمت الٰہی کی امید رکھتے ہیں ظاہر ہے آدمی جس سے امید رکھتا ہے اس کی فرماں برداری کرتا ہے۔ گناہ کرنا اور حکم الٰہی بجا نہ لانا علامت نا امیدی کی ہے نہ امید کی مزدور دو آنے کی امید پر دن رات محنت کرتا ہے اور چوکیدار ٹھوڑے

marfat.com

پیسوں کے لیے رات بھر جاگتا ہے۔ تو بھی اگر خدا سے امید رکھتا ہے اس کی بندگی اور عبادت سے نہ گھبراتا وہ خود فرماتا ہے۔ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ ۱ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

بے شک نماز گراں ہے مگر خاشعین پر جو گمان کرتے ہیں کہ اپنے رب سے ملیں گے اور اس کی طرف پھر جانے والے ہیں حقیقت رجاء کی دو امر میں منحصر ہے ایک یہ کہ گناہوں سے توبہ کرے اور خدا سے بخشش کی امید رکھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

جو برا کام یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر خدا سے بخشش چاہے اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے دوسرے یہ کمال اخلاص روز و شب اس کی یاد اور عبادت میں مشغول رہے۔ اور سمجھے کہ یہ عبادت ہرگز اس کی درگاہ کے لائق نہیں مگر وہ کریم و مہربان ہے۔ اس کے کرم سے امید ہے کہ رد نہ کرے وہ کہتا ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

جبکہ تجھے اپنی معرفت عنایت کی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتِ مرحومہ میں پیدا کیا تو اس کے فضل سے امید ہے کہ قیامت کے دن سخت نہ پکڑے گا ؎

تو بعلم ازل مرا دیدی　　دیدی انگہ بعیب بخریدی
من بہ آن عیب تو بعلم بمان　　رد مکن انچہ خود پسندیدی

وہ اس امت پر بہت مہربان ہے اور مہربان سے یہ اندیشہ نہیں کہ سخت پکڑے وہ ارشاد فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

۱؎ ترجمہ:۔ کہہ دیجیے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے اگر ہو تو تم اس بات کے آرزومند کہ اللہ تمہیں اپنا دوست بنائے تو تم سب میری فرمانبرداری کرو تاکہ اللہ کے دوست بن جاؤ۔ سبحان اللہ اس آیہ کریمہ کے (باقی حاشیہ آگے)

marfat.com

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کہو اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمھیں دوست رکھے گا۔ سبحان اللہ! ہمارے حضرت کا یہ رتبہ ہے کہ آپ کا پیرو بھی خدا کا پیارا ہے مگر اس بات پر مغرور ہونا محض بے جا کہ اپنے منہ آپ کو پیرو کہنا اور بات ہے۔ اور حقیقت میں پیرو ہونا اور بات خدائے تعالیٰ اپنے حبیب کے پیروؤں کی صفت بیان کرتا ہے۔ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ۔

قریب ہے کہ میں اسے ان کے لیے لکھوں جو پرہیزگاری کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور ہماری آیتوں پر ایمان لائیں گے۔ وہ لوگ کہ رسول نبی امی کی پیروی کریں گے شعیا علیہ السلام کو خطاب ہوا میں نے زمین و آسمان کی پیدائش کے روز ٹھہرا دیا کہ پیغمبری دوسری قوم میں کروں گا۔ اور رعایا کو بادشاہت اور ذلیلوں کو عزت اور ضعیفوں کو قوت اور فقیروں کو توانگری اور جاہلوں کو علم اور بے پڑھوں کو حکمت عنایت فرماؤں گا اور توریت میں آیا ہے احمد بہت ہنسنے والے نہایت قتل کرنے والے اونٹ پر سوار ہوں گے اور شملہ پہنیں گے۔

فائدہ بہت ہنسنے اور نہایت قتل کرنے سے مسلمانوں کے ساتھ خوش خلقی اور کافروں کی خونریزی اور اہلِ محبت کے نزدیک تیغ تبسم سے عاشقانِ جاں نثار کو قتل کرنا اور شملہ پہننے سے عمامہ کا سرا چھوڑنا مراد ہے۔ اور توریت میں یہ بھی آیا ہے اے نبی ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور بے پڑھوں کے لیے پناہ۔ تو میرا بندہ اور رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا نہ سخت گو ہے نہ

(بقیہ حاشیہ) مضمون سے یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ اتباع سنن محمدیہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے سے آدمی محبوب الٰہی ہو جاتا ہے کما ہو الظاہر ولا یخفی مولوی محمد حامد علی شاہ آبادی۔

marfat.com

درشت جو نہ بازاروں میں چلّانے والا نہ بدی کے بدلے بدی کرے گا۔ بلکہ معاف کرے گا اور بخش دے گا۔ اور درگذر فرمائے گا دنیا سے انتقال نہ کرے گا جب تک اللہ تعالیٰ ٹیڑھے دین کو اس کے سبب سیدھا نہ کرے گا۔ بایں طور کہ لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں اور نہ کھولیں۔ اس کلمے کے سبب سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غافل دل اور اس میں ہے امت اس کی حمادیں ہیں کہ ہر جگہ خدا کی حمد کرتے ہیں اور ہر بلندی پر تکبیر کہتے ہیں اپنے اطراف پر ازار باندھتے ہیں اور وضو کرتے ہیں جہاد اور نماز میں ایک طرح صف باندھتے ہیں منادی یعنی مؤذن ان کا جو آسمان میں انھیں ندا کرتا ہے رات میں آواز ان کی مانند آواز مگس شہد کے ہے مولد اس کا مکہ اور ہجرت گاہ اس کا طابہ اور ملک اس کا شام کذا فی المعالم[1] امت موسیٰ علیہ السلام پر انعام الٰہی ہوا کہ میں تمھارے واسطے زمین کو مسجد اور طہور کرتا ہوں۔ اور تم پر سکینہ نازل فرماتا ہوں اور حفظ توریت کی قدرت عنایت فرماتا ہوں بنی اسرائیل نے کہا ہم سکینہ کی طاقت نہیں رکھتے اور کلیسا کے سوا اور جگہ نماز نہ پڑھیں گے۔ اور توریت کی تلاوت دیکھ کر کریں گے ارشاد ہوا، قریب ہے میں اسے ان کے لیے لکھوں جو پرہیز گاری کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور ہماری آیتوں پر ایمان لائیں گے وہ لوگ اس رسول نبی امی کی پیروی کریں گے جسے اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا پائیں گے۔ وہ انھیں اچھے کام کا حکم دے گا اور بری بات سے منع کرے گا اور پاک چیزیں ان کے لیے حلال اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان سے ان کے بوجھ اتار لے گا۔ اور سختیاں کہ ان پر تھیں دور فرمائے گا۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی عظمت اور نصرت اور اس نور کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا پیروی کریں گے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں وَذٰلِكَ قولہ تعالیٰ

---

[1] یہ سب معالم التنزیل میں لکھا ہے جو کتب تفسیر میں مشہور و معروف کتاب ہے ۱۲۔

marfat.com

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ الآیۃ

اور اسمٰعیل علیہ السلام کو وحی ہوئی سَتَلِدُ عَظِيْمُهُ لِاُمَّةٍ عَظِيْمَةٍ یعنی تیری اولاد میں ایک بڑا شخص ایک بڑی امت کے لیے پیدا ہوگا۔

اور صحیفہ شعیا علیہ السلام میں ہے کہ وہ خواہش کی طرف نہ جھکے گا اور سخت ذلیل نیک کردار کو بھی خوار نہ سمجھے گا۔ اور صدّیقوں کو قوّت دے گا۔ وہ رکن متواضعین کا ہے اور نور خدا کا کہ کبھی نہ بجھے گا غافل دلوں کو زندہ کرے گا اور اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھولے گا اور مشقح کو ملے گا کسی کو نہ ملے گا

فائدہ مشقح زبان سریانی بمعنی محمد ہے اور مزامیر داؤد علیہ السلام کے چوالیسویں ۴۴ مزامیر میں اے جبار اپنی تلوار لٹکا کہ ناموس و شرائع تیرے ہاتھ کی ہیبت سے مقروں ہیں۔

فائدہ آیۃ کریمہ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ میں نفی جبار بمعنی تکبر ہے۔ اور دعاءِ داؤد میں وارد ہے خدایا ہمارے واسطے اس پیغمبر کو کہ فترت کے بعد سنت یعنی طریقہ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام قائم کرے مبعوث فرما۔

کعب احبار کہتے ہیں ایک دن لشکرِ اسلام کا ہوا پر جاتا تھا ناگاہ مدینہ پر گذرا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہ شہر پیغمبر آخر الزماں کا ہجرت گاہ ہے خوشی ہے اس کے لیے جو ان پر ایمان لایا۔ اور ان کی پیروی کرے۔ پھر بیت اللہ کی طرف سے گذرے۔ بیت اللہ رویا۔ حکم آیا کیوں روتا ہے عرض کیا ایک پیغمبر تیرے پیغمبروں سے اور ایک گروہ تیرے دوستوں سے اس طرف سے گذرا لیکن نہ مجھ میں اترا نہ نماز پڑھی۔ اور بت میرے گرد پوجے جاتے ہیں۔ ارشاد ہوا۔

"مت رو میں تجھے سجدہ کرنے والوں سے بھر دوں گا اور تجھ میں نئی کتاب اتاروں گا۔ اور نبی آخر الزماں کو پیدا کروں گا کہ مجھے پیغمبروں سے زیادہ

marfat.com

پیارا ہے اور تجھ میں ایسے لوگوں کو مقرر کروں گا جو مجھے پوجیں گے اور اپنے بندوں پر تیرا حج فرض کروں گا۔ کہ تیری طرف لوٹیں گے۔ جیسے طائر اپنے گھونسلے کی طرف اور تیرے شوق میں روتے جائیں گے جیسے اونٹنی اپنے بچے کے لیے زاری کرتی ہے اور کبوتر اپنے بیضا کی طرف اور تجھے بتوں اور بت پرستوں سے پاک کروں گا"۔

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ میں نے اکہتر کتابوں میں لکھا دیکھا کہ تمام آدمیوں کی عقل حضرت کے مقابلہ میں وہ نسبت رکھتی ہے جیسے ایک دانہ ریت کا تمام ریگستان کے مقابلہ میں۔ اور بیشک آپ کی عقل سب آدمیوں پر غالب اور آپ کی رائے سب پر افضل ہے۔ اور انجیل مقدس میں آپ کی صفت اس مضمون کے ساتھ وارد ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا قضیب ہے کہ اس سے جہاد کرے گا۔ اور اس کی امت بھی اسی طرح قتال کرے گی۔

اور عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو خطاب ہوا سن اور خبردار ہو اے بیٹے پاک عورت کنواری کے میں نے تجھے بے باپ کے پیدا کیا نشانی واسطے جہان کے پس میری ہی پرستش اور مجھ ہی پر بھروسہ کر اور اہل سودان سے کھول کر کہہ دے کہ میں ہی ہوں اللہ زندہ قائم رہنے والا کہ ہمیشہ رہوں گا تصدیق کر وا اس نبی امی کی کہ صاحب شتر اور قمیص و دستار و نعلین اور ہر ادہ کا ہے بال اس کے نکچہ خمدار اور پیشانی اس کی کشادہ آنکھیں سیاہ پلکیں جھکیں بھویں ملی ہوئی ناک بیچ میں اونچی رخسارے ابھرے ڈاڑھی گھنی پسینہ مثل موتی کے اور خوشبو اس کی مانند مشک کے گردن اس کی گویا چاندی کی صراحی ہے اور حکم ہوا اے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمان لا تو اور تیری امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر میں اسے پیدا نہ کرتا بہشت و دوزخ نہ بناتا جب میں نے عرش پانی پر قائم کیا لکھا تھا اس پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) رَسُوْلُ اللّٰہ لکھ دیا اس کلمہ کے

marfat.com

لکھنے سے ساکن ہوگیا۔ عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں تمھارے پاس فارقلیط یعنی حق اور ناحق کو جدا کرنے والا آئے گا۔ کہ کوئی بات اپنی طرف سے نہ کہے گا وہ کہے گا جو خدا اسے فرمائے گا۔ اور تم سے تیرے حق کے ساتھ سرگوشی کرے گا۔ اور چھپی باتوں اور حادثوں سے تمھیں آگاہ کرے گا۔ اور یہ خبر کتاب یوحنا میں جسے عیسائی چوتھی انجیل کہتے ہیں۔ اس مضمون سے وارد ہے کہ تمھارے لیے میرا جانا ہی سودمند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں فارقلیط تمھارے پاس نہ آئے گا۔ پس اگر میں جاؤں گا تو اسے تمھارے پاس بھیجوں گا۔ اور جب وہ آئے گا جہان کو توبیخ کرے گا۔ اور الزام دے گا بسبب گناہ کے۔ کیونکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائے۔ الآخر۔

فائدہ :۔ فارقلیط یونانی لفظ ہے کئی معنے میں مشترک کہ سب ہمارے حضرت پر صادق ہیں

اوّل تسلّی دینے والا

دوم شفاعت کرنے والا

سوم وکیل

چہارم بہت سراہا گیا اور یہی معنی محمد کے ہیں

پنجم بہت سراہنے والا کہ معنی احمد ہیں۔ اصل انجیل عبری میں لفظ احمد وارد تھا یونانی مترجم نے اس کا ترجمہ فارقلیط کیا اور ناموں کا ترجمہ کرنا مترجمین اہل کتاب کی عادت میں داخل ہے۔ چنانچہ یہی لفظ نسخہ عربیہ ۱۶۷۱ء میں بعینہٖ لکھا ہے باقی مترجموں نے اس کا بھی ترجمہ کر ڈالا کسی نے تسلّی دہندہ، کسی نے شافع، کسی نے وکیل لکھ دیا۔ مگر وہ ترجمہ جو اسما ورسما حضرت پر صادق اور لفظ قرآن سے مطابق ہے یعنی بہت سراہنے والا نہیں لکھتے۔ طرفہ تماشا ہے کہ عیسائی کتب مقدسہ کی تحریف سے صاف انکار کرتے ہیں اور ان کے مترجمین اب تک باز نہیں آتے اسی خبر میں

marfat.com

صاحب نسخہ ۱۸۳۹ء نے عجب کام کیا ہے کہ جس جگہ ضمیر مذکر کی فارقلیط کی طرف راجع ہے وہاں ضمیر مؤنث لایا ہے۔ تا اس خبر کو روح القدس پر جمائے۔ اور نسخہ ۱۸۱۱ء والے نے بجائے فقرہ اگر من نروم آن تسلی دہندہ نیرو شما نخواہد آمد کے جملہ انہ مقیم فیکم قائم کر دیا۔ کیوں نہ ہو واہ شاباش ! ایماندار ایسے ہی ہوتے ہیں اب عیسائی علماء انصاف کی عینک اپنی آنکھوں پر لگا کر دیکھیں کہ ہمارے اس دعوی کی یَکْتُبُوْنَ الْکِتَابَ بِاَیْدِیْھِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ انھیں کی دستار سے کیسی ڈگری ہوئی قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا۔

مگر کسی نے کیا خوب کہا ہے تعصب آدمی کی عقل کھو دیتا ہے۔ یہ دونوں دانش مند مطلق نہ سمجھے کہ حضرت عیسیٰ کے اس کلام سے کہ وہ جب آئے گا جہان کو توبیخ کرے گا۔ اور الزام دے گا بسبب گناہ کے کیونکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائے۔ صاف ظاہر ہے کہ فارقلیط حضرت عیسیٰ کے منکروں پر ظاہر ہو گا۔ اور ان کی تصدیق اور منکروں کی تکذیب کرے گا۔ اور روح بقول عیسائیوں کے ایک گوشے میں صرف حواریوں پر ظاہر ہوئی ہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق اور یہود کو ان کے نہ ماننے پر ملزم کیا۔ اسی طرح سیاق وسباق خبر میں بہت شواہد اس امر کی کہ یہ خبریں ہمارے حضرت ہی کی موجود ہیں اور یہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ لاکھوں مخالف سینکڑوں برس سے آپ کی صفت و ثنا اپنی کتابوں سے نکالنے میں کوشش کرتے ہیں ہزاروں کتب مقدسہ اسی غرض سے بدل ڈالیں جس جگہ آپ کا نام پایا بدل ڈالا۔ اور جو فقرہ آپ پر صادق سمجھا دور کر دیا۔ کسی جگہ کوئی لفظ بڑھا دیا کہ مضمون بدل جائے۔ حضرت کے حالات پر صادق نہ رہے۔ اور بعض جگہ الفاظ مقدم و مؤخر کر ڈالے۔ تا کہ مطلب خبط ہو جائے۔

صاحب نسخہ ۱۸۳۹ء نے عجب کام کیا ہے کہ جس جگہ ضمیر مذکر کی فارقلیط کی طرف راجع ہے وہاں ضمیر مؤنث لایا ہے۔ تا اس خبر کو روح القدس پر جمائے۔ اور نسخہ ۱۸۱۱ء والے نے بجائے فقرہ اگر من نروم آن تسلی دہندہ نیرو شما نخواہد آمد کے جملہ انہ مقیم فیکم قائم کر دیا۔ کیوں نہ ہو واہ شاباش ! ایماندار ایسے ہی ہوتے ہیں اب عیسائی علماء انصاف کی عینک اپنی آنکھوں پر لگا کر دیکھیں کہ ہمارے اس دعوی کی یَکْتُبُوْنَ الْکِتَابَ بِاَیْدِیْھِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ انھیں کی دستار سے کیسی ڈگری ہوئی قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا۔

مگر کسی نے کیا خوب کہا ہے تعصب آدمی کی عقل کھو دیتا ہے۔ یہ دونوں دانش مند مطلق نہ سمجھے کہ حضرت عیسیٰ کے اس کلام سے کہ وہ جب آئے گا جہان کو توبیخ کرے گا۔ اور الزام دے گا بسبب گناہ کے کیونکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائے۔ صاف ظاہر ہے کہ فارقلیط حضرت عیسیٰ کے منکروں پر ظاہر ہو گا۔ اور ان کی تصدیق اور منکروں کی تکذیب کرے گا۔ اور روح بقول عیسائیوں کے ایک گوشے میں صرف حواریوں پر ظاہر ہوئی ہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق اور یہود کو ان کے نہ ماننے پر ملزم کیا۔ اسی طرح سیاق وسباق خبر میں بہت شواہد اس امر کی کہ یہ خبریں ہمارے حضرت ہی کی موجود ہیں اور یہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک معجزہ ہے کہ لاکھوں مخالف سینکڑوں برس سے آپ کی صفت و ثنا اپنی کتابوں سے نکالنے میں کوشش کرتے ہیں ہزاروں کتب مقدسہ اسی غرض سے بدل ڈالیں جس جگہ آپ کا نام پایا بدل ڈالا۔ اور جو فقرہ آپ پر صادق سمجھا دور کر دیا۔ کسی جگہ کوئی لفظ بڑھا دیا کہ مضمون بدل جائے۔ حضرت کے حالات پر صادق نہ رہے۔ اور بعض جگہ الفاظ مقدم و مؤخر کر ڈالے۔ تا کہ مطلب خبط ہو جائے۔

مگر بقول شخصے ؎

کرے حسن کو کوئی کس طرح ماند
چھپے ہے کہیں خاک ڈالے سے چاند

اب بھی اس قدر ثنا وصفت ہمارے مولیٰ کی عہد جدید اور قدیم کی کتابوں میں موجود ہے۔ کہ اس کے بیان کے واسطے ایک دفتر چاہیے کسی قدر صولتِ ضیغم استفسارات میں مذکور ہے جس کا جی چاہے ان میں دیکھ لے۔

ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں جس وقت آپ کا نامہ نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس پہنچا پڑھتے ہی ایمان لایا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

بیشک یہ وہ نبی ہیں جن کے پیدا ہونے کی عیسیٰ نے بشارت دی تھی۔ اگر بادشاہت کا جھگڑا میرے متعلق نہ ہوتا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کفش برداری ہی اختیار کرتا۔ حبب نامہ نامی ہرقل بادشاہ روم کے پاس گیا۔ اس نے ابوسفیان سے کہ ملکِ روم کو تجارت کے واسطے گیا تھا آپ کی عادت اور احوال دریافت کر کے ترجمان سے کہا اس سے کہہ کہ تو اس کو عالی نسب بتاتا ہے۔ اور پیغمبر قوم کے اشراف ہی ہوتے ہیں۔ اور تو کہتا ہے اس کے بزرگوں میں کوئی بادشاہ نہ گذرا۔ گر ان میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ اپنے بزرگوں کا ملک چاہتا ہے۔ اور تو نے اس کے اتباع ضعفا بتائے اور یہی لوگ پیغمبروں کے اتباع ہوتے ہیں۔ اور تو اس کے قبل از نبوت متہم بکذب نہیں کہتا جس حالت میں وہ خلق پر جھوٹ بولنا گوارا نہ کرتا، خدا پر کب افترا کرے گا۔ اور تو کہتا ہے اس کے دین سے ناخوش ہو کر کوئی شخص مرتد نہیں ہوتا۔ اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے جبکہ اس کی لذت دل میں آجاتی ہے اور تو کہتا ہے اس کے پیرو بڑھتے جاتے ہیں اور ایمان بڑھتا

marfat.com

جاتا ہے جب تک کامل نہیں ہوتا اور تو کہتا ہے ہم نے اس سے مقابلہ کیا کبھی ہم فتح پاتے ہیں اور کبھی وہ فتح پاتا ہے۔ اور پیغمبروں سے اسی طرح کا امتحان کیا جاتا ہے انجام کو وہی فتح یاب ہوگا۔ اور کہتا ہے وہ عہد نہیں توڑتا اور پیغمبر عہد نہیں توڑتے اور کہتا ہے ہم میں اس سے پہلے کسی نے یہ دعوٰی نہ کیا اگر ایسا ہوتا میں سمجھتا اس کی پیروی کرتا ہے۔ پھر ابوسفیان سے پوچھا وہ تمھیں کس بات کا حکم دیتا ہے جواب دیا نماز اور زکوٰۃ اور صلہ رحم اور پارسائی کا۔ کہا اگر تیرا بیان سچ ہے تو بیشک وہ سچا پیغمبر ہے اور میں جانتا تھا کہ وہ پیدا ہوگا۔ مگر تم میں سے گمان نہ کرتا تھا۔ اور جو مجھے اپنے پہنچنے پر یقین ہوتا تو بے شک میں اس سے ملتا اور جو میں اس تک پہنچتا تو اس کے پاؤں دھوتا اور بے شک اس کا ملک یہاں تک پہنچے گا۔

بعض روایات سے ثابت ہے ہرقل نے نامہ مبارک پہنچنے سے پہلے اپنی قوم سے کہا تھا آج کی رات میں نے نجوم سے دریافت کیا کہ بادشاہِ مختون ظاہر ہوا لوگ سمجھے یہود میں کوئی شخص پیدا ہوگا۔ جب نامہ مقدس پہنچا اور بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ مختون آپ ہیں۔ اپنے دوست کو کہ رومیوں میں رہتا تھا اور علم میں اس کا ہمسر۔ یہ حال لکھا۔ اس نے بھی لکھ بھیجا کہ بیشک آخر زمانے کا پیغمبر پیدا ہوا پھر ہرقل نے روم کے سرداروں کو ایک محل میں جمع کیا اور محل کے دروازے بند کرا کے ان سے کہا اے لوگو! اگر اپنی فلاح اور بھلائی اور سلطنت کا قائم رہنا چاہتے ہو تو اس پیغمبر آخر الزماں پر ایمان لاؤ۔ اہلِ روم یہ کلام سن کر وحشی گدھوں کی طرح بھاگنے لگے۔ جب بادشاہ نے ان کو اسلام سے متنفر دیکھا کہا میں نے تمھیں آزمایا تھا۔ کہ تم اپنے دین پر کیسے مضبوط ہو۔ یہ سن کر سب راضی ہو گئے اور بادشاہ کو سجدہ کیا۔

منقول ہے کہ جب نجران کے ایلچیوں نے سرورِ انس وجان سے ارادۂ مباہلہ کیا

عاقب ان کے سردار نے کہا تم جانتے ہو کہ محمد سچے پیغمبر ہیں اور جب پیغمبر قوم پر دعا کرتا ہے فوراً عذاب آتا ہے۔ صبح کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا اور حسنین اور علی مرتضیٰ کو ساتھ لے کر مباہلہ کے لیے تشریف لے گئے اس وقت ابو الحارث نے قوم سے کہا

"اے لوگو! میں ان صورتوں کو دیکھتا ہوں اگر دعا کریں پہاڑ ہلا دیں گے ان سے مباہلہ کرو گے تو بے شک ہلاک ہو جاؤ گے"۔

آخر کار انھوں نے مباہلہ سے انکار کیا اور جزیہ دینا اختیار کیا آپ فرماتے ہیں اگر وہ مباہلہ کرتے سب بندر اور سؤر ہو جاتے اور جنگل سے ان پر آگ برستی اور برس دن میں نصاریٰ کا نشان زمین پر نہ رہتا۔

فائدہ:۔ تفسیر بیضاوی میں ہے کہ بہلہ بالضم بمعنی لعنت اور اصل میں بمعنی ترک ہے۔ اور معالم میں ہے اَلاِبْتِهَالُ اَلْلِتعَانُ يُقَالُ عَلَيْهِ بُهْلَةَ اللّٰهِ اَیْ لَعْنَةُ پس مباہلہ بمعنی لعنت کرنے کے ہیں اور طریق اس کا یہ ہے کہ متخاصمین اہل وعیال کے ساتھ ایک جگہ جمع ہو کر کہیں جو ہم دونوں سے جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت جب نجران کے ایلچیوں نے مسئلہ توحید میں آپ سے جھگڑا کیا حکم آیا فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ

پھر جو جھگڑا کرے تجھ سے اس بات میں بعد اس کے کہ پہنچ چکا تجھے علم تو کہہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمھاری بیٹیوں اور اپنی عورتوں اور تمھاری عورتوں اور اپنی جانوں اور تمھاری جانوں کو بلائیں پھر مباہلہ کریں پھر خدا کی لعنت جھوٹوں پر ڈالیں اس جگہ سے اہل وعیال کی بزرگی بخوبی ثابت ہوئی کہ جناب سرور کائنات نے آنحضرت کو تمام اہلبیت سے

marfat.com

خاص کیا اور حسین کو اپنا فرزند اور حضرت علی کو انفسنا میں شریک ٹھہرایا گویا ہمارے حضرت اور حضرت علی اس مباہلہ میں اصل اور معاملہ اثباتِ توحید میں شریک تھے اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ نہایت نہیں رکھتا۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثناءِ عشریہ میں لکھتے ہیں جارود بن منذر نصرانی نے خدمتِ عالی میں عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہم نے آپ کی تعریف انجیل میں لکھی پائی۔ اور مریم کے بیٹے نے آپ کے ظہور کی بشارت دی۔ طائف سے لوٹتے وقت آپ عتبہ اور شیبہ کے باغ میں ٹھہرے انھوں نے تھوڑے خرمے عداس نصرانی کے ہاتھ کہ ان کا غلام تھا۔ بھیجے۔ آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر تناول فرمائے۔ عداس متعجب ہوا کہ اس شہر کے لوگوں کا یہ دستور نہیں آپ نے اس کا وطن پوچھا عرض کیا

"نینوا"

فرمایا: "وہ گاؤں ایک نیک آدمی یعنی یونس پیغمبر کا ہے"۔

عرض کیا: "آپ ان کو کیا جانیں؟"

فرمایا: "وہ میرا بھائی تھا میں بھی پیغمبر ہوں اور وہ بھی پیغمبر تھا"۔

عداس یہ بات سن کر آپ کے قدموں پر گرا اور ہاتھ پاؤں چومنے لگا۔ عتبہ و شیبہ نے اس سے اس تعظیم و توقیر کا سبب پوچھا۔ کہا

"اے میرے مالکو! زمین میں کوئی آدمی اس شخص سے بہتر نہیں۔ انھوں نے وہ بات کہی کہ پیغمبر کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی"۔

اور بعض روایات میں آیا عداس نے کہا میں نے تمھارا وصف توریت و انجیل میں پایا اور مدت سے تمھارے مبعوث ہونے کا منتظر تھا۔ کہتے ہیں بعض عروج عیسیٰ علیہ السلام کے جبکہ لوگوں نے دینِ حق چھوڑ کر کفر و شرک اختیار کیا اہلِ حق نے آپس میں

مشورہ کیا اگر ہم ان ظالموں سے لڑکر مرجائیں گے تو دین کی نگہبانی کون کرے گا؟ بہتر یہ ہے کہ اس نبی کے آنے تک جس کا عیسیٰ نے وعدہ کیا ہے زمین میں متفرق ہو جاؤ یہ مشورہ کر کے بعض جنگلوں اور بعض تنہا مکانوں میں جا بیٹھے۔ ان میں سے جو آپ کے وقت تک زندہ رہے۔ آپ پر ایمان لائے۔ اسی طرح یہود آپ کے ظہور سے پہلے اس جناب کی نبوت اور بڑائی کے معترف تھے۔ بالاتفاق آپ کی صفت و ثنا کرتے اور لوگوں کو بشارت دیتے اور کہتے جب تک وہ نبی جس کا ذکر توریت میں ہے اور اس کا نام محمد ہے مبعوث نہ ہوگا ہم اپنا دین نہ چھوڑیں گے۔ جب مشرک ان کو ستاتے یہ دعا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا بِنَبِیِّ اٰخَرِ الزَّمَانِ الْمَنْعُوْتِ فِی التَّوْرٰتِ۔

الٰہی ہماری مدد کر ساتھ پیغمبر آخر الزماں کے جس کی نعت توریت میں ہے قَالَ تَعَالٰی وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (الی آخرہ

اور پہلے سے منکروں پر فتح چاہتے تھے۔ حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم روایت کرتے ہیں خیبر اور مدینہ کے یہود جب عرب کے مشرکوں یعنی جہینہ اور غطفان اور بنی اسد وغیرہ سے مقابلہ کرتے۔ کہتے اے اللہ! ہمارے پروردگار ہم کو بحق احمد پیغمبر امی کے جس کے بھیجنے کا اس زمانے میں تو نے وعدہ کیا ہے اور بحق اس پچھلی کتاب کے (توان پر) اتارے گا دشمنوں پر ہمیں مدد دے اور اس دعا کی برکت سے فتح پاتے۔

جب حضرت پیغمبر ہوئے بعض یہود آپ کے حالات تورات اور انبیاء کے ارشادات سے مطابق دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ جیسے حضرت ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اللہ تعالیٰ ان کو آپ کی پیغمبری کا گواہ قرار دیتا ہے۔ لَمْ یَکُنْ لَّھُمْ اٰیَۃً اَنْ یَّعْلَمَہٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کیا نہ ہوئی

marfat.com

ان کے لیے نشانی کہ جانتے ہیں اسے بنی اسرائیل کے عالم اور ان کی تعریف وثنا کرتا ہے ۔لَيْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيَاتِ اللّٰهِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۔

سب اہلِ کتاب ایک سے نہیں ایک گروہ قائم ہے پڑھتے ہیں خدا کی آیتیں رات کی ساعتوں میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔

کلبیؔ اور ضحاکؔ اور ربیعؔ آیتہ کریمہ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ کی تفسیر میں لکھتے ہیں یہ لوگ ملک چین کے پیچھے دریائی ریگ کے کنارے رہتے ہیں ۔ان کے ملک میں رات کو مینہ برستا ہے اور دن کو کھل جاتا ہے کھیتی کرتے ہیں اور سب آسودہ اور مال میں برابر ہیں ۔جبرئیل امین شبِ معراج اس جناب کو وہاں لے گئے اور ان سے کہا انھیں پہچان لو کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۔ وہ سب ایمان لائے عرض کیا ہم کو موسیٰ نے حکم دیا تھا کہ ہفتہ کی تعظیم چھوڑ دو اور جمعہ اختیار کرو اور حکم دیا تھا کہ تم میں سے جو شخص محمد کو پائے ان کو میرا سلام پہنچائے آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے سوال کا جواب دیا۔ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اپنے ملک کے سوا دوسری جگہ نہ رہو اور ان کو قرآن کی دس سورتیں سکھائیں اور شریعت کی باتیں بتائیں ۔ سعادت ازلی نے جن کی مدد فرمائی ان کا یہ حال ہوا اور جن کو مالکِ حقیقی نے روزِ ازل اشقیا میں لکھ دیا انھوں نے کہا اگر یہ پیغمبر ہماری قوم میں پیدا ہوتا بے شک ہم ایمان لاتے۔ یعقوب کی اولاد دوسری قوم کی اطاعت اور فرماں برداری کس طرح گوارا کرے۔ بعض کہتے یہ وہ نبی نہیں جس کا ذکر توریت میں ہے حالانکہ آپکی پیغمبری اور رسالت پر خوب یقین رکھتے تھے۔ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ پھر جب ان کے پاس وہ چیز آئی جسے پہچان لیا تو اس سے منکر ہوئے فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ

پس کافروں پر خدا کی لعنت ہے۔ نقل ہے جب آیتہ کریمہ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ نازل ہوئی عبداللہ بن سلام نے امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ سے کہا بے شک ہم اہلِ کتاب حضرت کو اپنی اولاد سے زیادہ پہچانتے ہیں کہ اولاد میں شک ہے شاید عورت نے خیانت کی ہو۔ اور آپ کی پیغمبری میں اصلاً شک نہیں "جلالین" میں عبداللہ بن سلام سے منقول ہے میں نے حضرت کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ اور بعض تفاسیر میں ہے ایک دن انھوں نے سلمہ اور مہاجر سے کہا کیا تم نہیں جانتے خدا نے ابراہیم سے فرمایا تھا اسمٰعیل کی اولاد سے ایک پیغمبر پیدا کروں گا اس کا نام احمد ہوگا جو اس پر ایمان لائے گا راہِ راست پائے گا اور جو اسے نہ مانے گا ملعون ہو جائے گا۔ سلمہ یہ سن کر مسلمان ہوئے اور مہاجر دولتِ ایمان سے محروم رہا۔ آیتہ اتری۔

وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰھِیْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ

سلمہ بن قیس کہتے ہیں ایک یہودی کہ محلہ بنی عبدالاشہل میں رہتا ہماری مجلس کی طرف گذرا اور ہم سے بآوازِ بلند کہا اے مشرکو، بُت پرستو! تم نہیں جانتے موت کے بعد کیا ہوگا مرنے کے بعد سب زندہ ہوں گے اور بہشت دوزخ اور میزان حاضر لائیں گے۔ اور اعمال کا حساب کیا جائے گا۔ اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ خدا کی قسم اگر اس دن کی آگ کے بدلے مجھے جلتے تنور میں ڈالیں اور اس کا منہ بند کر دیں۔ خوشی سے گر پڑوں میرے اس کلام کی دلیل ایک پیغمبر ہے کہ عنقریب مکہ کی طرف سے یہاں آئے گا۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں تم پر ثابت کرے گا جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے وہ یہودی ایمان نہ لایا ہم نے اسے ملامت کی کہ تو اس دن ہم سے کیا کہتا تھا۔ کہا مجھے یاد ہے لیکن یہ وہ پیغمبر نہیں جس کا میں ذکر

marfat.com

کرتا تھا۔

" فتح الباری" میں بروایت حضرت عائشہ صدیقہ مذکور ہے ایک یہودی مکہ میں ٹھہرا تھا۔ قریش سے کہا کیا تم میں آج کوئی لڑکا پیدا ہوا۔ کہا ہمیں معلوم نہیں۔ کہا دیکھو بہ تحقیق آج کی رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے۔ اس کے دونوں کندھوں پر نشان ہے۔ یہ سن کر لوگوں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہودی ان کے ساتھ آمنہ کے پاس آیا آمنہ نے ان کو دکھایا جب یہودی نے علامتِ نبوت کو دیکھا بے ہوش ہو کر گر پڑا اور کہنے لگا بنی اسرائیل سے نبوت گئی اے معشر قریش! قسم خدا کی تمھیں وہ سطوت حاصل ہوگی کہ مشرق و مغرب سے تجاوز کرے گی۔

بیہقی دلائل النبوۃ میں روایت کرتے ہیں ایک لڑکا یہودی کا آپ کی خدمت کیا کرتا تھا جب وہ بیمار ہوا آپ عیادت کو گئے اور اس کے باپ کو دیکھا اس کے سر کے قریب تورات پڑھتا تھا فرمایا تجھے قسم دیتا ہوں خدا کی جس نے توریت موسیٰ پر اتاری تو میری نعت اور صفت اور میرا مخرج یعنی وقت یا مکانِ ظہور توریت میں پاتا ہے؟ کہا نہیں۔ جوان نے کہا یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہم آپ کی نعت و صفت و مخرج توریت میں پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ خدا کے رسول ہیں۔

تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے بعد فتح " جنگِ بدر" کے یہودی بنی نضیر نے اقرار کیا یہ وہی نبی ہیں جن کا ذکر توریت میں ہے مگر بسبب حسد و عناد کے ایمان نہ لائے

معالم التنزیل میں نقل کیا ہے تبع حمیری شاہِ یمن جس نے خانہ کعبہ کو اول لباس پہنایا اور سمرقند بسایا مدینہ شریفہ پر چڑھ آیا مدینہ کے لوگ دن بھر لڑتے اور شام کو اس کے لشکر میں کھانا بھیجتے بادشاہ ان کی اس مروت سے بہت متعجب ہوا ایک دن

کعب اور اسد دو عالم مدینہ کے اس کے پاس گئے اور کہا اے بادشاہ یہ شہر ایک بڑے پیغمبر کا ہے کہ مکہ میں پیدا ہوگا اور اس طرف ہجرت کرے گا۔ نام اس کا محمد ہے۔ تبع نے بہ سبب تعظیم حضرت کے اہلِ مدینہ سے لڑائی موقوف کی بلکہ بت پرستی چھوڑ کر احبار کا دین اختیار کیا۔

اے عزیز! اس کی قدرت بچشم عبرت دیکھ کر تبع اور حبیب نجار اور زید بن عمرو موحد الجاہلیۃ قبل از وجود باوجود صرف آپ کے اوصاف سن کر ایمان لائے ہیں اور ابوجہل، ابولہب، عتبہ، شیبہ، ابی بن خلف، امیہ، عقبہ بن ابی محیط، نضر بن حارث اور کعب بن اشرف وغیرہم ہزاروں معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور قرآن آپ کی زبان سے سنتے مگر مسلمان نہ ہوئے۔ سلمان فارسی بغیر دیکھے اس جناب پر عاشق ہوئے۔ مدت مدید تک آپ کے شوق میں شہر بشہر پھرے کبھی یہود کا دین اور کبھی نصاریٰ کا مذہب اختیار کرتے۔ آخر مراد کو پہنچے، اور مشرکین مکہ باوجود قرابت و ہم وطنی پنبہ غفلت گوشِ دل سے نہ نکالتے رات دن وہ حسن و جمال دیکھتے اور آپ کی باتیں سنتے اور ایمان نہ لاتے ؎

حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم
زخاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی ست

یہ سب ایک طرف ابوطالب جنھوں نے آپ کی خدمت اور فرماں برداری میں عمر بھر قصور نہ کیا اور آپ کی تعریف میں قصیدہ لکھا دولتِ ایمان سے مشرف نہ ہوئے۔ جب آپ نے ان کے انتقال کے وقت کلمہ شہادت تلقین کیا جواب دیا میں تمھیں سچا جانتا ہوں مگر لوگ کہیں گے موت کی تکلیف سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا اور ایک روایت میں ہے کہا اَخْتَرْتُ النَّارَ عَلَی الْعَارِ

میں نے دوزخ کو عار پر اختیار کیا۔

marfat.com

اے عزیز! وہ قادر مختار ہے جسے چاہے کعبہ میں محروم رکھے۔ کہ ایمان کی خوشبو اس کے مشامِ جان میں نہ پہنچے اور جسے چاہے بُت خانے میں محبت اور شوق اپنا عنایت کرے۔ کہ بے اختیار زنار توڑ کر مسجد کی طرف دوڑے ؎

ازصومعہ براند و بیگانہ خواندش
وز بتکدہ بیارد و گوید کہ آشناست

نوحؑ اور لوطؑ علیہا السلام کی عورتیں جہنم کو جاتی ہیں اور فرعون کی بی بی بہشت میں آرام فرماتی ہیں ابوجہل جس کی سرکشی اور عناد ضرب المثل اور شہرہ آفاق ہے عکرمہ اس کا بیٹا لشکرِ اسلام کا سردار ہے۔ اور ولید جس کے آٹھ عیب خدا نے قرآن میں بیان فرمائے۔ خالد اس کا فرزند خدا کی تلوار ہے۔

اے عزیز! اس تقریر سے یہ غرض ہے کہ نسبت بزرگوں سے بغیر ان کی پیروی اور اتباع کے کام نہیں آتی۔ نہ یہ کہ فرمانبرداروں کو نسبت سے بزرگی حاصل نہیں ہوتی۔ حضرت کے جن رشتہ داروں اور یاروں نے اپنی جان و مال اس جناب پر نثار کیا اور راہِ مولیٰ میں اپنا گھر اور شہر چھوڑ دیا اگر ہم سونے کا پہاڑ خدا کی راہ میں خیرات کر دیں تو ان کی ایک صاعؑ جَو کے برابر رتبہ نہیں رکھتا۔

کہتے ہیں جب یہود بنی قریظہ محصور ہوئے ان کے سردار کعب بن اسد نے کہا اے قریظہ تم کو ایسا سخت معاملہ پیش آیا جس کا سوا تین باتوں کے کچھ علاج نہیں یا محمد کی تصدیق اور اطاعت کرو خدا کی قسم تم خوب جانتے ہو کہ وہ سچے پیغمبر ہیں اور ان کی نعت توریت میں مذکور ہے اور ان کی خبر ابنِ جواس نے بھی کہ جو اعیان احبار اور اجلہ علمائے توریت سے تھا تمھیں دی تھی۔ کہ وہ نبی اس شہر میں ظاہر ہوگا اور وصیت کی تھی کہ اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرنا اور اسے میرا اسلام پہنچانا اب مکاری اور عناد کو چھوڑو اور ان پر ایمان لاؤ قوم نے کہا ہم توریت پر دوسری

کتاب کو ترجیح نہ دیں گے۔ صنغاطر نے کہ عالمِ معتبر نصاریٰ سے تھا جب دحیہ کلبی سے کہ انھیں قیصر نے واسطے بیانِ حال جناب رسالت کے اس کے پاس بھیجا تھا آپ کے پیغمبر ہونے کا حال سنا کلیسا میں کہ وہاں سب سردار روم کے جمع تھے جا کر کہا اے لوگو! میں محمد عربی پر ایمان لایا۔ یہ وہی پیغمبر ہیں جن کی عیسیٰ نے بشارت دی تھی۔ اور ان کی صفت و ثنا اگلی کتابوں میں لکھی ہے۔ تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی سب لوگ دوڑ پڑے اور اسے مار ڈالا۔

اسی طرح اگلے پیغمبر اور ان کی امتوں کے علماء ہر زمانے میں آپ کی نبوت کی گواہی دیتے اور مدح و ثنا کرتے یہاں تک کہ آپ مرتبہ رسالت سے مشرف ہوئے جو لوگ کہ آئینہ دل ان کا زنگ حسد و عناد سے پاک تھا فوراً ایمان لائے اور بلا تامل کہنے لگے۔

نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

چنانچہ جس روز آپ پیغمبر ہوئے صدیق اکبر سے فرمایا میں ہو پیغمبر ہوا عرض کیا میں ایمان لایا اور جن کے دل سیاہ اور کان بہرے اور زبان گنگ اور آنکھیں اندھی تھیں بکم صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ نور عرفان اور دولت ایمان سے محروم رہے۔ ہزاروں معجزے دیکھے مگر مسلمان نہ ہوئے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمہ آفتاب را چہ گناہ

اور جو کہ محبتِ دنیا اور تقلید آباء سے کفر و شرک میں مبتلا تھے اور جہل و عناد اور حسد و فساد ان کے دلوں میں متمکن ہوا تھا۔ بعض سمجھانے اور بعض معجزات یا آپ کی اخلاق و عادات دیکھنے سے مشرف بایمان ہوئے یہاں تک کہ تھوڑے دنوں میں یہ دینِ متین دور دور تک پھیل گیا۔ اور ایک عالم آپ کا کلمہ پڑھنے لگا۔ پانچوں وقت

marfat.com

نامِ نامی آپ کا اذان واقامت میں پکارا جاتا ہے۔ ساتوں آسمان کے فرشتہ عالمِ بالا میں اور سبعت کشور کے باشندے اطرافِ زمین میں اس جناب پر درود بھیجتے ہیں۔ اور شرق وغرب وجنوب وشمال کے لوگ مناروں اور منبروں پر ذکرِ خیر ان کا کرتے ہیں ایک عالم ان کے دریائے محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور ایک جہان ان کے نامِ نامی کو حرزِ جان اور وظیفہ کرتا ہے۔ شبِ معراج تمام پیغمبر اور فرشتے آپ کی تعریف کرتے تھے اور سب حور وغلمان ان کی محبت کا دم بھرتے تھے۔ خود مالک حقیقی آپ کی مدح و ثنا کرتا ہے اور اس جناب کو کمال تعظیم اور تکریم کے ساتھ یاد فرماتا ہے ؎

یا آدم ست باپدر انبیاء خطاب
یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ خطابِ محمد ست

جس قدر شہرت اور ناموری اس جناب کی اس عالم اور اُس عالم میں ہے کسی مقرب فرشتے اور اولوالعزم رسول کو حاصل اور جو رفعت اور بزرگی آپ کو عنایت ہوئی کسی نبی یا ولی کو میسر نہیں

قطعہ سیمرغ۔

روح ہیچ کس از انبیاء نرفت جائیکہ تو ببال کرامت پریدۂ
ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ است
آنجا کہ جائے نیست تو آنجا رسیدۂ

اور یہ شہرت آپ کی ہر روز ترقی پر ہے۔ کمالات انبیاء وملائکہ محدود ہیں مگر تعیین وتحدید کو سرا پردہ کمالِ محمدی کے گرد گزر نہیں قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ لَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی

اسی لیے کہتے ہیں کہ جو شہرت آپ کو قیامت کے دن حاصل ہوگی۔ اس عالم کی شہرت اس سے اصلاً نسبت نہیں رکھتی۔ اس روز ستر ہزار فرشتے آپ کے جلو میں ہونگے

سب اگلے اور پچھلے آپ ہی کا منہ تکیں گے ۔ اور دامن پکڑیں گے ۔ انبیاء و مرسلین وملائکہ مقربین خدا کے خوف سے کانپیں گے اور بفراغ خاطر عرشِ بریں یا کرسی پر قریب عرش کے پروردگار کے حضور میں بیٹھیں گے ۔ کسی کی کیا مجال جو اس مقام کی کیفیت بیان کرے اور محب محبوب کے معاملہ میں دخل دے ؎

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش
حسن ایں قصہ عشق ست در دفتر نمی گنجد

بالجملہ آیت میں رفعت ذکر سے شہرت مراد ہے چنانچہ دوسری جگہ صاف ارشاد ہے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ وَذِکْرًا کَثِیْرًا اور لفظ ماضی مفید معنی استمرار ہے ۔ یعنی آپ کی شہرت دائمی اور استمراری ہے ۔ اور ایراد صیغہ متکلم مع الغیر واسطے افادہ اس مضمون کے ہے کہ میرے پیغمبر ہمیشہ تمھارا ذکرِ خیر اور اپنی امت کو تمھاری محبت وطاعت کی وصیت اور میرے فرشتے ہمیشہ تمھاری تعریف اور توصیف اور ثنا و مدحت کرتے رہے یا وجہ ایراد اس صیغہ کی یہ ہے ۔ کہ وہ مفرد متکلم کی عظمت پر دلالت کرتا ہے اور عظمت منعم عظمتِ نعمت کو مقتضی ہے ۔ اور لفظ "لک" سے بھی اس مضمون کی تاکید ہوتی ہے ۔ گویا ارشاد ہوتا ہے تم اس نعمتِ عظمیٰ اور دولتِ کبریٰ یعنی شرح صدر اور رفع ذکر کو حقیر نہ سمجھو کہ ہم بآں عظمت تم جیسے مقرب کو حقیر چیز نہ دیں گے ۔ اور مقام امتنان میں اسے ذکر نہ کریں گے ۔ اور توسط اس کے فعل و مفعول میں ابہام قبل الایضاح ہے کہ مفید مبالغہ ہے یا اس جگہ تشویق سامع کے لیے ہے کہ جو شے اشتیاق اور طلب کے بعد میسر ہوتی ہے زیادہ لذت بخشتی ہے یا نفس جب ایک معنی کو دو صورت مختلف میں پاتا ہے بہت لطف اٹھاتا ہے اور جو مضمون بعد ابہام کے بیان کیا جاتا ہے اسے دل اچھی طرح قبول کرتا ہے اور لام لک لام قولہ تعالیٰ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ وَاِمْتَالَ ذٰلِکَ کے مقابل ہے گویا فرمایا تو

marfat.com

ہر طاعت وعبادت میرے ہی واسطے کر کہ میں جو کچھ کرتا ہوں تیرے لیے کرتا ہوں
بعض مخاطبات میں وارد ہے اَنَا اَنْتَ وَمَا سَوَاءَ ذٰلِكَ خَلَقْتُ لِاَجْلِكَ اَنَا
فَاَنْتَ وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ تَرَكْتُ لِاَجْلِكَ

یعنی پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا میں ہوں اور تو اور جو کچھ اس کے سوا ہے میں نے تیرے واسطے پیدا کیا اس جناب نے جواب میں عرض کیا میں ہوں اور تو اور جو کچھ اس کے سوا ہے میں نے تیرے واسطے چھوڑ دیا۔ اور لام لفظ لک میں واسطہ افادہ معنے نفع کے ہے یعنی شہرت کبھی آدمی کو ضرر کرتی ہے کہ رجوعِ خلق اسے کام سے باز رکھتی ہے۔ اس لیے کہتے ہیں اَلشُّهْرَةُ آفَةٌ وَالْخُمُوْلَةُ رَاحَةٌ شہرۃ آفت ہے۔ اور گمنامی راحت اور کبھی نہ مفید ہوتی ہے نہ مضر جیسا کہ شہرت مضاذیب سے ظاہر ہے۔ سو یہ شہرت دونوں قسم سے علیحدہ بلکہ کمال نافع ہے۔ کہ آپ کے حال سے جو واقف ہو جاتا ہے آپ پر درود بھیجتا ہے۔ اور آپ کی پیروی کر کے سعادت دارین حاصل کرتا ہے۔ اور بحکم مَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا

اس کے اعمال کا ثواب اس جناب کو بھی ملتا ہے۔ وللہ در البوصیری حیث قال ؎

وَالْمَرْءُ فِي مِيْزَانِهٖ اَتْبَاعُهٗ
فَاقْدِرْ اِذَنْ قَدْرَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

یا نفع اتباع کا بالغ کو حاصل ہوتا ہے۔ مگر معاملہ تابع کا متبوع کی طرف نسبت کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ زید کو بادشاہ نے قتل کیا اور فلاں ملک لڑ کر لیا حالانکہ جلاد اس کے حکم سے قتل کرتا ہے۔ اور فوج لڑتی ہے پروردگار تقدس

marfat.com

تعالیٰ فرماتا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ باوجود اس کے کہ حضرت گناہوں سے پاک ہیں یا حرف لام واسطے تخصیص کے ہے اور وہ دو قسم ہے۔ بلا استحقاق مُخْتَصٌّ بِهٖ بِخَوَائِجَ لِلْفَرَسِ اور مَعَ الْاِسْتِحْقَاقِ كَقَوْلِهِمُ الْمَالُ الزَّيْدُ اور مناسب اس مقام کے قسم ثانی ہے۔ گویا ارشاد ہوتا ہے بہ اختصاص امر اتفاقی نہیں بلکہ موجبات و مستلزمات شہرت تمھاری ذات مقدسہ میں موجود اور اس کے لیے مخصوص ہیں۔

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ هٰذَا التَّحْقِيْقُ مِمَّا تَفَرَّدْتَ بِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔

marfat.com

باب ۳

"وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ" کی تفسیر

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی " وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ" مدارک میں ہے رحمۃ مفعول لہٗ ہے۔ یَا حَالَ اَیْ وَاَرْحَمُہٗ قَالَ علیہ السلام اِنَّمَا اَنَا رَحْمَۃٌ مُھْدَاۃٌ پہلی صورت میں معنی آیت کے یہ ہیں۔ "خلق پر ہماری بڑی مہربانی ہے۔ جو ہم نے تمھیں پیغمبر کیا اور ان کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے بھیجا اور دوسری تقدیر پر یہ معنی ہیں اے محمد نہ بھیجا ہم نے تمھیں مگر مہربان سارے جہان پر اور عالم ماسوای اللہ کو کہتے ہیں۔ کہ ہر فرد اس کا وجود صانع پر علامت اور اس کے کسی خاص اسم وصفت کا مظہر ہے۔ وہ تمھاری رحمت سے بھی بہرہ ور ہے۔

اے عزیز! عالم امکان میں کوئی چیز ایسی نہیں کہ آپ کی رحمت سے مستفیض نہ ہو۔ کمالات موجودات کے وجود پر متفرع ہیں۔ اور وجود عالم کا آپ کے طفیل سے ہے۔ اگر آپ نہ ہوتے عالم نہ ہوتا لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا اور انبیاء کے حق میں ارشاد ہوتا ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ

نہ بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس کی قوم کے تاکہ وہ لوگ بآسانی اس کی بات سمجھیں اور اس سے فائدہ حاصل کریں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

نہ بھیجا ہم نے تم کو مگر سارے جہان کے لیے رحمت۔ کہ تمام عالم تمھاری ذات پاک سے

marfat.com

فائدہ اٹھائے۔ ایک روز آپ نے جبرئیل امین سے پوچھا خدائے تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین کیا۔ تمھیں میری رحمت سے کیا فائدہ حاصل ہوا عرض کیا یارسول اللہ میں اپنے انجام سے ڈرتا تھا جب آپ پر قرآن اُترا اور پروردگار نے اس میں میری تعریف کی ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ خوف میرا زائل اور اپنی حسنِ عاقبت پر مجھے اطمینان حاصل ہوا۔ پیغمبروں کو آپ کی ذات پاک سے یہ فائدہ ہوا کہ آپ اور آپ کے پیروان کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور قیامت کے روز ان کی گواہی دیں گے۔ اور ان کی تصدیق اور دشمنوں کی تکذیب کریں گے اور فرشتوں کو یہ فائدہ ہوا کہ آپ پر درود بھیجتے ہیں اور بہ سبب اس کی رحمت الٰہی کے مورد ہوتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے خدائے تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔ اور ارواح کو یہ فائدہ حاصل ہوا کہ آپ نے اس عالم میں ان کو ہدایت فرمائی اور راہِ معرفت دکھائی پس دینِ فطرت ہر شخص کا اسلام ہے بعض اس پر قائم رہتے ہیں اور بعض تقلید آبا یا بسبب انہماک فی الدنیا کے کفر و شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت پھر شریعت ہدایت کرتی ہے۔ جو قبول کرتا ہے ہدایت پاتا ہے۔ اور جو نہیں مانتا اپنے پاؤں سے دوزخ میں جاتا ہے۔ اور زمین کو آپ کے وجود باجود سے یہ فائدہ ہوا کہ کفر و شرک سے پاک ہوئی۔ اور نورِ ایمان کا چاروں طرف اس کے پھیل گیا۔ جہاں بت خانے تھے وہاں مسجدیں بن گئیں جس جگہ ناقوس پھنکتے تھے وہاں اذانیں ہونے لگیں خدا کا نام اس پر ہر جگہ پکارا جاتا ہے نماز روزے اور عبادت و ریاضت کا ہر طرف چرچا ہے ؎

آنجا کہ بود نعرۂ فریادِ مشرکاں اکنوں خروش نغمہ اللہ اکبر است

منافقوں کے حق میں رحمت آپ کی یہ ہے کہ آپ کا کلمہ پڑھ کر جان و مال اپنا

marfat.com

بچا لیتے ہیں۔ اور قتل و غارت سے محفوظ رہتے ہیں۔ کافروں کے حق میں رحمت آپ کی یہ ہے کہ بسبب آپ کے استیصال سے محفوظ رہے۔ اگلے پیغمبروں کے وقت میں جو لوگ کفر و شرک کرتے فوراً ہلاک ہو جاتے۔ نوح علیہ السلام کی قوم طوفان میں غرق ہوئی اور عاد کو ہوا اڑا لے گئی۔ ثمود اور اصحاب مدین جبرائیل علیہ السلام نے ایک چیخ ماری کہ سب مر گئے۔ اور اصحاب اس زمین میں دھنس گئے۔ قوم لوط علیہ السلام کو جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پروں پر اٹھا کر زمین کے نزدیک کیا اور وہاں سے الٹ دیا۔ فرعون کو دریائے نیل میں ڈبو دیا۔ اور قارون زمین میں دھنس گیا۔ بنی اسرائیل میں ایک قوم بندر اور بعض انبیا علیہم السلام کی امت سے ایک جماعت سؤر ہو گئی۔ شداد کڑک سے ہلاک ہوا اور ابرہہ کا لشکر ایک قسم کے پرندوں نے ہلاک کیا آپ کے وقت کے کافر طرح طرح کی سرکشی کرتے ہیں مگر حکم ہوتا ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ۔

اللہ ان پر عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمت عالم! تو ان میں ہے اور اس جگہ ایک شبہ اکثر اذہان مخالفین میں گذرتا ہے کہ آپ کی شریعت میں جہاد فرض ہے۔ اور قتل و غارت قہر و غضب سے ناشی ہوتا ہے۔ نہ رحمت و شفقت سے جواب اس کا یہ ہے کہ وہ جناب روز بعثت سے وقتِ وفات تک خلق کی ہدایت اور راہنمائی اور نصیحت اور خیر خواہی میں مشغول رہے۔ یہی چاہتے جس طرح ہو سکے لطف و نرمی یا جبر و تہدید سے خلق کو راہ پر لائیں۔ اور دوزخ سے نجات دے کر بہشت میں پہنچائیں۔ جہاد سے یہ غرض نہ تھی کہ ملک و مال ہاتھ آئے یا کافروں سے ان کی ایذا رسانی و اضرار کا بدلہ لیا جائے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی طرح خلق خدا عذاب دوزخ اور اس عالم کی مضرتوں سے نجات پائے۔ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ

marfat.com

آپ فرماتے ہیں تم پروانہ کی مانند آگ پر گرے پڑتے تھے۔ اور میں تمھارا کمر بند پکڑے روک رہا ہوں۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

اسی واسطے کہتے ہیں دوزخ کو پیدا کرنا عین رحمت ہے۔ کہ خلق اگر بہشت کے لالچ میں نہ آئے گی اس سے ڈر کر گناہ چھوڑ دے گی۔ باپ جب اپنے بیٹے کو بے جا کام میں مصروف دیکھتا ہے۔ طرح طرح سے تنبیہ کرتا ہے۔ اور استاد شفیق مار مار کر شاگردوں کو پڑھاتا لکھاتا ہے۔

تنبیہ باپ اور استاد کی بیٹے یا شاگرد کے حق میں عین رحمت ہے نہ کہ دشمنی و عداوت مگر باپ یا استاد جب اپنے بیٹے یا شاگرد کو نصیحت کرتا ہے اور وہ اس نصیحت کو عداوت جانتا ہے اور احسان کے عوض اس کی دشمنی اور ایذا پر کمر باندھتا ہے تو اس وقت وہ ناصح مشفق اس محسن کش احمق کی شکل سے بیزار ہو جاتا ہے اور اس کی نصیحت اور خیر خواہی سے بیزار۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات دن ان کو نصیحت کرتے اور جس قدر آپ مہربانی فرماتے وہ مردود زیادہ بیزار ہوتے ہر وقت مذمت اور عداوت اور ایذا اور جنگ و جدال کے ساتھ پیش آتے۔ لیکن آپ ان کی نالائق باتوں اور ایذا رسانی اور تمرد و سرکشی پر اصلاً التفات نہ فرماتے۔ اور ان کی بھلائی اور نجات ہی چاہتے۔

ایک بار صحابہ نے گذارش کی یا رسول اللہ! دعا کیجیے خدا مشرکوں کو غارت کرے فرمایا میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا۔ جزیں نیست کہ رحمت بھیجا گیا ایک دن عرض کیا یا رسول اللہ! ثقیف کے تیروں نے ہم کو جلا دیا۔ ان پر دعا کیجیے کہا خدایا ثقیف کو ہدایت فرما۔ طفیل بن عمرو دوسی نے اپنی قوم کی شکایت کی اور ان کے حق میں بددعا چاہی۔ فرمایا اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ خدایا دوس کو ہدایت فرما اور ان کو یہاں

marfat.com

لے آ۔ جنگِ اُحد میں کافروں نے آپ کے چچا امیر حمزہ کو شہید کیا اور دندان مبارک سنگِ ستم سے توڑا۔ آپ خون چہرہ مقدس سے پاک کرتے اور کہتے اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ خدایا میری قوم کو ہدایت فرما کہ وہ جانتے نہیں جب آپ طائف کو تشریف لے گئے وہاں کے لوگوں کو نصیحت کی مگر انھوں نے ہرگز نہ مانا اور اپنے غلاموں اور نوجوانوں سے اس قدر پتھر پھنکوائے کہ پاؤں آپ کے خون سے رنگین ہو گئے۔ جبرائیل آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی اے محمد! خدائے تعالیٰ نے تمھاری قوم کا کلام سنا اور ان کا ظلم و ستم دیکھا فرشتہ پہاڑوں کا تمھاری طرف بھیجا ہے۔ جو چاہے اسے حکم دیجیے پھر اس فرشتہ نے آپ کو سلام کیا اور کہا اے محمد خدائے تعالیٰ نے مجھے آپ کا فرمانبردار کیا ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو دونوں پہاڑ مکہ کے اٹھا کر ان کے سروں پر ماروں۔ کہ یہ سب ہلاک ہو جائیں فرمایا میں نہیں چاہتا کہ یہ لوگ ہلاک ہوں۔ بلکہ امیدوار ہوں خدائے تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے جو اس کی وحدانیت کا اقرار کریں۔

بشارت:۔ اے امت محمد تم کو بشارت ہو کہ تمھارے مولیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنوں کا ہلاک ہونا گوارا نہیں کرتے۔ تمھارا دوزخ میں جانا اور ہلاک حقیقی میں مبتلا ہونا کب گوارا فرمائیں گے ؎

دوستان را کجا کنی محروم　　تو کہ با دشمنانِ نظر داری

اور احسانات آپ کے خاص اس امت پر کہ حصر اور شمار سے زیادہ ہیں دو قسم ہیں اول مخصوص ببعض افراد جیسے قتادہ کی پھوٹی آنکھ اور ابو رافع کا ٹوٹا پاؤں آپ کے ہاتھ کی برکت سے اچھا ہو گیا۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف کے مال اور انس بن مالک کے مال و عیال میں برکت ہوئی۔ اور ابوبکر کو سانپ نے کاٹا آپ نے لعابِ دہن لگا دیا زہر نے اثر نہ کیا اور جابر کا بہت قرض تھوڑے خرموں سے ادا کر دیا دوسری

marfat.com

قسم تمام افرادِ امت کو شامل ہے۔ کہ پروردگارِ عالم بہ طفیل آپ کے اس امت کو روزِ ازل بہترین امم لکھ دیا اور اس کا مرتبہ سب امتوں سے زیادہ کر دیا ہزاروں کرامتیں اور نعمتیں آپ کے سبب سے ہاتھ آئیں۔ اور دوزخ سے بوسیلہ ان کے رہائی پائی اجماع ہمارا حجت ہوا۔ اذان واقامت و نماز پنجگانہ باایں ہیئت اور سورۂ فاتحہ اور آمین ماہِ رمضان اور روز جمعہ اور دوام غلبہ اور تیمم اور بہت خوبیاں اور آسانیاں اور کمالات بطفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمارے واسطے خاص ہوئی۔ اور بہت پاک چیزیں جو اگلی امتوں پر حرام تھیں ہمارے لیے حلال ہوئیں۔ بلکہ عزت ابدی اور نعمتِ الٰہی ہم پر تمام ہوئی اور ہمارے دین میں کسی طرح کی تنگی نہ رہی قیامت کے دن انشاء اللہ تعالیٰ اعضاء وضو ہمارے نورانی ہوں گے اور ہم سب اُمتوں سے اونچے مکان پر بیٹھیں گے۔ اور ہماری گواہی سے پیغمبر اپنے منکروں اور دشمنوں پر غالب آئیں گے۔ اور صدقہ وخیرات کا ثواب بعد مرنے کے اس امت کو پہنچتا ہے اور خطاء ونسیان واکراہ پر ان سے مواخذہ نہیں اور قحط عام وخسف ومسخ سے محفوظ ومامون ہیں۔ اور سوا ان کے ہزاروں خوبیاں اور بزرگیاں اس امت کو آپ کے طفیل عنایت ہوئیں۔ کہ اگلی امتوں سے کسی کو نہ ملیں اور سب سے بڑی دولت جو عنایت ہوئی آپ کی شفاعت ہے۔ اس سے زیادہ مہربانی اور عنایت اور کیا ہو گی؟ کہ آپ وقتِ ولادت سے روز وفات تک ہم گناہ گاروں کی شفاعت اور غمخواری میں مشغول رہے اور ہم آرام سے سوتے ہیں۔ اور آپ ہماری بخشش کے لیے رات کو جاگتے ہیں ہم عیش و عشرت میں مشغول ہیں اور وہ جناب ہماری فکر میں گریاں وملول رہتے ہیں۔ اور اب بھی ہماری خیر خواہی میں مصروف ہیں۔ ہمارے اعمال جناب حضور میں پیش کیے جاتے ہیں نیکیوں پر شکر کرتے ہیں اور گناہوں کو بخشواتے ہیں آپ فرماتے ہیں حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ۔

marfat.com

میرا جینا اور مرنا تمھارے لیے بہتر ہے قیامت کے دن عمامہ سر مبارک سے اتاریں گے اور بکمال عجز و نیاز جناب باری میں عرض کریں گے رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اللہ عزّوجل فرماتا ہے۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ

بیشک آیا تمھارے پاس رسول تم میں سے جس پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمھاری بھلائی پر حریص مسلمانوں پر مہربان ہے۔ مہربان جب وہ رحمتِ عالم پیدا ہوئے پروردگار کو سجدہ کیا اور امتی فرمایا کہتے ہیں جس وقت آپ کو قبر مبارک میں اتارا۔ ہونٹوں کو جنبش تھی۔ فضل یا قثم بن عباس نے لب ہائے مبارک سے کان لگا کر سنا آہستہ آہستہ فرماتے تھے رب امتی امتی شب معراج جب مرتبہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سے مشرف ہوئے اس وقت بھی ہم کو دعا و سلام کے ساتھ یاد فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ روایت ہے کہ جب مولیٰ علی نے صدیق اکبر کو قبر میں اتارا۔ بے اختیار نعرہ مارا لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا میں نے وہ دیکھا جو تم کو نظر نہ آیا۔ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ ابوبکر کی قبر پر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں الٰہی میری اُمّت کے بوڑھوں کو بطفیل ابوبکر کے بخش دے۔

کہتے ہیں ایک بار حکم آیا کہ امت کی بخشش تمھارے رات کے جاگنے پر موقوف ہے۔ اگر آدھی امت کی بخشش چاہتے ہو آدھی رات اور چوتھائی کی تو چوتھائی اور تہائی کی تو تہائی اور ساری امت کی بخشش منظور ہے۔ تو ساری رات جاگو آپ نے تمام رات جاگنا اور نماز میں کھڑا رہنا اختیار کیا یہاں تک کہ پائے مبارک پر ورم آگیا انس بن مالک کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ میری شفاعت کریں فرمایا میں شفاعت کرنیوالا ہوں۔ عرض کیا اس دن آپ کو کہاں ڈھونڈھوں

marfat.com

فرمایا صراط پر عرض کیا اگر وہاں نہ پاؤں۔ تو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا میزان کے پاس عرض کیا وہاں بھی نہ پاؤں تو کہاں ڈھونڈھوں فرمایا حوضِ کوثر پر کہ ان تین جگہ سے کہیں نہ جاؤں گا۔

توجیہ تخصیص ان مواقع کی شاید اس نظر سے ہو کہ امت کو ان جگہوں پر دستگیری کی زیادہ حاجت ہو گی۔ صراط پر اس لیے کھڑے ہوں گے کہ امت کی اس جگہ دستگیری کر کے دوزخ سے بچائیں۔ حوض کوثر پر اس لیے کھڑے ہوں گے کہ امت کے پیاسوں کو پانی پلائیں اور میزان پر اس واسطے کھڑے ہوں گے کہ امت کے اعمال اپنے رو برو تلوائیں گے۔ اگر کسی کی برائیاں غالب ہوں شفاعت کر کے بخشوائیں گے مرفوعاً روایت ہے قیامت کے دن سب پیغمبر اپنے ممبروں پر بیٹھیں ہوں گے میں خدا کے حضور کھڑا ہوں گا حکم ہو گا کیا چاہتا ہے عرض کروں گا حساب امت کا جلد کر دے پھر حساب امت کا ہو گا بعض خدا کی رحمت اور بعض میری شفاعت سے بہشت میں جائیں گے اور میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھ کو چٹھی ان کی رہائی کی عنایت ہو گی جن کے حق میں دوزخ کا حکم ہو چکا یہاں تک کہ داروغۂ دوزخ کہے گا اے محمد تم نے غضب پروردگار کا اپنی امت میں اصلاً نہ چھوڑا ؎

ہر کرا چوں تو پیشوا باشد — ناامید از خدا چرا باشد
چوں نشانِ شفاعت کبرای — یافت با نام نامیت طغرای
امتان با گناہ گاریہا — بتو دارند امید واریہا

بزاز طبرانی ابو نعیم مرفوعاً روایت کرتے ہیں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد! تو راضی ہوا۔ میں کہوں گا اے رب میں راضی ہوا اور آپ فرماتے ہیں میرے بعد میری امت پر آپس کی خونریزی اور اگلی امتوں کے آفات سے جو کچھ آنے والا تھا مجھے بتلایا گیا۔ میں نے خدا سے سوال کیا قیامت کو ان کی شفاعت

marfat.com

اجازت دے۔ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار حضرت رات بھر کھڑے ہو کر اس آیت کی تلاوت کرتے رہے۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اگر تو ان پر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو ان کو بخش دے تو بیشک تو غالب ہے حکمت والا۔

صحیح مسلم میں ہے ایک روز آپ نے یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

خدایا انھوں نے بہت لوگوں کو بہکا دیا۔ پس جس نے میری پیروی کی وہ میرے ساتھ ہے۔ اور جس نے میری نافرمانی کی تو بے شک تو بخشنے والا ہے رحم کرنے والا۔ اور یہ قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پڑھا۔ فَاِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ الآیۃ۔ پھر کہا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ۔

اور رونے لگے خطاب آیا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ یہ بے شک ہم تجھے تیری امت کے معاملہ میں راضی کر دیں گے۔ اور غمگین نہ کریں گے۔ دیلمی نے روایت کیا آپ نے بعد نزول اس آیت کے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى بے شک تجھے تیرا رب اس قدر دے گا کہ تو اس سے راضی ہو جائے گا۔ فرمایا میں ہرگز راضی نہ ہوں گا۔ جب تک ایک ایک امتی بہشت میں داخل نہ کروں گا۔

نقل ہے کہ امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کوفہ میں وعظ کہتے تھے اثنائے بیان میں فرمایا اے کوفیو! تم کہتے ہو یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

marfat.com

کہ اے میرے گنہ گار بندو! اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو بے شک خدا سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہ بخشنے والا اور رحم والا ہے۔ اور ہم اہلبیت کے نزدیک یہ آیت زیادہ رحمت کی ہے۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ بے شک تجھے تیرا رب اس قدر دے گا۔ کہ تو راضی ہو جائے گا۔ اس آیت میں حضرت سے راضی کرنے کا وعدہ فرماتے ہیں اور آپ راضی نہ ہوں گے جب تک سب امت بخشوائیں۔

ھدایۃ اے عزیز! مقام محبت اس قسم کی باتوں کی گنجائش رکھتا ہے علاوہ بریں وہ جناب مامور بہ شفاعت ہیں۔ اور اصرار بندہ مامور کا مولیٰ کے امر پر غایت انقیاد اور کمال فرماں برداری پر دلالت کرتا ہے۔ اگر بادشاہ کسی خاص مقرب کو حکم دے کہ ہمارے حضور میں گنہ گاروں کی شفاعت کیا کرے اور وہ مقرب اس کام میں شفاعت کرے اور ان کے بخشوانے کے لیے الحاح وزاری کرتا ہے عقلِ سلیم کے نزدیک یہ فعل اس کا طریقہ رضا و تسلیم کے خلاف نہیں۔ بلکہ عین تعلیم حکم ہے بعض علماء اس مطلب کو نہ پہنچے ظاہر پر نظر کر کے اس لفظ سے منکر ہو گئے۔ حالانکہ خدائے کریم ابراہیم علیہ السلام کی نسبت فرماتا ہے۔ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ہم سے جھگڑنے لگا۔ قومِ لوط کے حق میں دیکھو مجادلہ نہ راضی ہونے سے کہیں زیادہ ہے اللہ تعالیٰ نے ہم گنہ گاروں کا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دیا۔ اور ہماری مغفرت آپ کی شفاعت پر مامور کی۔ آپ ہماری شفاعت میں کس طرح اصرار نہ کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا۔

یعنی اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر کے تیرے پاس آئیں پھر خدا سے بخشش چاہیں ان کیلیے رسول بھی سفارش کرے تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

marfat.com

تنبیہ اس آیت سے تین مطلب نہایت نفیس ثابت ہوئے۔
اوّل وعدہ قبولِ شفاعت کہ تو ان کی بخشش چاہے گا تو ہم انھیں بخش دیں گے۔

دوم توسل مقبولان خدا سے موجب حصولِ مدعا ہے جو بات ان کے وسیلہ اور واسطے سے ہوتی ہے بغیر اس کے نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ لفظ "جاؤک" اس مضمون کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہونا مغفرت میں اثر تمام رکھتا ہے۔

حکایت تفسیر مدارک میں نقل کیا بعد دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک بادیہ نشین آیا۔ اور قبر پر گر کر خاک پاک اس کی اپنے سر پر ڈالی اور کہا یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تو ہم نے سنا اور جو آپ پر اتارا گیا اس میں یہ آیت ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الآیۃ۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور خدا سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں آپ میرے رب سے میری بخشش چاہیں۔ قبر مبارک سے ندا آئی قَدْ غُفِرَ لَكَ تو بخشا گیا۔

حکایت محمد بن حرب ہلالی سے منقول ہے میں قبر مبارک کے نزدیک بیٹھا تھا ایک بادیہ نشین آیا حبب زیارت سے فارغ ہوا کہا اے خیر الرسل۔ خدائے تعالیٰ نے تم پر سچی کتاب نازل کی اور اس میں فرمایا وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الآیۃ میں اپنے گناہوں سے استغفار کرتا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی شفاعت چاہتا ہوں۔ راوی کہتا ہے بعض اس واقعہ کے میں نے حضرت کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اس بادیہ نشین سے ملاقات کر اور بشارت دی کہ حق تعالیٰ نے میری شفاعت سے گناہ اس کے بخش دیے۔

marfat.com

حکایت منقول ہے کہ ایک بادیہ نشین نے قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر کہا خدایا تو نے ہمیں بندوں کے آزاد کرنے کا حکم دیا۔ یہ تیرا حبیب ہے اور میں تیرا بندہ اپنے حبیب کی قبر پہ مجھے دوزخ سے آزاد فرما۔ ہاتف نے آواز دی اے شخص تو صرف اپنی آزادی چاہتا ہے۔ سب خلق کی کیوں نہ چاہی۔ جا ہم نے تجھے آزاد کیا ؎

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا شَابَتْ عَبِيْدُهُمْ
فِيْ رِقِّهِمْ اَعْتَقُوْهُمْ عِتْقَ اَبْرَارِ
وَاَنْتَ يَا سَيِّدِيْ اَوْلٰى بِذَا كَرَمًا
قَدْ شِئْتَ فِي الرِّقِّ فَاعْتَقْ مِنَ النَّارِ

حکایت کہتے ہیں حاتم اصم جب روضہ مقدس پر پہنچے کہا الٰہی ہم زیارتِ قبر پیغمبر سے مشرف ہوئے۔ اس مقام شریف سے ہمیں محروم مت پھیر۔ ندا آئی ہم نے تجھے زیارت قبر حبیب کی بدوں قبول کے نہ دی یعنی ہم نے پہلے تجھے قبول کر لیا جب اس دولت سے مشرف کیا پھر جا اور جو زائر تیرے ساتھ ہیں کہ تم سب بخشے گئے۔

حکایت منصور دوانقی جب حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا امام مالک سے پوچھا دعا کے وقت قبلہ کی طرف منہ کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف فرمایا اپنا منہ حضرت کی طرف سے کیوں پھیرتا ہے۔ وہ تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا خدا کی جناب میں وسیلہ ہے ان کی طرف منہ کر کے درخواست شفاعت کی کر وہ تیری شفاعت جنابِ الٰہی میں عرض کریں گے۔ اور یہ آیت پڑھی وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الآیہ

سوم یہ آیت پروردگار کی کمال عنایت پر دلالت کرتی ہے کہ ہمیں ایسے مہربان پیغمبر کی امت میں کیا پھر ہماری محبت اور ہماری مغفرت کی خواہش ان کے دل میں پیدا کی پھر ان سے وعدہ کیا اگر تم گناہ گارانِ امت کے لیے استغفار کرو گے

marfat.com

تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا۔ اور ان پر رحم فرماؤں گا۔ چنانچہ وہ جناب بمقتضائے اس محبت کے ہمارے لیے ہر روز ستّر بار استغفار کرتے اور خدا کی رحمت سے امیدِ واثق ہے۔ کہ استغفار آپ کی ہمارے حق میں قبول فرمائے اور ہمارے گناہ بخش دے۔ کہ کریم جس سے وعدہ کرتا ہے وفا فرماتا ہے ولنعم ما قیل[1] ؎

اللہ کریم ست[ن] و رسول او کریم　　صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

ایک روز سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب باری میں عرض کیا الٰہی میری امت کا حساب میرے تعلق سے کر کہ سوا میرے ان کے گناہوں سے کوئی خبردار نہ ہو۔ حکم آیا اے محمد وہ تیری امت اور میرے بندے ہیں میں تجھ سے زیادہ مہربان ہوں۔ ان کا حساب اور کے متعلق نہ کروں گا۔ تاکہ تو بھی ان کے گناہوں سے خبردار نہ ہو۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کو منادی ندا کرے گا۔ اے امت محمد! میں نے اپنا حق تمھیں معاف کیا۔ تم اپنے حق ایک دوسرے کو معاف کرو اور بہشت کو چلے جاؤ۔

اے عزیز! اگرچہ گناہ حد سے بڑھ گئے۔ مگر فتوای لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ سب گنہ گاروں کے واسطے کافی ووافی ہے۔ اور لَا يَيْأَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ سب مفلسوں کے لیے دستاویز کامل بخشنے والا موجود ہے پھر ہراس کس بات کا ہے۔ اگر تو خرابات ہوا میں قید ہے ملائکہ معصومین مصلائے مقدس پر بیٹھے تیرے حق میں استغفار کرتے ہیں وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو تو لوث معصیت سے آلودہ ہے،

---

[1] بمصداق قول مشہور و معروف الکریم اذا وعدہ وفا یعنی کریم جس وقت وعدہ کرتا ہے فوراً اسے پورا فرماتا ہے۔ ۱۲۔ مولٰنا محمد حامد علی شاہ آبادی۔

[ن] یارب تو کریمی و رسول تو کریم۔

marfat.com

دریائے کرم تیرے پاک کرنے سے بہہ رہے ہیں اس لطف وکرم کو دیکھ کہ تو ظلم کرتا ہے۔ ادھر سے فضل ہوتا ہے۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ایک بار عتاب کرتے ہیں تو بیس مرتبہ مہربانی فرماتے ہیں اور جو ایک بار خوف کے ستاتے ہیں تو دس طرح تیرے دلِ مجروح پر مرہم تشفی کا رکھتے ہیں کبھی کہتے ہیں نَبِّئْ عِبَادِیْ اِنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ میرے بندوں کو خبر کر دے کہ میں ہی بیشک بخشنے والا مہربان ہوں اور کبھی فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ کبھی ارشاد ہوتا ہے۔ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ تمھارے پروردگار نے رحمت اپنے اوپر مقرر کی۔ اور کبھی کہتے ہیں رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ میری رحمت ہر چیز کو عام ہوئی۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں۔ تو بہت روؤ اور تھوڑا ہنسو اور روتے اور ماتم کرتے جنگل کو نکل جاؤ حکم آیا میرے بندوں کو میری رحمت سے کیوں ناامید کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی رحمت سو حصّے ہے ایک حصّہ دنیا میں اور ننانوے حصّہ آخرت میں

اے عزیز! اس دن کوئی ہلاک نہ ہوگا مگر جو ازل میں ہلاک ہوا۔ اس روز خدا اپنے بندوں پر اس قدر رحمت کرے گا کہ شیطان بھی بار بار گردن اٹھا کر دیکھے گا شاید آج مجھے بھی بخش دیں گے اور میرے گناہوں سے بھی درگذر فرمائیں گے۔ ایک اعرابی نے حضرت سے عرض کیا قیامت کے دن حساب بندوں کا کون لے گا؟ فرمایا خدائے تعالیٰ یہ سن کر ہنسا اور کہنے لگا کہ خدائے تعالیٰ کریم ہے اور کریم جب قدرت پاتا ہے معاف فرماتا ہے۔ اور جب حساب کرتا ہے سختی نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا اعرابی فقیہ ہے سچ کہتا ہے خدا سے زیادہ کوئی کریم نہیں۔ کسی لڑائی میں ایک لڑکا قید ہو کر آیا وہ دھوپ میں کھڑا تھا۔ ماں اس کی خیمہ سے دوڑی اور گود میں اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا

marfat.com

صحابہ یہ حال دیکھ کر بے چین ہوئے ۔ آپ نے فرمایا خدائے تعالیٰ تم پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے ۔ یہ بات سن کر ایسے خوش ہوئے کہ کبھی نہ ہوئے تھے ۔

اے عزیز ! انصاف کر ایسے مالکِ مہربان کی نافرمانی کرنا اور اس کا حکم نہ بجا لانا کیسی سخت بے حیائی ہے ۔ اگر اس احسان فراموشی پر اس نے نظر فرمائی ۔ یقین جان تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا ۔ کہ جس طرح رحم و کرم اس کا بے انتہا ہے قہر و غضب بھی اس کا نہایت نہیں رکھتا فرشتے مقرب اور پیغمبر اولوالعزم اس کے خوف سے تھراتے ہیں اور بڑے بڑے عارف و عالم اس کے قہر سے بید کی طرح کانپتے ہیں ۔ آدم علیہ السلام ایک خطا پر تین سو برس رو رو کے عمر بھر شرم سے آسمان کی طرف منہ نہ کیا اگر تمام عالم کے آنسو جمع کیے جائیں آدم علیہ السلام کے آنسو زیادہ نکلیں ۔ حضرت داؤد علیہ السلام پیغمبر ہمیشہ آدھی رات عبادت کرتے اور آدھی رات سوتے جب سے خطا میں مبتلا ہوئے سو نایک قلم موقوف ہو گیا جب کھانا کھاتے اس قدر روتے کہ آنسو کھانے میں مل جاتے ۔ روتے روتے آنکھوں میں ناسور ہو گئے ۔ اور آنسوؤں کے بہنے سے رخساروں میں حلقے پڑ گئے ۔ جب روز نوحہ کا آتا منادی ندا کرتا آج داؤد اپنے حال پر روتے جاتے ہیں ۔ جسے نوحہ ان کا سننا ہو جنگل کو جائے آدمی بستیوں سے اور پرند گھونسلوں سے اور وحشی جنگلوں سے اور دام و دد پہاڑوں سے آتے آپ اول اپنے مالک کی ثناء کرتے ۔ پھر بہشت و دوزخ کا ذکر فرماتے ۔ اور اپنی خطا پر اس قدر روتے کہ لوگ ان کے رونے پر خوفِ خدا اور خوف دوزخ سے روتے روتے مر جاتے ایک دن تیس ہزار آدمی مر گئے ۔ اور دو لونڈیاں آپ کو پکڑے رہتیں ۔ کہ اعضاء بدن کے خوفِ خدا سے بکھر نہ جائیں ۔

یحییٰ بن ذکریا علیٰ نبینا و علیہم السلام جنگل میں جا کر رویا کرتے ۔ ایک روز حضرت ذکریا آپ کے پیچھے گئے ۔ دیکھا کہ پیاس سے بے تاب ہیں ۔ اور نہر اردن میں پاؤں

marfat.com

ڈالے کہہ رہے ہیں۔ الٰہی قسم تیری عزت کی جب تک تو مجھے میرا ٹھکانا نہ بتلا دے گا پانی نہ پیوں گا اور اس قدر روئے کہ منہ کا گوشت گل کر گر پڑا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے خوف سے شب و روز کانپتے اور رویا کرتے تھے۔ جب نماز کو کھڑے ہوتے جوشِ دل کی آواز ایک میل تک جاتی۔ ایک روز جبرائیل علیہ السلام پیام لائے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اے ابراہیم! اس قدر کیوں روتا ہے؟ کہیں تو نے دوست سے دوست کو ڈرتے دیکھا ہے۔ کہا اے جبرائیل جس وقت اپنی خطا پر نظر کرتا ہوں سب دوستی بھول جاتا ہوں۔

صدیق اکبر نے باوجود اس قربت و منزلت کے ایک پرندے سے کہا کاش میں بھی تجھ سا ہوتا اور آدمی نہ پیدا کیا جاتا۔ ابوذر کہتے ہیں کاش میں بھیڑ ہوتا کہ کاٹا جاتا عمران بن حصین کہتے ہیں کاش میں راکھ ہوتا کہ آندھی مجھے اڑا لے جاتی۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں کاش دنیا میں میرا نام و نشان نہ ہوتا۔ اور صدیق اکبر فرماتے اے لوگو! رو و اور جسے رونا نہ آئے بزور رونے پر متوجہ ہو۔ لکھا ہے ایک رات آپ نماز میں قرآن پڑھتے تھے جب اس آیت پر پہنچے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ اس قدر روئے کہ صبح ہو گئی۔ اور آنسو آنکھ سے جاری تھے۔ کسی نے پوچھا آپ اس قدر کیوں روتے ہیں؟ فرمایا بہشت ہماری جان و مال کی قیمت ہے۔ شاید قیامت کے روز پروردگار تعالیٰ اس جنسِ ناکارہ کو جس میں ہزاروں عیب اور نقصان ہیں بحکم خیار عیب رد فرمائے اور وہ قیمت کامل کہ اس بیع کی حیثیت سے کروڑوں درجہ زائد ہے عنایت نہ کرے کیسا خمیازہ ہو ؎

قدسی نہ دانم چون شود سودائے بازار جزا
او نقد آمرزش بکف من جنس عصیاں در بغل

marfat.com

عمر بن الخطاب کہ مشرف بہ تشریف لو کان بعدی نبی[1] لکان عمر
میں قرآن سن کر اکثر بے ہوش ہو جاتے کہ لوگ ان کی عیادت کو آتے اور روتے روتے
ان کے منہ پر دو خط سیاہ پڑ گئے تھے ۔ اکثر فرمایا کرتے کاش عمر پیدا نہ ہوتا ایک
روز راہ میں جاتے تھے کوئی شخص قرآن پڑھ رہا تھا جب اس آیت پر پہنچا اِنَّ عِذَابَ
رَبِّكَ لَوَاقِعٌ بیشک تیرے رب کا عذاب البتہ واقع ہوگا خچر سے اُترے اور دیوار
سے تکیہ لگا کر دیر تک بیٹھے رہے ۔ لوگ اٹھا کر لے گئے ۔ مہینہ بھر بیمار رہے کسی
نے منصور بن مخرمہ کے سامنے یہ آیت پڑھی یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ
وَفْدًا وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا رو رو کر فرمایا میں متقی نہیں مجرم ہوں ۔
ایک بار پھر سنا دے اس نے پھر پڑھی ایک چیخ ماری اور انتقال فرمایا ۔ عطاء سلمی
نے خوفِ الٰہی سے چالیس برس آسمان کی طرف نگاہ نہ کی ایک دن نگاہ اُٹھ گئی ۔
دہشت سے گر پڑے عطا کہتے ہیں اگر آگ بھڑکائی جائے اور منادی ندا کرے، جو
اس آگ میں گر جائے ہمیشہ کو فنا ہو اور حسابِ روز قیامت سے نجات پائے واللہ
مجھے ایسی خوشی ہو کہ آگ میں گرنے سے پہلے شادی مرگ ہو جائے ۔ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی عصمت سے زمین و آسمان آراستہ ہوا اور خطبۂ سلطنتِ
دارین ان کے نام نامی پر پڑھا گیا ۔ خدا کے عدل سے اس قدر ڈرتے کہ اگر ایک ذرہ
ان کے درد و غم کا خلق پر چمکتا کسی کے دل میں خوشی کی بو نہ آتی ۔ ہر روز ستر بار سو بار
کلاہ خواجگی سر سے اتارتے ۔ اور ہزار عجز و نیاز سے استغفار کرتے ؎

جگر خون می شود زین یاد مارا　　ز استغنائے حق فریاد مارا

---

[1] فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی نبی میرے بعد اللہ تعالیٰ کو پیدا فرمانا منظور ہوتا تو عمر بن خطاب
اس مرتبے کے سزاوار تھے ۱۲ مولوی محمد حامد علی شاہ آبادی ۔

marfat.com

اے عزیز! تو نے سنا پیغمبروں اور صدّیقوں کا خدا کے خوف سے کیا حال تھا تجھے باوجود اس خطا کاری اور روسیاہی کے کس بات پر اطمینان ہے کہ قہار مطلق کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کے قہر و غضب سے نہیں ڈرتا۔ عمر تیری چالیس سے زیادہ ہوئی۔ مگر عاقبت کی کچھ فکر نہ کی۔ وہ وقت آیا کہ آبِ دیدہ سے وضو کر کے بہ کمال عجز و زاری اپنے مالک سے عرض کر الٰہی تو غفار ہے اور میں گنہ کار۔ گنہ گار کا ٹھکانا تیرے در کے سوا کہاں ہے۔ الٰہی اب یہ روسیاہ تیرے در پر آ پڑا ہے محروم نہ رکھ کہ تو جسے محروم کرے گا کہیں کا نہ رہے گا ؎

الٰہی عبد العاصی اتاک　　مقرا بالذنوب قد دعاک
فان ترحم فانت لذاک اہل　　دان تنظر و فمن یرحم سواک

اگرچہ مجھ سے بندگی نہ ہوئی۔ مگر تیرا بندہ ہوں تیری بے نیازی سے خائف اور تیری بندہ نوازی کا شرمندہ ہوں الٰہی اگرچہ طاعت میری ناقص ہے مگر اجر کامل عنایت فرما۔ کہ تو کریم ہے اور کریم دیتے وقت نقصانِ خدمت پر نظر نہیں کرتا الٰہی میرے گناہوں پر نظر نہ کر اپنے فضل و کرم کو دیکھ کہ ان سے کہیں زیادہ ہے۔ ایک قطرہ تیرے دریائے کرم کا ہزاروں دفتر معصیت کے دھو سکتا ہے ؎

گناہ من اگر از حد بیرون ست　　ہزاروں بار زان فضلت فزون ست
اگر باشد دو صد خرمن گناہم　　توانی سوختن از برق آہم
اگر باشد ز عصیان صد کتابم　　توانی شستن از چشم بر آبم

الٰہی اگرچہ میرے گناہ حد سے گذر گئے لیکن تیرے رحم و کرم کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتے ؎

خدایا رحمتت دریائے عام ست　　وزانجا قطرہ مارا تمام ست
اگر آلایش خلق گناہگار　　فرو شوئی ازاں دریا بے کبار

marfat.com

نگردد تیرہ آن دریا زمانی وزو روشن شود کار جہانی

الٰہی تو فرماتا ہے اے فرزند آدم جب تک تو مجھ سے دعا کرے گا اور بخشش کی امید رکھے گا میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا ۔ اور جو تیرے گناہ آسمان تک پہنچیں گے اور پھر مجھ سے بخشش چاہے گا میں بخش دوں گا ۔ اور مجھے کچھ پروا نہیں اگر تو زمین کے برابر گناہ کرے گا اور شرک نہ کرے گا میں زمین کے برابر تیرے لیے بخشش کر دوں گا اور مجھے کچھ پروا نہیں سو میں نے بہت گناہ کیے اب شرمندہ ہو کر تیرے در پر حاضر ہوا اور تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور امید بخشش کی رکھتا ہوں ۔ الٰہی میں نے سنا ہے قیامت کے دن دو شخص دوزخ سے نکالے جائیں گے ۔ تو فرمائے گا جو ان پر گذرا ان کے فعل کا بدلہ تھا میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا ان دونوں کو پھر دوزخ میں لے جاؤ ایک جھپٹ کر دوزخ کی طرف چلے گا ۔ اور دوسرا ٹھہر ٹھہر کر حکم ہوگا انھیں پھر لاؤ اور سبب اس شتابی اور توقف کا دریافت کرو ۔ پہلا کہے گا خدایا اس قدر تکلیف و مصیبت نافرمانی سے اٹھا چکا تھا اب بھی تعمیل حکم میں تاخیر کرتا دوسرا عرض کرے گا الٰہی میں تجھ سے یہ توقع نہ رکھتا تھا ۔ کہ مجھے دوزخ سے نکال کر پھر ڈالے گا ۔ حکم ہوگا انھیں بہشت میں لے جاؤ ہم نے قصور دونوں کا معاف فرمایا ۔ اے میرے رب ! میں بھی تجھ سے یہ امید نہیں رکھتا کہ تو باوصف اس فضل و کرم کے مجھ سے گناہوں پر مواخذہ کرے گا ۔ الٰہی میں نے کیمیائے سعادت میں دیکھا ہے ۔ کسی نے یحییٰ بن اکثم کو خواب میں دیکھا پوچھا جناب باری نے تم سے کیا کیا ۔ کہا جب میں گیا مجھ سے فرمایا اے شیخ ! تو نے یہ یہ کام کیا ۔ اس وقت کمال ہراس اور خوف مجھ پر غالب ہوا ۔ عرض کیا مجھے عبدالرزاق نے معمر سے ۔ معمر نے زہری سے ۔ انھوں نے انس سے انھوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انھوں نے جبرائیل سے ۔ جبرائیل نے تجھ سے خبر دی کہ تو فرماتا ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ میں بندہ سے وہ کرتا ہوں جو کچھ بندہ مجھ سے امید رکھتا ہے اور میں تجھ سے

marfat.com

امید رحمت و کرامت کی رکھتا تھا ۔ نہ یہ کہ مجھے حساب میں سخت پکڑے گا۔ فرمایا جبرائیل نے سچ کہا میرے پیغمبر نے سچ کہا، انس نے سچ کہا، زہری نے سچ کہا معمر نے سچ کہا، عبدالرزاق نے سچ کہا میں نے تجھ پر رحم کیا۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر رحمت و کرامت کا خلعت مجھے عنایت ہوا۔ اور بہشت کے خادم میرے سامنے کھڑے ہوئے اس وقت مجھے ایسی خوشی ہوئی کہ کبھی نہ ہوئی تھی۔ سو اَے میرے مولیٰ اے میرے مالک اے میرے پالنے والے! مجھے انواع نعمت اور کرامت سے پالنے والے، اے رحیم اے کریم اس گناہ گار روسیاہ بندے نے یہ روایت ایک عالم کی کتاب میں دیکھی اور یہ بات تیرے رحم و کرم سے کچھ بعید نہیں کہ تو سب چیز پر نظر رکھتا ہے۔ اور جو چاہے کر سکتا ہے میں بھی تجھ سے رحم و کرم کی امید رکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو مجھے حساب میں سخت نہ پکڑے گا یحییٰ بن اکثم کی طرح مجھے خلعت کرامت و رحمت کا عنایت کر اور دوزخ سے محفوظ رکھ بہشت میں داخل فرمانا مجھے بھی ان کی طرح خوشی ہو

وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ وَاَنْتَ عَلٰى مَا تَشَآءُ قَدِيْرٌ

marfat.com

باب ۴

جمالِ مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم

قال اللہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا

اے نبی ہم نے تجھے بھیجا اور گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور خدا کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چراغ چمکتا۔

فائدہ ؎ علماء نے اس جگہ چار وجہ تشبیہ کی بیان فرمائیں۔

اوّل۔ جس طرح چراغ سے تاریکی دور ہوتی ہے اور مکان روشن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود ذی جود سے کفر و شرک کی تاریکی دور ہوئی اور تمام عالم نور ایمان و عرفان سے منور اور روشن ہو گیا۔

دوم جس گھر میں چراغ ہوتا ہے اس میں چور نہیں جاتا اسی طرح جس دل میں حضرت کی محبت کا چراغ روشن ہے وزد متاع ایمان یعنی شیطان اس پر قابو نہیں پاتا

سوم چراغ کا نور خانہ تیرہ کو روشن کرتا ہے اور آپ کی محبت کا نور تیرے دل کو روشنی بخشتا ہے۔

چہارم جس گھر میں چراغ ہوتا ہے۔ وہاں بیٹھنے سے جی نہیں گھبراتا ہے اسی طرح جس دل میں حضرت کی یاد ہے غم والم اس کے پاس نہیں آتا اور بعض مفسرین سراجًا منیرًا کو آفتاب سے تفسیر کرتے ہیں اور آیۃ تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ

marfat.com

بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا کو اس تفسیر کی دلیل ٹھہراتے ہیں اس تقدیر پر وجہ تشبیہ کی یہ ہے۔ کہ جس طرح سورج کا نور تمام عالم میں محیط ہے اسی طرح سارا جہان آپ کے نور سے منور ہے اور جس طرح خدائے تعالیٰ نے ستاروں کو مسافروں کی راہنمائی کے واسطے بنایا اور آفتاب اُن بات میں ان سے ممتاز فرمایا۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کو گمراہوں کے واسطے بھیجا اور ہمارے حضرت کو اس بات میں اور تمام فضائل و کمالات میں ان سے افضل و اکمل کیا۔ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی یعنی اے محمد! قسم تیرے روئے روشن کی کہ صبح کے مانند روشن و تاباں ہے۔ اور قسم تیرے زلف مشکیں کی کہ رات کی طرح سیاہ ہے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن پکڑا۔ طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی "طا" کے عدد نو اور "ہا" کے پانچ ہیں۔ نو اور پانچ چودہ ہوتے ہیں جنی اے چودھویں رات کے چاند ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ تو شقت میں پڑے۔ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی۔ شفا میں امام جعفر صادق سے نقل کرتے ہیں نجم سے ذات پاک اور دل مبارک مراد ہے مُلّا علی قاری اس کی شرح میں کہتے ہیں آپ کا دل بھی نور ہے اور بدن بھی نور بلکہ سب انوار اس سے روشن ہیں۔ آپ نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ نُوْرًا اور خدائے عزوجل نے انھیں نور فرمایا تو بدن شریف کے نور ہونے میں کیا شبہ باقی رہا۔ پس معنی آیت کے یہ ہیں قسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ان کے دل کی وہ گمراہ نہ ہوئے۔ اور نہ بے راہ چلے جو لوگ راہ و رسم محبت سے واقف ہیں لطف اس قسم کا جانتے ہیں کہ جس طرح محبّ اپنے محبوب کی قسم کھا کر اس سے الزام دفع کرتا ہے۔ یہاں بھی وہی قاعدہ ہے۔ گویا ارشاد ہوتا ہے مجھے اپنے پیارے محمد کی قسم ہے وہ ان باتوں سے پاک اور منزہ ہے۔ اور سُلَمِیْ تفسیر حقائق میں طارق اور نجم ثاقب سے بھی ذات بابرکات مراد

marfat.com

لیتے ہیں۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں اول عام پھر خاص سے تعبیر کرنا تفخیم شان کے لیے ہے۔ اور اس مضمون کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہدایت بجمیع اصنافہا آپ کی طرف راجع ہے۔ امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری اور مسلم بن حجاج نیشاپوری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَزْھَرَ اللَّوْنِ یعنی رنگ آپ کا کمال روشن تھا۔ کَانَ عَرَقُہُ اللُّؤلُؤ گویا آپ کا پسینہ موتی ہے۔ اِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ جب چلتے پاؤں بقوت اٹھاتے یعنی دلیروں اور اقویا کی طرح مَا مَسَسْتُ دِیْبَاجَۃً وَّلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْکًا وَلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ میں نے کہا کوئی دیباجہ وحریر حضرت کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہ چھوا اور کوئی مشک وعنبر آپ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہ سونگھا۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اَضْحِیَانَ میں نے حضرت کو شب ماہ میں دیکھا فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ پھر میں نے شروع کیا کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو اور آپ پر سرخ دھاری دار حلہ تھا پس ناگاہ مجھے حضرت چاند سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ یعنی میں نے کوئی شے حضرت سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھی گویا آفتاب ان کے چہرہ میں رواں ہے۔ ابو ہریرہ سے بھی یہی منقول ہے۔ جب حضرت ہنستے

marfat.com

دیواریں روشن ہو جاتیں اور آپ کے دانتوں کا نور دھوپ کی طرح ان پر پڑتا۔ بعض صحابہ سے منقول ہے خوشی کے وقت چہرہ مبارک اس قدر چمکتا کہ دیواروں کا عکس اس میں نظر آتا اور ابن عباس فرماتے ہیں اِذَا تَکَلَّمَ رُؤِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاہُ جب آپ کلام کرتے یہ معلوم ہوتا گویا نور آپکے اگلے دانتوں سے نکل رہا ہے۔ بعض صحابہ کہتے ہیں اگر تو حضرت کو دیکھتا تو یہ معلوم ہوتا گویا آفتاب طلوع کرتا ہے۔ ایک بار عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ خوب صورت ہیں یا یوسف؟ فرمایا میں ملیح زیادہ ہوں اور وہ خوب گورے تھے۔

نکتہ نمک کا خاصہ ہے کہ ہر چیز کو اپنے مزے پر لے آتا ہے۔ اور جس کھانے میں پڑتا ہے اسے مزے دار کر دیتا ہے۔ اس لیے حکیم مطلق نے اس ہادیٔ برحق کو ملیح کہا تا ایک عالم کو اپنی کیفیت سے متکیف اور مذاق معرفت سے بہرہ مند اور مشرف کریں۔ بروایت صحیحہ ثابت ہوا حضرت جس سے مصافحہ کرتے خوشبو مشک کی اس کے ہاتھ سے آتی۔ اور جس بچہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے اس کے سر سے عرصہ تک خوشبو نہ جاتی۔ جس گلی سے گذرتے لوگ خوشبو سے پہچانتے کہ ہمارے حضرت اس طرف سے تشریف لے گئے ہیں۔ اُمِّ سلیم آپ کا پسینہ شیشے میں جمع کرتیں اور کپڑوں میں لگاتیں مشک اور عطر سے زیادہ خوشبو پاتیں ایک عورت کو تھوڑا پسینہ عنایت ہوا۔ جب کپڑوں میں ملتی تمام گھر مہک جاتا یہاں تک کہ لوگ اس کے گھر کو بَیْتُ مُطَیَّبَہ کہتے اور کئی پشت تک اس کی اولاد میں خوشبو باقی رہتی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن حضرت نے اپنا ہاتھ میرے رخسار کو لگایا اُسی طرح خوشبو اور سردی محسوس ہوئی گویا ابھی صندوقچہ عطر فروش سے نکلا ہے وائل بن حجر کہتے ہیں میں نے حضرت سے مصافحہ کر کے اپنا ہاتھ سونگھا۔ مشک سے زیادہ خوشبو آتی تھی محمد بن سعید مطرف نے خواب میں دیکھا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

marfat.com

ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔ بیدار ہوئے تو تمام گھر مہک رہا تھا۔ اور اس رخسار سے آٹھ دن تک مشک کی خوشبو آتی رہی۔ اور سید قمر الدین اورنگ آبادی خواب میں مصافحہ شریف سے مشرف ہوئے۔ مدت تک مشک کی خوشبو ان کے ہاتھوں سے محسوس ہوتی رہی ؎

زسیم جانفزایت تنِ مردہ زندہ گردد
زکدام باغی اے گل کہ چنیں خوش ست بویت

سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ میں بیمار تھا حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا۔ پھر میرے منہ اور سینہ پر پھیرا۔ اس دن سے اب تک دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے جگر میں پاتا ہوں۔

مسور بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کے ہاتھ کو ہاتھ لگایا۔ ابریشم سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ سرد پایا۔ روایت ہے کہ آپ نے قتادہ بن ملحان کے منہ پر ہاتھ پھیرا ان کا چہرہ ایسا روشن ہوگیا کہ ہر چیز کا عکس اس میں نظر آتا۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ کا حسن عالم سے نرالا تھا اور رنگ بدن نہایت روشن جو آپ کا وصف کرتا چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دیتا۔ اور پسینہ آپ کا چمک اور صفائی میں موتی کے مانند اور خوشبو میں مشک اذخر سے بہتر تھا۔ کعب بن مالک کہتے ہیں جب آپ خوش ہوتے یہ معلوم ہوتا کہ آپ کا منہ ٹکڑا چاند کا۔ کسی نے براء بن عازب سے پوچھا کیا آپ کا منہ تلوار کے مانند چمکتا تھا۔ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح۔ ابنِ ابی ہالہ کہتے ہیں آپ کی گردن مانند چاندی کے صاف تھی۔ علامہ قسطلانی کہتے ہیں یہ سب تشبیہات راویوں کی سمجھ پر واقع ہیں۔ ورنہ درحقیقت چاند اور سورج اور آئینہ کو اس جمالِ باکمال سے کچھ نسبت نہیں ؎

marfat.com

شہسوار من کہ مہ آئینہ دار حسن اوست

تاج خورشید بلندش خاک لعل مرکب ست

جمال یوسفی کہ عالم اس پر شیدا ہے اور نظیر وثانی اس کا جہان میں ناپید، حسن محمدی کا ایک شمہ تصور کیا جائے۔ اِذَا ھُوَ قَدْ اُعْطِیَ شَطْرُ الْحُسْنِ سے یہ مراد ہے کہ اس حسنِ خداداد کا ایک پرتو عالم پر چمکا اس میں سے ایک حصہ یوسف علیہ السلام کو ملا باقی تمام جہان میں تقسیم ہوا۔ ماہ وخورشید وزہرہ ومشتری میں وہی نور درخشاں ہے۔ اور زمین وآسمان وعرش وکرسی اسی کے پرتو سے روشن وتاباں اسی کے فیض سے چمنِ دنیا تازہ اور سیراب ہے۔ اور اسی کی آب وتاب سے گلشن جنت سرسبز وشاداب، پروانہ اسی کی جھلک شمع میں پاتا ہے کہ دل وجان سے ان پر نثار ہے۔ اور مرغِ چمن اسی کا رنگ گل میں دیکھتا ہے۔ کہ قذاق گلزار سے ناگوار جملہ ارواح واجسام ظل اس جمال سراسر نور کے اور تمام انوار ارضی وفلکی عکس اس نور سراپا ظہور کے ہیں ؎

ای روضہ بہشت زکویت حکایتے

شرح جمالِ حور زر دیتار وائیتے

انفاس عیسیٰ از لب لُعت لطافتے

آب خضر ز نوش دہانت کنایتے

ہر چند اس کا عکس ہر رنگ میں چمک رہا ہے مگر حقیقت وماہیت ادراکِ عقول سے برتر اور وراء ہے صانع باکمال نے اس جمال کو اپنے دیکھنے کے لیے بنایا اور اپنی محبوبیّت کے لیے پسند فرمایا۔ عقول بشریہ کی کیا تاب جو اسے ادراک کریں اور اس کی حقیقت وماہیت دریافت کرسکیں۔ شپر آفتاب کو کب دیکھ سکتا ہے اور سایہ نور کے مقابل کب آسکتا ہے۔ علامہ قرطبیؒ کہتے ہیں آپ کا جمال کسی پر ظاہر نہ ہوا۔ اگر

marfat.com

ظاہر ہوتا کوئی شخص دیکھنے کی تاب نہ لاتا اور ثابت ہے کہ جبرائیل امین خدمت مرسلین میں بصورت وحیہ کلبی آیا کرتے تھے۔ صورت اصلی ان کی کسی کو نظر نہ آتی ایک بار ابنِ عباس نے دیکھ لی تھی۔ بسبب شرف صحبت وقرابت حضرت کے اس وقت محفوظ رہے مگر آخر عمر میں نابینا ہو گئے۔ اگر حور بہشت کا ایک کنگن دنیا میں ظاہر ہو جائے اس کی روشنی نورِ آفتاب کو اس طرح محو کر دے جیسے آفتاب کی روشنی ستاروں کو چھپا دیتی ہے۔ پس صورتِ محمدی کہ ہزار درجہ صورت جبرائیل وجمال حور سے روشن تر اور لطیف تر ہے۔ کس طرح نظر آئے اور اسے دیکھنے کی کون تاب لائے۔ ؎

کیا منہ ہے آئینہ کا تیری تاب لا سکے
خورشید پہلے آنکھ تو تجھ سے ملا سکے

مگر ہر شخص اس جمالِ باکمال کو اپنے حال کے موافق دیکھتا ایک دن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے ماہِ بنی ہاشم دنیا میں کوئی شخص آپ سے زیادہ خوب صورت نہ پیدا ہوا۔ فرمایا تو سچ کہتا ہے۔ ابوجہل نے کہا مجھے تم سے زیادہ بدشکل کوئی نظر نہیں آتا۔ فرمایا تو سچ کہتا ہے۔ صحابہ نے تعجب سے کہا یا رسول اللہ! یہ کیا فرمایا۔؟ ارشاد ہوا ہر شخص مجھے اپنے ایمان کے موافق دیکھتا ہے۔ یعنی ابوبکر کی نگاہ میں تمام جہان سے خوبصورت اور ابوجہل کو سب سے زیادہ بدصورت معلوم ہوتا ہوں۔ وللہ درمن قال ؎

ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند　　بقدر بینش خود ہر کسی کند ادراک

اگر چشم ظاہر اسے دیکھ سکتی رویت میں تفاوت نہ ہوتا اور یہ تفاوت اس سبب سے نہیں کہ مرئی میں تغیر یا اس کے ظہور میں قصور ہے۔ بلکہ درحقیقت دیکھنے والے کا نقصان اور اس کی نظر میں فتور ہے ؎

گر نہ بیند بزور شپرۂ چشم　　چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

اس مقام سے ایک اور دقیقہ بھی حل ہوتا ہے۔ کہ وہ جمال باکمال خواب میں بھی

marfat.com

بقدر ایمان و استعداد خواب دیکھنے والوں کے مختلف احوال پر نظر آتا ہے یہ خواب جھوٹا نہیں ہوتا۔ جس نے دیکھا بے شک حضرت کو دیکھا مگر دیکھنے دیکھنے میں فرق ہے کما لا یخفی علاوہ بریں کوئی محب نہیں چاہتا کہ محبوب کا حسن دوسرے کما حقہ ظاہر اور جوا دا میرے ساتھ ہے کوئی اور بھی اس میں شریک ہو منتل الیہ نتیلا یعنی تمام عالم سے انقطاعِ کلی کر کے میری طرف ٹوٹ رہ اور کسی سے کام نہ رکھ۔ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ خَلَقْتُ لِاَجْلِكَ میں عربی ہوں اور تو جو کچھ میرے اور تیرے سوا ہے میں نے تیرے لیے پیدا کیا ہے۔

اے عزیز! ہر چند حقیقت اس جمال دلربا کی دریافت نہیں ہو سکتی۔ لیکن بحکم مَالَا یُدْرَكُ كُلُّهٗ لَا یُتْرَكُ كُلُّهٗ بقدر اپنی استعداد کے مدح و ثنا اس کی موجبِ سعادت ہے۔ اگر رعایت ادب اور پاس شریعت ہاتھ سے نہ دیں اور یہ امر نہایت دشوار ہے ؎

بر کفی جامِ شریعت بر کفی سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

اب قلم و زبان تصویرِ مطلب میں مشغول ہوتا ہے ؎

اِنْ نِلْتَ یَا رِیْحُ الصَّبَاءِ یَوْمًا اِلٰی بَیْتِ الْحَرَامْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیِّ الْمُحْتَرَمْ
مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰی مَنْ وَجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰی
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰی مَنْ كَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ
سر انوار ستر ستر الٰہی مخزن اسرار نا متناہی
درج گوہر نبوت برج سپہر رفعت
سب سے بلند و بالا

marfat.com

ہمسر اس کا دیکھا نہ سنا، فرر رسالت اس سے پیدا ، اور افسر شفاعت اس پر زیبا، سرفرازانِ عالم اس کی سرکار میں فرق ارادت زمین انکسار پر رکھتے ہیں۔ اور سرشاران بادۂ نخوت اپنی سرکشی اور خود سری سے توبہ کرتے ہیں ؎

تاجِ خورشید ہمیشہ ہے اسی سے پر نور
سر تسلیم جھکے رہتے ہیں سر اس کے حضور

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ۔

جبیں نور آگیں لوحِ سیمیں یا مشرقِ خورشید ہے۔ اور لوحِ سیمیں جبین بیاض بیت ابرد یا مطلع ہلالِ عید، ماہِ سیمیں عذار اس کی صفائی کا بندہ، اور زر مغربی آفتاب اس کی رنگینی سے شرمندہ۔ یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ۔

ابروئے دلنشیں، لوحِ جبیں کے قریں، مطلع نجم سعادت، موج بحر لطافت مدتسمیہ صباحت، حرم حریم ملاحت، بیت حمد کبریا، جواہر آئینہ مصفا، سفینہ نجات نوح، کلید ابواب فتوح، فلک پر خم اس کعبہ کے گرد طواف کناں، اور ہلال عید اس طاق حرم پر جان و دل سے قربان، دل زاہد اس نوشہ عافیت میں چلہ نشیں، اور کمان دار فلک اس کے حضور سر بر زمین، تیر فضا اس کے اشارہ پر چلتا ہے، اور سینہ ماہ دو ہفتہ اس کے تیر محبت سے خستہ، تو دہ خاک سے قاب قوسین تک شہرت ہے، اور گاہ زمین سے اسد فلک نشانہ تیر محبت ؎

ہر مہینہ میں بنا عکس مہ نو اس کا
زیب طاق حرم کعبہ ہے پر تو اس کا

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ، مژگان دلستان اعراب قرآن ہیں، بارگ جاں مشتاقان، جوہر آئینہ عارض تاباں شعاع، خورشید روئے درخشاں صحرائے عرب اس مژہ مشک فام کی خوشبو سے رشک تاتار، اور گریبان سحر اس تارِ

marfat.com

شعاعی کے سودائے محبت میں تاتار، کماندار چرخ اس کے تیر محبت کا گھائل، اور نیزہ باز فلک اس کے پیکانِ عشق سے بسمل یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ چشمِ نرگسین

اور دیدہ سرگیں، گنجینہ نگاہِ حق بین، آئینہ تجلی رب العالمین، نرگس گلزار جمال مراءت حسن لایزال، بیننده جمالِ کبریا، ناظورہ دیوان اصطفا، مخزن انوار واسرار منظور نظر اولی الابصار، قرۃ العین حور العین، چشم وچراغ اہل دین، نور عیون اہلِ نظر روشنی چشم ابوالبشر، چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ کہ چشم فلک کو بہ این گردش لیل ونہار اس کا نظر نہ آیا، اور آہوئے حرم نے چین وختن تک ڈھونڈھا، کہیں اس کا مثل نہ پایا، بادام سے تشبیع دینا اسے سراسر بے مغزی، اور آہوئے ختن کی آنکھ سے مشابہ کہنا عین خطا ونادانی اہوانِ چین اگر اس دیدہ نرگسیں کے سامنے آئیں چوکڑی بھول جائیں، اور غزالانِ ختن اگر وہ چشم سرگین دیکھ پائیں۔ عمر بھر اشک حسرت سے بہائیں ابر گہر بار اس کی سیر چشمی کا کاسہ لیں۔ اور کماندار فلک اس کی تیر نظر پہ قربان ہونے کو لیں، گنہگاران امت کو اس سے چشم شفاعت، اور تہی دستانِ عالم چشم داشت عنایت ؎

چراغ کہ تا او نے فروخت نور　　ز چشم جہاں روشنی بود دور
سواد فلک گشت گلشن بدو　　شدہ روشنا چشم روشن بدو

آئینہ ماز اغ اس چشم خدا بیں کا سرمہ بصر ہے، اور کریمہ ما طغیٰ اس دیدۂ سرگیں کا کحل الجواہر، مانگ کوچہ خلد دنیا میں دکھاتی ہے، اور کہکشاں فلک کو راہ بتاتی ہے یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

شعراء کا زلف معنبر کی تعریف میں قافیہ تنگ ہے۔ اور شبدیز فکر کا اس کے میدانِ مدحت میں پائے خرام لنگ، نہ اسے افعی بے جان کہہ سکیں، نہ شب ہجراں سے

marfat.com

تشبیہ دے سکیں ، کہ یہاں ادب سے سرمو تجاوز خلاف ایمان ہے ، اور بال پھر بے باکی سراسر اندھیرا اور وبال جان ۔ بلکہ تشبیہ ان بالوں کی شب قدر سے بھی بے جا ہے اور تمثیل ان زلفوں کی لیلۃ البرأت سے سراسر خطا ، سنبل ژولیدہ مو کو اس طرہ شائستہ سے کیا مناسبت ، اور مشک ختن کو اس گیسوئے عنبرین سے کیا مشابہت ، کہ مشک خون طیبات ہے ، اور وہ لام اسم ذات سایہ اس زلف سیاہ فام کا سینہ ماہ میں نمایاں ہے ۔ اور داغ عشاق خیال نکہت سے غیرت سنبل وریحان ؎

دماغ از تار موئے وتتار ست　　نگہ را باغ روئے او بہار ست

شہباز فکر اس جگہ دام حیرت میں گرفتار ہے کہ ماہتاب سنبلہ میں جا سکتا ہے اور ابر آفتاب پر آ سکتا ہے ، مگر یہ طرفہ ماجرا ہے ، کہ رات دن یک جا ہے ، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ؎

کیا زلف کا قرینہ ہے روئے جناب سے
لبریز دامن شب قدر آفتاب سے

يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهٖ صَلُّوا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

روئے روشن زلف سیاہ میں نمایاں ہے ، یا نور بصر مردمک چشم سے درخشاں ، ماہ دو ہفتہ پر نور عارض سے تاباں ، شمس بازغہ اس کے مدرسہ تنویر میں شمسیہ خواں لعل بدخشاں کا اس کی رنگینی سے دم فنا اور گلستان ارم کا صرصر خجالت سے رنگ ہوا ۔ اس عارضہ پر نور کے عشق میں رنگ رخسار سحر فق ہے ۔ اور سینہ ماہ شق ، مرأت خیال کو سکتہ ، چراغ صبح سسکتا ، مطبخ گلزار سرد ، رنگ شفق زرد ، دل شبنم افسردہ روئے گل پژمردہ ، دریا گریاں ، مرجان بے جان ، آئینہ حیراں ، خورشید سرگرداں ، شمع چراغ سحر ، عقیق خون در جگر ، لالہ خونین کفن ، قمری طوق غم بہ گردن ، یاقوت بے دم ، لعل زیر بار غم ، ید بیضا دست بر دل ، تدرو بے تیغ بسمل ، بلبل کو اس

marfat.com

گلستان خوبی کی یاد میں سبق بوستان فراموش ، اور مرغ چمن اس گل رنگین کے شوق میں روز و شب نالاں و مدہوش ، آئینہ طلب پر اگر وہ سرعرب عکس افگن ہو ، سوز محبت سے گل جائے ، اور ورق گل پر اگر وصف عارض رنگین زیب رقم ہو پیرہن میں پھولا نہ سمائے ۔ یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

ریش مطہر گرد رخسارۂ انور ، ہالہ قمر یا حدول قرآن ہیں ، اور خطِ مبارک مصحفِ عارض پر منہیہ لوحِ محفوظ یا حاشیہ صحیفہ ایمان ، خط شفاعت اسے کہنا زیبا اور فرمانِ بخشش امت سمجھنا روا ، انیس بال سپید اس میں نمایاں ہیں ۔ یا شعاعِ خورشید تاریکی شب میں تاباں ۔ یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

نگاہ ماہِ دو ہفتہ تابش دنداں پر کام نہیں کرتی ۔ اور نظر مہرِ تابندہ کی ان کی چمک دمک پر نہیں ٹھہرتی ۔ ماہتاب ان کے خیال میں رات بھر تارے گنتا ہے ، اور آفتاب سودائے محبت میں تمام دن تنکے چنتا ہے ، نہ انھیں دانہ انار سے تشبیہ دے سکیں ، اور نہ تسبیح ثریا اور عقد پروین کہہ سکیں بلکہ ؎

دندان رشک در ہیں دہنِ رشک درج ہے
بتیس آفتاب ہیں اور ایک برج ہے

یَا اَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

دہن رشک چمن اسرار الٰہی کا خزینہ ، مروارید دندان کا گنجینہ پھول اس گل رعنا کی مشابہت سے شگفتہ دل ۔ اور غنچہ اپنی نارسائی سے دل تنگ اور منفعل کہ ہزار رنگ لاتا ہے مگر مداح دہن اسے منہ نہیں لگاتا ۔ تنگی دہان زنان ناقصات العقل والدین کی صفت ہے ، اور مناسب حال مردان میدان فراخی و وسعت ۔ نور دہن رشک عدن تحت الثریٰ سے ثریا تک منور ، اور آوازہ اس شگاف قلم صنع کا تحریر و تقریر سے باہر ۔ جوہری فلک اس کانِ جواہر کے شوق میں مغموم ۔ اور دہن خوب رویاں

marfat.com

اس کے مقابل کالعدم بلبل خوش نوا نثار طرز تکلم ، اور گل رنگین ادا قتیل جلوہ تبسم۔

یا ایھا المشتاقون بنورجمالہ صلّوا علیہ وآلہ

زبان چشمہ حیوان کی موج روح افزا ہے ۔ یا دائرہ دو ہلال لب میں ایک خورشید جلوہ فرما ، یوسف مصری اس کی مدحت سے شیریں دہاں ، اور طوطی سدرہ اس کی نعمت میں شکر فشاں ؎

حلاوت چاشنی گیراز زبانش بشیرینی مؤظف از بیانش

یاایھا المشتاقون بنورجمالہ صلوا علیہ وآلہ

لب نوش آگیں غیرت انگبیں، اور لعل نوشین رشک قند شیریں ، ورق در احمر، آب روئے گوہر، جان لعل و مرجان ، روح گلزار رضوان ، لطافت موج طراوت ، طراوت جوئبار لطافت ، نام خدا ہر بات اس کی آب خضر سے جانفزا تر، اور ہر کلمہ اس کا معجزہ مسیح سے افضل و برتر ، آب شیریں فرات اس کی حسن و صفائی کے آگے پانی بھرتا ہے ۔ اور شکر لبوں کا اس کے سامنے اپنی گفتار شیریں سے دل کھٹا ؎

کوثر کا اشتیاق میں اس کے یہ حال ہے
گویا وہ تشنہ ہے یہ آب زلال ہے

یاایھا المشتاقون بنورجمالہ صلّوا علیہ وآلہ

گوش حق نیوش ، قطب فلک سے ہمدوش ، اور در یتیم اس کان صباحت کا حلقہ بگوش ؎

اس کان کی ثنا نہیں ممکن زبان سے
دیکھا نہ آنکھ سے نہ سنا ہم نے کان سے

یاایھا المشتاقون بنورجمالہ صلوا علیہ وآلہ

marfat.com

بینی الف ابجد ہے، یا نخل طوبیٰ کا پھل، جوہر آئینہ رو، تیر کمان ابرو، نخل بادامِ جنت موج بحرِ رحمت، شاخ نہال مہربانی، نصف مصحف کی نشانی یا ایھا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ۔

گردن انور فوارہ نور ہے، یا صراحی بلور، شانہ ایک ایک شان و شوکت میں یگانہ، زور و قوت میں یکتائے روزگار، لشکر کشی کو سر دست تیار، جس سے ہاتھ ملائے سلطنت دارین عنایت فرمائے ؎

محیطے چہ گویم کہ بارندہ میغ — بیک دست گوہر دگر دست تیغ
بہ گوہر جہاں را بیا راستہ — بہ تیغ از جہاں داد و دیں خواستہ

ہاتھ موج دریائے کرم ہے، اور دستگیر عاصیان امم، الف الطاف و اکرام شاخ نہال انعام، مفتاح باب رحمت، کلید ابواب جنت، ید بیضا اس گلدستہ فردوس کا ہوا خواہ، اور دست اندیشہ اس کے دامن ثناء سے کوتاہ، پنجہ خورشید رات دن پھرتا ہے۔ مگر پنجہ مبارک کا ہم سر شش جہت اور ہفت کشور میں ہاتھ نہیں آتا، اور سوسن وہ زبان ہر چند شش و پنج کرتا ہے۔ لیکن دو عالم میں ایک شے کو بھی اس مربع نشیں چار بالش یکتائی کی تشبیہ کے قابل نہیں پاتا، مہ نو ناخن کے صفائی سے شرمسار، اور ناخنِ تدبیر اس کی عقدہ کشائی پر نثار۔ یا ایھا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ۔

سینہ مہر گنجینہ حسن و صفا کا خزینہ، لوحِ محفوظ ہے یا مرأت تجلی، صورت علم لدنی کا آئینہ، یا سیم فردوس کی تختی، خطِ سیاہ اس سینہ صاف پر کھنچا ہے، یا دست قدرت نے دست آویز محبت ورق آفتاب پر لکھا ہے۔ شکم مبارک تختہ سیمیں ہے۔ یا لوح صندلیں، الماس کا پرچہ، یا چاند کا ٹکڑا، آئینہ مصفا اس کی صفا سے حیران ہے کہ پشت مبارک اس شکم صاف سے صاف عیاں ہے ؎

marfat.com

ہے سوا بدر سے شان شکم صاف اس کے
چشم اختر بھی جھپک جائے وہ ہے ناف اس کی
ناف حباب دریائے لطافت کا گرداب
یا بحر صفا کا گوہر خوش آب
کاخِ تجلی کا روزن سربستہ ، یا حسن وصفائی کی چشم وا ہے۔
باناف پاک ننھا سا ایک جامِ نور ہے
جس میں زلال چشمہ آب بلور ہے
یا ایھا المشتاقون بنور جمالہ صلّوا علیہ وآلہ۔
طبع نازک اگر باریک بینی بر کمر چست باندھے، اور بال کی کھال اتارے عقدۂ کمر مبارک نہ کھول سکے اس سرمایہ اقبال کو بال کہنا وبال ، اور اس باعث ایجاد کو عنقا سمجھنا محال ، بلکہ شیرازہ مجموعی ہستی کہنا بجا ہے، اور رشتہ حیات مشتاقان لکھنا زیبا
یا ایھا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ۔
مہر نبوت پشت مقدس پر مختوم ہے۔ اور نام خدا اس میں مرقوم ؎
نئے انداز کی یہ مہر ہوئی عالم گیر
ایک سکہ میں کھدا نام شاہنشاہِ وزیر
شاخ نسرین ساق سیمیں پر فدا
اور گل کا اس کی رنگینی دیکھ کر دم ہوا
شمع گر اس مہر طلعت کو دیکھ لے روشنی اس کی کافور ہو جائے اور سکندر اگر اس مراءت تجلی کا وصف سن لے آئینہ اپنا طاق دل سے گرا دے ، سرداران عالم قدم مبارک آنکھوں سے لگاتے ہیں ، اور ارباب بصیرت خاک پائے کحل الجواہر بناتے ہیں بنائے دین اس کے ثبات سے قائم واستوار ، اور طاؤس وطنان باد خرام

marfat.com

نازنین اشکبار ؎

حسن رفتار زمانہ سے جدا اس کا ہے
چرخِ پامال نشانِ کفِ پا اس کا ہے

پشتِ قدم رخسارہ حور سے صاف ، اور کفِ پا لوحِ بلور سے شفاف ، نکہت جسم مشک بُو سے مشامِ جان معنبر ، اور دماغ قدسیان معطر ، اور شمیم گیسوئے عنبرین سے صحن کعبہ رشک چمن ، اور کوچہ ہائے مدینہ غیرت گلشن ، رنگ صفا آئین اس تنِ سیمیں کا نورِ دیدہ صفائی ، اور آئینہ جمال کبریائی ، رنگ روئے خورشید رو بر و اس کے زرد ، اور گرم بازاری آفتاب حضور اس کے سرد ، یاد قامت میں سینہ گلشن سے آہِ سرد بلند ، اور سرو آزاد زنجیر محبت میں پابند ، شمشاد کی کیا بنیاد جو اس کے سامنے سر اٹھائے ، اور نخلِ طوبیٰ میں کیا شاخ جو اس نونہال خوبی سے ہمسری کا دعویٰ کرے ، ہزار داستانِ چمن اگر اس قامتِ موزوں کا وصف سن پائے ، ہزار شاخیں مصرعِ شمشاد میں نکالے اور قمری مسجع سخن اگر اس غیرتِ طوبیٰ کو دیکھے ، الف سرو کو صفحہ خاطر سے مٹائے ، وہ قامتِ زیبا اور قدرعنا نخل میوہ بہار ہے ۔ یا نہال خورشید بار ، رونق نونہالانِ چمن رایت اقبال گلشن ، نونہالِ باغ ارم ، الف اسمِ اعظم ؎

اس اک الف سے ارض بھی ہے اور سما بھی ہے
دنیا کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی ہے

یا ایھا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ

سایہ بلند پایہ اس قد زیبا کا عنقا قاف نایابی ہے ۔ یا سرمہ چشم عدم ، اور ظل ہمایوں اس سایہ خدا کا عین نور یا نور عین نیّر اعظم ، ماہِ منور کے قریب اندھیرا کسی نے دیکھا ہے اور مہر انور کے پاس ، سایہ کب آسکتا ہے ؎

فتادہ سایہ زان خورشید رخ دور کہ باہم راست ناید ظلمت و نور

marfat.com

اگر جسم نورانی کے لیے سایہ فرض کیا جائے۔ تو نور کے سوا کیا نظر آئے۔ اگر وہ سایہ دیدہ اہلِ بصیرت میں نہ سماتا نور معرفت انھیں نظر آتا؟ اور جو وہ ظل ہمایوں آئینہ مہر و مہ میں منعکس نہ ہوتا آسمان انھیں آنکھ کا تارا نہ بناتا۔ مقام اس قامت سراپا عظمت کا اس سے برتر اور اعلیٰ ہے۔ کہ ہمسر اس کا پایا جاوے۔ اور مرتبہ اس جسمِ مبارک کا اس سے بہت بالا ہے کہ پرتو اس کا خاک پر افتادہ نظر آئے۔

یا ایھا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ و آلہ، اللھم صل علیٰ محمد نور الھدیٰ و بدر الدجیٰ وسلم تسلیمًا۔

marfat.com

۵

سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

واضح ہو یہ بیان نہایت نہیں رکھتا ؎

وَانِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ کُنْہَہٗ صِفَاتِہٖ　　وَلَوْاَنَّ اَعْضَانِیْ جَمِیْعًا تَکَلَّمَ

کسی نے ام المومنین محبوبۂ سید المرسلین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے التماس کیا حضرت کے اخلاق سے مجھے خبر دیجیے فرمایا تو دنیا کی سب چیزیں گن دے عرض کیا دنیا کی سب چیزیں کون شمار کر سکتا ہے حق تعالیٰ متاعِ دنیا کو قلیل اور خلق محمدی کو عظیم فرماتا ہے ۔ جبکہ متاعِ دنیا شمار میں نہیں آسکتی تو آپ کے خلق عظیم کا بیان کس سے ہو سکتا ہے ۔ سچ فرمایا مسلمانوں کی ماں نے ، خدا ان کو جزائے خیر دے اور اعلیٰ علیین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے مشرف کرے جبکہ پروردگار آپ کے خلق کو بڑا فرمائے تو بشر کی کیا مجال کہ اس کا بیان کر سکے ؎

وصف خُلقِ کسی کہ قرآنست　　خلق را وصف او چہ امکان ست

آپ فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے واسطے اتمام مکارم اخلاق ومحاسن افعال کے بھیجا ہے ۔ اور براء بن عازب کہتے ہیں آپ تمام عالم سے زیادہ خوبصورت اور خوش سیرت تھے ۔ بعض صحابہ سے منقول ہے میں نے کوئی شخص حضرت سے زیادہ تبسم کرنے والا یعنی خوش مزاج نہ دیکھا

اے عزیز ! زہد وورع وعفت وحیا اور خوف ورجا اور رحم وکرم اور شجاعت و

marfat.com

سخاوت اور صبر و شکر او تسلیم و رضا اور تواضع و تقویٰ اور خورش و پوشش اور کلام و روش او نشست و برخاست اور تمام امور معاش و معاد و سیاست و تدبیر منزل اور سب قول و فعل اس جناب کے ایسے خوبی کے ساتھ تھے کہ آج تک نظیر ان کا پیدا نہیں ہوا عدالت کہ رعایت اس کی تمام اخلاق میں ضرور ہے آپ کے عادات و اخلاق میں اس درجہ مرعی تھے کہ مافوق اس سے منصور نہیں بالفرض اور معجزات ظہور میں نہ آتے تو آپ کے سچے ہونے پر گواہی آپ کی صورت و سیرت کی کہ دو گواہ عادل ہیں کفایت کرتے ہزاروں منکر صورت مبارک دیکھ کر کہتے لَيْسَ هٰذَا وُجْهُ الْكَذَّابِيْنَ یہ منہ جھوٹوں کا سا نہیں اور بہت مخالق آپ کے اخلاق و عادات دیکھ کر ایمان لائے۔ صاحب مواہب نقل کرتے ہیں کہ آپ نے حنین کے دن اس قدر اونٹ اور بکریاں دیں کہ صفوان بن امیہ نے باوجود اس دشمنی اور عداوت کے کہا

"میں گواہی دیتا ہوں ایسی بخشش پیغمبر کے سوا کوئی نہیں کر سکتا، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

اور عکرمہ بن ابی جہل آپ کے کمال عفو پر نظر کر کے ایمان لائے علامہ مجد الدین صراط مستقیم میں لکھتے ہیں

"ایک یہودی کا آپ پر کچھ قرض آتا تھا اس نے تقاضا کیا فرمایا ٹھہر ابھی وعدہ کا دن نہیں آیا۔ اس نے کہا اے اولاد عبد المطلب وعدہ خلافی تمہارا پیشہ ہو گیا، صحابہ یہ بے ادبی دیکھ کر برہم اور اس کے قتل پر آمادہ ہوئے آپ نے ان کو روکا اور فرمایا کہ حلم ہونا چاہیے یہودی نے کہا اے خدا کے سچے رسول! میں پیغمبری کی سب نشانیاں آپ میں پاتا ہوں صرف یہی بات تھی باقی کہ پیغمبر سے جس قدر جہل اور بے ادبی کے ساتھ پیش آتے ہیں وہ اس کے مقابلہ میں عفو اور حلم کرتا ہے سو اس بات کی آزمائش کیلیے

marfat.com

یہ بے ادبی مجھ سے واقع ہوئی اور یہ صفت بھی آپ میں پائی اب مجھے آپ کی
پیغمبری میں کچھ شک نہیں رہا اور میں ایمان لایا۔"

جب عبداللہ بن ابی کہ منافقوں کا سردار اور بڑا دشمن سید ابرار کا تھا واصل جہنم ہوا آپ نے یہ درخواست اس کے بیٹے کے کہ مسلمان کامل تھے، اپنی قمیض مبارک کفن کے لیے عنایت فرمائی اور جنازے کی نماز پڑھی، یہ حال دیکھ کر ہزار آدمی ابن ابی کی قوم سے مسلمان ہوئے۔

اے عزیز! جو شخص تعصب چھوڑ کر آپ کے حالات واخلاق وعادات میں بنظر انصاف فکر کرے، بے تامل ایمان لائے کہ وہ جناب ایسے لوگوں میں کہ بکریاں چرانے کے سوا کچھ نہ جانتے اور عقلائے زمانہ انھیں وحشی سمجھتے پیدا ہوئے اور انھیں میں پرورش پائی نہ کبھی طلب علم کے لیے باہر گئے۔ اور نہ کسی دانش مند کی صحبت میں بیٹھے، نہ پڑھا نہ لکھا نہ کسی نے آپ کی تادیب وتہذیب میں سعی کی بلکہ لڑکپن ہی میں یتیم اور بے کس ہو گئے بایں ہمہ ایک کتاب عجیب وغریب فصاحت وبلاغت ومتانت میں عدیم المثال اور بے نظیر جملہ علوم و حکمت کو متضمن اور تمام مصالح معاش ومعاد کو مشتمل کہ فصحائے عالم اور دانایان زمانہ برتقدیر اجتماع واتفاق اس کے ایک چھوٹی سورت کے معارضے سے عاجز ومجبور ہوئے خلق پر پیش کر کے علی الاعلان دعوی کیا۔ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا

یعنی اگر سب جن وانس مل کر مثل اس قرآن کا لانا چاہیں نہ لا سکیں اگرچہ بعض ان کا بعض کی مدد کرے۔ سو اس کے انواع علوم کا ایک شمہ ان کا کتب متداولہ میں مذکور ہے۔ آپ کی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئے، اور مصالح خلق میں وہ قواعد اور ضوابط مقرر فرمائے کہ مخالفین بھی ان کی خوبی سے انکار نہیں کر سکتے ظاہر شرح کی تفصیل سے تمام عقلا اور فقہا عاجز ہیں دقائق واسرار احادیث کون بیان کر سکتا ہے اگر اسلم تسلیم یا

marfat.com

اس کے کسی چھوٹی سی حدیث کی تفصیل کی جائے ایک دفتر لکھنا پڑے ہر ذی عقل جانتا ہے کہ یہ کمالات سے حاصل نہیں ہو سکتے اور انصاف کے ساتھ ایسے اخلاق وعادات سے بے تعلیم الٰہی تادیب غیبی محالات سے ہے آپ فرماتے ہیں اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ لڑکپن سے وہ جناب ایسے عادات واخلاق کے ساتھ مہذب تھے کہ کوئی شخص ہزاروں برس کی ریاضت ومشقت کے بعد ایک شمہ ان کا حاصل نہیں کر سکتا۔

حلیمہ کہتی ہیں آپ بچپن میں بھی سب بُری خصلتوں سے کہ بچوں میں ہوتی ہیں، مجتنب رہتے اور جو چیز ہاتھ میں لیتے بسم اللہ کہہ کر سیدھے ہاتھ میں لیتے اگر لڑکے کھیلنے کو بلاتے، فرماتے مجھے کھیلنے کے لیے نہیں پیدا کیا گیا ہے ایک روز حلیمہ نے مہرہ یمانی کا ہار دفع نظر کے واسطے ڈالا آپ نے اتار کر پھینک دیا۔ اور فرمایا میرا حافظ و نگہبان میرے ساتھ ہے۔ اور ہمیشہ شرک کی رسموں اور کفر کی مجلسوں سے احتراز فرماتے اور کفار احیاناً کسی ایسی تقریب میں بلاتے تشریف نہ لے جاتے بلکہ خلق کی صحبت ومخالطت سے نفرت رکھتے خلوت وتنہائی پسند فرماتے۔ غار حرا میں جا کر عبادت کرتے یہاں تک کہ منصبِ رسالت پر سرفراز ہوئے پھر تو نور نبوت سے آپ کے اخلاق وعادات کو اور بھی رونق ہوئی۔ اور ہدایت ازلی کہ روز ولادت سے در پردہ مربّی تھے ظاہر و برملا تربیّت فرمانے لگے یہاں تک کہ سب خوبیوں میں اس جناب کو کمال حاصل ہوا اور کوئی دقیقہ تہذیب وتکمیل کا باقی نہ رہا۔ اور یہ کمال عنایت پروردگار کی اس امت بابرکت پر ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

امت کو لازم ہے سب اخلاق وعادات میں اپنے پیغمبر کی پیروی کریں اور اتباعِ سنت ملحوظ رکھیں تا سعادتِ ابدیہ اور دولت سرمدیہ حاصل ہو اور یہ اک فوز عظیم ہے خدائے کریم اپنے فضلِ عمیم سے اس فقیر اور سب مسلمانوں کو توفیق عنایت فرمائے

marfat.com

پوشیدہ نہ رہے کہ وہ جناب کسی وقت اور کسی حالت میں خدا کی یاد سے غافل نہ ہوتے اس لیے کہ امر و نہی بیان احکام شرح اور وعدہ وعید اور ترغیب و ترہیب اور دعا و سلام، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، اٹھنا بیٹھنا اور تمام افعال و اقوال اس جناب کے صرف خدا ہی کے واسطے تھے اور باوجود اس کے اگر بظاہر ان امور میں مشغول ہوتے باطن آپ کا ہر وقت خدا کی طرف متوجہ رہتا۔ اور کوئی کام آپ کو ذکر الٰہی سے مانع نہ ہوتا ولنعم ما قیل ؎

اِدھر مخلوق میں شامل اُدھر اللہ سے واصل
خواص اس برزخ کبرای میں ہے حرف مشدد کا

عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو ہر وقت یاد کرتے۔ یہاں تک کہ عالم خواب میں بھی دل مبارک انتظار وحی میں بیدار رہتا یہی وجہ ہے کہ آپ کا وضو سوتے سے نہ جاتا اور جو خواب دیکھتے سپیدہ صبح کا ظاہر ہوتا اور انواع عبادت بجا لاتے مگر نماز کو عبادات تمام سے عزیز سمجھتے اور فرماتے کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے بعض اوقات پائے مبارک نماز کی کثرت سے سوج جاتے علی الخصوص نماز تہجد سفر و حضر میں ترک نہ کرتے اور با آنکہ امت پہ فرض نہیں نہایت تحریص اور ترغیب فرماتے اور نماز میں ایسی آواز سینہ مبارک سے محسوس ہوتی ہے جیسے دیگ جوش مارتی ہے۔ اور اس عبادت کو نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے جو خوشی اور راحت آپ کو نماز میں حاصل ہوتی کسی وقت اور کسی عبادت میں نہ ملتی جب آتش شوق سینہ پر سکینہ میں بھڑکتی فرماتے

اَرِحْنَا یَا بِلَالُ بِالصَّلٰوۃِ

"یعنی اے بلال! اذان کہہ، وضو کے لیے پانی لا کہ باطن کو تسکین اور دل کو راحت ہو"

آپ فرماتے ہیں:۔

marfat.com

حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ[1] مجھے خوشبو اور عورتیں محبوب ہیں اور ٹھنڈک میری آنکھوں کی نماز میں کی گئی۔

اے عزیز! نماز بارگاہِ بے نیاز اور مقام مناجات دراز ہے۔ بکر بن عبداللہ کہتے ہیں اے فرزندِ آدم! جب تو بے استیذان خدا کے حضور جا اور بے ترجمان اس سے کلام کیا چاہے تو اچھی طرح وضو کر کے محراب میں داخل ہو اگر مصلی جانے کسی کے حضور بلایا جاتا ہوں دنیا و متاعِ دنیا ایک نماز کے شکرانہ میں تصدق کرے منادیان حضرت اعلیٰ ہر روز پانچ بار تجھے اس کے حضور بلاتے ہیں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور تو ایک بار بھی نہیں جاتا قیامت کو اگر دریا خون کا آنکھوں سے بہائے گا ایک رکوع اور سجدہ کی اجازت نہ دیں گے۔ ذَھَبَتِ الدُّنْیَا وَبَقِیَتِ الْاَعْمَالُ فِی اَعْنَاقِھِمْ

آج تدبیر کام کی تیرے اختیار میں ہے جس وقت اذان کی آواز کان میں پہنچے سب کام چھوڑ اور بے تابانہ مسجد کی طرف دوڑ۔ سلف جب بانگ سنتے سب کام چھوڑ دیتے یہاں تک کہ اگر لوہار نے ہتھوڑا اٹھایا ہوتا نہائی پر نہ مارتا اور کھانا کھانے والے نے اگر ڈوئی ہانڈی میں ڈالی ہوتی نہ نکالتا اور بعد نماز فراغ کے نماز آئندہ کے تہیہ میں مشغول ہوتے وضو کے لیے پانی بھر رکھتے اگر احیاناً متاعِ دنیا کا نماز میں خیال آجاتا وہ مال اس

---

[1] علیہ السلام الخ اس حدیث کو عالم نے بر شرط مسلم بے لفظ جعلت اور نسائی اور احمد اور ابو یعلی نے اپنی مسند اور ابو اعوانہ نے مستخرج صحیح میں اور طبرانی نے اوسط اور بیہقی نے اپنی سنن میں بزیادت لفظ من الدنیا اور احمد نے کتاب الزہد میں بزیادت لفظ اصبر عن الطعام والشراب ولا اصبر عنہن روایت کیا اور کشاف و احیاء العلوم میں لفظ ثلث من الدنیا زیادہ ہے زرکشی اس زیارت کو معنی میں مخل اور غلط ٹھہراتی ہیں کہ صلوٰۃ امور دنیا سے نہیں اور ولی الدین عراقی اپنی مالی میں اور شیخ ابن حجر تخریج رافعی میں بھی اس لفظ سے انکار کرتے ہیں بر تقدیر صحت معنی یہ ہیں کہ مجھے تین چیزیں دنیا میں مرغوب ہیں وہ دو دنیا کی طلب نسائی اور تیسرے امور دین سے یعنی نماز واللہ اعلم۔

marfat.com

خیال سے کفارے میں خیرات کرتے سلیمان علیہ السلام کی نماز عصر گھوڑوں کی سیر میں قضا ہوئی سب گھوڑے قتل کر ڈالے، قیامت کو پہلے حساب نماز کا ہوگا۔ اگر اس میں پورا اترا فبہا ورنہ کسی نیکی پر نظر نہ ہوگی کہ جس طرح بے راس مال نفع نہیں ملتا بے ادائے نماز کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی صحیح حدیث میں آیا ہے۔ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ جو نماز عصر ترک کرے اس کے عمل اکارت ہوں اسی واسطے بزرگانِ دین اس عبادت پر نہایت اہتمام رکھتے ہیں۔ مسروق اس قدر نماز پڑھتے کہ پاؤں سوج جاتے شیخ فرید الدین گنج شکر حالت نزع میں ایک نماز تین بار پڑھتے اور جب غش سے افاقہ ہوتا کہتے نماز نہیں پڑھی پھر پڑھتے اور سلطان المشائخ انتقال کے وقت بار بار نماز پڑھتے لوگ کہتے آپ نے نماز پڑھ لی فرماتے اور پڑھوں گا۔ سعید بن مسیب اور حسن بصری کی اگر نماز قضا ہو جاتی بآواز بلند اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور ہم لوگ برسم تعزیت ان کے پاس جاتے زندگی اگلوں کی نماز پر تھی اور زندگی ہماری لعود لہب پر ؎

بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

امام غزالی مرفوعًا روایت کرتے ہیں خدا کے نزدیک بعد توحید کے اور تحمید کے کوئی فریضہ نماز سے بہتر اور دوست زیادہ نہیں ورنہ فرشتوں کو اس میں مشغول کرتا وہ سب نماز میں مشغول ہیں بعض رکوع میں اور بعض سجود میں اور بعض قیام میں اور بعض اور بعض قعود میں فرق اس قدر ہے کہ فرشتے ایک ایک رکن ادا کرتے ہیں لہذا اپنے مرتبے سے تجاوز نہیں کر سکتے وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مقام معلوم بہ خلاف انسان کے کہ نماز اس کی ہیئت مجموعی رکھتی ہے اور ترقی درجات کا سبب ہوتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے جو شخص اچھی طرح وضو کر کے بہ ارادہ نماز گھر سے نکلے وہ نماز میں ہے۔ جب تک نماز کا ارادہ رکھتا ہے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور دوسرے قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

اے عزیز! نماز افضل عبادات ہے کسی نے حضرت سے عرض کیا کون سی عبادت

marfat.com

افضل ہے فرمایا نماز کا وقت پر ادا کرنا لہذا جو تاکید نماز کی شرع میں ہے کسی عبادت کی نہیں حکم روزے اور حج اور زکوٰۃ کا جبرائیل کی معرفت آیا جب نماز فرض کرنا منظور ہوا حضرت عزت نے جناب رسالت کو اپنے حضور بلا کر حکم دیا کہ بادشاہ احکام اپنے صوبوں کو لکھ بھیجتا ہے۔ اور جس حکم کا اہتمام زیادہ منظور ہوتا ہے حضور میں بلا کر بالمواجہہ حکم فرماتا ہے تیرا یہ رتبہ نہیں کہ براق تیرے گھر بھیجیں اور اپنے حضور بلا کر بالمواجہہ حکم دیں جو حکم صاحب معراج شب معراج لائے اس کی تعمیل میں شب و روز مصروف رہ۔ اول بصورت بندوں کے قدم نیاز پر کھڑا ہوا آخر دوستوں کی طرح مجلس میں بیٹھنے کی اجازت ملے گی اگر حقیقت اس دولت کی تجھے حاصل ہوئی تو منہ تیرا مقابل کعبے کے رہے گا۔ اور دل تیرا مشاہدہ پروردگار اور لذت دیدار میں مستغرق ہو جائے گا۔ اور نور تیری نماز کا سراپردہ عرش کے گرد جولانی کرے گا اور قدر تیری حضرت عزت میں اس قدر بڑھ جائے گی کہ فرشتہ تجھ پر غبطہ کریں گے، اور تیرے مقام کی آرزو و تمنا اسی کو معراج روحانی کہتے ہیں۔ اے ماہ مہیں و خاک و ذلیل اس سے زیادہ عنایت کیا ہوگی۔ کہ ہر روز تجھے پانچ بار اپنے حضور بلائیں اور دربار خاص میں بیٹھنے کی اجازت دیں سلطنت ہفت کشور اس دولت بے زوال کے آگے برگ کاہ سے حقیر تر اور دنیا و مافیہا اس نعمت عظمیٰ کے سامنے پرِ پشہ سے ناچیز زیادہ ہے۔ اے نادان تجھ سے زیادہ احمق اور کم ہمت کون ہے دنیائے فانی کے لیے ہزار حرص کی محنت و مشقت گوارا کرتا ہے اور چار رکعت نماز سے کہ دونوں جہان کی عزت و دولت سے دل چراتا ہے اور سینکڑوں حیلے اور بہانے بناتا ہے۔ قیامت کے دن یہ حیلے بہانے کیا کام آئیں گے اور اس کے حضور یہ جھوٹے عذر کب سنے جائیں گے شریعت نے سب حیلے مٹا دیے اور عذر کا علاج بیان فرما دیا۔ اور کتاب درمختار وغیرہ میں لکھا ہے جو کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے یا بہ قدر ستر عورت کپڑا نہ ہو بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ:۔ جو شخص سجدے پر قادر نہیں یا سجدہ کرنے سے خون زخم سے

marfat.com

جاری ہوجاتا ہے اس کے حق میں سجدہ کا اشارہ کفایت کرتا ہے اور قعود و قیام سے اولیٰ ہے ۔

مسئلہ:۔ فتاویٰ ابواللیث میں مذکور ہے جس عورت کے پیٹ سے آدھے بچے سے کم باہر نکلا ہے نفسا نہیں ترک نماز سے گنہ گار ہوگی ۔ اپنے نیچے دیگ رکھ لے یا گڑھا کھودے اور اس طرح بیٹھ کر نماز پڑھ لے کہ بچے کو ایذا نہ پہنچے ۔

مسئلہ جس کے دونوں ہاتھ شل ہوں اور کوئی وضو اور تیمم کرنے والا نہ ملے تو اپنے منہ اور بازوؤں کو دیوار سے رگڑ کر نماز ادا کرے ۔

مسئلہ:۔ جسے بیٹھنے کی طاقت نہ ہو لیٹ کر پڑھے ، اور چت لیٹنا کروٹ پر لیٹنے سے اولیٰ ہے ۔

اے عزیز ! تو نے سنا کہ فقہائے تاخیر نماز کے لیے کوئی عذر نہ چھوڑا وائے بر حال ان کے جو بغیر کسی عذر کے نماز ترک کرتے ہیں ۔ اور خدا جل وجلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصلاً نہیں شرماتے ۔ قیامت کے دن ایک نماز کے بدلے تمام دنیا دینا چاہیں گے قبول نہ کی جائے گی ۔ اور جو ہزار برس دیں گے نجات نہ ملے گی ۔ جو غلام سرکش اپنے مولیٰ کا فرمان نہ بجا لائے اور ایسے بادشاہ قہار کے حکم پر شیطان اور نفس امارہ کے حکم کو ترجیح دے ۔ مستحق رحمت و نجات ہے ۔ یا مستوجب قہر و عذاب ہوں ۔ ابن ماجہ ابو درداء سے روایت کرتے ہیں کہ میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت کی کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تیرے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور تو جلایا جائے اور ایک نماز مفروضہ بھی ترک نہ کر کہ جو شخص عمداً نماز ترک کرے اس کی بخشش خدا کے ذمہ نہیں اور شراب مت پی کہ شراب سب برائیوں کی کنجی ہے ۔ اور حدیث میں ہے جو شخص نماز تمام رکھے ۔ نماز اس کی قیامت کے دن اس کے لیے نور اور دلیل اور نجات ہوگی اور جو اس کی محافظت نہ کرے اس کے لیے اور نہ دلیل نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون ، فرعون

marfat.com

ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بے نماز پیغمبروں اور خدا کا دشمن ہے اور اس کا حشر دشمنان خدا کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ

اور نمازیوں کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ نماز میں کسل اور سستی علامات نفاق سے شمار کی گئی۔ اِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى كَاهِلُوْنَ۔ کا یہ حال ہے تارکوں کا کیا حال ہوگا اور امارات تکذیب سے ٹھہری۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

جب ان سے کہا جائے رکوع کرو رکوع نہیں کرتے خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے دوسری جگہ اس سے زیادہ تصریح ہے۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے مت ہو جاؤ جب حکم بتحویل قبلہ صادر ہوا صحابہ نے سعد بن زدارہ نجاری اور براء بن مغرور سلمی کی نماز کا جو اس حکم سے پہلے مر گئے تھے حال پوچھا جواب آیا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ

دیکھو خدا نے نماز کو ایمان فرمایا اور ارشاد ہوتا ہے فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ یعنی اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمھارے دینی بھائی ہیں۔ امام غزالی احیاء العلوم میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ ۝

جب کسی کو مسجد میں جانے کا عادی دیکھو اس کے ایمان کی گواہی دو اور امام بخاری مرفوعاً روایت کرتے ہیں مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ

marfat.com

اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ فَلَا تَخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ

جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف استقبال کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ شخص مسلمان ہے اس کے لیے خدا اور اس کے رسول کا عہد ہے تم اس کے عہد میں عذر نہ کرو بالجملہ نماز امارات ایمان اور ترک نماز علامات کفر و نفاق سے ہے لہذا ابتدا میں بھی امتحان دوست دشمن کا سجدے سے ہوا اور آخر کو بھی اسی سے ہوگا مسلمان قیامت کے دن سجدہ کریں گے ۔ اور کافر نہ کر سکیں گے ۔ حضرت فرماتے ہیں جب بندہ سجدہ کرتا ہے شیطان کہتا ہے اے خرابی اسے سجدہ کا حکم ہوا بجالایا اور بہشت کا مستحق ہوا مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا اور دوزخی ہوگیا ۔

اے عزیز ! ابلیس نے ایک سجدہ نہ کیا لعنتِ ابدی میں مبتلا ہوا جو ہزاروں سجدے ترک کرتا ہے اس کا کیا حال ہوگا ؟ جو شخص رکوع سجدہ اچھی طرح نہیں کرتا خدا اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا اس کی نسبت وارد ہوا ۔ اَنَا نَخَافُ لَوْ مِتُّ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِتُّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَۃِ

اے غیر دین محمد ! ہم ڈرتے ہیں اگر تو اسی حال پر مرے گا دین محمد پر نہ مرے گا یعنی مرتے وقت تیرے ایمان جانے کا اندیشہ ہے ۔ جو نماز نہیں پڑھتا اس کا ایمان کس طرح رہے گا ۔ حدیث میں آیا ہے لَیْسَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ اِلَّا تَرْکَ الصَّلٰوۃِ ۔

دوسری حدیث میں اس مضمون سے وارد ہے مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ

بیہقی روایت کرتے ہیں اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ اور بعض فقہا اس قدر اور بڑھاتے ہیں مَنْ اَقَامَھَا اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَھَا ھَدَمَ الدِّیْنَ ابو یعلیٰ نے بسند حسن ابنِ عباس سے روایت کیا اسلام کے گوشے اور دین کی بنیادیں تین ہیں کہ

marfat.com

اسلام ان پر بنایا گیا جوان میں سے ایک ترک کرے کافر ہے جائز القتل گو ابی اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور فرض نماز اور روزہ رمضان اسی جگہ سے امام احمد بے نماز کو کافر کہتے ہیں اور امیر المومنین عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ بن جبل، جابر بن عبداللہ، ابودرداء، اسحٰق بن راہویہ، عبداللہ بن مبارک، اور نخعی، حکم بن عینیہ، ایوب سختیانی، ابوداؤد وطیالسی اور زہیر بن حرب وغیرہم کا بھی یہی مذہب ہے۔

ترمذی اور حاکم نے بشرط شیخین بہ سند صحیح ابوہریرہ سے روایت کی اصحاب رسول سوا ترک نماز کے کسی عمل کے ترک کو کفر نہ سمجھتے اور امام مالک وشافعی اس کے قتل کا حکم دیتے ہیں اور بعض علماء مالکیہ وشافعیہ کہتے ہیں اسے غسل نہ دیا جائے۔ اور نماز جنازہ کی نہ پڑھی جائے۔ اور قبر اس کی ذلت کے پیش نظر زمین کے برابر رکھیں کہ اس نے ایسے عمدہ فرض کو ذلیل سمجھا اور ادا نہ کیا۔ امام اعظم اور ابو یوسف اور محمد اور زہری اور مزنی اور حافظ ابوالحسن علی بن مفضل مقدسی فرماتے ہیں بے نماز کو قید کریں اور جو توبہ نہ کرے تو تمام عمر قید رکھیں۔

تذییل اس زمانہ میں لوگ رکوع وسجدہ اچھی طرح ادا نہیں کرتے اور رکوع کے بعد سیدھے کھڑے نہیں ہوتے، سجدوں کے بیچ میں نہیں بیٹھتے حالانکہ حدیث میں وارد ہے جو شخص ساٹھ برس نماز پڑھے اور رکوع سجدہ اچھی طرح ادا نہ کرے ایک نماز بھی اس کی قبول نہ ہو۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے ابومسعود انصاری سے بایں لفظ روایت کی

لَا تَجْزِیْ صَلٰوۃُ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ فِیْھَا صُلْبَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

آپ کے سامنے ایک شخص نے بلا رعایت ان امور کے نماز پڑھی فرمایا پھر پڑھ تیری نماز ادا نہ ہوئی کئی بار پڑھی اور یہی حکم ہوا عرض کیا یارسول اللہ! کس طرح پڑھوں، فرمایا جب نماز کے لیے کھڑا ہو وضو اچھی طرح کر پھر قبلہ کی طرف منہ کر پھر تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ

marfat.com

جو تجھے آسان ہو پھر رکوع کرے تو خوب اطمینان سے ٹھہر اور جب سر اٹھائے خوب سیدھا کھڑا ہو پھر سجدے میں خوب توقف کر پھر سجدے سے سر اٹھائے تو اطمینان سے بیٹھ، اور بعض آدمی جمعہ میں کاہلی کرتے ہیں۔ ان کی نسبت وارد ہے خدا ان کے دلوں پر مہر کر دیگا۔ اور تارکین جماعت کے حق میں فرمایا دل میں آتا ہے ان کے گھروں کو جلا دوں اور فرماتے ہیں اگر عورتوں اور بچوں کے جلنے کا خوف نہ ہوتا تو جو لوگ عشا کے وقت جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اپنے غلاموں سے ان کے گھر جلوا دیتا سلف صالح کی اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوتی تو تین دن اور جماعت نہ ملتی تو سات روز ایسا غم کرتے جیسے کوئی اپنے عزیز کی ماتم داری کرتا ہے۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں تیس برس سے اذان مسجد میں سنتا ہوں۔ یعنی شوق جماعت میں اذان سے پہلے مسجد میں جا بیٹھتا ہوں

وارد ہے ایک گروہ قیامت کے روز چمکتے تارے کی مانند محشور ہوگا فرشتے کہیں گے تم کیا عمل کرتے تھے۔ جواب دیں گے بمجرد سنتے اذان کے سب کام چھوڑ دیتے اور طہارت میں مشغول ہوتے دوسرا گروہ چاند کی طرح چمکتا ہوگا فرشتے اس کا عمل پوچھیں گے وہ کہیں گے ہم وقت سے پہلے طہارت کر لیتے۔ تیسرے کے منہ آفتاب کی طرح چمکتے ہوں گے وہ کہیں گے ہم اذان سے پہلے مسجد میں پہنچتے اور یہ بھی آیا ہے جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے خدا اسے عرش کے سایہ میں کھڑا کرے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عارفین کہتے ہیں اگر بندہ کو نماز اور بہشت میں مخیر کریں نماز اختیار کرے۔ کہ بہشت اس کے داخل ہونے پر ناز کرے گی۔

شیخ صوفی نے کسی عالم سے پوچھا بہشت میں نماز بھی ہوگی۔ جواب دیا وہ عیش و آرام کا مقام ہے نماز کا وہاں کیا کام ہے؟ کہا ایسی بہشت میں جس میں نماز نہیں ہم کو کچھ کام نہیں۔

مولیٰ علی فرماتے ہیں اگر میں بہشت اور مسجد میں مخیر کیا جاؤں مسجد اختیار کروں

marfat.com

کہ وہ حق خدا کا اور بہشت حَظِّ نفس ہے۔

تنبیہ :۔ جو شخص نماز اس صفت کے ساتھ کہ مشہور اور کتبِ فقہ میں مذکور ہے ادا کرے۔ نماز اس کی شرعاً بلا ریب صحیح ہے۔ ہاں حقیقت اور روح نماز کی یہ ہے کہ حقیقت ارکان و شرائط کی جس طرح ہم نے اپنی تفسیر میں نہایت لبسط اور تفصیل کے ساتھ لکھے بجالائے جو عقل کے اندھے کہتے ہیں حقیقت نماز کی ہمیں حاصل اور نیّت حاضر نہیں تو نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ؟ محض نادان اور جاہل ہیں یہ نہیں جانتے کہ تعلق دل ابتدائے کار میں قدرت سے خارج ہے۔ اور تکلیف مقدر بوسعت ہمیں تعمیل حکم چاہیے قبول کرنا اس کے اختیار میں ہے۔ تمرد اور سرکشی سے کہ ترک تعلیم میں پائی جاتی ہے، نجات ہوگی اور رفتہ رفتہ حقیقت بھی حاصل ہو جائے گی دس برس کی عمر کا لڑکا مار کے ڈر سے نماز پڑھتا ہے پھر عادت عبادت ہو جاتی ہے۔ پھر اگر خدا چاہتا ہے جذبہ غیبی یا مرشد کامل کی توجہ سے حقیقت اور روح نماز کی بھی حاصل ہوتی ہے۔ پہلے قدم میں کوئی منزل طے نہیں ہوتی اور قلم ہاتھ میں لیتے ہی یاقوت رقم خان نہیں ہو جاتا بزرگوں سے جو اس قسم کے کلمات مذکور ہیں مراد ان سے ترغیب حقیقت نماز ہے نہ یہ کہ جب تک حقیقت نہ ہو نماز ہی نہ پڑھے۔ اسی طرح بعض نادان شیطان کے پیرو کہتے ہیں ہم حقیقتِ نماز ادا کرتے ہیں صورت سے ہمیں کیا کام، شریعت واسطہ وصول ہے جو منزل میں پہنچ جاتا ہے انھی راہ سے کام نہیں رہتا۔ جواب اس کا یہ ہے حقیقت نماز بدوں اس صورت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس صورت بے حقیقت ناقص اور حقیقت بے صورت باطل کہ بے اتباع شریعت ہاتھ نہیں آتی۔ شریعت مانند بنیاد کے اور حقیقت مثل دیوار کے ہے دیوار جس قدر بلند ہوتی ہے بنیاد کی طرف احتیاج بڑھتی ہے۔ اور بنیاد کے خراب ہوتے ہی دیوار بھی گر جاتی ہے۔ احکام شریعت بمنزلہ درخت کے ہیں اور معارف طریقت و حقیقت مشابہ پھل کے جب تک درخت قائم ہے ثمر بھی متوقع ہے درخت سوکھ جائے ثمر کہاں سے آئے؟

marfat.com

اصل یہ ہے کہ شیطان جب آدمی کو کشف وکرامت سے خوش پاتا ہے اس قسم کے فریب دیتا ہے اکثر سادہ لوح اس کے دام میں آجاتے ہیں اور نماز روزہ چھوڑ دیتے ہیں نہیں جانتے شیطان انھیں اپنا سا کیا چاہتا ہے اس نے بھی یہی کہا تھا جب میں فرشتوں کا استاد ہوگیا آدم خاکی کو سجدہ کرنے کی کیا ضرورت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ قرب ومعرفت کسے حاصل ہے باوجود اس کے اسی صورت کے ساتھ نماز پڑھتے یہاں تک کہ پائے مبارک پر ورم آجاتا اور اس قدر روزے رکھتے کہ لوگوں کو گمان ہوتا اب افطار نہ کریں گے اور کبھی طے کا روزہ رکھتے یعنی دو دو تین تین دن افطار نہ کرتے مگر بسبب کمال شفقت کے امت کو اس فعل سے منع فرماتے۔ لَسْتُ کَمِثْلِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ

میں تم جیسا نہیں رات کو اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں وہ مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے اور روزی کی افطار میں تعجیل کی تاکید فرماتے اور سحر کھانے میں تاخیر کرتے اور اس وقت چھوارے کھانا پسند فرماتے اور افطار کے باب میں وارد ہے، روزہ دار تین چھواروں سے افطار کرے اگر تر نہ ملیں خشک کھائے، اور جو خشک بھی نہ ملیں، تو پانی سے کھولے۔

فائدہ:۔ وجہ اس کی اطبائے قلوب پر تو بخوبی ظاہر کہ حکیم مطلق نے مدینہ کے چھواروں کو تریاق سموم اور دافع جملہ امراض وہموم کیا حدیث سے ثابت ہے عجوہ عالیہ کہ ایک قسم خرمائے مدینہ کی ہے۔ تمام بیماریوں سے شفا ہے اور ناشتہ اس کے تریاق کا فائدہ بخشتا ہے۔ لیکن فائدہ اس کا اطبائے ابدان کے طور پر یہ ہے کہ وقت خلا کے شیریں چیز کھانا بدن کو زیادہ فائدہ بخشتا ہے اور تمام قوٰی وحواس خصوصاً قوت باصرہ کو بہت فائدہ پہنچاتا ہے اور جو کہ ملک حجاز میں سوا چھواروں کے اور شیرینی نہیں ہوتی اور طبیعت اس ملک کے لوگوں کی اس سے پرورش پاتی ہے تو استعمال اس کا ان کے لیے زیادہ نافع اور

marfat.com

مناسب ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور افطار کے وقت پڑھتے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

اور بعض روایات میں یہ کلمات وارد ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذَھَبَ الظَّمَا وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اور کوئی مہینہ روزہ سے خالی نہ چھوڑتے مگر شعبان میں بہ نسبت اور مہینوں کے زیادہ روزے رکھتے اور فرماتے یہ ایسا مہینہ ہے جس کے رتبہ سے لوگ غافل ہیں رجب اور رمضان کے بیچ میں اس میں لوگوں کے اعمال خدا کے حضور پیش ہوتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال روزے کی حالت میں عرض کیے جائیں اور شش عید کے روزوں کے لیے فرماتے جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھتا ہے تمام برس کے روزوں کا ثواب پاتا ہے۔

فائدہ:۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بحکم مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا ہر نیکی کا ثواب اقل دہ گونہ ملتا ہے۔ اور سال کے تین سو ساٹھ دن ہیں اور چھتیس کو دس میں ضرب دینے سے بھی تین سو ساٹھ حاصل ہوتے ہیں اسی وجہ سے ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں کے روزوں کے لیے بھی ایک سال کے روزوں کا ثواب موعود ہے۔ اور روزہ عاشورہ اور سوا روز عید کے عشرہ ذی الحجہ کے روزے رکھتے اور سوا سال حج کے عرفہ کے دن ہمیشہ روزہ رکھتے۔ اور یہ روزہ عاشورہ سے افضل ہے۔ کہ اس میں سال بھر اور اس میں دو سال ایک برس پہلے اور ایک برس آئندہ کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور دوشنبہ اور پنجشنبہ کو روزے کے لیے پسند فرماتے اور اکثر اوقات گھر والوں سے پوچھتے کچھ کھانے کے لیے ہے اگر نہ ہوتا روزہ رکھ لیتے اور جمعہ کی تخصیص روزہ کے لیے مکروہ سمجھتے کہ یہ عبادت کا دن ہے اور ہر رمضان میں

marfat.com

دس دن اعتکاف کرتے جس سال انتقال فرمایا بیس دن اعتکاف کیا اور اعتکاف عشرہ اخیر رمضان میں سنت مؤکدہ ہے لاکھوں آدمی مدت اس کی دس روز سمجھتے ہیں اور اس قدر عرصہ تک مسجد میں رہنا دشوار جان کر اس دولت عظمیٰ سے محروم رہتے ہیں اس میں شک نہیں کہ دس روز افضل ہیں مگر امام محمد کے نزدیک اعتکاف ایک ساعت میں بھی ادا ہو جاتا ہے اور یہی مذہب مفتی بہ اور مطابق ظاہر الروایۃ کے ہے۔

اسی طرح بعض اشخاص رشتہ داروں کی خبر گیری اور دیگر مصارف خیر میں روپیہ صرف کرتے ہیں لیکن زکوٰۃ کے نام سے ایک حبہ نہیں دیتے۔ اگر بحساب زکوٰۃ روپیہ علیحدہ کر رکھیں اور اس میں سے جن رشتہ داروں اور سائلوں کو زکوٰۃ دینا درست ہے دیں اور مصارف زکوٰۃ سے جس نیک کام میں صرف کرنا ہو کریں تو یہ مصارف بھی جاری ہیں۔ اور زکوٰۃ بھی سہل طور پر ادا ہو جائے۔ وجہ اس محرومی کی یہ ہے کہ ہمہ تن دنیا میں مصروف ہیں۔ دین کا کچھ بھی خیال ہوتا تو کسی وقت اس کی تحقیق میں مشغول ہوتے۔ اور جو بات نہ معلوم ہوتی علماء سے دریافت کرتے۔ ان کی صحبت سے سہل طور پر آخرت کی مصیبتوں سے نجات حاصل ہوتی اور تھوڑی سی محنت میں عقبیٰ کی بہت نعمت ہاتھ آتی وہ دولت تمھاری چھین نہ لیتے اور نہ ایسا بوجھ ڈالتے جو تم سے نہ اٹھ سکے۔ بلکہ بہ نرمی و آسانی تمھارے دل کی بیماری کھو دیتے۔ اور تمھارا ہاتھ پکڑ کر بہشت کی راہ پر پہنچا دیتے۔ تم نے تو دنیا کی ناز و نعمت کو بہشت اور اس کی رنج و مصیبت کو دوزخ سمجھ لیا ہے۔ کہ ہر وقت اسی کی فکر میں رہتے ہو آخرت سے کچھ کام نہیں رکھتے خود جانتے ہو نہ اور سے پوچھتے ہو۔ جو جی میں آتا ہے کرتے ہو۔ وعظ کی مجلس یا عالم کی خدمت میں نہیں جاتے بلکہ اس قسم کی باتوں سے گھبراتے ہو اور اگر کسی کی خاطر سے کوئی بات سن لیتے ہو تو اس پر عمل نہیں کرتے نفساً بیہودہ سمجھتے ہو باوجود اس کے ایمان کا دعویٰ کیے جاتے ہو سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعویٰ۔

اے مفلسو! کسی صاحب دولت کا دامن پکڑو کہ راحت دارین حاصل ہو اور اے مریضو! کسی

marfat.com

طبیب حاذق کا علاج کرو کہ شفا کامل پاؤ۔ ایک نسخہ اطبائے جوہر علوی کا تمام امراض باطن کو کھو دیتا ہے ۔ یہ نسخہ سدیدی اور نفیسی میں نہیں اور یہ علاج قانون اور اقسرائی سے علاقہ نہیں رکھتا ۔

اے عزیز ! چیونٹے ضعیف سے یہی ہوسکتا ہے کہ دامن کبوتر تیز پر کا پکڑ کر ہوا میں پہنچے اگر بغیر اس کے جانا چاہے ہزار برس میں نہ پہنچ سکے کوئی کھیت بغیر توجہ خورشید کے نہیں پکتا اور کسی درخت خودرو میں مزہ دار پھل نہیں آتا ۔ جاہل عین عبادت میں مرتکب ایسے امور کا ہوتا ہے ۔ کہ وہ عبادت اس پر وبال اور موجب نکال ہوجاتی ہے مانند اس شخص کے کہ مقصد اس کا مشرق میں ہو اور مغرب کو جائے جس قدر چلے مطلوب سے دور پڑے یا مثل اس کے کہ سفر حج میں نادانستہ کھوٹا روپیہ لے جائے ۔ راہ میں سوا ندامت وخجالت کے کچھ ہاتھ نہ آئے ۔ اگر صرافی جانتا یا کسی صراف کو دکھا لیتا کبھی اس بلا میں نہ پڑتا ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝

اے مست شرابِ غفلت ! تو اپنی دولت وثروت پر نظر کر کے ان کی صحبت سے عار کرتا ہے حالانکہ خدا کے نزدیک علم سے زیادہ کسی کی عزت نہیں ۔ ابن مبارک کہتے ہیں جو شخص علم حاصل نہیں کرتا مجھے تعجب آتا ہے کہ اپنی عزت کس کام میں سمجھتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں عالم باعمل کو کہ اوروں کو علم سکھائے ملکوت آسمان میں عظیم یعنی بڑا شخص کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ فضیلت عالم کی عابد پر ستر درجے ہے ۔ اور قیامت کے دن علماء کی دواتوں کی سیاہی شہیدوں کے خون پر غالب آئے گی اور عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر کے روزے اور شب بیداری سے بہتر ہے اور علماء میری امت کے سب بہشتیوں سے شریف تر ہیں ۔ اور قیامت کے دن علماء کو حکم ہوگا تم میرے نزدیک فرشتوں کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمھاری شفاعت قبول ہوگی اور جو شخص طلب علم میں واسطے زندہ کرنے اسلام کے مرجائے گا اس میں اور پیغمبروں میں سوا درجہ نبوت کے بہشت میں

marfat.com

کوئی درجہ نہ ہوگا۔ اور جو شخص ایک باب علم کا اوروں کے سکھانے کے لیے سیکھتا ہے۔ اسے ستر صدیقوں کا ثواب دیا جاتا ہے۔ اور طلب علم میں سفر کرتا ہے فرشتے اپنے بازوؤں سے اس پر سایہ اور مچھلیاں دریا میں اور آسمان وزمین اس کے حق میں دعا کرتے ہیں اور خدا جس سے بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں دانشمند کرتا ہے۔ اور بے شک فرشتے اپنے بازو رضائے طالبِ علم کے بچھاتے ہیں اور سب زمین وآسمان والے اور مچھلیاں پانی میں عالم کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ اور بے شک فضل عالم کا عابد پر ایسا ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی بزرگی سب ستاروں پر اور بیشک علماء وارث انبیاء کے ہیں۔

اور ابوذر کی حدیث میں ہے علم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز اور ہزار بیماروں کی عیادت اور ہزار جنازے پر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔ اور خدا کے نزدیک دین میں دانش مندی سے زیادہ کوئی چیز افضل نہیں اور ایک فقیہہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔

اور ترمذی کی حدیث میں ہے بتحقیق اللہ اور اس کے فرشتے اور سب زمین وآسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی یہ سب سلام بھیجتی ہیں معلم سکھانے والے پر جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے۔ مولیٰ علی فرماتے ہیں عالم روزہ دار شب بیدار مجاہد سے افضل ہے۔

اے عزیز! اس سے زیادہ بزرگی کیا ہوگی کہ یہ صفت جناب احدیت کی ہے ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد ہوا اے ابراہیم! میں علیم ہوں ہر علم کو دوست رکھتا ہوں یعنی علم میری صفت ہے اور جو میری صفت پر ہے میرا محبوب بالجملہ علم اشرف صفات حمیدہ اور کمال پسندیدہ ہے۔ جو شخص اسے خوار سمجھے عقل ودانش سے بے بہرہ ہے ؎

نور سے جس کے کہ روشن ہے جہان — نیم شب تو اس کو کرتا ہے گمان
خلق خفاش وہ شمس الضحیٰ — ہو اسے معلوم اس کا حال کیا

marfat.com

جس کے دل میں حلاوت ایمان کی ہے وہ قدر اس کی جانتا ہے ؎

قصۂ شمع از دلِ پروانہ پرس
حالِ گل از بلبلِ دیوانہ پرس
عندلیب مست داند قدرِ گل
چند را از گوشۂ ویرانہ پرس

سرورِ دو جہاں جن کی خاک پا تاج سلاطین عالم ہے مسجد میں تشریف لائے وہاں جماعتیں بیٹھی تھیں ۔ ایک ندا کردہ علم اور دوسرا شغل وذکر میں مشغول تھا پہلے گروہ میں بیٹھے اور فرمایا دونوں مجلسیں اچھی ہیں۔ مگر مجلس علم افضل ہے اور میں تعلیم کے لیے مبعوث ہوا پس تیری کیا حقیقت ہے کہ علماء کی صحبت سے عار کرتا ہے بزرگانِ دین فرماتے ہیں بہتر امیروں اور بادشاہوں میں وہ شخص ہے جو علماء کی صحبت اختیار کرے اور بدتر علماء ومشائخ میں وہ ہے جو امیروں اور بادشاہوں کے گھر جائے اور ان کی خوشی کے لیے امر دین میں مداہنت کرے۔ محمد بن سلیمان بادشاہ حماد بن سلمہ کی خدمت میں گیا اور ان کے حضور باادب بیٹھ کر عرض کیا کیا سبب ہے تمھارے دیکھنے سے ہمارے دل میں ہیبت آتی ہے۔ فرمایا جس عالم کا علم سے مقصود خدا ہے تمام جہان اس سے ڈرتا ہے اور مقصود جس کا دنیا ہے وہ سب سے خوف کرتا ہے۔ چالیس ہزار درہم پیش کیے کہ انھیں صرف کیجیے فرمایا جس نے ناحق لیے ہیں انھیں پھیر دے، قسم کھائی کہ وجہ حلال یعنی مال میراث سے میں نے پائے ہیں ۔ فرمایا مجھے حاجت نہیں کہا اوروں کو تقسیم کر دیجیے فرمایا شاید لوگ مجھے مطعون کریں مسلمانوں کو کیوں گنہ گار کروں۔

ہشام بن عبدالملک بادشاہ جب مدینہ منورہ میں آیا طاؤس کو بلایا جوتا کنارے فرش کے اتارا۔ السلام علیک یا ہشام کہہ کر بیٹھ گئے ہشام نے نہایت خفا ہو کر کہا تم نے پانچ بے ادبیاں کیں ۔ اول لب فرش تک جوتا پہن کر آئے دوسرے میرا نام لیا

marfat.com

تیسرے بغیر حکم میرے سامنے بیٹھ گئے چوتھے میرے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ پانچویں امیرالمومنین نہ کہا فرمایا میں پانچ بار مسجد کے دروازے تک جوتا پہن کر جاتا ہوں اور خدا مجھ پر خفا نہیں ہوتا اگر تیرے فرش تک جوتا پہنے آیا کیا غضب ہوا اور مسلمان تیری امارت سے راضی نہیں ہیں میں امیرالمومنین کس طرح کہتا اور پروردگار تقدس وتعالیٰ نے اپنے دوستوں کا نام لیا یا داؤد یا یحییٰ یا عیسیٰ اور دشمنوں کو کنیت کے ساتھ ذکر کیا۔ "تبت یدا ابی لہب" اور امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ سوا اپنی عورت اور لڑکے کے کسی کا ہاتھ چومنا جائز نہیں تیرے ہاتھ پر کیوں کر بوسہ دیتا اور دربار میں اس لیے بیٹھ گیا کہ میں نے امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جو دوزخی کو دیکھا چاہے اسے دیکھے جو بیٹھا ہے اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ ہشام یہ سن کر شرمندہ ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ نصیحت کیجیے، فرمایا حضرت امیرالمومنین علی فرماتے ہیں دوزخ میں پہاڑوں کے برابر سانپ اور اونٹ کے برابر بچھو اس امیر کے انتظار میں ہیں جو عدل نہیں کرتا۔

فائدہ: تینوں روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرنا اور ہر بار آپ کو امیرالمومنین کہنا اس لیے ہے۔ کہ ہشام حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ اور آپ کی خلافت سے منکر تھا۔ سلیمان بن عبدالملک بادشاہ نے ابوحازم سے پوچھا موت کو ہم کیوں مکروہ رکھتے ہیں فرمایا اس لیے کہ تم نے دنیا کو آباد اور آخرت کو ویران کیا اور آبادی سے ویرانہ میں جانا ناگوار ہوتا ہے۔ طریقہ سلف صالح کا بادشاہوں اور امیروں کے ساتھ یہ تھا جو شخص ایسا کرے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر قدرت رکھے اسے ان کے گھر جانا مضائقہ نہیں اسی طرح منطق وفلسفہ بہ نیت تکمیل قوت فہم کتاب وسنت ودقائق واسرار شریعت وطریقت پڑھتا اور جس کی یہ نیت ہو پڑھانا بعض متاخرین کے نزدیک جائز ہے اور حاجت سے زیادہ حرام جو لوگ شب وروز اس میں مشغول رہتے ہیں۔ اور علم دین سے کام نہیں رکھتے نہ انھیں ثواب علم کہ قرآن وحدیث میں موعود ہے حاصل ہو

marfat.com

اور نہ تعظیم علم کے مستحق بلکہ شیطان نے انھیں شکار اور راہِ حق سے پھیر کر فلسفہ کی گھاٹی میں ہلاک کیا ہے۔ کہ عمر عزیز ضائع کرتے ہیں۔ اور علوم دین کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ؎

چند خوانی حکمتِ یونانیاں　　حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں
دل منور کن بانوارِ جلی　　چند باشی کاشہ لیس بُو علی
درس گر قربت نباشد زو غرض　　لَیْسَ دَرْسًا اَنَّہٗ بِئْسَ الْمَرَضْ
فکر کم اِنْ کَانَ مِنْ غَیْرِ الْجَبِیْبِ　　مَالَکُمْ فِی النَّشْلَعَۃِ الْاُخْرٰی نَصِیْبِ

امام جلال الدین سیوطی اور نووی اور ابن صلاح وغیرہم بے شمار علمائے دین ان علوم کو حرام کہتے ہیں حافظ سراج الدین فردینی حنفی نے ان کی تحریم میں ایک کتاب لکھی اس میں ذکر کیا کہ امام غزالی نے بھی تحریم کی طرف رجوع کی۔ لکھا ہے یہ امام اجل ان علوم کو چھوڑ کر علم حدیث میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ انتقال کے وقت بخاری شریف سینہ پر تھی۔ "اشباہ والنظائر" میں فلسفہ کو حرام لکھا اور منطق کو اس میں داخل کیا امام فخر الدین رازی جن کا نظیر اِن علوم میں بعد ان کے پیدا نہ ہوا بے فائدہ ہونا علوم فلسفہ کا بیان کر کے فرماتے ہیں

"جو میرا سا تجربہ حاصل کرے اسے میری سی معرفت حاصل ہو"

شہرستانی سے منقول ہے فلاسفہ و متکلمین سے سوا حیرت اور ندامت کے میں نے کچھ نہ پایا۔ ایک فاضل مغیر ان علوم کے مرتے وقت کہتے تھے اس علم سے جو میں نے حاصل کیا سوا اس بات کے کہ ممکن مرجح کی طرف محتاج ہے کچھ نہ جانا اور افتقار وصف سلبی ہے۔ مرتا ہوں اور کچھ نہیں جانتا یہ حال متقدمین علماء اسلام کا ہے جو فلسفیات میں اثبات عقائد اسلام درہم ادہام فلسفہ کے لیے مشغول ہوئے۔ وائے بر حال ان کے جو ان علوم کو مقصود بالذات بلکہ علم کو ان میں منحصر جانتے ہیں اس زمانہ میں اکثر لوگوں کو

marfat.com

دین کی باتوں اور علوم دین کا شوق نہ رہا اگر کسی کو ہوتا ہے تو یہ حضرات اسے راہِ حق سے بہکا کر راہِ افلاطون وارسطو پر لگاتے ہیں وہ بے چارہ ان کے دامِ فریب میں آکر مقصود سے محروم رہتا ہے۔ طالب حق کو لازم ہے کہ ان علوم کو بقدر ضرورت حاصل کر کے ہمہ تن علوم دین میں مشغول اور عبادت وریاضت دوعظ ونصیحت میں مصروف رہے خصوصًا حج اور زکوٰۃ کی نہایت تاکید کی کہ ہندیوں نے اسلام کے چار رکن سے ان دو کو بالکل چھوڑ دیا۔ گویا ان کے نزدیک فرائض نماز روزے میں منحصر ہیں۔ ہزاروں روپیہ بے فائدہ ناچ گانے میں صرف کرنا اور بیٹا بیٹی کی شادی میں اٹھا دینا آسان اور ایک پیسہ زکوٰۃ کے نام پر دینا زکوہِ قاف سے گراں ہے اور یہ بات نقصانِ ایمان پہ دلالت کرتی ہے علما فرماتے ہیں زکوٰۃ کو زکوٰۃ اسلیئے کہتے ہیں۔ کہ وہ دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے۔ یعنی اس کے صحت ایمان پر گواہی دیں گے۔

اور صدقہ اس لیے کہتے ہیں کہ صدق دعوٰی ایمان پر دلیل ہے۔ اس لیے کہ جڑ روپیہ کی دل پر ہوتی ہے۔ آدمی ہزار بار زبان سے دعوٰی انقیاد و محبت کا کرتا ہے مگر روپیہ بے انقیاد و محبت قلبی صرف نہیں کیا جاتا بہت کذاب اور جھوٹے مدعی ایمان و محبت کے اس امتحان میں ثابت قدم نہ رہے۔ ہزاروں احکامِ سخت نماز اور روزے اور حج اور زکوٰۃ کے اٹھائے مگر ایک روپیہ زکوٰۃ کے نام سے صرف نہ کر سکے۔

قارون مدعی ایمان کا تھا زکوٰۃ نہ دے سکا۔ نفاق اس کا ظاہر ہوگیا آخر اس حرکت کی شامت سے اسے مع مال کے زمین میں دھنسا دیا اسی واسطے طریقت میں حکم بھی اس کا بہ اعتبار دعوے کے مختلف ہوا عوام کے حق میں اس قدر کافی ہے کہ ایک سال کے بعد دو سو روپیہ میں سے پانچ روپیہ ادا کریں۔ اور خواص جو ہاتھ آئے اس کی راہ میں صرف کر دیں۔ ایک شخص اہلِ صفہ سے مرگیا۔ اس کے پاس ایک دینار نکلا۔ حضرت نے فرمایا وہ اس دینار سے داغ دیا جائے گا۔ اس لیے کہ اہلِ صفہ کو دعوی قطع علائق اور تجرد کا تھا

marfat.com

ان کے حق میں ایک دینار رکھنا بھی وبال ٹھہرا۔

کسی نے شبلی سے پوچھا زکوٰۃ کس قدر ہے؟ فرمایا فقہا کے مذہب میں دو سو درہم سے پانچ درہم اور ہمارے مذہب میں دو سو درہم سے ایک درہم بھی رکھنا جائز نہیں سب خدا کی راہ میں صرف کرنا اور اس کے شکر میں جان بھی دینا چاہیے ۔ یہ فرقہ جان و مال اپنا راہِ خدا میں وقف کرتا ہے ۔ اَلْفَقِیْرُ مَالُہٗ مَبَاحٌ وَدَمُہٗ مُبَاحٌ آگے بیان ان کے حال کا ہے اگر کوئی شخص کامل کا مال لے لے خوش ہو کر حجاب درمیان سے اٹھایا اور مسلمان بھائی کا کام نکلا ۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کی میراث نہیں جو باقی رہتا ہے بیت المال میں داخل ہوتا ہے کہ وہ حق مسلمانوں کا ہے ۔

اے عزیز ! یہ مرتبہ کہ خاصان بارگاہ احدیت کا ہے اگر نارسائی بخت سے حاصل نہیں حکم فقہ تو بجا لا ۔ اے جفا کار ، ناشکرے ، بے حیا تجھے شرم نہیں آتی ۔ جب پیدا ہوا تھا کیا لے کر آیا تھا اور جب تک نادان رہا ایک وقت کا کھانا بھی تیری قدرت میں نہ تھا ۔ رو کر مانگتا تو نصیب ہوتا خدا نے محض اپنے فضل و کرم سے بلا استحقاق تیرے تجھے مال عنایت کیا سال بھر چالیسواں حصہ اس کے نام پر دیا جاتا اس سے زیادہ سٹ دھرمی اور ناشکری کیا ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ ہ

گھٹاتا ہے خدا سود اور بڑھاتا ہے صدقے ۔ اور اللہ دوست نہیں رکھتا ہر بڑھے ناشکر گناہ گار کو یہ آیت بآواز بلند پکارتی ہے ۔ کہ زکوٰۃ نہ دینا اور سود لینا بڑی ناشکری ہے اور سخت احمق ہے جو یہ سمجھے کہ زکوٰۃ سے مال کم ہوتا ہے ۔ درحقیقت اس سے بڑھ کر کوئی تجارت نہیں ۔ قطع نظر اجر آخرت زکوٰۃ سے مال و دولت میں زیادتی ہوتی ہے ۔ اور سود سے مال تلف ہو جاتا ہے ۔ کہ بیاج کھانے والا ایک روپیہ کی لالچ سے سو روپیہ لوگوں کو قرض دیتا ہے ۔ اور وہ اصل بھی مار لیتے ہیں پھر نالش میں صرف کرتا ہے یا تو

marfat.com

مقدمہ ہار جاتا ہے اور جیتتا ہے تو جائداد مدعا علیہ کے ہاتھ نہیں آتی۔ اور زر دعوٰی کے ساتھ خرچہ بھی برباد ہوتا ہے۔ یا چور مال اس کا چرا لے جاتا ہے یا کسی ہنگامہ میں لٹ جاتا ہے۔ یا حاکم ڈانڈ لیتا ہے۔ یا اس کی اولاد میں کوئی شخص ایسا پیدا ہوتا ہے کہ سب مال اوباشی میں اڑا دیتا ہے۔ بعض کا زمین میں رہ جاتا ہے۔ چلتے پھرتے مر جاتے ہیں کسی سے کہنے نہیں پاتے۔ یا مدفن بھول جاتے ہیں بہرحال تھوڑے زمانہ میں اس مال کا نشان نہیں رہتا۔ ہزاروں لاکھوں سیٹھ ساہوکار گذرے کوئی ان کا نام نہیں لیتا۔ بخلاف اہلِ سخاوت کے کہ اکثر ان کے مال میں برکت اور ان کی اولاد میں فراغت رہتی ہے۔ اور بالفرض مال نہ رہے اثر ان کی سخاوت و کرم کا اور حرمت و تعظیم ان کی اولاد کی اور ناموری ان کی دنیا میں اور ثواب آخرت میں باقی رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایک روپیہ خدا کے نام صرف کرتا ہے دس سے سات سو تک وہاں موجود ہیں۔

فَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔

اور بیاج خوار ہر ایک کی نظر میں ذلیل و خوار ہے۔ ساہوکاروں کے گھر لاکھوں روپیہ ہوتے ہیں۔ مگر کسی کی نظر میں ان کی عزت نہیں افسوس کہ اس زمانہ پر آشوب و فساد میں اکثر مالدار اس بلا میں گرفتار ہیں۔ برملا سود لیتے ہیں اور اس کا نام توفیر اور کرایہ اور نفع رکھتے ہیں۔ نہیں جانتے کہ کوہ کو مشک کہنے سے حقیقت اس کی نہیں بدل جاتی۔ اور بہت لوگ محض نادانی اور جہالت سے خرابی میں پڑے ہیں۔ بیع و شرا اور اکثر معاملات ان کے موافق شرع کے نہیں۔ بعض ان میں نادانستہ سود ہو جاتے ہیں خصوصاً زمیندار کہ رعایا سے کٹوتی غلہ وغیرہ کی کرتے ہیں۔ اور یہ محض ربوٰ ہے اگر بیع سلم کریں کچھ ان کا خرچ ہو۔ مگر اس کے شرائط دریافت کرنے کی کسے فرصت اور کسے غرض۔ کچھ خوف خدا اور روز جزا دل میں ہوتا تو احکام شرع کی فکر رکھتے۔ سود کی آفت اور آخرت کی مصیبت کو گوارہ نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے جیسی سخت بات سود کی نسبت فرمائی، دوسرے گناہ کے

marfat.com

لیے نہیں آئی ۔جب بعد بہی کے لوگوں نے اگلے سود کا قرض داروں سے مطالبہ کیا، حکم آیا۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

سو اگر تم نہ کرو گے تو اعلان کردو خدا ورسول سے لڑائی کا یعنی اگر سود سے دست بردار نہیں ہوتے تو خدا ورسول سے لڑنے کو مستعد ہو جاؤ انھوں نے کہا ہمیں خدا سے لڑنے کی طاقت نہیں۔کیا اس زمانے کے احمق خدا رسول سے لڑنے کی اپنے میں طاقت پاتے ہیں ۔جو بے خوف وخطر سود کھاتے ہیں یا رزاقِ مطلق کی روزی اسی میں منحصر جانتے ہیں کہ سود نہ کھائیں گے تو روٹی کیوں کر ملے گی اور دولت کس طرح بڑھے گی ۔نہیں دیکھتے اگلے زمانہ میں مسلمان سود نہیں کھاتے تھے ۔اور اب بھی بہت لوگ اس سے محفوظ ہیں وہ کس طرح جیتے ہیں اور دولت وثروت کہاں سے حاصل کرتے ہیں اور یہ جو بعض لوگوں نے ٹھہرا رکھا ہے کہ اس ملک میں کفار سے سود لینا روا ہے ۔حرمت اس فعل کی نصوص قاطعہ سے ثابت اور اس ملک میں دارالحرب ہونے میں کلام ہے ۔گو بعض علماء دارالحرب سمجھیں کیا یہ ملک صرف سود کے مسئلے میں دارالحرب ہے ۔باقی احکام میں دارالاسلام ۔ہزاروں اباحت پسند اس مسئلہ کو دستاویز ٹھہرا کر گمراہ ہوئے اور جب ہندوؤں کا مال بے محنت ومشقت ہاتھ آیا تو مسلمانوں سے بھی لینے لگے ۔ان نادانوں سے پوچھو کہ اور امور میں بھی علماء کے ارشاد پر عمل کرتے ہو یا نہیں ۔سود لینا تو مولوی عبدالحی کے فتوے سے جائز ٹھہرا زکوٰۃ کی معافی کا پروانہ کہاں سے آیا ۔جس کے باب میں حق تعالیٰ نے فرمایا

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو بشارت دی سامنے دکھ دینے والے عذاب کے ۔

marfat.com

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ۔

جس دن گرم کیا جائے گا وہ سونا چاندی دوزخ کی آگ میں پھر داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں۔

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۔

یعنی ان سے کہا جائے گا یہ وہ ہے جو تم نے جمع کیا اپنی جانوں کے لیے پس چکھو جو تم کرتے تھے۔ اور جس کی نسبت امیر المومنین ابوبکر صدیق نے فرمایا قسم خدا کی اگر عرب مجھے ایک بکری کے بچے کی زکوٰۃ کہ حضرت کو دیتے تھے نہ دیں گے تو میں اس بات پر ان سے جہاد کروں گا۔

اور حدیث بخاری سے ثابت ہے جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے گا قیامت کو خدا اس مال کو سانپ بنا کر اس کے گلے میں طوق کر دے گا۔

وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

اسی طرح آپ بسا اوقات اس عبادت کی تاکید فرماتے۔ اور زکوٰۃ لینے میں مصلحت جانیں۔ یعنی محتاجوں اور اہل مال کے محفوظ رکھنے اور جو آپ کے پاس زکوٰۃ لاتا اس کے حق میں دعا کرتے اور ہجرت کے بعد آپ نے ایک حج کیا جسے حج الوداع کہتے ہیں اس سفر میں ایک لاکھ چودہ ہزار یا ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی ہمراہ تھے۔ اور ہجرت سے پہلے کئی حج کیے۔ جس سال حج فرض ہوا فوراً ارادہ کیا مگر بسبب بعض ضرورتوں دینیہ کے بجا سکے امیر المومنین صدیق اکبر کو امیر الحاج کر کے روانہ کیا اور عمرہ آپ سے بعد ہجرت کے تین بار ثابت ہے مگر جو کہ سالِ حدیبیہ آپ نے عمرے کا ارادہ کیا اور بسبب مزاحمت کفار کے

marfat.com

نہ ہوسکا۔ ثواب عمرے کا مسلمانوں کو حاصل ہوا۔ اسے بعض علماء نے چوتھا عمرہ شمار کیا اور قربانی ہمیشہ نماز عید کے بعد کرتے اور فرماتے قربانی والا ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر ناخن اور بال کم نہ کرے۔ تعجب ہے لوگ اس امر سے واقف نہیں باوجود اس کے کہ صحیح حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسباب میں وارد ہے۔

اور بعض علماء مذہب امام احمد اسی حدیث سے استدلال کر کے قصر اشفار و قطع اظفار ان دنوں میں حرام کہتے ہیں اور فرماتے ذبح کرنے میں احسان کرو یعنی تیز ہتھیار سے ذبح کرو۔ کہ تکلیف نہ پہنچے اور ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح نہ کرو۔ اور جب تک سرد نہ ہو جائے کھال نہ ادھیڑو۔ اور قتل مجرم کے لیے بھی یہی حکم وارد ہے کہ احسان کرو دے تکلیف نہ پہنچاؤ اور تیز ہتھیار سے قتل کرو۔ دیکھو حضرت ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرنے سے اور گنہ گار کو تکلیف کے ساتھ قتل کرنے سے منع فرماتے ہیں اور یزیدیاں بدانجام آپ کے نواسے کے سامنے ان کے فرزندوں اور بھائیوں اور عزیزوں کو ذبح اور بے گناہوں کو بے آب و دانہ ہزار تکلیف و ایذا کے ساتھ شہید کرتے ہیں اور صدقہ فطر کا نماز عید سے پہلے دیتے۔ اور صدقہ نافلہ کو بہت دوست رکھتے۔ اور محتاج کو دے کر اس قدر خوش ہوتے جیسے بخیل مال کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اور جو خرچ کرتے اس کو بہت نہ سمجھتے اور جو مانگتا اسے دیتے۔ انکار نہ فرماتے بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا آپ نے کبھی سائل کے جواب میں لَا نہ فرمایا ؎

مَاقَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِی تَشَهُّدِهٖ　　لَوْلَا التَّشَهُّدُ لَكَانَتْ لَاوُهٗ نَعَمُ

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز　　مگر در اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

اگر کچھ موجود نہ ہوتا یا سائل کے لیے مصلحت نہ دینے میں سمجھتے سکوت فرماتے یا ملائم باتوں سے ایسا راضی کر دیتے کہ دینے سے زیادہ خوش ہو جاتا۔ اور دیتے وقت ہرگز اندیشہ نہ کرتے کہ صبح کہاں سے آئے گا۔ بلکہ رات کو دینار و درہم نہ رکھتے۔ اگر رہ جاتا بے صرف

marfat.com

کیے گھر میں نہ جاتے۔

ایک رات چھ دینار رہ گئے تھے تمام شب بے چین رہے پچھلی رات کسی محتاج کو بھیج دیے اور فرمایا میرا کیا حال ہوتا اگر یہ دینار چھوڑ کر مر جاتا اور فرماتے اگر کوہِ احد برابر میرے پاس سونا ہو میں نہ چاہوں کچھ باقی رہے۔ سوا اس کے کہ ادائے قرض کے لیے رکھوں۔ جب آپ نے رحلت فرمائی ایک دن کا کھانا گھر میں موجود نہ تھا۔ اور زرہ شریف آپ کی ایک یہودی کے ہاں کئی سیر جَو کے بدلے گروی تھی۔ بحرین سے نوے ہزار درہم آئے مسجد کی چٹائیوں پر رکھوا دیے اور تقسیم شروع کی۔ ظہر تک ایک باقی نہ رہا۔ کسی نے سوال کیا۔ فرمایا

"اب تو میرے پاس کچھ نہیں بازار میں جا کر جو چیز چاہے میرے نام سے خرید کر لا جب کچھ ہاتھ آئے گا ادا کر دوں گا"

عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! حق تعالیٰ آپ کو آپ کی قدرت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا پھر قرض کا بوجھ کیوں گوارا کرتے ہیں۔ یہ بات پسند نہ آئی اور چہرہ مبارک پر ناخوشی کے آثار ظاہر ہوئے۔ ایک انصاری نے کہ اس وقت حاضر تھے، گذارش کیا آپ بے تکلف خرچ کیجیے۔ اور عرش کے مالک سے محتاج ہونے کا اندیشہ نہ کیجیے یہ سن کر ہنسے اور چہرہ مبارک پر خوشی معلوم ہوئی۔ اور فرمایا مجھے یہی حکم ہے

انس کہتے ہیں کہ ایک سائل کو اس قدر بکریاں دیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں گھچ پچ کھڑی تھیں۔ اس نے اپنی قوم سے جا کر کہا

"اے قوم! ایمان لاؤ، محمد ایسے عطا کرتے ہیں کہ فقیری سے اصلا نہیں ڈرتے"

ایک لڑکے نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ سے جُبّہ مانگتے ہیں فرمایا ایک ساعت کے بعد آنا پھر آ کر عرض کیا یہی جبّہ جو آپ پہنے ہیں عنایت کیجیے اسی وقت عنایت کیا حالانکہ دوسرا جبّہ نہ تھا جب نماز کا وقت آیا بلال نے اذان دی آپ مسجد میں نہ گئے

marfat.com

اصحاب گھبرا کر خدمت والا میں حاضر ہوئے ۔اور اس حال کو دریافت کر کے نہایت پریشان خاطر آیتہ آئے ۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَحْسُوْرًا ۝

خلاصہ مطلب یہ ہے اے میرے حبیب ! تم بخل نہ کرو مگر اس قدر بھی ہاتھ نہ کھولو کہ تمھارے بدن پر کپڑا نہ رہے ۔ یہاں تک کہ باہر نکلنے اور اصحاب کی ملاقات سے معذور ہو جاؤ ۔حنین کے دن سائلوں نے اس قدر ہجوم کیا کہ آپ مجبور ہو کر درخت سے بھڑ گئے اور لوگ دائے مبارک بانٹ لے گئے ۔ فرمایا میری چادر مجھے دو اگر بقدر اس درخت کی ٹہنیوں کی چار پائی میرے پاس ہوں سب تمھیں بانٹ دوں

اکثر اوقات اپنا کھانا محتاجوں کو کھلاتے اور آپ بھوکے رہ جاتے اور باوجود اس ایثار و سخاوت کے اور عطا کے محتاجوں کی اس قدر خاطر کرتے کہ دیکھنے سے زیادہ آپ کی باتوں سے خوش ہوتے اور خلق کو حال و مقال سے سخاوت کی ترغیب و تحریص کرتے یہاں تک کہ سخت بخیل آپ کا حال دیکھ کر سخی ہو جاتا بلکہ جو شخص آپ کی خدمت اور صحبت میں رہتا تھوڑے دنوں میں اس صفت کا کمال حاصل کرتا ۔

اے عزیز ! سخاوت سے زیادہ کوئی دولت اور بخل سے زیادہ کوئی آفت نہیں حدیث میں ہے تم ظالم کو بخیل سے بدتر سمجھے ہو اور خدا کے نزدیک بخل ظلم سے بدتر ہے ۔ وہ اپنی عزت اور عظمت کی قسم کھاتا ہے ۔کہ کسی بخیل کو بہشت میں ٹھکانا نہ دوں گا آدمی ہزار محنت اور لاکھ کاہش سے مال جمع کرتا ہے ۔ اور کروڑ حسرت کے ساتھ چھوڑ جاتا ہے وارث کبھی غیر چار دن میں بے رنج و ملال اوڑھا دیتے ہیں اس کی طلب اور فکر میں برباد ہوئے اور آخرت میں ہزار طرح کا گردن پر بار ہے ۔

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝

marfat.com

بالجملہ جناب رسالت بخل کو نہایت مکروہ سمجھتے ایک روز آپ نے دیکھا ایک شخص زنجیر کعبہ پکڑے کہہ رہا ہے الٰہی ! بحرمت اس گھر کے میرا گناہ بخش دے فرمایا کیا گناہ ہے ؟ عرض کیا میرا گناہ زمین اور آسمان اور عرش سے بڑا ہے ۔ مال میرے پاس بہت ہے لیکن فقیر کو آتے دیکھ کر سمجھتا ہوں گویا آگ میرے سامنے آتی ہے ۔ فرمایا مجھ سے الگ ہو کہیں تو اپنی آگ میں مجھے نہ جلادے ۔ قسم اس کی جس نے مجھے ہدایتِ خلق کے لیے بھیجا ہے ۔ اگر تو رکن و مقام کے بیچ میں ہزار برس نماز پڑھے اور اس قدر روئے کہ تیری آنکھوں سے نہریں جاری ہو جائیں اور ان پر درخت جم اٹھیں اور بخل نہ چھوڑے بے شک تیرا ٹھکانا دوزخ ہے آپ فرماتے ہیں ۔

اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ فَمَنْ کَانَ سَخِیًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ تَتْرُکْهُ ذٰلِکَ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِی النَّارِ فَمَنْ کَانَ شَحِیْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ تَتْرُکْهُ ذٰلِکَ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَهُ النَّارَ ۝

سخاوت بہشت میں ایک درخت ہے جو سخی ہے اس کی ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے یہ ڈالی اسے نہیں چھوڑتی ۔ یہاں تک کہ بہشت میں داخل کر دیتی ہے ۔ اور بخل دوزخ میں ایک درخت ہے جو بخیل ہے اس کی ایک ڈالی پکڑ لیتا ہے ۔ وہ ڈالی اسے نہیں چھوڑتی ۔ یہاں تک کہ دوزخ میں داخل کر دیتی ہے ۔ اور آپ کی عادت تھی اپنے نفس کے واسطے کسی پر غصہ نہ کرتے ۔

انس کہتے ہیں میں دس برس آپ کی خدمت میں رہا کبھی کسی خطا پر مجھ کو نہ فرمایا ایک اعرابی نے چادر مبارک اس زور سے کھینچی کہ اس کا نشان بن گیا اور کہا اے محمد ! مجھے کچھ دو ۔ آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیے ۔ اور جو حاضر تھا عنایت کیا ۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ! میں آپ کو عادل نہیں پاتا فرمایا ویحک میرے بعد کون عدل کرے گا ۔ جب چلا صحابہ سے ارشاد ہوا اسے بلا لو ۔ حنین کے دن ایک انصاری نے

marfat.com

کہا میں یہ تقسیم خدا کے واسطے نہیں دیکھتا فرمایا اللہ میرے موسیٰ بھائی پر رحم کرے اس سے زیادہ ایذا دی گئی اور صبر کیا لونڈی غلام پانی برتنوں میں آپ کے پاس لاتے، اور درخواست کرتے کہ آپ ان میں ہاتھ اپنا ڈال دیں آپ ان کی خاطر سے جاڑے کی شدت میں بھی انکار نہ کرتے اور ان کے برتنوں میں ہاتھ ڈال دیتے۔ جس یہودیہ نے آپ کو زہر دیا تھا جب اس نے اقرار کیا کہ میں نے آپ کے قتل کے لیے یہ حرکت کی تھی۔ صحابہ نے اسے قتل کرنا چاہا آپ نے چھوڑ دیا۔ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا جبرائیل نے خبر دی مگر آپ نے اسے کچھ نہ کہا اور یہ امر صرف اپنے حقوق میں تھا۔ خدا کے حق میں نرمی نہ کرتے سوا جہاد کے آپ نے کبھی کسی شخص کو نہ مارا اور اپنے نفس کے واسطے کسی کو ایذا نہ پہنچائی۔ اور نہ غصہ فرمایا خدائے کریم آپ کی خوبی تعریف فرماتا ہے اور مسلمانوں پر اپنا احسان جتاتا ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

بسبب رحمت الٰہی کے تو نرم خو ہوا ان کے لیے اور جو تو درشت خو سخت دل ہوتا تو تیرے آس پاس سے پریشان ہو جاتے۔

بعض اوقات صحابہ نے درخواست کی کہ کفار پر دعا کیجیے فرمایا میں لعنت کرنے والا مبعوث نہ ہوا بلکہ رحمت بھیجا گیا۔ یعنی میں لعنت اور بد دعا کے واسطے نہیں بھیجا گیا بلکہ رحمت کے لیے آیا ہوں اور باوجود اس قرب و منزلت اور علو مرتبت کے کہ پیغمبروں کے سردار اور معصوموں کے پیشوا اور ازل اور ابد میں مامون العاقبتہ اور مبشر بہ انواعِ کرامت تھے رزمین و آسمان اور آدم و عالم ان کے واسطے پیدا ہوا اور مرتبہ محبوبیت مطلقہ اور شفاعت کبریٰ کا انھیں دیا گیا۔ خدا کے خوف سے اس قدر کانپتے کہ تمام عالم کا خوف جمع کیا جائے ان کے خوف کے برابر نہ ہو سکے۔ غم عالم کا آپ کے دل میں تھا۔ مگر اثر حزن و ملال کا

marfat.com

چہرہ مبارک پر ظاہر نہ ہوتا۔ ہمیشہ کشادہ رو اور بشاش نظر آتے۔ صبح کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹھتے صحابہ جاہلیت کے قصہ آپ کے سامنے بیان کرتے اور شعر پڑھتے، اور ہنستے آپ بھی ان کے ساتھ ہنستے اکثر اوقات تبسم فرماتے اور کبھی ضحک مگر قہقہہ آپ سے ہرگز ثابت نہیں اور رونے میں بھی آواز بلند نہ ہوتی ہاں نماز میں ایک آواز جوشِ دیگ کے مانند باطن سے سنی جاتی اکثر خدا کے خوف سے یا اس کی محبت و شوق باسماع قرآن میں یا امت کے لیے روتے۔ ایک بار نماز میں روتے اور کہتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ تَعِدُنِی اِنِّی لَا تُعَذِّبُھُمْ وَاَنَا فِیْھِمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُکَ ۝

خدایا! تو مجھ سے وعدہ کرتا ہے یہ کہ تو ان پر عذاب نہ کرے گا جب تک میں ان میں ہوں۔ اور وہ استغفار کرتے ہیں اور ہم تجھ سے استغفار کرتے ہیں اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم اور اپنے نواسے یعنی حضرت زینب کے بیٹے کی وفات اور زیدؓ اور جعفر اور ابنِ رواحہ کی شہادت پر بھی رونا آپ سے ثابت ہے۔ اور کبھی دوستوں سے مزاح فرماتے مگر کوئی بات بے موقع اور فحش اور جھوٹ اور لغو زبان پر نہ لاتے ایک دن کسی سے فرمایا میں تجھے اونٹ کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے کہا بچے پر کس طرح چڑھ سکوں گا۔ فرمایا ہر اونٹ، اونٹ کا بچہ ہے۔ اپنی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہا کوئی بڑھیا بہشت میں نہ جائے گی۔ یہ سن کر وہ بہت بے قرار ہوئیں اور رونے لگیں۔ فرمایا جوان ہو کر بہشت میں جائیں گی کیا تو نے یہ نہیں سنا کہ خدا نے فرمایا اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰھُنَّ اَبْکَارًا ۝

کسی عورت نے عرض کیا میرا شوہر آپ کو بلاتا ہے فرمایا تیرا شوہر وہی ہے جس کی آنکھ میں سپیدی ہے۔ وہ گھر جا کر شوہر کی آنکھیں چیر کر دیکھنے لگی اس نے کہا کیا دیکھتی ہے کہا مجھے حضرت نے خبر دی ہے کہ تیری آنکھ میں سپیدی ہے۔ کہا سپیدی سب کی

marfat.com

آنکھ میں ہوتی ہے۔

ایک بار زابر بن حزام کو پیچھے سے دبوچ لیا انھوں نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے۔ منہ پھیر کر دیکھا تو حضرت تھے اپنی پیٹھ ہلانے لگے تا بدن مقدس سے اچھی طرح مَس ہو فرمایا اس غلام کو کوئی لیتا ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ! میں متاعِ کاسد ہوں مجھے کون خریدے گا۔ فرمایا تو خدا کے نزدیک کاسد نہیں۔

تذئیل:۔ انھیں زاہر کے لیے وارد ہے زاہر بادیہ نشین ہمارا ہے اور ہم اس کے شہری ہیں کہ وہ گاؤں کی چیزیں آپ کے لیے لاتے۔ اور آپ انھیں شہر کی چیزیں خرید دیتے۔ اسید بن حضیر کہتے ہیں میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا۔ اور میرے مزاج میں ظرافت تھی۔ کہ لوگوں کو ہنساتا آپ نے میرے حاضری میں لکڑی چبھوئی میں نے کہا مجھے بدلا دیجیے فرمایا لے۔ عرض کیا میں برہنہ تھا۔ آپ نے پیراہن شریف اتارا میں نے کشِ مبارک چوم کر کہا یارسول اللہ! میرا یہی مطلب تھا۔

مدینہ میں ایک شخص تھا کہ آپ سے اکثر ہنسا کرتا بازار سے ہر چیز خرید لاتا اور بطور ہدیہ حضور میں پیش کرتا۔ جب آپ قبول کر لیتے مالک مال کو خدمت شریف میں بلا لاتا اور کہتا تیرا مال حضرت کے صَرف میں آیا ہے۔ آپ سے قیمت لے لی آپ تبسم فرماتے اور قیمت اس کی ادا کرتے۔

ایک دن انس کے بھائی کو کہ خوردسال تھا چڑیا سے کھیلتے دیکھا۔ اس کی کنیت ابو عمیر مقرر کی۔ اور فرمایا یا اباعمیر ما فعل النغیر ایک دن انس تیرہ تیزک جسے عربی میں خمرہ کہتے ہیں لائے اس دن سے ان کی کنیت ابو خمرہ ٹھہرائی۔

عبدالرحمٰن بلی کو بہت چاہتے تھے انھیں ابو ہریرہ کہنے لگے۔

ایک شخص کو عورتوں کے مجمع میں کھڑا دیکھا فرمایا کیا کرتا ہے عرض کیا یارسول اللہ! میں بدکار نہیں مگر اپنے سرکش گھوڑے کو تسکین دیتا ہوں۔ پھر اسے جب دیکھتے فرماتے

marfat.com

اب بھی وہ گھوڑا سرکشی کرتا ہے یا نہیں۔

صحیحین میں منقول ہے کہ آپ اشجع الناس تھے۔ دنیا میں آپ سے زیادہ کوئی بہادر پیدا نہ ہوا۔ جنگِ حنین میں سب لشکر میدان سے ہٹ گیا ابوبکر، وعمر و علی اور سفیان بن حارث وغیرہم چند صحابہ آپ کے پاس رہے۔ کفار نے آپ کو تھوڑے آدمیوں کے ساتھ دیکھ کر ہلّہ کیا اور چار طرف سے تیروں کا مینہ برسا دیا۔ اس وقت وہ جناب بے خوف و ہراس حملہ کرتے اور فرماتے۔

"اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب اَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب"

جب کافر بہت نزدیک آ گئے سواری سے اترے اور مٹھی بھر خاک ان پر پھینک کر فرمایا "شاہت الوجوہ" سب کی آنکھوں میں پہنچی اور منہ ان کے پھر گئے ایک روز اہل مدینہ کو خوف پیدا ہوا لوگ دریافت کرنے چلے آپ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے آگے بڑھ گئے۔ جب لوٹے فرمایا خوف نہ کرو میں نے کچھ دیکھا۔ اور اس گھوڑے کو دریا پر پایا۔

اسی طرح جو معاملہ سخت پیش آتا حضرت سب سے آگے ہوتے اور سب سے پہلے دشمن پر وار کرتے۔ حضرت علی کہتے ہیں جب لڑائی سخت ہوتی ہم آپ کی پناہ پکڑتے اور آپ سب سے بڑھ کر دشمنوں سے مقابلہ کرتے بڑا بہادر ہم میں وہ تھا۔ جو لڑائی کے وقت حضرت کے قریب ہوتا کہ آپ سب سے زیادہ دشمن سے قریب ہوتے تھے اور وجہ اس جراءت کی ظاہر ہے کہ آپ تقدیر پر یقین کامل رکھتے اوروں کا یقین آپ کے برابر نہیں کہ اس قدر جراءت کر سکیں۔ روایت ہے کہ جنگِ احد میں آپ کے پاس ایک تلوار تھی اس پر یہ شعر لکھا تھا۔ ؎

فِی الْجُبْنِ عَارٌ وَفِی الْاِقْبَالُ مَکْرَمَۃٌ
وَالْمَرْوَ یَا بِجُبْنٍ لَا یَنْجُوْ عَنِ الْقَدَرِ

marfat.com

نامردی میں عار ہے اور بڑھنے میں بزرگی اور آدمی نامردی سے قضاو قدر سے نہیں بچ سکتا اور کوئی شخص غصّہ کے وقت آپ کے سامنے نہ ٹھہر سکتا۔ اور اس جناب کے عتاب کی تاب نہ لا سکتا جس وقت آپ کو غصّہ آتا دونوں ابروؤں میں ایک رگ جسے رگِ ہاشمی کہتے ہیں نظر آتی اس وقت کسی کو بات کرنے کی مجال نہ ہوتی اور آپ کے زور و قوت کو کوئی پہلوان نہ پہنچتا بڑے بڑے زبردست اس جناب نے زیر کیے۔ اور وہ جناب دنیا سے نہایت بے رغبت تھے۔ اس کی عیش و عشرت کی طرف اصلاً التفات نہ کرتے اور فرماتے۔

مَالِیْ وَالدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا

یعنی مجھے دنیا سے کیا کام ہے اور میری اور دنیا کی یہ مثال ہے جیسے ایک سوار سایہ دار درخت کے تلے ٹھہرا، پھر چل دیا۔ اور اسے چھوڑ دیا اور دعا کرتے

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ ۝

الٰہی! مجھے مسکین رکھ اور مسکین مار اور مسکینوں کے گروہ میں اٹھا اور فرماتے تھے فقیری اور جہاد میرا پیشہ ہے۔ جو اسے دوست رکھے وہ مجھے دوست رکھتا ہے اے بلال اس بات میں کوشش کر کہ نہ مرے تو مگر محتاج۔

اے عائشہ! اگر تو قیامت کو مجھ سے ملنا چاہے فقیروں کی طرح زندگی بسر کر اور توانگروں سے دور رہ اور بے پیوند کے کپڑا نہ اتار محبت فقیروں کی بہشت کی کنجی ہے وہ قیامت کو خدا کے ہم نشیں ہیں اس دن ان سے کہا جائے گا اے میرے بندو! میں نے تمھیں ذلت کے لیے محتاج نہ کیا تھا۔ بلکہ اس واسطے کہ آج تمھیں کرامت کا خلعت بخشوں جس نے تمھیں کھلایا یا کپڑا دیا ہو اسے بہشت میں لے جاؤ کہ میں نے تمھارے واسطے

marfat.com

اسے بخشا، اسمٰعیل پر وحی ہوئی اے اسمٰعیل! مجھے شکستہ دلوں میں تلاش کر۔ عرض کیا الٰہی! وہ کون ہیں فرمایا درویشان صادق۔ کسی نے بشرِ حافی سے کہا میں محتاج ہوں اور عیال بہت ہیں آپ میرے حق میں دعا کیجیے فرمایا میرے لیے دعا کر کہ دعا تیری میری دعا سے بہتر ہے۔

ایک دن آپ نے اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو ہٹایا صحابہ نے گذارش کی یہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ کسے ہٹاتے ہیں فرمایا دنیا میرے پاس ہے اور اپنا نفس مجھ پر عرض کرتی ہے۔ اسے ہٹاتا ہوں۔ ایک شب عائشہ نے آپ کے نیچے نرم بچھونا بچھایا رات بھر کروٹیں بدلتے رہے صبح کو فرمایا یہ بچھونا لے جاؤ اور وہی کملی لاؤ اللہ تعالیٰ نے اسرافیل کو آپ کے پاس بھیجا کہ چاہو پیغمبری اختیار کرو اور بادشاہت اختیار کرو اور چاہو پیغمبری اور بندگی۔ فرمایا مجھے بندگی منظور ہے بادشاہت مطلوب نہیں۔

ایک بار جنابِ الٰہی سے پیغام آیا اے محمد! اگر کہو تو مکہ کے پہاڑ تمھارے لیے سونے کے ہو جائیں۔ عرض کیا نہیں اے رب میرے! ایک دن مجھے بھوکا رکھ کہ تیرے حضور عاجزی کروں دوسرے روز پیٹ بھر کھلا کہ تیرا شکر بجالاؤں۔

ثوبانؓ کہتے ہیں فاطمہ نے حسنین کو گہنا پہنایا اور دروازہ پر ٹاٹ کا پردہ لٹکایا ناخوش ہوئے۔ جب جناب سیدہ کو یہ خبر پہنچی پردہ پھاڑا اور گہنا اتار کر حضرت کے پاس بھیج دیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے ثوبان! یہ گہنا فلاں شخص کو دے مجھے منظور نہیں کہ میری آل دنیا کا مزہ اٹھائے ایک بار کچھ کفار قید ہو کر آئے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ چکی پیستے پیستے تھک گئے تھے۔ یہ خبر سن کر حضرت کے پاس گئیں کہ شاید میرا حال دیکھ کر لونڈی عنایت فرمائیں آپ اس وقت تشریف نہ رکھتے تھے۔ جب یہ سنا کہ فاطمہ کے گھر گئے اور فرمایا سوتے وقت تینتیس ۳۳ بار سبحان اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کر خادم سے زیادہ تیرے کام آئے گا۔ ایک دن ازواجِ مطہرات نے تنگی معاش کی شکایت کی آپ اس قدر ناخوش

marfat.com

ہوئے کہ مہینہ بھر ان کے پاس نہ گئے حکم آیا۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا

اے نبی اپنی عورتوں سے کہہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش کا ارادہ کرتی ہو تو آؤ تمھیں فائدہ دوں۔ اور چھوڑ دوں اچھا چھوڑنا۔ اور جو خدا اور اس کے رسول اور دار آخرت کا ارادہ کرتی ہو۔ تو بے شک خدا نے تم میں سے نیکی کرنے والے کے لیے بڑا اجر تیار کیا۔

آپ نے پہلے عائشہ صدیقہ سے یہ مضمون بیان فرمایا انھوں نے کہا میں نے خدا اور رسول اختیار کیے پھر سب نے ان کی پیروی کی۔ اور دنیا کی طلب سے ہاتھ اٹھایا عائشہ کہتی ہیں ایک روز میں نے حضرت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔ بھوک سے سب سے گڑھا پڑ گیا تھا۔ یہ حال دیکھ کر مجھے رونا آیا عرض کیا میری جان آپ پر قربان اگر آپ پیٹ بھر کھائیں تو کیا نقصان ہو فرمایا اے عائشہ میرے اولوالعزم بھائی پیشی کر گئے۔ اور خلعت کرامت کے مستحق ہوئے اگر میں دنیا کا لطف اٹھاؤں ان کا مرتبہ کیسے پاؤں۔ آپ فرماتے ہیں جس قدر میں خدا کی راہ میں ڈرایا گیا کوئی نہ ڈرایا گیا۔ اور جس قدر میں نے ایذا اٹھائی کسی نے نہ اٹھائی۔ تیس رات دن تک مجھے اور بلال کو کھانا جان دار کا نہ ملا مگر بہت تھوڑا کہ بلال اپنی بغل میں چھپا لاتا۔

عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کی روٹی پیٹ بھر نہ کھائی اور کپڑے آپ کے پیوندوں کی کثرت سے نمدے کے مانند ہو گئے تھے۔ ہمارے گھر بعض دنوں مہینہ بھر آگ نہ جلتی اگر کوئی انصاری کچھ بھیج دیتے کھا لیتے نہیں تو پانی اور چھواروں پر دن کاٹ دیتے۔

marfat.com

محب الدین طبری روایت کرتے ہیں رات کو جب آپ پر بھوک غلبہ کرتی بار بار مسجد میں جاتے اور نماز پڑھتے جب انتقال ہوا تیس صاع جَو کے بدلے زرہ شریف آپ کی ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔ اور آپ کے دونوں کپڑے دس درہم سے زیادہ نہ ہوتے کبھی اہلبیت سے پوچھتے کچھ کھانے کو ہے عرض کرتے یارسول اللہ! آپ گھر کے مالک ہیں اپنے گھر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے۔ آپ کیا لائے تھے جو ہم پکاتے یہ سن کر تبسم فرماتے اور باہر چلے جاتے۔

ابورافع کہتے ہیں ایک دن کوئی مہمان آپ کے گھر آیا کچھ موجود نہ تھا مجھ سے فرمایا فلاں یہودی کے گھر جا اور تھوڑا آٹا بطور بیع سلم بوعدہ غرہ ماہِ رجب لا۔ میں نے اس سے آٹا مانگا کہا خدا کی قسم جب تک حضرت میرے پاس کوئی چیز گرو نہ کریں گے نہ دوں گا۔ میں نے حال عرض کیا فرمایا خدا کی قسم میں زمین و آسمان میں امین ہوں اگر وہ دیتا مار نہ رکھتا خیر میری زرہ لے جا اور اسے رہن کر کے آٹا لا۔ آیت آئی۔

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ

اے محمد دراز کر اپنی آنکھیں اس متاع کی طرف جو ہم نے ان کو دی، جو ماری ہیں ان سے آرائش زندگی دنیا کی تاہم انھیں اس میں آزمائیں اور تیرے رب کا رزق باقی رہے۔

ابوہریرہ کہتے ہیں ایک دن آپ بے وقت گھر سے نکلے ناگاہ ابوبکر و عمر بھی آگئے۔ فرمایا تم اس وقت باہر کیوں آئے۔ عرض کیا بھوک کے مارے فرمایا مجھے بھی بھوک نے گھر سے نکالا۔

ابوطلحہ کہتے ہیں ہم نے آپ کے سامنے بھوک کی شکایت کی اور پتھر پیٹ سے کھول کر دکھائے ہمارے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا تھا اور آپ کے شکم مبارک پر

marfat.com

دو بندھے تھے ۔ کہتے ہیں غزوہ خندق میں صحابہ کرام پیٹ سے پتھر باندھ کر خندق کھودتے ایک دن حضرت نے کپڑا شکم مبارک سے اٹھایا دو پتھر بندھے تھے معلوم ہوا تین دن سے کچھ نہیں کھایا اور خندق کھودنے میں یاروں کے شریک ہیں

ایک روز آپ نے ابن عمر سے فرمایا اے عمر کے بیٹے ! میں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا اگر میں خدا سے قیصر اور کسریٰ مانگتا بے شک مجھے عنایت فرماتا ۔ اے ابن عمر کیا حال ہوگا جب تو ان لوگوں کو دیکھے گا کہ سال بھر کا کھانا جمع کریں گے اور یقین ان کے ضعیف ہوں گے ۔

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت کو دیکھا کہ چٹائی پر لیٹے ہیں نشان اس کا بدن مبارک پر پڑ گیا ہے ۔ اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں چھوارے کی چھال بھری تھی سرہانے رکھا ہے یہ حال دیکھ کر مجھے رونا آیا عرض کیا یارسول اللہ ! قیصر و کسریٰ کیسی نیاز و نعمت ہیں اور آپ خدا کے رسول اس تکلیف و محنت میں فرمایا اے عمر ! ان کے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت ہے ۔ وہ اپنی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں پا چکے ۔

ایک بار کسی عورت نے ایک سم بھونا آپ کو بھیجا فرمایا اے عائشہ ! یہ کیا ہے ؟ عرض کیا فلاں عورت نے آپ کے لیے بھیجا ہے ۔ فرمایا اس کو واپس بھیج دے خدا کی قسم اگر میں چاہوں تو خدا سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ کر دے ۔

نعمان بن بشیر کہتے ہیں تم بافراغت کھاتے پیتے ہو اور میں نے تمھارے پیغمبر کو دیکھا ہے کہ انھوں نے بے مزہ خراب سوکھے چھوارے بھی پیٹ بھر کر نہ کھائے ۔ بعض صحابہ سے منقول ہے کہ تم دنیا میں مبتلا ہو گئے چپاتیاں کھاتے ہو اور بے سالن کے لطف نہیں سمجھتے ۔ دن کے کپڑے رات کے کپڑوں سے علیحدہ بناتے ہو ۔ حضرت کے وقت میں یہ بات نہ تھی ۔

ابو ہریرہ ایک قوم پر گذرے کہ بکری کا گوشت کھا رہے تھے ۔ آپ سے بھی

marfat.com

کھانے کے لیے کہا فرمایا میں کیسے کھاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے۔ اور پیٹ بھر جَو کی روٹی کبھی نہ کھائی۔

ایک دن فاطمہ ٹکڑا روٹی کا لائیں۔ پوچھا کیا ہے عرض کیا ایک روٹی پکائی تھی بغیر آپ کے نہ کھائی گئی فرمایا اے فاطمہ تین دن بعد یہ ٹکڑا منہ میں گیا ہے۔ مسروق سے منقول ہے کہ آپ نے عائشہ سے فرمایا اے عائشہ! دنیا محمد اور آلِ محمد کے لائق نہیں اللہ تعالیٰ اولی العزم پیغمبروں سے اس لیے راضی ہے کہ انھوں نے اپنی خواہشوں کو روکا اور دنیا کی تکلیفوں پر صبر کیا۔ اور مجھ سے وہی چاہتا ہے جو ان سے چاہا۔ اور حکم کرتا ہے صبر کر جیسا اولی العزم پیغمبروں نے صبر کیا۔

امام غزالی کیمیائے سعادت میں لکھتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے کہا اے باپ میرے! آپ اچھا لباس پہنیے اور اچھا کھانا رفقاء کے ساتھ بیٹھ کر کھائیے آپ نے فرمایا اے بیٹی عورت اپنے شوہر کا حال خوب جانتی ہے۔ کیا تجھے یاد نہ رہا کہ کئی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل و عیال کو دوسرے وقت کھانا میسر نہ ہوا۔ فتح خیبر تک آپ نے پیٹ بھر چھوارے کبھی نہ کھائے ایک روز کھانے کا خوان سامنے لائے نہایت خراب تھا۔ آپ کو کراہت آئی فرمایا اسے ہٹا لو ہم کھانا زمین پر رکھ لیں گے۔ ہمیشہ دوہری کملی بچھاتے ایک دن کسی نے چار تہہ کر کے بچھا دی۔ فرمایا آرام سے رات کی نماز میں خلل پڑتا ہے۔ کپڑے جب میلے ہو جاتے گھر میں دھو لیتے۔ بلال اذان کہتے مگر آپ ان کے سوکھنے تک باہر نہ آ سکتے، کہ دوسرا جوڑا پاس نہ ہوتا۔ ایک روز دوسرا کپڑا نہ پایا ایک ہی کپڑے سے تمام بدن لپیٹ کر باہر تشریف لائے۔ یہ کہہ کر عمر رضی اللہ عنہ اس قدر روئے کہ روتے روتے بے ہوش ہو گئے۔

عمران بن حصین کہتے ہیں میں حضرت کے ساتھ جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے

marfat.com

گھر گیا آپ نے دروازے پر آواز دی فاطمہ نے کہا تشریف لائیے فرمایا اور وہ بھی جو میرے ساتھ ہے عرض کیا یارسول اللہ! ایک پرانا کمبل میرے پاس ہے بدن چھپاتی ہوں تو سر کھل جاتا ہے آپ نے اپنا تہہ بند ان کو دیا۔ اسے اوڑھ کر ہم کو بلایا آپ نے فاطمہ سے فرمایا

"اے فرزند عزیز کیا حال ہے؟"

فرمایا" سخت بیمار اور بھوک کی سختی میں گرفتار ہوں"۔ آپ روئے اور فرمایا بے صبری نہ کر میں نے بھی تین دن سے کچھ نہیں کھایا۔ اور میں تجھ سے خدا کو زیادہ پیارا ہوں اگر چاہوں تو خدا مجھے دے۔ مگر میں آخرت اختیار کرتا ہوں۔ پھر اپنا ہاتھ فاطمہ کے کندھے پر رکھ کر فرمایا تجھے بشارت ہو کہ تو بہشت میں سب عورتوں کی سیدہ ہے۔ مریم اور آسیہ اپنے زمانہ کے عورتوں کی سردار تھیں۔ اور تو اپنے زمانے کے عورتوں کی سردار ہے بہشت میں تم تینوں کو مکلف مکان ملیں گے۔ کہ کسی شغل اور غل اور رنج کو ان میں دخل نہ دیں گے۔ اے فاطمہ غنیمت سمجھ کہ میں نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو دنیا میں بندہ اور آخرت میں سردار ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا ان میں کسی کے پاس چادر نہ تھی۔ ایک کپڑا ہوتا اسے اپنی گردنوں میں لپیٹ لیتے بعض کا نصف ساق اور بعض کا ٹخنوں تک پہنچتا۔ اور ہاتھ سے اسے سمیٹے رہتے۔ کہ کہیں ستر ظاہر نہ ہو جائے

ایک روز عبدالرحمٰن بن عوف نے روزہ رکھا بعد افطار کے کھانا لایا گیا۔ فرمایا مصعب بن عمیر مجھ سے بہتر تھے۔ جب شہید ہوئے کفن نہ ملا۔ ایک چادر میں لپیٹ سر ڈھکتے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے سر کھل جاتا۔ حمزہ مجھ سے بہتر تھے کہ شہید ہوئے پھر ہمیں دنیا کی فراغت حاصل ہوئی ہم ڈرتے ہیں مبادا ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا گیا ہو پھر رو دئے اور کھانا اٹھا دیا۔

marfat.com

اے عزیز ! دنیا خدا کی دشمن ہے خدا کے دوست اس کے دشمن سے محبت نہیں رکھتے اور دنیا فانی اور آخرت باقی ہے۔ عقل مند فانی کو باقی پر اختیار نہیں کرتے۔ خواجہ سفیان ثوری کہتے ہیں جو شخص تمام آسمان وزمین والوں کے برابر عبادت کرے اور دنیا سے محبت رکھے قیامت کو ندا کریں گے یہ وہ شخص ہے جو خدا کے دشمن سے محبت رکھتا تھا۔ ولید بن مسلم کہتے ہیں میں نے جناب رسالت مآب کو خواب میں دیکھا عرض کیا۔ دین کس سے حاصل کروں۔ فرمایا سفیان ثوری سے کہ قدر دنیا کی اس کے دل میں بالکل نہیں کسی نے عامر بن قیس کو دیکھا کہ ساگ اور روٹی کھا رہے ہیں کہا آپ نے اس پر قناعت کی مگر میں نے ایسے لوگ دیکھے کہ اس سے بھی کم پر قناعت کرتے ہیں فرمایا وہ کون ہیں کہا جنھوں نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا۔

ایک حاکم کہتا ہے جو تیرے پاس ہے پہلے اور کے قبضے میں تھا اور بعد تیرے اور کے قبضے میں ہو جائے گا۔ ایسے بے وفا کے لیے اپنی جان ہلاک نہ کر یقین جان کہ سرمایہ دنیا کا ہوا و ہوس ہے اور سود و نتیجہ اس کا ہاویہ دوزخ۔

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی۔

ایک کامل فرماتے ہیں میں نے دنیا کو چار عیب سے چھوڑ دیا آرام اس میں کم ہے اور غم بہت اور شریک اس کے بُرے ہیں اور جلد فنا ہو جاتی ہے۔

اے عزیز ! دنیا خود عیب ہے اور تمام عیبوں کی جڑ حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ جو شخص دنیا سے دل لگاتا ہے تمام عمر رنج و غم میں رہتا ہے۔ ہزار کاہش اور محنت سے حاصل کرتا ہے۔ اور لاکھ آرزو اور حسرت کے ساتھ چھوڑ جاتا ہے وارث چاروں میں بے سنج و ملال اوڑھا دیتا ہے۔ اور حساب اس کی گردن پر ہوتا ہے فرش مخملی اور قبائے اطلسی اور دو شالہ کشمیری اور جھاڑ اور فانوس باغ و مکان اس کا غیروں کے

marfat.com

قبضے میں ہے اور صد ہامن خاک کے نیچے کفن پہنے اندھیرے مکان میں پڑا ہے۔ نہ کوئی اس کی خبر لیتا ہے اور نہ فریاد سنتا ہے کچھ ساز و سامان اس گھر کے لیے تیار نہ کیا تھا کہ آج کام آتا۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ صُنْعًا۔

اس سے زیادہ خسارا کیا ہے انسان مال و دولت ہزار مکر و فریب و جعل و دغا و محنت و مشقت سے حاصل کرے ابھی اس سے متمتع نہ ہو کہ حاکم کے پیادے اسے پکڑ لے جائیں اور دشمن فرصت پا کر مال اس کا اپنے تصرف میں لائیں اس پر مدعیوں کا ہجوم اور مکر و فریب و جعل و دغا کا مواخذہ ہے۔ اور وہ چین اڑائیں نہ اب اس مفلس و بے نوا کے پاس ہے کہ دے کر مدعیوں کو راضی کرے۔ اور نہ کوئی عذر کہ حاکم کے غُصّے سے بچائے۔

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ۔

طلب گار ایں دارِ ناپائیدار　　چو دزدی بود بستہ بر پائے دار
چو آخر کند عیش شیریں تباہ　　زاول بباید گرفت انتباہ

اے حمال مال تجھے اپنے حال سے خبر نہیں مال و دولت اپنا جانتا ہے کل معلوم ہو جائے گا کس کا ہے اور کس کے عیش و آرام کے لیے اپنے سر تو نے وبال لیا ہے۔

اے عزیز! دنیا ہزار مکر و حیلے سے اپنی طرف کھینچتی ہے۔ جب رغبت اس کی دنیا کے دل میں کامل ہو جاتی ہے اور اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے مانند بدکار عورتوں اور چالاک رنڈیوں کے کہ جب میٹھی اداؤں سے احمقوں کو دام میں پھانس لیتی ہیں۔ ہزار استغنا کے سامنے پیش آتی رہیں اور دوسرے کی بغل گرم کرتی ہیں یحییٰ بن معاذ رازی کہتے ہیں

marfat.com

"عاقل وہ ہے کہ دنیا کے چھوڑنے سے پہلے اسے چھوڑ دے اور گور میں
جانے سے پہلے سامان درست کرے اور خدا کے سامنے حاضر ہونے
سے پہلے اسے راضی کرے"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو سوتے دیکھا فرمایا اٹھ خدا کی یاد کر۔ کہا اس سے زیادہ کیا ہے کہ میں نے دنیا اور اہلِ دنیا کو چھوڑ دیا۔ فرمایا

"اے دوست تیرا سونا بھی اچھا ہے"۔

حضرت حارث نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں سچا مسلمان ہوں فرمایا اپنے ایمان پر کیا علامت رکھتا ہے عرض کیا دل میرا دنیا سے افسردہ ہے۔ کہ سونا اور پتھر برابر سمجھتا ہوں اور گویا بہشت دوزخ میرے سامنے حاضر ہیں۔ فرمایا ہوشیار رہ تو نے پایا جو چاہیے تھا۔ پھر فرمایا یہ وہ بندہ ہے کہ اللہ نے دل اس کا روشن کیا۔

حضرت ابو ذر مجلس میں بیٹھے تھے ان کی عورت نے آکر کہا تم یہاں بیٹھے ہو اور گھر میں کچھ نہیں۔ فرمایا ایک بڑی گھاٹی درپیش ہے کہ بدون ہلکے ہونے بوجھ کے اس سے گذر دشوار ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نہ رہنے کو گھر تھا نہ کچھ معاش، جنگلوں میں پھرتے اور جو ملتا کھا لیتے کسی نے کہا آپ گھر بنائیں تو فرمایا لوگوں کے پرانے کافی ہیں۔ قیامت کو منادی ندا کرے گا۔ دنیا سے بے پرواہی کرنے والے کہاں ہیں ادھر آئیں اور حضرت عیسیٰ کی محفل شادی میں حاضر ہوں۔

کسی نے حضرت سلمان رحمۃ اللہ علیہ سے کہا آپ اچھا لباس کیوں نہیں پہنتے فرمایا میں بندہ ہوں اور بندوں کو اچھے کپڑوں سے کیا کام قیامت کو اگر آزاد ہو جاؤں گا پہنوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں دو بھوکے بٹیر، بٹیروں کے غول میں اس قدر خرابی نہیں ڈالتے جس قدر دوستی مال و جاہ کی مسلمانوں کے دل کو تباہ و خراب کرتی ہے

marfat.com

نفاق کو دل میں اس طرح اگالتی ہے جس طرح پانی سبزہ کو اور فرماتے ہیں دنیا دین کو اس طرح کھاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو حضرت عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہیں دنیا کو خدمت ٹھہرا۔ وہ کہیں تمھیں اپنا بندہ نہ بنا لے اور خزانہ وہاں رکھو جہاں اندیشہ نہ ہو اور دنیا میں ہر جگہ اندیشہ ہے۔ پس خدا کے لیے دو کہ وہاں اندیشہ نہیں اے حواریو! میں نے تمھارے سامنے دنیا کو خاک میں ملا دیا۔ تم اسے مت اٹھاؤ کہ وہ پلید ہے۔ نافرمانی خدا کی اس سے ہوتی ہے اور آخرت بغیر اس کے چھوڑے نہیں ملتی ۔ کہتے ہیں جس طرح پانی اور آگ جمع نہیں ہوتی دنیا آخرت سے جمع نہیں ہو سکتی۔

ایک روز حضرت عیسٰی علیہ السلام کسی شہر میں جا نکلے تمام شہر مردہ پایا فرمایا یہ لوگ غضبِ الٰہی سے مرے ہیں ۔ کہ بے گور و کفن پڑے ہیں حواریوں نے عرض کیا کاش معلوم ہوتا کس سبب سے ان پر غضب نازل ہوا۔ آپ نے انھیں پکارا ایک نے جواب دیا۔

"لبیک یا روح اللہ!"

فرمایا "تمھارا کیا حال ہوا؟"

عرض کیا ہم سب رات کو آرام سے سوئے ۔ اور صبح دوزخ میں داخل ہوئے کہ فاسقوں کی اطاعت کرتے اور دنیا کو دوست رکھتے جیسے لڑکا ماں کو دوست رکھتا ہے۔ کہ اس کے آنے سے خوش ہوتا ہے۔ اور جانے سے روتا ہے فرمایا ان میں سے اوروں نے کیوں نہ کلام کیا عرض کیا آگ کی لگام ان کے منہ میں دی ہے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا مگر ان میں سے نہ تھا۔ اب دوزخ کے کنارے پر ہوں دیکھیے بچوں یا نہ بچوں۔ کسی نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے عرض کیا ہمیں نصیحت کیجیے فرمایا دنیا سے دشمنی رکھو کہ خدائے تعالیٰ کے محبوب ہو جاؤ۔ کسی نے کہا آپ پانی پر چلتے ہیں ہم چلیں تو ڈوب جائیں فرمایا اس لیے کہ تم دنیا کو اچھی جانتے ہو اور میرے نزدیک خاک اور سونا برابر ہے

حضرت امام غزالی یحییٰ بن معاذ سے روایت کرتے ہیں دنیا شیطان کی دکان ہے جس نے

marfat.com

ل میں سے کچھ لیا شیطان نے اس کا دامن پکڑا اور درہم اور دنیا جب پہلی بار بنائے گئے ابلیس نے انھیں چوم کر آنکھوں پر رکھا اور کہا جو تم سے محبت رکھے خالص بندہ میرا ہے

اے عزیز! جناب رسالت مآب احادیث نے طرح طرح کی خرابیاں دنیا اور خوبیاں آخرت کی بیان کیں اور صاف فرما دیا جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گا اس کا ٹھکانا دوزخ اور جو آخرت اختیار کرے گا اس کا ٹھکانا بہشت ہے باوجود اس کے تو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے۔ کیا تجھے خدا کے فرمانے پر اعتماد نہیں یا تیرے نزدیک دوزخ بہشت سے بہتر ہے اگر یہ بلا اپنے آرام کے واسطے گوارا کرتا ہے۔ سخت نادانی ہے۔ ہر عاقل جانتا ہے۔ کہ دنیا کے حاصل کرنے میں ہزار طرح کی دقت اور محنت ہوتی ہے۔ اگر نہ حاصل ہو تو ندامت اور جو حاصل ہو تو مرتے وقت اس کے چھوڑنے کی حسرت ہوتی ہے اور جو رو بچوں کی آسائش کے لیے اپنے سر پر وبال لیتی ہے۔ تو دشمنوں کی بیگاری ہے جب تک تو اپنا کام چھوڑ کر ان کے کام میں مصروف ہے۔ تجھے دوستی ظاہر کرتے ہیں جب استغناء میں فتور اور خدمت گذاری میں قصور ہوگا۔ دشمن ہو جائیں گے اور تیرے مرنے کی خواہش کریں گے تو نزع میں گرفتار اور موت کی کش مکش میں مبتلا ہوگا وہ مال و متاع پر قبضہ کرتے پھریں گے۔ تو ہزاروں من خاک کے نیچے ہوگا وہ محلوں میں بیٹھے چین کریں گے۔ تو ہوا کو ترسے گا وہ خس کی ٹٹیوں میں پنکھے لگائے بیٹھے ہوں گے تو اندھیرے میں پڑا ہوگا۔ وہ مشعل اور فانوس روشن کریں گے۔ کبھی تیرا خیال نہ آئے گا۔ نہ تیری قبر پر جائیں گے قیامت کو ایک نیکی طلب کرے گا۔ ہرگز نہ دیں گے ایسے ہم مردوں اور بے وفاؤں کے لیے اپنے سر پر بلا لینا دانائی سے بعید ہے۔

مسلمہ بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز بادشاہ سے ان کی رحلت کے وقت عرض کیا اے امیرالمومنین! تمھارے تیرہ بیٹے ہیں ان کے لیے کچھ نہ چھوڑا سب مال اپنا خدا کی راہ میں صرف کر دیا فرمایا اگر وہ خدا کی فرمانبرداری کریں گے خدا ان کو کفایت کرے گا

marfat.com

اور جو نافرمانی کریں گے تو ایسی نابکار اولاد کا مجھے کیا غم۔ سچ ہے ناخلف اولاد مار آستین ہے۔ اس کی پرورش جان کو ضائع کرتی ہے۔

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ"

بیشک سوا اس کے نہیں کہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہے۔ اور فتنہ عورتوں کا اس سے بھی بدتر ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی گئی میں اپنی امت میں کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑتا۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالےٰ نے شیطان کے مکر کو ضعیف فرمایا۔

اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا

اور عورتوں کے حق میں وارد ہوا۔

" اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ"

تمھارا مکر بڑا ہے"۔ یعنی بے شک عورتوں کا مکر عظیم ہے۔

ظاہر ہے انسان شیطان کو دشمن جانتا ہے اور دشمن کی بات دل پر کم اثر کرتی ہے۔ اور کم مانتا ہے اور عورت سے محبت رکھتا ہے اور محبوب کی ہر بات دل کو بھاتی ہے۔ اور اس کی خوشی ہر حال میں چاہتا ہے۔ لاکھ طرح علماء قرآن اور حدیث سے سمجھائیں کہ خدا و رسول کا حکم کسی کی خوشی کے لیے ٹالنا نہ چاہیے۔ مگر جب گھر کی بی بی نے شیخ سدو کا بکرا یا مدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میاں کو کرنا ضرور ہے ایمان رہے یا نہ رہے کہتا ہے ہم خوب جانتے ہیں کہ ناچ رنگ منڈھا کنگنا گناہ ہے اور گناہ کی سزا دوزخ اور دوزخ میں بڑے بڑے سانپ بچھو اور کھانے کو زقوم اور پینے کو حمیم ہے مگر کیا کریں بی بی نہیں مانتی۔ سب رشتہ دار اور ماں باپ ایک طرف ہیں مگر میاں جورو کے طرف دار ہیں۔ کچھ پروا نہیں کہ ماں باپ کی نافرمانی کیسا گناہ ہے اور قطع رحم پر کیا وعید نازل۔ ہاں بے وجہ شرعی تکلیف دینا اور ان کی خبر گیری میں قصور کرنا بھی جائز نہیں

marfat.com

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواجِ مطہرات سے ہمیشہ کشادہ رو رہتے اور ہر روز بعد نمازِ عصر ان کے گھر جاتے اور احوال پوچھتے اور فرماتے۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ (الحدیث)

"اچھا تم میں وہ ہے جو اپنے اہل سے اچھا ہے اور میں تم میں اپنے اہل سے اچھا ہوں۔"

اور حجۃ الوداع میں فرمایا مرد اپنی عورت کا حق پہچانے۔ عورتوں سے سلوک اور احسان کرو اور ان کے معاملہ میں خدا سے ڈرو۔ یعنی بے جا تکلیف نہ دو۔ مگر حضرت عائشہ سے زیادہ محبت و خصوصیت رکھتے اس لیے ان کو محبوبہ رسول اللہ کہتے ہیں مسروق تابعی جب ان سے حدیث نقل کرتے کہتے۔

حَدَّثَتْنِی الصِّدِّیْقَۃُ بِنْتُ الصِّدِّیْقِ حَبِیْبَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْمُبَرَّاَۃُ مِنَ السَّمَآءِ

اور اوقات عزیز اپنی طب روحانی اور علاج الامراض قلب میں صرف کرتے اور مرض قلب گناہوں کی تاریکیوں سے عبارت ہے۔ کہ ان کے سبب سے ثبات و استقامت دل کہ صحت اس کی سے جاتی رہتی ہے۔ اور غلبہ اور دوام ان کا معرفت اور ذوق ذکر کو کہ حیات حقیقی ہے زائل کرتا ہے۔ اس وقت آدمی مردے سے بدتر ہو جاتا ہے۔

اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی اور مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ

اسی موت کی طرف اشارہ ہے اور جو کہ اس بیماری کا ضرر بیماری بدن کے ضرر سے سخت تر ہے کہ وہ موت کے بعد زائل ہو جاتی ہے۔ اور ہمیشہ رہتا ہے مقصود بالذات دین میں معالجہ دل کا اور اصلاح باطن کے مفاسد معنوی سے قرار پایا سب پیغمبر اور رسول اسی معالجہ اور اصلاح کے لیے بھیجے گئے۔ لیکن آپ کی شریعت اس امر میں

marfat.com

اتم واکمل اور افضل واشمل ہے جو تحقیق اور تفصیل اور انضباط اور تنقیح اس کی اس شریعت میں ہے کسی میں نہیں فقط حفظ دل اور ازالہ امراض باطن کے لیے آپ نے ہزاروں قاعدے اور سینکڑوں ضابطے ایسے مقرر کیے کہ کسی دین و مذہب میں نہیں پائے جاتے۔ اور اسی وجہ سے امراضِ جسم عبادت کو مانع ہیں گاہ گاہ ان کے ازالہ کی طرف بھی توجہ فرماتے مگر جو کہ نظر اس فن کی طرف تبعًا واقع تھی۔ اکثر اوقات اُن بیماریوں کے علاج پر کہ ملک عرب میں کثیر الوقوع ہیں۔ اقتصار کرتے اور وہاں کے باشندوں اور آب وہوا خصوصًا اہلِ مدینہ کے مزاجوں اور احوال کی رعایت فرماتے چنانچہ بخار کے لیے ٹھنڈا پانی پینا اور اس سے نہانا مفید کہتے اس لیے کہ اس ملک کے لوگوں کو اکثر حمیات شدت حرارت آفتاب سے حمی یومی کی قسم سے عارض ہوتی ہیں ہاں کبھی کسی وجہ سے بعض علاج بطور کلیت اور عموم کے ارشاد کرتے مگر انتفاع ان قواعد وضوابط سے بھی اخلاص اور یقین مریض پر موقوف ہے۔ کہ معالجہ اطبائے ظاہر غالبًا استقراء ناقص پر کہ منشاء خطر ہے مبنی ہے وہاں یقین شرط نہیں بلکہ وہ یقین کے قابل نہیں اور طبِ نبوی وحی الٰہی اور نور نبوت اور کمال عقل سے صادر ہے جو شخص بصدق نیت و اخلاص و قلب ویقین کامل وقبول نام اس پر عمل کرے قطعًا فائدہ اٹھائے اور جس کے دل میں شک اور شبہ ہے وہ یقینًا اس سے منتفع نہ ہوگا۔ بلکہ عجب نہیں اس کی بیماری بڑھ جائے۔ چنانچہ ایک شخص کو دست آتے تھے اس کے بھائی سے کہا شہد پلا دے اس نے پلا دیا۔ دست زیادہ ہو گئے۔ عرض کیا، ارشاد ہوا شہد اور پلا تیسری یا چوتھی بار جب اس نے شکایت کی دست زیادہ ہوتے جاتے ہیں فرمایا

صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ

یعنی اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا کہ شفا قبول نہیں کرتا

فائدہ:۔ شاید اسے بدہضمی کے دست آتے تھے۔ اور آب بار بار واسطے

marfat.com

اخراج مواد فاسدہ کے شہد پلانے کا حکم کرتے ۔ جب اس قدر کہ دفع مرض کے لیے کافی تھا پلوا چکے اور دست بند نہ ہوئے فساد باطن پر متنبہ فرمایا چنانچہ وہ جب اس ارشاد سے متنبہ ہوا اور شک اور شبہ دل سے دور کیا اسی علاج سے دست موقوف ہو گئے بخاری اور مسلم نے اس قصے کے آخر میں روایت کی خیر یعنی پھر وہ اچھا ہو گیا۔ پس طبِ نبوی نفع اور ضرر میں قرآن سے مشابہت رکھتی ہے کہ قرآن امراض قلبی کو دور کرنے والا ہے لیکن جو شخص اس پر یقین نہیں کرتا اس کی بیماری زیادہ ہو جاتی ہے ۔

قال اللہ تعالیٰ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا

اکثر اوقات علاج آپ کا ادعیہ اور اذکار اور آیات کے ساتھ ہوتا تھا اور کبھی مفردات ادویہ طبعی یعنی اجزائے جمادی، ونباتی وحیوانی اور کبھی دونوں کی ترکیب سے علاج کرتے مگر معالجہ آپ کا مرکبات ومعاجین کے ساتھ نہ ہوتا کبھی واسطے دفع صورت دوا یا کسی اور غرض صحیح کے کوئی چیز زیادہ کرتے ۔ اور عمدہ چیز جو اس زمانے کی بیماریوں کو کمال نفع کرتی ۔ آپ کے بیمار پُرسے اور عیادت تھی ۔ اکثر بیمار آپ کی صورت دیکھتے ہی اچھے ہو جاتے ۔ اور جو صحت مقدر نہ ہوتی ۔ آپ کی تشفی اور تسلی دینے سے مرض گھٹ جاتا ۔ اگر مریض مر جاتا اس کے جنازے کے ساتھ جاتے اور نماز پڑھاتے اور اس کے لیے استغفار کرتے ۔ اور درحقیقت ایسی موت ہزار زندگی اور صحت سے بہتر ہے ؎

ساتھ وہ میرے جنازے کے لحد تک آئے
اے اجل تیرا قدم مجھ پہ مبارک ہوئے

اور جس مسلمان کے گھر لڑکا پیدا ہوتا آپ کے پاس لاتا آپ اس کے حق میں برکت کی دعا کرتے اور چھوارے یا کچھ اور شیرینی چٹاتے ۔ اور کبھی اپنا لعاب دہن اس کے

marfat.com

منہ میں ڈالتے ۔ چنانچہ عبداللہ بن زبیر کے منہ میں ڈالا اور یہ ایسی نعمت تھی جس کا بیان نہیں ہوسکتا اور لڑکے کا نام ساتویں دن رکھتے اور عقیقہ بھی اسی دن سنت ہے اور اچھے نام کو پسند کرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ سب ناموں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن کو زیادہ دوست رکھتا ہے ۔ اور سب ناموں سے سچے حارث اور ہمام اور سب سے بُرے حرب و مرہ ہیں ۔ اور کبھی بُرے نام کو بدل دیتے ۔ چنانچہ عاصیہ بنت عمر کا نام جمیلہ رکھا اور اسی طرح برہ کو جویریہ اور اجزم کو زرعہ اور حرب کو سلم اور مضطجع کو منبعث اور نبوذنبہ کو بنورشدہ اور شعب الضلالۃ کو شعب الہدیٰ سے بدلا اور حزن سے کہ سعید بن مسیّب کے دادا تھے کہا تیرا نام سہل ہے انھوں نے نہ مانا ۔ سعید کہتے ہیں اسی سبب سے سختی اور شدت آج تک ہم میں باقی ہے ۔ اور امت کو تاکید فرماتے نام لڑکوں کے اچھے رکھو کہ قیامت کے دن نام لے کر پکارے جائیں گے اور ارشاد کرتے پیغمبروں کے نام پر نام رکھو اور کبھی کسی کی کنیت مقرر کرتے چنانچہ عائشہ کی کنیت ام عبداللہ اور مولیٰ علی کی ابو تراب مقرر کی ۔

فائدہ:۔ اس کنیت میں اربابِ تصوف نے اشارات دقیقہ اور نکات بلیغہ ذکر فرمائے ۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ تراب اہل توحید و فنا کے وجود سے اشارہ ہے اور مولیٰ علی سلاسل طریقت کی اصل اور مقتداء اور مرجع اور منتہی ہیں ۔ یعنی مٹی سے یہ خاک مراد نہیں بلکہ وہ لوگ جیتے جی مر گئے ۔ اور بسبب نفس کشی کے خاک ہو گئے ۔ مراد ہیں کہ وہ آپ کے فروع اور پیرو اور تربیت یافتہ ہیں اور آپ ان کے اصل اور مربی اور پیشوا واللہ در من قال ؎

من حاصلِ ایں خطاب گویم — مضمون ابو تراب گویم
خاک اندجا عتے کہ مردند — ہستی بخدائے خود سپردند
سر حلقہ خاکیان علی بود — سرسلسلہ جہاں علی بود

marfat.com

اور یہ جو عوام میں مشہور ہے

"آدَمُ مِنَ التُّرَابِ وَعَلِیٌّ اَبُوالتُّرَابِ"

سوئے ادب سے خالی نہیں مقام پیغمبروں کا اس سے برتر اور اعلیٰ ہے کہ کسی کو ان پر ترجیح دی جائے۔ ہاں یہ کنیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کمال بزرگی اور علو مرتبہ پر دلالت کرتی ہے۔ اور اجازت اس امر کی بھی کہ اپنے بیٹے کا نام محمد رکھیں اور اس کی کنیّت ابوالقاسم کریں حضرت علی کے خصائل سے ہے۔ چنانچہ انھوں نے بعد وفات سید کائنات کے حضرت محمد بن حنفیہ کو اس نام اور کنیّت سے مشرف کیا اور دن کو نام اور کنیّت شریف جمع کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے میں تکلف نہ کرتے جو میسر ہوتا کھا لیتے اور جو پسند نہ آتا چھوڑ دیتے۔ مگر کھانے کو برا نہ کہتے اور کھانے سے پہلے اور اس کے بعد دونوں ہاتھ بند دست تک دھوتے اور فرماتے۔ بَرَکَۃُ الطَّعَامِ الْوَضُوْءَ قَبْلَہٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدِ

یعنی کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنا موجب برکت طعام ہے اور کھانا دسترخوان پر رکھ کر کھاتے۔ اور کبھی زمین پر رکھتے کہ تواضع سے قریب تر ہے اور اسی طرح چھوٹے چھوٹے برتنوں میں کئی طرح کا کھانا رکھ کر جیسا اہل تکلف و تنعم میں مروج ہے نہ کھاتے اور کھاتے وقت تکیہ نہ لگاتے اور فرماتے۔

اِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ آکِلٌ کَمَا یَاْکُلُ الْعَبِیْدُ وَاَجْلِسُ کَمَا یَجْلِسُ الْعَبِیْدُ

جز ایں نیست کہ میں بندہ ہوں کھاتا ہوں جس طرح بندے کھاتے ہیں۔ اور بیٹھتا ہوں جس طرح بندے بیٹھتے ہیں۔

اور جو نماز کے وقت کھانا تیار ہوتا پہلے کھانا تناول فرماتے کہ کھانے میں نماز کا خیال رہتا نماز میں کھانے کے خیال رہنے سے بہتر ہے اور کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھتے۔

marfat.com

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا نِعْمَۃً مَشْکُوْرَۃً نَصِلُ بِھَا نِعْمَۃَ الْجَنَّۃِ

اور تنہا کم کھاتے اصحاب نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے، ارشاد ہوا:۔ "اکٹھے کھایا کرو"۔ اور خدا کا نام ذکر کرو تمھارے لیے کھانے میں برکت ہو وارد ہے جمع ہوکر کھاؤ اور متفرق نہ ہو کہ بہ تحقیق برکت ساتھ جماعت کے ہے۔ اور بہت گرم کھانا نہ کھاتے اور فرماتے وہ بے برکت ہے ہمیں خدا نے آگ نہ کھلائی پس ٹھنڈا کرلو اور ماحضر پر قناعت فرماتے۔

احیاء العلوم میں مرقوم ہے اگر روٹی تیار ہو جائے سالن کا انتظار نہ کرے کہ مقصود کھانے سے حفظِ قوت ہے نہ تنعم۔ اور بہت کھانے کو پسند نہ کرتے اور شروع کے وقت بسم اللہ کہتے اور فرماتے بیشک شیطان اپنے لیے کھانے کو حلال کرتا ہے اس سے کہ خدا کا نام اس پر نہیں لیا جاتا ہے۔ یعنی جو شخص کھانے سے پہلے بسم اللہ نہیں کہتا شیطان اس کے ساتھ کھاتا ہے۔ لیکن اگر بھول جائے تو بعد کھانے کے بسم اللہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ کہہ لے کہ اس کے کہنے سے وہ طعون قے کر دیتا ہے اور ترمذی نے بہ سند حسن صحیح روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ یاروں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ ایک اعرابی آیا اور دو لقمے میں سب کھانا کھا گیا فرمایا اگر وہ بسم اللہ کہتا یہ کھانا تمھیں کفایت کرتا اور کھانے سے فارغ ہوکر فرماتے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مُکَفًّی وَلَا مَوْدِعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا

اور یہ دعا بھی وارد ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

اور صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت کیا ہے حضرت حتی الوسع

marfat.com

تیامن یعنی داہنے طرف سے ابتدا ہر کام میں دوست رکھتے ۔ وضو کرنے اور کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں ۔ اور پانی تین سانس میں پیتے اور فرماتے اس طرح پانی پینا خوب سیر کرنے والا اور تندرستی بخشنے والا اور گوارا تر ہے ۔ اور ایک سانس میں پینا طریقہ شیطان کا ہے ۔ اور برتن میں سانس مارنی اور پھونکنے سے منع فرماتے ۔ کہ تنفس پانی میں فعل بہائم کا ہے ہر سانس کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہتے اور فرماتے جب کھانا کھاؤ اسے خدا کی یاد سے ہضم کرو اور یہ بھی اشارہ ہوا کھانے کے بعد سونے سے دل سخت ہوتا ہے ۔ مگر دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ سنت ہے ۔

اور صحیحین میں مروی ہے فرمایا جب شام ہو اپنے بچوں کو روکو یعنی پھرنے اور باہر جانے سے کہ اس وقت شیطان منتشر ہوتے ہیں پس جب ایک ساعت رات جائے ان بچوں کو چھوڑ دو اور دروازے بند کرو اور اللہ کا نام یاد کرو کہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں کے منہ بند کرو اور خدا کا نام یاد کرو اور اپنے برتن ڈھکو اور خدا کا نام یاد کرو یعنی رات کو سوتے وقت پانی کا برتن کھلا نہ چھوڑو اور اسے ڈھکتے وقت بسم اللہ کہو بالجملہ وہ جناب قولاً و فعلاً ذکر الٰہی کی ترغیب میں مشغول رہتے اور ہر کام خدا کے نام سے شروع اور اس کے نام پر ختم کرتے جب کوئی مرغوب چیز حاصل ہوتی الحمد للہ رب العالمین اور جو کوئی امر مکروہ واقع ہوتا الحمد للہ علیٰ کل حال فرماتے اور جس طرح کا کپڑا میسر ہوتا پہنتے تکلف نہ پسند فرماتے اور جامہ شہرت سے منع کرتے اور ارشاد کرتے جو شخص جامہ شہرت پہنے گا اسے جامہ ذلت پہنائیں گے کہ اس میں آگ لگجائے گی ۔ اور فرماتے کہ جو شخص تکبر سے کپڑا زمین پر لٹکاتا چلے گا خدا اس پر قیامت کے دن نظر رحمت نہ کرے گا ۔ بعض علماء کہتے ہیں کپڑے سے ازار مراد ہے ۔ کہ دوسری حدیث میں تصریح ہے ۔

شب نصفِ شعبان یعنی شب براءت خدائے تعالیٰ سب کو بخشتا ہے مگر

marfat.com

ماں باپ کو ناراض کرنے والا اور شرابی اور ازار لٹکانے والا نہیں بخشا جاتا۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ کسی کپڑے کو لٹکا کر چلنا درست نہیں اور چاندی کی مہر داہنے ہاتھ اور کبھی بائیں چھنگلیا میں پہنتے کندہ اس کا یہ تھا

"محمد رسول اللہ"

اور یہ مہر آپ کے بعد شیخین اور ان کے بعد امیر المومنین عثمان کے پاس تھی۔ ان کی خلافت میں معیقب خادم کے ہاتھ سے چاہ اریس میں گر پڑی۔ ہر چند تلاش کی نہ ملی، کہتے ہیں جس قدر تفرقہ اور اختلاف کہ آپ کی آخر خلافت میں اور ان کے بعد واقع ہوا بسبب اس مہر کے گم ہونے کے تھا۔ خدائے تعالیٰ نے اس مہر میں مانند مہر سلیمان کے ایک تاثیر رکھی تھی جس کے سبب سے موجب استظام امر خلافت تھی۔ اور بعض روایات میں آیا ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ننگے پاؤں بازار کو جاتے، اور ترکاری وغیرہ خرید کر کے اٹھا لاتے۔ اسی لیے حضرت بشیر حافیؒ نے ہمیشہ ننگے پاؤں پھرنا اختیار کیا۔ اور بعض شعراء نے کہا ؎

گنجے کہ زمین و آسمان طالب اوست
گر در نگری برہنہ پایاں دارند

لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ امر حضرت سے بعد نبوت کے ثابت نہیں قبل نبوت کے تکلیف و عسرت کی حالت میں واقع ہوا ہے۔ پس جسے بسبب عسرت کے جوتا میسّر نہ ہو اس کے حق میں ننگے پاؤں پھرنا مضائقہ نہیں ورنہ بدعت ہے اور جوتا پہننا سنت اور حضرت کی نعلین مقدس پر دوال تھے۔ مکان بنوانا اور اینٹ پر اینٹ رکھوانا آپ سے ثابت نہیں بلکہ یہ فعل ناپسند فرماتے ایک انصاری نے محل بنایا آپ اُدھر سے نکلے دریافت کیا کس کا محل ہے لوگوں نے اس کا نام بتایا اسی اثنا میں وہ بھی آیا اور سلام کیا آپ نے منہ پھیر لیا جب اسے معلوم ہوا کہ آپ میرے محل بنانے

marfat.com

ناخوش ہوئے اس مکان کو کھود کر زمین کے برابر کر دیا۔ عین العلم میں لکھا ہے کہ جو شخص مکان سات گز سے اونچا بناتا ہے فرشتہ کہتا ہے اے فاسق کہاں تک اونچا کرے گا۔ نرم بستر پر آرام نہ فرماتے ایک دن کسی نے کملی چار تہہ کر کے بچھا دی رات بھر کروٹیں لیتے رہے نیند نہ آئی۔ دوڑ یا جھپٹ کر اور اکڑ کر اور اترا کر نہ چلتے، اکثر اوقات دوزانو قبلہ رو دونوں ہاتھ زانوؤں پر رکھ کر بیٹھتے پاؤں پھیلا کر اور یاروں سے بڑھ کر نہ بیٹھتے اور کنارۂ مجلس پر یا جہاں جگہ مل جاتی بیٹھ جاتے بالانشینی اور صدر محل کا ارادہ نہ فرماتے۔ اور ارشاد کرتے کوئی شخص مجلس میں نہ بیٹھے مگر ذکر الٰہی کے ساتھ اٹھے یعنی کسی مجلس کو خدا کی یاد سے خالی نہ چھوڑے اور حسب مجلس سے اٹھتے فرماتے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

اور جو آپ کو پکارتا جواب میں لبیک فرماتے یعنی حاضر ہوں اور ہر شخص سے اس کی سمجھ کے موافق کلام کرتے۔ اور کبھی لغو اور فحش اور کوئی بات بے محل زبانِ مبارک پر نہ آتی۔ اور کوئی بات آپ کی فائدہ اور حکمت سے خالی اور مرضی الٰہی کے خلاف نہ ہوتی۔ تمام قول و فعل آپ کے خدا کی مرضی کے مطابق ہوتے۔ اور غصے کے وقت بھی کوئی بات ناحق آپ کی زبان سے نہ نکلتی اور کسی کی بات نہ کاٹتے اور آدابِ مجلس کی رعایت فرماتے اور کلام آپ کا فصیح مبیں، جامع روشن، موجز، مختصر، غیر مخل بلا فضول و تقصیر مسلسل ہوتا نہ ایسا متصل کہ سامع ایک کلمہ کو دوسرے سے جدا نہ کر سکے۔ اور نہ ایسا منقطع جیسے بعض لوگ توڑ توڑ کر باتیں کرتے ہیں اکثر اوقات سمجھانے کے واسطے ایک بات کو تین بار اعادہ کرتے۔ اور بے ضرورت کلام نہ فرماتے۔ اکثر ساکت رہتے اور چلا کر بات نہ کہتے اور بہت آہستہ کہ سامع کے سننے میں نہ آئے اور تھوڑی عبارت میں

marfat.com

بہت مضمون بیان فرماتے اور عربی زبان دوست رکھتے اور فرماتے بولی اہلِ بہشت کی عربی ہے۔ اور صحابہ سے امرِ جہاد اور کاموں میں مشورہ کرتے اور ہر وقت اپنی امت کی غم خواری اور شفاعت میں مصروف رہتے اور ہر کام میں امت کے لیے آسانی دوست رکھتے۔ یہاں تک کہ نماز تراویح صرف اسی خیال سے ترک کی مبادا امت پر فرض ہو جائے۔ اسی طرح جس دو امر میں اختیار دیے جاتے آسان اختیار فرماتے اور رشتہ داروں سے بہت سلوک کرتے اور قطع رحم مکروہ سمجھتے اور ہر ایک سے یہاں تک کہ بچوں سے بھی ابتدا السلام کرتے۔ اور محتاجوں اور شکستہ حالوں کو سلام کرنے میں عار نہ رکھتے۔ اور فرماتے کہ نزدیک تر اور ادنیٰ تر خلق میں خدا سے وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرے اور مجلس اور گھر میں آتے جاتے وقت سلام کرتے کہ آنے کا وقت جانے کے وقت سے سزاوار زیادہ نہیں اور ارشاد کرتے اگر دو شخصوں میں درخت یا دیوار حائل ہو جائے پھر باہر ملیں تو چاہیے ایک دوسرے کو سلام کرے اور فرماتے اگر سلام زیادہ کرو گے تو تم میں محبت پیدا ہو گی۔ اور لوگ بے ایمان بہشت میں نہ جائیں گے اور ایمان حاصل نہ ہو گا جب تک خدا کے لیے آپس میں محبت میں نہ رکھیں گے اور دو چیزیں افضل اور بہتر فرماتے ایک کھانا کھلانا اور دوسرے ہر واقف ناواقف کو سلام کرنا اور گھر میں تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ جاگتے سن لیتے اور سوتے بیدار نہ ہوتے اور اکثر اونٹ اور گھوڑے پر سوار ہوتے اور اپنی آستین سے گھوڑے کا منہ پونچھتے اور فرمایا بھلائی گھوڑے کی پیشانی سے بندھی ہے۔ اور خچر عرب کے ملک میں کم تھا۔ ایک خچر مقوقش بادشاہ اسکندریہ نے بطریق ہدیہ کے آپ کو بھیجا تھا اس پر سوار ہوتے نام اس کا دلدل تھا۔ اور سوا اس کے کئی خچر اور تھے۔ ایک کا نام فضہ تھا جسے فروہ بن عمرو نے بھیجا تھا۔ اور ایک ابن العلاء اور ایک رئیس دومۃ الجندل نے پیش کش کیا تھا۔ اور آپ کے پاس سو بکریاں تھیں اگر سو سے زیادہ ہو جاتیں ذبح کر لیتے

marfat.com

اور گیارہ لونڈیاں اور تینتالیس غلام تھے لیکن آدھے سے زیادہ آزاد کر دیے گئے تھے اور فرماتے جو شخص ایک غلام یا دو لونڈیاں مسلمان آزاد کر دے دوزخ کی آگ سے آزاد ہو جائے اور ہر عضو بدن اس کا یاد و عضوان کے اس کے ایک عضو کو کفایت کرے اور پیغمبری سے پہلے ایک شخص کے ساتھ بکریاں چرانے پر مقرر ہوئے اور فرماتے سب پیغمبروں نے بکریاں چرائی ہیں۔

فائدہ :۔ شاید اس میں حکمت یہ ہے کہ ریاست چوپانی سے مشابہت رکھتی ہے۔ اور اس فعل سے تواضع اور غمخواری غربا کی عادت ہوتی ہے اور فقراء اور مساکین اور محتاجوں اور ضعیفوں کی صحبت میں اکثر بیٹھتے اور بہ نسبت اغنیاء کے ان پر زیادہ مہربانی فرماتے اس لیے فقرائے صحابہ اپنی محتاجی اور مسکینی غنیمت سمجھتے ؎

رقیبان را ازیں معنی خبر نیست
کہ سلطان جہاں باماست امشب

اور عاجزوں سے عاجزی اور رانڈوں اور یتیموں کی دلجوئی اور ضعیفوں کی مدد فرماتے یہاں تک کہ کہتے ہیں۔ معراج کی صبح ایک یہودی کی لونڈی کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا یہودی نے جو اس جناب کو اس حال سے دیکھا عرض کیا شاید رات آپ کو معراج ہوئی فرمایا تو نے کس طرح جانا؟ عرض کیا میں نے اگلی کتابوں میں دیکھا ہے۔ کہ آخر زمانے میں پیغمبر معراج کی صبح ایک منکر کی لونڈی کا بوجھ اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیں گے۔

توجیہ :۔ شاید وہ یہودی مکہ میں بتقریب تجارت یا اور کسی کام کے لیے آیا ہو گا ورنہ سکونت یہودی کی مدینہ میں تھی اور معراج مکہ میں ہوئی۔ یا مراد معراج روحانی ہے کہ قبل اور بعد ہجرت کے بارہا اس جناب کو حاصل ہوئی اور جس سے مصافحہ کرتے ہاتھ اپنا نہ اٹھاتے۔ جب تک دوسرا نہ ہٹاتا اور جس کے پاس بیٹھتے نہ اٹھتے جب تک کہ وہ

marfat.com

نہ اٹھتا اور بیماروں اور ضعیفوں کی خبر گیری کرتے جس سواری کی حاجت ہوتی سواری عنایت فرماتے اور کبھی اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور یاروں کو اپنے پیچھے نہ چلنے دیتے کہ آپ ان کے نگہبان تھے۔ اور کبھی وجہ اس کی یہ بیان فرماتے کہ میری بیٹھ فرشتوں کے لیے چھوڑو کہ فرشتہ آپ کی نگہبانی اور خدمت کے لیے آپ کے پیچھے چلتے اور ہر ایک کی اس کے مرتبہ کے لائق تعظیم کرتے۔

ایک بار حلیمہ سعدیہ خدمت مبارک میں آئیں آپ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھائی لیکن کسی محتاج کو بسبب اس کے فقر کے ذلیل نہ سمجھتے اور نہ کسی بادشاہ سے بسبب اس کی جاہ وحشمت کے ڈرتے ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں سے آپ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہے لے جائے ایک عورت نے عرض کیا آپ سے کچھ کام ہے راہ میں بیٹھ گئے اور جب تک وہ باتیں کرتی رہی سنتے رہے۔ ایک روز کوئی مسافر آپ کے پاس آیا ہیبت سے کانپنے لگا۔ فرمایا میں بادشاہ نہیں ایک قریشیہ عورت کا بیٹا ہوں۔ ابن عامر کہتے ہیں میں نے آپ کو ناقہ صہبا پر سوار رمی جمار کرتے دیکھا نہ آپ کے ساتھ ضرب تھی اور نہ طرز اور نہ الیک۔ اور اپنے یاروں اور گھر والوں سے امتیاز کسی کام میں دوست نہ رکھتے۔ اپنے ہاتھ سے کپڑوں میں پیوند لگاتے اور نعلین مقدس گانٹھ لیتے۔ اور گھر میں جھاڑو دیتے اور بکریاں دوھ لیتے اور کپڑوں میں اگر کوئی چیز لگ جاتی اپنے ہاتھ سے دھو ڈالتے۔ اور اپنے ہاتھ سے جانوروں کو چارہ ڈالتے۔ گھاس دیتے اور کھولتے باندھتے خادموں کے ساتھ بازار سے سودا خرید لاتے چھوٹے بڑے کو سلام کرتے رات دن کا لباس ایک رکھتے جو ضیافت کرتا قبول فرماتے اور جو کھلاتا کھا لیتے۔ ہر ایک سے تبسم اور کشادہ روئی کے ساتھ کلام کرتے گھر والوں کی خدمت کرتے اور مسجد کے بنانے میں بہ نفسِ نفیس شریک ہوتے اور غزوہ احزاب میں تیسرے فاقہ پتھر پیٹ سے باندھے۔ یاروں کے ساتھ خندق کھودتے ہر چند صحابہ نے روکا پذیرائی نہ فرمایا کسی سفر میں بکری ذبح

marfat.com

کرنے کی ٹھہری ایک صحابی نے کہا ذبح کرنا اس کا میرے ذمہ ہے۔ دوسرے نے کہا میں گوشت بناؤں گا۔ تیسرے نے کہا میں پکاؤں گا۔ فرمایا میں لکڑیاں لاؤں گا۔ عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم کافی نہیں آپ کس لیے تکلیف اٹھاتے ہیں فرمایا میں جانتا ہوں تم کفایت کرو گے مگر خدائے تعالیٰ اسے دوست نہیں رکھتا جو یاروں سے اپنا کام چاہتا ہے۔

اے عزیز! تواضع سے کوئی خصلت بہتر نہیں خَزَائِنُهٗ مَمْلُوَّةٌ مِّنَ الطَّاعَاتِ سَعَادَتُكَ بَذْرَةٌ مِّنَ الْاِفْتِقَارِ

خدا کے خزانے طاعت سے بھرے ہیں پس ایک ذرہ عجز و نیاز کا تجھ پہ لازم ہے اور تکبر سے کوئی حرکت بدتر نہیں کہ کسی گناہ سے انسان شیطان کے برابر نہیں ہوتا جب تکبر کیا اس کا اور اس کا فعل ایک سا ہو گیا۔ اسی آفت نے ابلیس کو کافر کیا اور اسی ہزار برس کا محنت و مجاہدہ ایک لمحہ میں برباد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُتَكَبِّرِيْنَ

"بیشک وہ متکبروں کو دوست نہیں رکھتا"

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيَاتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ

"قریب ہے پھیر دوں گا اپنی آیتوں سے متکبروں کو"

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ

"اسی طرح اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے ہر دل متکبر و جبار پر"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا تعالیٰ قیامت کو تین شخصوں پر رحمت نہ کرے گا ایک بوڑھا زانی، دوسرا بادشاہ دروغ گو تیسرا مفلس متکبر اور فرماتے ہیں جس کے دل میں رائی برابر کبر ہو گا بہشت میں نہ جائے گا اور ارشاد ہوتا ہے جو تکبر کرتا ہے خدا اسے خوار کرتا ہے وہ اپنی نگاہ میں بڑا ہے اور لوگوں کی نظر میں کتے اور سور سے بدتر ہے

marfat.com

اور فرماتے ہیں متکبروں کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی شکل پر اٹھائیں گے کہ کمال ذلت و خواری کے ساتھ لوگوں کے پاؤں تلے پڑے ہوں گے۔

حدیث میں ہے ایک شخص لباس فاخرہ پہن کر ناز کرتا اور اتراتا چلتا خدا نے اسے زمین میں دھنسا دیا کہ قیامت تک دھنستا رہے گا۔ اور فرماتے ہیں قیامت کو متکبروں پر ہر طرح کی ذلت و خواری ہوگی۔ بولس دوزخ میں ایک جیل خانہ ہے اس کی طرف ہنکائے جائیں گے۔ اور پیپ و لہو دوزخیوں کا پئیں گے۔

لکھا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جنابِ الٰہی میں عرض کیا سب سے زیادہ تیرا دشمن کون ہے؟ فرمایا جس کا دل متکبر اور زبان درشت اور آنکھ حق کی طرف سے بند اور ہاتھ بخیل اور خلق بد ہے۔

ایک روز تخت حضرت سلیمان کا آسمان سے اس قدر قریب ہوا کہ آواز فرشتوں کی سنی گئی پھر زمین کی طرف چلا یہاں تک کہ قعر دریا میں پہنچا اس وقت غیب سے ندا آئی، اگر سلیمان کے دل میں ایک ذرہ کبر ہوتا تو زمین میں دھنس جاتا۔ اور کبھی اس رتبہ کو نہ پہنچتا

بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عابد تھا۔ اور ایک بڑا فاسق، عابد کے پاس آ بیٹھا کہ شاید اس کی صحبت سے خدا مجھ پر رحم کرے۔ عابد نے اسے اٹھا دیا کہ اس کی صحبت مجھے نقصان نہ پہنچائے۔ پیغمبرِ وقت پر وحی آئی دونوں سے کہہ دو عمل سرے سے کریں کہ فاسق کے سب گناہ بسبب عجز کے بخشے گئے۔ اور عابد کے سب عمل بسبب تکبّر کے خبط ہوئے۔

ایک روز صحابہ ایک شخص کی تعریف کرتے حضرت نے فرمایا اس میں علامت نفاق کی موجود ہے۔ یعنی اپنے سے بہتر کسی کو نہیں جانتا۔ نصر بن احمد بادشاہ نے بیٹے کو وصیت کی خزانہ و سپاہ سے دل نہ لگانا کہ دولت معرض زوال میں ہے اور سپاہ منقلب الاحوال اگر ہمیشہ کے لیے بھلائی چاہتا ہے۔ تواضع کر کہ جو دل اس دام میں پھنسے

marfat.com

قیامت نہ چھٹے گا۔ "سیّد القوم خادمہم" کے معنی یہ ہیں کہ جس کی تو خدمت کرے گا وہ تیرا محکوم اور تو اس کا مخدوم ہو جائے گا۔

ہارون رشید خلیفہ حسین شیبانی کی تعظیم کو اٹھے اور انھیں تخت پر بٹھا کر آپ کھڑے ہوئے۔ وزیروں اور امیروں نے کہا یہ بات ہیبت اور سلطنت کے خلاف ہے جو ہیبت تواضع سے جاوے جانے ہی کے لائق ہے۔

عمر بن عبدالعزیز خلیفہ کا چراغ گل ہونے لگا مہمان نے کہا میں تیل لے آؤں۔ فرمایا مہمان سے کام لینا مروت سے خلاف ہے عرض کیا غلام کو جگا دوں فرمایا ابھی سویا ہے آپ گھر میں گئے اور تیل لا کر چراغ میں ڈالا مہمان نے عرض کیا اے امیر المومنین! آپ اپنے ہاتھ سے ایسے کام کرتے ہیں۔ فرمایا جب بھی عمر تھا اور اب بھی وہی ہوں اور نہیں ہو گیا۔ امیر المومنین عمر جب ملکِ شام میں پہنچے پھٹے پرانے کپڑے پہنے تھے فرمایا اگر اچھے کپڑے پہنوں بہتر ہے۔ کہ دشمنوں کا ملک ہے ان پر رعب و عبرت ہو پھر فرمایا خدا نے ہمیں اسلام سے عزت دی۔ دوسری چیز سے عزت نہ چاہیں گے۔

فضالہ حاکمِ مصر بازار میں ننگے پاؤں پھرتے کسی نے کہا آپ حاکم ہو کر ایسا کرتے ہیں فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنعم سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کبھی ننگے پاؤں پھرا کر اور کبھی جوتا پہن کر۔ ابوہریرہ ایام حکومت میں لکڑیاں اٹھا لاتے اور عمر ایام خلافت میں گوشت ترکاری خرید لاتے۔ سردار دونوں جہان کے کوئی چیز اٹھائے لاتے تھے کسی نے کہا میں لے جاؤں فرمایا چیز والے کو اٹھانا اپنی چیز کو مناسب تر ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام خیاطی اور ذکریا علیہ السلام نجاری کرتے، داؤد ایام سلطنت میں زرہ بناتے اکثر انبیاء بلکہ خود سردار انبیاء نے بکریاں چرائیں اگر مرتبہ کی بڑائی تکبر اور خود بینی سے حاصل ہوئی تو پیغمبری ان کو نہ ملتی کاؤس و افراسیاب اور نمرود و شداد و فرعون و

marfat.com

ہامان اس مرتبے کے لائق ہوتی امام غزالی فرماتے ہیں جو شخص متکبر کے دل پر نظر کرے کوئی سنڈاس اس سے بدتر نہیں ظاہر اس کا عورتوں کے مانند آراستہ اور باطن اس کا کتوں کی طرح موذی اور ناپاک ہے طاؤس نے ایک شخص کو دیکھا کہ اترا تا چلتا ہے فرمایا یہ اس کی چال نہیں جو اپنے باطن کے حال سے واقف ہے کہ کس قدر گندگی اس میں بھری ہے۔ مطرب نے مہلب بن صفرہ کو اس چال سے دیکھا فرمایا یہ چال خدا کو ناپسند ہے۔ کہا مجھے نہیں جانتا میں کون ہوں؟ فرمایا جانتا ہوں اوّل تو ایک گندہ پانی تھا اور آخر مردار ہو جائے گا۔ اور اب بھی سینکڑوں پلیدیاں بھ میں بھری پڑی ہیں۔

ایک حکیم کسی مغرور کے گھر گیا تھوک کی حاجت ہوئی اس کے منہ پہ تھوک دیا وہ بہت خفا ہوا کہا اس وقت مجھے تھوکنے کی ضرورت تھی بہت خیال کیا متکبر کے منہ سے کوئی جگہ بدتر نہ پائی۔

امام الطریقت خواجہ بایزید بسطامی فرماتے ہیں میں نے تیس برس عبادت کی ایک دن غیب سے آواز آئی اے بایزید! خدا کے خزانے طاعتوں سے بھرے ہیں اگر اس سے ملا چاہتا ہے تواضع اختیار کر۔

اے عزیز! بڑائی اور عظمت ذات واجب کے لیے خاص ہے ممکن کے حق میں کوئی کمال بندگی اور نیاز سے بڑھ کر نہیں خاک کہ ہزار ظلمت سے مکدر ہے کیا رتبہ رکھتی ہے کہ نور مطلق کی صفت اپنے لیے ثابت کرے آج ہر شخص غرور و پندار میں گرفتار ہے کل سب عزتیں اس کی عظمت و جلال کے سامنے پست اور سب کمال نقصان اور ہستیاں نیست نظر آئیں گی۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ

ملائکہ مقربین سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

اور انبیاء مرسلین مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَمَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

marfat.com

کے سوا اس جگہ دم نہیں مار سکتے جو غلام سرکش اپنے مولیٰ کا تاج سر پہ رکھا اور اس کے تخت پہ بیٹھا چاہے مردود بارگاہ اور مستوجب قہر ہے ذق انک انت العزیز الکریم

حدیث قدسی میں آیا ہے کبریا میری چادر اور عظمت میری ازار ہے جو مجھ سے ان دونوں میں جھگڑے گا دوزخ میں جائے گا۔

اے عزیز! کہاں تو اور کہاں مجھ سے یہ صفت ذرا اپنی حقیقت دیکھ ایک ناپاک پانی سے پیدا ہوا اس وقت کچھ قدرت نہ رکھتا تھا۔ اور اب بھی ایک مکھی یا پسو تجھے ایذا دے کر اڑ جائے تو اس سے بدلا نہیں لے سکتا اور صورت و شکل کا یہ حال ہے اگر دو روز منہ نہ دھوئے اپنی صورت سے آپ کراہت و نفرت آئے ایک خیمہ چمڑے کا سنڈاس پر تنا ہے پیٹ میں گوہ اور موت اور ناک میں رینٹھ اور کان میں میل بھرا ہے۔ بلکہ بہ چشم انصاف دیکھیے تو وہ گوہ موت ایک نفیس چیز تھی۔ کہ تیرے جسم نے اسے خراب کیا باوجود ان خرابیوں کے کس چیز پہ ناز کرتا ہے۔ یہ حسن و جمال ظاہری اور قوت و لطافت نہایت سریع الزوال ہے۔ عمر دو روز تک بھی وفا نہیں کرتی چار دن میں جوڑ ہڈیوں کے ڈھیلے ہوں گے اور پیٹھ جھک جائے گی۔ اور بال سفید ہو جائیں گے اور چہرے پر جھریاں پڑ جائیں گی۔ اور دانت گر جائیں گے آنکھ میں روشنی نہ رہے گی اور سب اعضا بے کار ہو جائیں گے۔ چمڑا قبر میں گل جائے گا۔ اور گوشت خاک یا چیونٹیوں کی خوراک ہو جائے گا۔ یوسف و زلیخا و شیریں و لیلیٰ جن کے حسن و جمال کی اکناف عالم میں دھوم ہے اب کہاں ہیں جو تو باقی رہے گا اور رستم و سہراب و سام و نریمان جن کی قوت و زور کا جہان میں ایک شور ہے کدھر گئے جو تو نہ جائے گا۔ اس وقت اگر ایک ایک رگ بدن کی بگڑ جائے یا کانٹا پاؤں میں لگ جائے سب زور و قوت بھول جائے۔ نسب پر کیوں ناز کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

marfat.com

"اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ"

"زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے"۔

اور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جس کے عمل اچھے نہ ہوں گے اسے نسب فائدہ نہ بخشے گا۔ باپ دادا کا کمال اولاد میں نہیں آتا۔ قریش اسمٰعیل و ابراہیم کی اولاد میں تھے۔ ہزاروں ان میں مردود و کافر ہوئے۔ بنی اسرائیل پیغمبر زادگی پر ناز کرتے سینکڑوں سؤر اور بندر ہو گئے کنعان حضرت نوح پیغمبر کے طریق پر نہ تھا۔ ہر چند انھوں نے سفارش کی قبول نہ ہوئی۔ آخر طوفان میں غرق ہو گیا۔ نوح اور لوط پیغمبر کی عورتیں دوزخ میں گئیں اور آسیہ فرعون کی بی بی بہشتی ہوئیں۔ محمد بیٹا کعب بن اشرف کا تابعی ذی وقار اور عمرو بیٹا سعد بن ابی وقاص کا لشکر اشقیا کا سردار ؎

عبرت سے دیکھ قدرت ربِّ ودود ہے
ظلمت سے نور، نور سے ظلمت نمود ہے

بادشاہان کیان آتش پرست اور بلال و صہیب و سلمان خدا شناس بلال خال رخسارہ ایمان و سلمان غازۂ چہرہ ایقان ہے اگر کروڑ نجاشی کو بلال اور لاکھ کسریٰ کو سلمان اور ہزار قیصر کو صہیب پر قربان کریں بجا ہے۔ ابوجہل کعبہ میں مردود اور اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن میں مقبول ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم
ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی ست

آپ ہمیشہ سلمان و صہیب و عمار و خباب و بلال رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف رکھتے۔ قریش کے سرداروں نے کہا ہمیں ان محتاجوں کے پاس بیٹھنے سے شرم آتی ہے۔ انھیں اپنے پاس مت بٹھاؤ۔ فرمایا ما انا بطارد المومنین میں مسلمانوں کو بھگانے والا نہیں اور بغوی کی روایت میں ہے۔ اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن

marfat.com

فراری نے کہا اگر آپ صدر مجلس میں بیٹھیں اور بلال ، صہیب ، عمار ، خباب و سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم دور جہاں ان کے بیٹھنے کا موقع ہے بیٹھا کریں تو ہم آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر دین کی باتیں سیکھا کریں حکم آیا

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

"مت نکال ان کو جو رات دن اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں"

پس آپ نے ان کی استدعا قبول نہ فرمائی ۔ اور ہمیشہ ان مسکینوں کے ساتھ بیٹھتے اور فرماتے میری زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے اگر فرماتے تمہارا حشر میرے ساتھ ہوگا تو مسکینوں کو ایسا فخر حاصل ہوتا کہ دو جہان میں نہ سماتے دوسروں کی کیا مجال جو ان سے امتیاز چاہے ۔ اور ان کی خاک قدم سے عار کرے موسیٰ علیہ السلام نے جناب الٰہی میں عرض کیا یارب این اطلبک ۔ خدایا تجھے کہاں ڈھونڈھوں؟ فرمایا

"عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ"

"شکستہ دلوں کے پاس"

عرض کیا مجھ سے زیادہ شکستہ دل کوئی نہیں فرمایا تو میں وہاں ہوں جہاں تو ہے کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا تمہارا نسب کیا ہے؟

"فرمایا اول نطفہ تھا آخر مردار ہو جاؤں گا بیچ ترازو میں عمل تولے جائیں گے اگر نیکی غالب ہوئی تو بزرگ اور جو بدی زائد ہوئی تو ایک نالائق خوار ذلیل ہوں"

مال و جاہ دنیا مار آستین ہے اس پر ناز کرنا اور اترانا ایسا ہے جیسے

marfat.com

ایک شخص مجلس عشرت تیار کرے اور کٹنی ایک ضعیفہ کوڑھن کو کہ پیپ اور لہو اس کے بدن سے بہتا ہو بنا سنوار کر اور لباس مکلف پہنا کر اور عطریات مل کر اس کے پاس لائے اور وہ رات کی تاریکی اور شراب کی مستی میں حسینہ اور جمیلہ سمجھ کر کمال رغبت کے ساتھ مباشرت کرے صبح کو جب بیدار ہو اور خمار شراب کا اُترے صورت ناپاک اس کی نظر آئے۔ اور بدن اور کپڑے اپنے انواعِ نجاسات سے ملوث پائے ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت کہ باکہ باختہ عشق در شبِ دیجور

علاوہ بریں یہ مال وجاہ کہ ہزار محنت ومشقت سے ہاتھ آیا۔ دو حال سے خالی نہیں یا یہ تجھے چھوڑ دے گا یا تو اسے چھوڑ کر چلا جائے گا

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ

امام جعفر صادقؒ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے:۔

اے فرزند آدم! اس شے کی فوت پر کہ پھر تیرے پاس نہیں آسکتی کیوں تاسف کرتا ہے۔ اور اس کے ہونے پر جسے موت تیرے قبضے میں نہ چھوڑے گی کیوں خون ہوتا ہے۔ ایک حکیم کہتا ہے جو دنیا پر فخر کرے گا موت کے وقت اپنی غلطی پر پشیمان ہوگا۔ اور جو مضبوط مکانوں پر فخر کرے گا قبر کی تنگی دیکھ کر اپنی خطا پر متنبہ ہوگا۔ اور جو مال پر فخر کرے گا حساب کے وقت اس کی برائی سمجھے گا اور جو گناہ کر کے خوش ہوگا دوزخ کا عذاب دیکھ کر اپنی حماقت پر نادم ہوگا۔ ایک حکیم سے کسی نے تکبر کیا کہا اگر تو گھوڑوں پر فخر کرتا ہے تو وہ اچھے ہیں تجھے کیا۔ جو ہتھیاروں پر اتراتا ہے تو ان کی خوبی تجھ میں نہ آجائے گی اور جو باپ دادا پر فخر کرتا ہے تو ان کی صفات تجھ میں موجود نہیں پھر تجھے بزرگی کس طرح حاصل ہوئی البتہ علم وعبادت وصفت خدا کے نزدیک قدر ومنزلت رکھتی ہیں لیکن جو شخص آفاتِ عبادت سے

marfat.com

آگاہ ہے ۔ ہر طاعت میں اس قدر خائف رہتا ہے کہ عاصی معصیت میں نہیں رہتا رابعہ کہتے ہیں ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قِلَّۃِ صِدْقِیْ فِیْ قَوْلِیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ قُلُوْبُھُمْ وَحِلْیَۃَ

ان کے حق میں وارد نہیں جو شراب پیتے اور زنا کرتے ہیں بلکہ ان کی جو نماز و روزہ صدقہ و زکوٰۃ ادا کرتے اور اس کے رد ہونے سے ڈرتے ہیں ۔ اول شیطان بندے کو عبادت سے منع کرتا ہے جب بندہ کہتا ہے دنیا فانی ہے اور سفر دراز در پیش ہے ، بے توشہ و زاد کس طرح قطع ہوگا ۔ تو کہتا ہے جلدی کیا ضرور ہے ابھی عمر بہت ہے عبادت کر لینا جب بندہ کہتا ہے موت میرے اختیار میں نہیں اور وقت اس کا معلوم نہیں شاید ابھی مر جاؤں اور حسرت عبادت کی گور میں لے جاؤں تو کہتا ہے عبادت میں جلدی کر کہ نامہ اعمال میں نیکیاں زیادہ ہو جائیں جب بندہ کہتا ہے دو رکعت نماز خشوع و خضوع و قرار و سکون کے ساتھ بہت رکعتوں سے جو جلد جلد پڑھی جائیں بہتر ہے ۔ کہتا ہے کہ نماز اچھی طرح ادا کر دیکھنے والے تجھے اچھا سمجھیں جب بندہ کہتا ہے مجھے خدا سے کام ہے اس کی عبادت اوروں کے دکھانے کے لیے کرنا تیری بے حیائی ہے ۔ کہتا ہے اگرچہ تجھے خلق سے کچھ کام نہیں مگر وہ خود ظاہر کرے گا اور لوگوں کے دل میں تیری قدر و منزلت بڑھائے گا جب بندہ کہتا ہے دنیا کی قدر و منزلت بیکار ہے مجھے عزت آخرت کی درکار ہے ۔ تو کہتا ہے اس قدر مشقت نہ کر اگر ازل میں تجھے بہشتی کیا عبادت کی حاجت اور جو دوزخی کیا تو اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا ۔ بندہ کہتا ہے کہ عبادت و ریاضت میرے حق میں بہر حال مفید ہے ۔ اگر بہشتی ہوں تو مرتبہ بڑھے گا اور خدانخواستہ دوزخی ہوں تو عذاب کم ہوگا ۔ اس لیے کہ خدا محنت کسی کی رائگاں نہیں کرتا ۔ اس وقت شیطان لاچار ہو جاتا ہے اور نفس سے کہ اس کا استاد ہے ، مدد چاہتا ہے کہ اسے عجب کی گھاٹی میں ہلاک کرے ، انسان کو چاہیے کہ جس وقت یہ سرکش اترائے کہے اے نفس ! تیری نماز اگرچہ لاکھ اخلاص کے ساتھ ہو

marfat.com

اس سے زیادہ نہیں ۔جیسے کوئی مفلس نادار بھی بھرجو بادشاہ کے حضور بھیجے خدائے برتر تیرے اس حقیر تحفے کی پرواہ نہیں رکھتا ۔

مَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفْسِہٖ

ہاں اگر عجز و نیاز کے ساتھ پیش کرے گا ۔ غالب ہے کہ اپنے فضل و کرم سے قبول کرے گا ۔ اور جو ذرا گردن اٹھائی تیرے سر پر وہ مارے گا ۔ تھوڑی تنخواہ پر بادشاہ کی خدمت کرتا ہے اور اس کی سواری کے ساتھ دوڑتا ہے ۔ اور اس دشمن سے لڑ کر جان کھوتا ہے ۔ بادشاہ حقیقی ہر آن کروڑوں نعمتیں عطا کرتا ہے ۔ اگر دو رکعت ہزار نقصان و عیب کے ساتھ اس کے لیے پڑھیں کیا کمال کیا ہے اور کیوں اتراتا ہے اور علم پر اترانا تو محض جہالت ہے اگر علم رکھتا شیطان اور نفس کے قریب میں نہ آتا دانا کہیں نادان کا دھوکا کھاتا ہے حضرت فرماتے ہیں اٰفَۃُ الْعِلْمِ اِمْخِیْلَاءُ آفت علم کی اترانا ہے مثال تیری اس مریض کی مانند ہے کہ دوا اپنے مرض کی جانتا ہے اور استعمال نہیں کرتا آیا ایسا جاننا کچھ کام آتا ہے نجات اس میں ہے کہ ہوائے نفس کو خلاف کرے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَ نَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی

نہ اس میں کہ جانے اور زبان سے کہے کہ ہوائے نفس کا خلاف چاہیے اگر تو اپنی حقیقت سے واقف نہیں تو دعوٰی علم بے جا ہے جو خود کو نہ جانے گا کیا جانے گا اور جو واقف ہے تو اوروں کی تعریف و ستائش پر کیوں پھولتا ہے لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ اگر کوئی تجھے شیخ و مخدوم کہے فریفتہ نہ ہو اور یہ دعا پڑھ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ خَیْرًا مِّمَّا یَظُنُّوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَاغْفِرْلِیْ مَا لَا یَعْلَمُوْنَ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَاحِبِ الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَاٰلِہٖ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

marfat.com

۶

خصائصِ مُصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

بادشاہوں کا دستور ہے جب کسی کو اپنی عنایت سے مخصوص فرماتے ہیں ایک خاص معاملہ کے ساتھ جس سے اس کی قدر و منزلت ہر شخص کے نزدیک بڑھ جائے ممتاز کرتے ہیں اسی طرح پروردگار عالم نے ہمارے پیغمبر محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو تمام خلق سے مزید عنایت مخصوص کر کے اپنی خاص مہربانیوں کے ساتھ مشرف کیا اور سب پیغمبروں کی صفات اس ذات بابرکات میں جمع کر کے ہزاروں کمالات کے ساتھ کہ بالاصالت کسی کو حاصل نہ ہوئی مخصوص فرمایا ازاں جملہ فقیر نے سو خصائص سے زیادہ اپنی تفسیر اور وسیلہ نجات میں جمع کیے۔ یہ مختصر اس قدر گنجائش نہیں رکھتا لہٰذا بارہ خاصوں کے بیان پر اقتصار ہوتا ہے۔

اوّل محبوبیت مطلقہ کہ آپ پر اعتبار جملہ صفات وجہات کے ہر زمانہ میں خلائق بلکہ خود خالق کے محبوب ہیں مثلاً عالم سے بسبب علم کے اور زاہد سے بہ سبب زہد کے حسین سے بہ سبب حسن کے اور عادل سے بہ سبب عدل کے محبت ہوتی ہے اور آپ کی جملہ صفات ظاہری و باطنی و اختیاری و غیر اختیاری متسابیۃ الاقدام ہیں حسین سے اس وقت تک محبت رہتی ہے جب تک حسن باقی ہے جب حسن جاتا رہتا ہے محبت بھی جاتی رہتی ہے۔ اور آپ کی ہر صفت کمالِ زوال سے منزہ و برتر بلکہ یوماً فیوماً ترقی پر ہے

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى

marfat.com

اور بعض اشخاص سے معاصرین محبت رکھتے ہیں نہ لاحقین اور بعض سے لاحقین محبت رکھتے ہیں نہ حاضرین مگر آپ سے ہر وقت اور ہر زمانے میں اہلِ ایمان کو محبت ہے اور اسی طرح بعض اشخاص سے اس لیے کہ اپنے دوست ہیں محبت اور اس جہت سے کہ دشمن سے ملتے ہیں کدورت ہوتی ہے ۔ مگر آپ کی ذات میں کوئی جہت منافی محبوبیت کی نہیں بعض لوگوں سے بعض خلق کو محبت ہوتی ہے اور بعض کو نہیں مگر اس جناب سے تمام جن، فرشتے اور انسان بلکہ وحش وطیر محبت رکھتے ہیں ۔ سو ان کے جنھیں جناب باری نے روز ازل بدنصیب کیا اور لوحِ محفوظ میں جہنمی لکھ دیا ۔

اے عزیز! خلق کا کیا ذکر خود خالق ان سے محبت رکھتا ہے غور کر کس محبت سے ان کے شہر و وطن کی قسم کھاتا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ لَا زائدہ ہے یعنی میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اس لیے کہ تو اس شہر میں رہتا ہے ۔ ابنِ عباس کہتے ہیں میں نے نہ سنا کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی کے شہر اور عمر کی قسم کھائی ہو۔ مدارج میں ہے یہ قسم ایک سرِ مکنون ہے ۔ کہ کوتاہ بینوں کی نظر اس کے ادراک سے قاصر ہے ۔ جو لوگ پاک نظر راز و نیازِ عاشق و معشوق سے واقف ہیں کیفیت و لذت ان باتوں کی اٹھاتے ہیں ۔

عمر رضی اللہ عنہ حضرت سے عرض کرتے ہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بزرگی آپ کی خدا کے نزدیک اس حد کو پہنچی کہ آپ کی زندگی اور شہر کی قسم کھائی بعض کہتے ہیں لانافیہ ہے ۔ یعنی اگرچہ یہ شہر کمال معظم و مکرم ہے ۔ مگر جو اس کے رہنے والوں نے تجھے نکال دیا ۔ تو اب یہ شہر قابل قسم کھانے کے نہ رہا ۔ دانایانِ رموز مودت و واقفان اسرارِ عشق و محبت اس مقام پر ایک نکتہ عجیب بیان کرتے ہیں ۔ جس سے معنی بلا تکلف مطابق لفظ کے ہو سکتے ہیں ۔ اور وہ یہ ہے کہ چاہنے والا اپنے محبوب کی سچی قسم کھانا بھی گوارا

marfat.com

نہیں کرتا گویا ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اس شہر کی قسم نہیں کھاتے ۔ اس لیے کہ تو اس میں رہتا ہے ۔ اور یہ شہر تجھ سے نسبت رکھتا ہے ۔ یوسف علیہ السلام کو دودھ پیتے بچے کی گواہی اور موسیٰ علیہ السلام کو پتھر کے کپڑے لے جانے اور عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہوتے ہی گویائی بخشنے سے دشمنوں کی بدگمانی سے پاک کیا ۔ عائشہ صدیقہ پر جب بہتان اٹھا خود گواہی دی اگر چاہتا تو ایک ایک درخت اور پتھر ان کی طہارت پر گواہی دیتا ، مگر منظور یہ تھا کہ اپنے پیارے کی بی بی کی طہارت پر خود گواہی دوں ہر شخص اس کی رضا چاہتا ہے اور وہ محمد کی رضا چاہتا ہے ۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

اے عزیز ! غور کر پروردگار تقدس و تعالیٰ نے سوا ان کے کسی کی زندگی کی قسم کھائی ۔ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور کس کے شہر کی زمین اپنی طرف نسبت فرمائے ۔

اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا

کس کی محبت اپنی محبت کے ساتھ ذکر کی اور کس کی طاعت اپنی طاعت سے مقرون فرمائی کس کی بیعت کو اپنی بیعت کہا اور کس کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا یہاں تک کہ آپ کے فرمانبرداروں کو اپنا محبوب فرمایا ۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔

عائشہ صدیقہ آپ سے عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ ! میں تمہارے رب کو دیکھتی ہوں کہ تمہاری خواہش و مراد میں شتابی کرتا ہے یعنی وہی کرتا ہے جس میں آپ کی خوشی دیکھتا ہے اور ابن عباس اور ابو الجوزا تابعی کہتے ہیں خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی کو نیا وہ بزرگ نہ پیدا کیا اور سوا آپ کے کسی کی عمر و حیات کی قسم نہ کھائی

اے عزیز ! اثر اسی محبت کا ہے کہ ایک عالم اس جناب کا شیدا ہے سینکڑوں دل نثار

marfat.com

گھر بار چھوڑ دنیا و دولت سے منہ موڑ اس کے کوچہ میں آپڑے اور لاکھوں جان نثار اس کے شوق میں محمد محمد کہتے جان سے گذر گئے۔

صدیق اکبر نے تمام مال و متاع آپ کی محبت میں صرف کر دیا یہاں تک کہ تکمے کے لائق کپڑا گھر میں نہ نکلا کملی میں کانٹے لگائے جب وقت جاں نثاری کا آیا گھر بار مال و دولت زن و فرزند عزیز و قریب شہر و وطن چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہو لیے غار تیرہ و تار میں بے دھڑک چلے گئے اور اسے صاف کر کے سوراخ اس کے بدن کے کپڑوں سے بند کیے ایک سوراخ باقی رہا اس پر اپنا انگوٹھہ رکھ دیا۔ اور آپ کو بلایا آپ نے ان کے زانو پر آرام فرمایا اس میں ایک سانپ مدت سے بہ تمنائے دیدار سید ابرار رہتا تھا ہر چند ابو بکر کے انگوٹھے پہ اس نے اپنا سر رگڑا مگر آپ نے اس خیال سے کہ جان جائے مگر محبوب کی نیند میں خلل نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا اس نے انگوٹھے میں اس زور سے کاٹا کہ ان کے آنسو نکل کر حضرت کے چہرہ مقدس پر پڑے آپ بیدار ہوئے حال پوچھا عرض کیا۔ آپ نے اپنا لعاب دہن وہاں لگا دیا زہر نے کچھ اثر نہ کیا مگر بعض علماء کہتے ہیں آخر عمر میں اثر اس کا ظاہر ہوا اور اُسی صدمہ سے انتقال فرمایا۔

عمر بن الخطاب جس وقت مسلمان ہوئے مرنے پر مستعد ہو کر مجمع کفار میں فضائل دین اسلام باعلان تمام بیان کیے۔ اور حضرت کے انتقال کے وقت ایسے بے ہوش ہو گئے کہ دروازۂ مسجد پر تلوار لے کر آ بیٹھے کہ جو شخص کہے گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال فرمایا اسے قتل کروں گا۔ عثمان غنی کے اس دن شدت غم سے زبان بند ہو گئی مولیٰ علی کئی دن بے حواس رہے جس روز حضرت نے مدینہ کو ہجرت کی بے خوف و خطر حضرت کے بستر پر سو رہے یہ خیال نہ کیا کفار حضرت کے قتل پر مستعد ہیں۔ شاید ان کے شبہ میں مجھے مار ڈالیں۔ بلال، امیہ کے غلام تھے جب مسلمان ہوئے امیہ ان کا دشمن ہو گیا دھوپ میں گرم ریت پر لٹاتا اور کانٹے بدن میں چبھوتا اور کوڑے مارتا اور کہتا اب بھی

marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہ لینا جب ہوش آتی کہتے احدٌ احدٌ پھر وہ ظالم اسی طرح ایذا دیتا یہاں تک کہ صدیق اکبر نے مول لے کر آزاد کر دیا۔ جس روز انتقال فرمانے کو تھے عورت ان کی کہنے لگی واکرباہ بڑی سختی کا وقت ہے۔ فرمایا واطرباہ بڑی خوشی کا وقت ہے کہ اب ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے یاروں سے ملیں گے۔ کہتے ہیں عبداللہ بن زید انصاری اپنے باغ میں میوہ چنتے تھے کہ حضرت کے انتقال کی خبر پہنچی جناب باری میں دعا کی

"الٰہی میں تیرے محبوب کے پاس سے ابھی آیا ہوں نہیں چاہتا کہ ان کے قدم دیکھ کر دوسرے کا منہ دیکھوں۔ مجھے اندھا کر دے کہ نظر میری اغیار پر نہ پڑے"

دعا ان کی قبول ہوئی اور بینائی جاتی رہی۔

بیضاوی کلبی واحدی صاحب لباب ابن ابی الدنیا نقل کرتے ہیں ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک روز آپ کی خدمت میں آئے رنگ ان کا متغیر تھا اور آثار رنج و ملال چہرے سے نمایاں۔ آپ نے سبب پوچھا کہا یارسول اللہ! نہ مجھے درد ہے نہ بیماری مگر جس وقت آپ کو نہیں دیکھتا بیتاب ہو جاتا ہوں۔ کل قیامت کے دن اگر بہشت میں جاؤں گا اپنے اعمال کے موافق مرتبہ و مقام پاؤں گا۔ آپ کا مقام ہم لوگوں سے بلند ہوگا۔ وہاں کس طرح پہنچوں گا۔ یعنی جس وقت آپ کی صورت نہ دیکھوں گا بہشت سے کیا لطف حاصل ہوگا ان کی تسکین و تسلی کے لیے آیت اتری

فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا

بشارت اے محبو! مقام تہنیت ہے کہ یہ قصہ تمھیں وصل دائمی کی خبر سناتا ہے انس کی حدیث میں آیا ہے مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ جو مجھ سے محبت رکھے گا

marfat.com

بہشت میں میرے ساتھ ہوگا۔

اور صفوان بن قدامہ کی روایت میں آیا المرء مَعْ مَن احب لکھا ہے۔ جناب سیدہ بعد وفات حضرت کے چھ مہینے زندہ رہیں سوا رونے کے کچھ کام نہ تھا یہاں تک کہ روتے روتے انتقال کر گئیں۔

ابنِ اسحاق کہتے ہیں انصار میں ایک عورت تھی شوہر اور باپ اور بھائی اس کے جنگِ احد میں شہید ہوئے جب اسے خبر پہنچی کہا حضرت کا کیا حال ہے لوگوں نے کہا بخیریت ہیں کہا اب جو مصیبت ہے آسان ہے جنگِ اُحد میں جس وقت شیطان نے پکارا اَلَا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ خبردار ہو بے شک محمد شہید ہوئے یہ خبر سن کر مسلمان ایسے سراسیمہ اور بے حواس ہو گئے

۔ انس بن نضر انصاری نے جب یہ خبر سنی بے تابانہ کفار کے لشکر میں گھس گئے اور ستر زخم کھا کر شہید ہوئے۔ زخموں کی کثرت سے نعش ان کی پہچانی نہ جاتی ان کی بہن نے انگلی کے نشان سے پہچانی۔ احد کی لڑائی میں عمرو بن معاذ شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی ماں کی تعزیت کی انھوں نے کہا یارسول اللہ خدا نے آپ کو سلامت رکھا تو مجھے بیٹے کا غم نہیں۔

ایک عورت نے اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ سے عرض کیا مجھے زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر منور کی کرا دیجیے۔ آپ نے قبر شریف کھولی اس قدر بیتاب ہوئے کہ روتے روتے دم نکل گیا۔

صحابہ کرام کا یہ حال تھا کہ جب آپ سے کلام کرتے کہتے بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور بعد وفات جب آپ کا ذکر سنتے روتے اور کمال خشوع سے بدن ان کے کانپنے لگتے۔

طبری نے مجمع البیان میں " انا فتحنا" کی تفسیر میں لکھا عروہ بن مسعود کفار کی

marfat.com

طرف سے سوال جواب کے واسطے آیا آپ کے یاروں کو دیکھا کہ آپ کے حکم پر دوڑتے ہیں۔ اور آپ وضو پر اس طرح گرتے ہیں گویا تلواروں سے کٹ کر مر جائیں گے۔ اور آپ کلام کرتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں اور بہ سبب ادب کے آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے جب اپنی قوم کے پاس گیا کہا خدا کی قسم! میں بادشاہانِ روم وحبش وایران کے دربار میں گیا مگر کسی بادشاہ کے مصاحبوں کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں سے ادب و تعظیم میں بہتر نہ پایا۔

مالک کہتے ہیں ایوب سختیانی جب حضرت کا ذکر سنتے اس قدر روتے کہ ہم ان پر رحم کرتے۔ اور عبدالرحمٰن بن قاسم کا یہ حال ہو جاتا گویا رنگ ان کے بدن کا کسی نے نچوڑ لیا۔ اور بات نہ کر سکتے۔ اور زہری ایسے بے ہوش ہو جاتے گویا ہم انھیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے۔ اور صفوان بن سلیم اس قدر روتے کہ لوگ انھیں روتا چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور قتادہ جب حدیث سنتے بے اختیار چیختے فی الواقع یہ لوگ مصداق اس حدیث کے تھے کہ زیادہ چاہنے والے مجھے میری امت سے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ ایک ان کا دوست رکھے گا کہ اپنے اور مال کے بدلے مجھے دیکھنے یعنی یہ آرزو کرے گا کہ جورو، بچے، مال اسباب جاتا رہے۔ مگر کسی طرح حضرت کا جمال مبارک نظر آجائے۔

حکایت:۔ ابن عساکر روایت کرتے ہیں آپ نے ایک گدھے سے نام اس کا پوچھا عرض کیا یزید بیٹا شہاب کا۔ خدا نے میرے نسب میں ساٹھ گدھے پیدا کیے ان پر ہمیشہ پیغمبر سوار ہوتے تھے۔ اب اس نسل میں سوا میرے اور پیغمبروں میں سوا آپ کے کوئی باقی نہیں امیدوار ہوں آپ کی سواری میں رہوں۔ اور میں ایک یہودی کے پاس تھا۔ کہ قصداً اسے گرا دیتا وہ مجھے مارتا اور بھوکا رکھتا۔ آپ نے اس کا نام یعفور رکھا جسے بلایا چاہتے اسے بھیج دیتے دروازے پر اپنا سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا

marfat.com

اشارہ کرتا تجھے حضرت نے یاد فرمایا ہے جس روز حضرت نے رحلت فرمائی، اسے مفارقت کی تاب نہ آئی کوٹیں میں گر کر مر گیا۔ بطریق متواتر مروی ہے جب جماعت کی کثرت ہونے لگی ممبر خطبے کے لیے تیار ہوا۔ جس وقت حضرت نے منبر پر قدم رکھا ستون مسجد شریف کا جس پر تکیہ لگا کر خطبہ پڑھتے تھے آپ کی جدائی سے رونے لگا ؎

استین حنانہ از ہجر رسول　　بانگ میزد ہمچو ارباب عقول

گفت پیغمبر چہ خواہی ای ستون　　گفت جانم از فراقت گشتہ خون

تکیہ ات من بودم از من تا ختی　　بر سر منبر تو مسند ساختی

آپ نے یہ حال پُر ملال اس کا دیکھ کر اپنے سینے سے لگایا۔ آپ فرماتے ہیں اگر میں تسکین اس کی نہ کرتا قیامت تک اسی طرح روتا رہتا۔ دارمیؒ نے روایت کیا پھر آپ نے اس ستون سے کہا اگر تو کہے تجھے تیرے باغ میں لگا دوں۔ کہ پھر تجھ میں برگ و بار آئے۔ اور جو کہے تو بہشت میں پہنچا دوں کہ دوستان خدا تیرا میوہ کھائیں اس نے بہشت پسند کی آپ نے فرمایا

قَدْ اُخْتَارَ دَارَ الْبَقَاءِ عَلٰی دَارِ الْفَنَاء

آخرت دنیا پر اختیار کی۔ مگر قاضی عیاض کی روایت میں ہے آپ نے اسے منبر تلے دفن کیا ؎

آن ستون را دفن کردند در زمیں　　تا چو مردم حشر باید روز دین

تا بدانی ہر کہ را یزداں بخواند　　از ہمہ کار جہاں بے کار ماند

ہر کرا باشد ز یزداں کاروبار　　یافت آں بار بیرون شد ز کار

جب خلافت عثمان میں مسجد میں توسیع کی گئی ابن ابی کعب اسے اکھیڑ کر اپنے گھر لے گئے اور اسفرائنی نے روایت کیا جب وہ رونے لگا آپ نے اسے پاس بلایا زمین چیرتا آیا آپ نے اسے بدن مقدس سے چمٹایا پھر حکم ہوا اپنی جگہ چلا جا فوراً چلا گیا۔

marfat.com

حکایت: ۔ کسی نے امام شافعی سے کہا معجزہ حضرت عیسٰی کا یعنی مردوں کو زندہ کرنا نہایت عجیب تھا۔ فرمایا رونا ستون کا حضرت کے فراق میں اس سے زیادہ عجیب وغریب تھا اور یہ صحیح ہے اس لیے کہ مردہ ایک وقت میں ذی روح تھا صورتِ انسانیہ کہ صلاحیت نفس ناطقہ کی رکھتی ہے موجود ہے بخلاف لکڑی خشک کے کہ اصلاً صلاحیت حیات کی نہیں رکھتے اور کبھی روحِ حیوانی سے مستفیض بھی نہ ہوئے۔ اور اس قصے میں بیمارانِ محبت کے لیے بڑی بشارت ہے۔ کہ اثر شوق اور جذبہ محبت سے چوبِ خشک ہمکناریٔ جاناں سے برومند ہوئی۔ جو آدمی حضرت کی محبت میں جان ومال قربان کرے گا آپ کے دیدار سے کس طرح محروم رہے گا۔

ابوالقاسم بغوی نقل کرتے ہیں حضرت خواجہ حسن بصری جب حدیث ستون کی بیان کرتے کہتے جو آدمی حضرت کی محبت سے بے بہرہ ہے۔ سو کھی لکڑی سے بدتر ہے، اے عزیز! حیف صد حیف کہ چوب خشک آپ کے شوق میں روئے اور انسان اس دولت سے بے بہرہ رہے۔ جو خدا ورسول سے محبت نہیں رکھتا دعوٰی انسانیت اسے زیب نہیں دیتا۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں پانی یا ہوا پر مصلّٰی بچھا کر نماز پڑھنا کچھ کمال کی بات نہیں کہ پرند ہوا پر اور مچھلیاں پانی میں خدا کی عبادت کرتی ہیں۔ مابہ الامتیاز انسان اور دیگر حیوانات میں محبت ہے۔

اے عزیز! محبت اصل کار ہے۔ جسے محبت نہیں اس کے ایمان میں نقصان ہے امام غزالی احیاء العلوم میں روایت کرتے ہیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کسی کا ایمان ٹھیک نہیں ہوتا جب تک خدا ورسول کو سب سے زیادہ دوست نہیں رکھتا اور محبت مستلزم طاعت ہے آدمی جسے چاہتا ہے اس کی فرمانبرداری اور استرضاء میں شب وروز مصروف رہتا ہے۔ پس دعوٰی محبت خدا ورسول بدون اتباع سنت اور دعوٰی کمالِ ایمان بدون محبت سراسر لاف وگزاف ہے اس لیے ارشاد ہوا کسی کو ایمان

marfat.com

حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک خواہش اس کی میری شریعت کے تابع نہ ہو جائے ؎

تعصی الالہ وانت تظہر حبہ　　ہذا العمری فی القیاس بدیع
لو کان حبک صادقا لا طعتہ　　ان المحب لمن یحب مطیع

اے عزیز! تو حرام وحلال کی مطلق پروا نہیں رکھتا باوجود اس کے دعوائی محبت، نف بریں دعوٰی غلط ذرا گریبان میں منہ ڈال اور خدا اور رسول سے شرما کہ کیا کہتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ رات دن تحصیل جاہ ومال میں مشغول اور شب وروز دنیا کے کاموں میں مصروف ہے۔ کسی وقت خدا اور رسول کا بھی دل میں خیال آتا ہے۔ آئین، قانون، اور حکام دنیا کی باتیں کس شوق وذوق سے سنتا ہے۔ اگر کوئی شخص پھر کہتا ہے فلاں حاکم نے یہ حکم دیا اور فلاں صاحب، فلاں ضلع کو بدلا گیا اور فلاں معاملہ میں یہ چٹھی اور یہ سرکلر آیا تو ہرگز دل نہیں گھبراتا۔ اور قرآن وحدیث سنے اور مجلس وعظ میں بیٹھنے کی گھڑی بھر تاب نہیں لاتا۔ اس وقت ہزاروں کام یاد آتے ہیں۔ اور ناچ رنگ کی مجلس میں کوئی کام یاد نہیں آتا۔ دنیا کا ہر معاملہ خوب تحقیق کرتا ہے۔ اور مسائل کی تحقیق سے کچھ کام نہیں رکھتا۔ عالم کے پاس جانے بلکہ مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے سے عار آتی ہے اور معاملاتِ دنیا کے لیے اہل کاروں کے گھر جانے سے عزت میں بٹہ نہیں لگتا۔ اگر حاکم ملاقات کے لیے صبح کے وقت طلب کرتا ہے تو رات بھر نیند نہیں آتی۔ اور جو بیٹھنے کا حکم دیتا ہے تو خوشی سے جامے میں نہیں سماتا۔ حاکم حقیقی ہر روز پانچ بار اپنے دربار میں بلاتا ہے اور ہر دو رکعت میں ایک بار اپنے حضور بیٹھنے کا حکم فرماتا ہے۔ اور تو نہ اس کا حکم قبول کرتا ہے۔ اور نہ اس عزت وامتیاز سے خوش ہوتا ہے۔ ہزاروں روپیہ فسق وفجور واسباب جاہ وتجمل میں اٹھانا آسان ہے۔ اور ایک پیسہ زکوٰۃ کا دینا ناگوار، رسوم ممنوعہ ترک کرنا وضعداری کے خلاف سمجھتا ہے اور امور خیر میں وضع داری کا بھی لحاظ نہیں۔ ادنیٰ حیلے سے چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ بعض ممنوعاتِ شرع جن سے خدا اور رسول ناراض ہیں خیر سمجھ لیا ہے،

marfat.com

اوران کے ارتکاب میں نماز روزے سے زیادہ اہتمام کرتا ہے ۔ امیروں اور اہلکاروں کی تعظیم دل سے کرتا ہے ۔ اور علماء و مشائخ و سادات کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتا، کیا وصیت اپنے رسول کی بالکل بھلا دی کہ میں تم میں چھوڑنے والا ہوں دو چیزیں بھاری ایک کتاب اللہ دوسرے عترت اپنی کہ نہ تیرے دل میں خادمانِ کتاب کی کچھ عزت رہی اور نہ اولادِ نبی کی قدر و منزلت ۔ علماء کی طرف اس وقت رجوع کرتا ہے جب کسی جھگڑے میں فتویٰ لکھانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کیا نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و تمام فرائض و واجبات اور بیع و شرا و اجارہ و مزارعت وغیرہا معاملات کے مسائل تجھے معلوم ہیں اور ان میں رعایت شرع کی کرتا ہے ۔ یا احکام شرعیہ صرف اسی صورت میں واجب العمل ہیں جب دو شخصوں میں جھگڑا ہو اور سوا اس کے دوسری تدبیر بھی ہاتھ نہ آئے ۔ یہ رجوع ہرگز اس لیے نہیں کہ شرع کی تیرے دل میں قدر و منزلت یا خدا کا حکم تجھے پسند ہے بلکہ اس غرض سے کہ اس کے ذریعے سے مالِ دنیا حاصل کرے اسی لیے اگر فتویٰ شرع کا موافق مطلب کے ہوتا ہے مانتا ہے ورنہ دوسری فکر میں پڑتا ہے ۔ اور اسے پھاڑ کر پھینک دیتا ہے ۔ باوجود اس کے بھی دعویٰ اسلام باقی ہے سبحان اللہ ! یہ منہ اور یہ دعویٰ غور سے دیکھ ! پروردگار تقدس و تولیٰ اس باب میں کیا فرماتا ہے ۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعَمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا

ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ خدا اور رسول کا حکم چھوڑ کر شیطان کی طرف رجوع کرنا اور اسے اپنے معاملات میں حاکم بنانا مسلمان کا کام نہیں ۔

marfat.com

بیضادی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ ایک منافق اور یہودی میں جھگڑا تھا یہودی نے حضرت اور منافق نے کعب بن اشرف کو حکم کرنا چاہا۔ آخر حضرت کو حکم کیا۔ آپ نے یہودی کے حق میں حکم دیا۔ منافق نے ناخوش ہو کہا ہم عمر سے فیصلہ کروائیں۔ دونوں حضرت عمر کے پاس گئے یہودی نے عرض کیا حضرت محمد نے میرے حق میں فیصلہ دیا اور یہ ناراض ہو کر آپ کے پاس فیصلہ کرانے آیا ہے حضرت عمر نے منافق سے کہا کیا اس طرح ہے؟ اس نے کہا "ہاں" فرمایا جب تک میں باہر آؤں تم اپنی جگہ کھڑے رہنا اور گھر میں جا کر تلوار لائے اور منافق کی گردن ماری اور فرمایا ایسا ہی حکم کرتا ہوں میں اس کے حق میں۔ جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے سے راضی نہ ہو اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک کی قسم فرما کر کہتا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

سو قسم تیرے رب کی مسلمان نہ ہوں گے جب تک تجھے اس میں جو جھگڑا اٹھے آپس میں منصف نہ کریں پھر نہ پائیں اپنی زندگی میں تنگی تیرے حکم سے اور قبول کر لیں مان کر۔

بغوی لکھتے ہیں ثابت بن قیس بن شماس نے کہا قسم خدا کی! خدا میرا صدق جانتا ہے اگر مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم دیں تو اپنی جان ہلاک کر کے بجا لاؤں آیت آئی۔

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ

اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنی جانوں کو قتل کر دو یا اپنے دیار سے نکل جاؤ نہ کرتے یہ مگر تھوڑے ان سے۔

marfat.com

وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا

اور جو وہی کرتے جو انھیں نصیحت ہوتی ہے یعنی ہمارے حکم سے اپنی جانیں قتل کرتے اور اپنے گھر چھوڑ دیتے تو ان کے حق میں بہتر تھا اور سخت تر تحقیق میں

وَاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّا اَجْرًا عَظِيْمًا وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا

اور اس وقت ہم ان کو اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے اور انھیں سیدھی راہ چلاتے

بعد نزول اس آیت کے ابن مسعود وغیرہ بعض صحابہ نے کہا خدا کی قسم اگر ہم حکم دیے جاتے تو ایسا ہی کرتے یعنی اپنی جانیں اپنے ہاتھوں سے قتل کر ڈالتے اور گھروں سے نکل جاتے۔

اے عزیز! دل میں غور کر اگر تو اپنے معاملات میں خدا و رسول کی طرف رجوع کرتا ہے اور حکم شرع پر گو خواہشِ نفس کے موافق نہ ہو راضی و شاکر ہے تو اس گروہ میں داخل ہے ورنہ حال تیرا مانند اس منافق کے ہے کہ جب حضرت کا حکم موافق مطلب کے نہ پایا دوسری طرف رجوع لایا۔ ہاں تو اس باب میں کوشش کرے اور فریق ثانی نہ مانے وبال اس کی گردن پر ہے۔ لیکن تو کوشش نہیں کرتا کہ دنیا کی محبت میں مدہوش ہو گیا ہے۔ ہر وقت اسی کی تحصیل ملحوظ ہے۔ اور ہر کام میں اسی کا فائدہ مقصود۔ مشائخ کے پاس اس غرض سے جاتا ہے کہ معاملات دنیا میں دعا سے تیری مدد کریں۔ نہ اس لیے کہ خدا کی راہ بتائیں اور ان کی صحبت سے دنیا کی محبت سے نجات حاصل کرے۔ بلکہ صوفیانِ باشرع کا ہرگز معتقد نہیں ہوتا بڑا کامل اس کو جانتا ہے جو شراب پیے اور بھنگ کے خم پر خم چڑھائے اور نماز روزے سے کام نہ رکھے اور کہتا ہے شریعت اور طریقت دو راہیں بتائی ہیں۔ نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، شراب و بھنگ سے بچنا اہلِ ظاہر کے لیے مخصوص ہے۔ حالانکہ ان میں کچھ تخالف اور تباین نہیں بلکہ درحقیقت ایک شے کے دو مرتبہ ہیں۔ جن کو تو اپنے حوالے سے دو راہ تباین دیکھ رہا ہے۔ تحقیق اس مقام کی نہایت

marfat.com

شرح وبسط کے ساتھ ہماری تفسیر میں موجود ہے ۔

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ طریقت بے شریعت حاصل نہیں ہوتی اور بدوں فرمانبرداری رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے کوئی دولت ہاتھ نہیں آتی امام قشیری جنید لبغدادی سے نقل کرتے ہیں سوا پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سب راہیں بند ہیں جو شخص قرآن وحدیث سے جاہل ہے ۔ پیروی کے قابل نہیں کہ مذہب صوفیا کا مقتدبہ قرآن وحدیث ہے ۔

حضرت سری سقطی قدس سرہٗ فرماتے ہیں "صوفی وہ ہے کہ معرفت اس کی تقوٰی میں خلل نہ ڈالے کوئی بات خلافِ شرع نہ کہے ۔ بزور کرامت حرام شرعی کو حلال نہ ٹھہرائے ۔ سلطان العارفین بایزید لبسطامی قدس سرہ سے منقول ہے اگر تم کسی کو ہوا پر اڑتے دیکھو جب تک شرع پر قائم نہ ہو پناہِ کامل نہ سمجھو ۔

ایک شخص لبسطام میں مشہور بہ کرامت تھا آپ اس کی ملاقات کو گئے اتفاقاً اس نے قبلہ کی طرف تھوکا فوراً چلے آئے فرمایا جو آدابِ شریعت سے واقف نہیں خدا کو کیا پہچانے گا ؟ ۔

ابو سلیمان دارانی فرماتے ہیں جو بات دل میں آتی ہے شریعت پر پیش کرتا ہوں اگر قرآن وحدیث کے موافق پاتا ہوں مانتا ہوں ورنہ نہیں ۔

بعض صوفیاء کہتے ہیں آج جو راہِ شریعت پر قائم ہے قیامت کو صراط پر قائم رہے گا اور جو خطِ مستقیم شرع سے ذرا بھی جُدا ہوگا جس قدر چلے گا مرکز و مقصد سے دور پڑے گا ۔ خواجہ جنید کو خبر پہنچی کہ تین دن سے ثوری نے کچھ نہیں کھایا ۔ عالم وجد میں اللہ اکبر ! اللہ اکبر کہتے ہیں فرمایا نماز کا کیا حال ہے ۔ کہا نماز کے وقت ہوش میں آجاتے ہیں فرمایا الحمدللہ ! حال ان کا صحیح ہے کہ خلافِ شرع سے محفوظ ہیں

خواجہ ذوالنون مصری فرماتے ہیں خدا اور رسول کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ افعال و

marfat.com

اخلاق، امر و نہی میں محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی پیروی کرے"، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

"جو رسول تمھیں دے لو اور جس سے منع کرے باز رہو"۔ اور ارشاد ہوتا ہے :۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

"تمھارے حق میں رسول اللہ کی پیروی اچھی ہے"۔ آپ فرماتے ہیں :۔

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ

"یعنی جو میری سنت سے اعراض کرے وہ میری جماعت سے نہیں۔" اور فرماتے ہیں :۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ

"یعنی تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک خواہش اس کی میری شریعت کے تابع نہ ہو جائے"۔ اور فرماتے ہیں جس کی فطرت میری سنت کی طرف ہو راہ پائے اور جس کی غیر سنت کی طرف ہو ہلاک ہو جائے۔

اے عزیز! جس صورت میں خدا و رسول شریعت کی پیروی کا حکم دیں اور مقتدایان صوفیہ خواجہ حسن بصری اور حضرت بایزید بسطامی، حضرت جنید، حضرت شبلی، حضرت معروف کرخی، حضرت سری سقطی، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت ابراہیم بن ادہم، حضرت غوثِ اعظم، خواجہ بہاؤ الدین نقشبند، خواجہ معین الدین چشتی اور شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اسرارہم ہمیشہ اس کا اتباع کریں اور اس کا خلاف ضلالت جانیں تو ان مدعیانِ خام کار کے انکار کا کیا اعتبار سلف سے اب تک جتنے کامل گذرے نماز روزے پر قائم اور شراب بھنگ سے مجتنب رہے۔ انھیں ترک فرائض اور ارتکاب محرمات کی اجازت کہاں سے حاصل ہوئی۔ اصل یہ ہے کہ نفس اباحت پسند یا بطبع قید و بند سے

marfat.com

متنفر ہے اور شیطان اس کا مددگار جسے سادہ لوح اور احمق پاتا ہے۔ بہکاتا ہے کہ شریعت واسطہ وصول ہے اب تجھے اس کی طرف حاجت نہیں کہ جو منزل کو پہنچ جاتا ہے راہ سے کام نہیں رکھتا۔ وہ نادان اس کے دام فریب میں آکر نماز روزہ چھوڑ دیتا ہے اور شراب و بھنگ زہر مار کرتا ہے۔ نہیں جانتا کہ شیطان اسے اپنا سا کیا چاہتا ہے۔ اس نے بھی یہی کہا تھا کہ جب میں فرشتوں کا استاد ہو گیا آدم خاکی کو سجدہ کرنے کی کیا حاجت؟ تو ہی اس مادر عقل کے دشمن سے پوچھے کہ یہ مقام تجھی کو حاصل ہوا یا پیشوایانِ طریقت کو بھی حاصل تھا؟ جب ولایت مآب مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ جنھیں سب عالم مقتدائے طریقت سمجھتا ہے تمام عمر اتباعِ شرع میں مصروف رہے۔ خود حضرت رسالت مآب بآں علو منزلت یہاں تک نماز پڑھتے کہ پائے مبارک میں ورم آجاتا اور اس قدر روزے رکھتے کہ لوگ گمان کرتے اب افطار نہ کریں گے۔ بلکہ تیرا یہ دعویٰ ہے کہ "میں کامل ہو گیا"۔ تیری تکذیب کے لیے کافی ہے کامل اپنے نفس کو نہیں دیکھتا یہ فرقہ اپنی جان کو سب سے بدتر جانتا ہے۔

ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں جو اپنے نفس کو دیکھے اور اپنے احوال کی قدر و قیمت ثابت کرے قیامت تک حلاوت حدیث محبت کی اسے حاصل نہ ہو۔ خواجہ جنید کہتے ہیں اہلِ توحید تواضع کو بھی تکبر سمجھتے ہیں کہ تواضع فروتنی کردن ہے اور وہ بھی ایک جگہ ہے اپنے لیے جگہ اور مقام ثابت کرنا تکبر میں داخل ہے کسی سے شبلی نے کہا تم کیا چیز ہو؟ کہا وہ چیز ہوں کہ جوتے کے نیچے رہے فرمایا تجھے تیری نظر سے گم کرے ابھی تک اپنے لیے جگہ ثابت کیے جاتا ہے۔

بعض صوفیا فرماتے ہیں اگر طہارت و پاکی تمام فرشتوں کی اور طاعت و عبادت سب آدمیوں کی ایک شخص میں جمع ہو اور وہ عجب و تکبر کرے۔ فوراً تیر بلا کا نشانہ ہو کوئی راہ زیادہ نزدیک خدا کی طرف عاجزی سے اور کوئی حجاب قوی تر دعویٰ سے نہیں شیطان نے

marfat.com

اناخیر منہ کہا۔ ہزاروں برس کی عبادت ضائع ہوئی۔ اور تمام عالم سے بدتر ہو گیا۔ آدم نے اپنے قصور کا اعتراف کیا۔ ملائکہ کو کہ نعرہ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ کا مارتے تھے۔ حکم ہوا کہ اس عاجز شرمسار کے سامنے کہ نہ اپنے قرب و منزلت پر نظر رکھتا ہے۔ اور نہ اپنی طاعت و عبادت پر ناز کرتا ہے۔ سر جھکاؤ اور سجدہ کرو

نے گفت کہ من نیم شکر خورد
شاخے کہ بلند شد تہ خورد

اے عزیز! خدائے کریم ایک نافرمانی سے شیطان کی اسی ہزار برس کی عبادت برباد نہ کرتا اگر گناہ پر نظر ہوتی تجھے اس سے بدتر کر دیتا۔ کہ اس نے ایک گناہ کیا تو لاکھوں کرتا ہے یہ عتاب نتیجہ اس کی خود بینی اور تکبر کا تھا لہذا ارشاد ہوا۔

فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا۔

ہماری جوار رحمت سے کہ جگہ عاجزوں اور متواضعوں کی ہے۔ نکل جا کہ اس جگہ تکبر کی گنجائش نہیں ؎

جانباز کہ وصل او بدستاں ندہند
شیراز قدح شرح بمستان ندہند
آں جاکہ بہم محاہمہ مردان نوشند
یکقطرہ ازاں بخود پرستان ندہند

اے عزیز! اگر لاکھ خلعت اور ہزار تاج شرافت تجھے عنایت ہوں ہنوز رنگ خاک کا تیرے چہرے سے ظاہر ہے۔ خاک اصل میں خوار بے قدر ہے۔ اس پر گناہ و معصیت کا طرہ ہوا اور لباس ظلومی و جہولی نے عجوبہ روزگار کر دیا۔ اور فردائے قیامت عنایت الٰہی نے دستگیری فرمائی یہ داغ ظلومی و جہولی کا خورشید محشر سے زیادہ تاباں ہوگا اور جو خدانخواستہ بے نیازی کو کام فرمایا جانور اس دن تجھ سے بہتر ہوں گے کہ تو حساب و کتاب

marfat.com

اور دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہوگا ۔ اور وہ خاک ہو کر چھوٹ جائیں گے مشائخ کرام فرماتے ہیں طالب اس کے ایک ساعت میں لاکھ خلعت وانعام سے سرفراز ہوتے ہیں مگر اپنے نفس کو نہیں دیکھتے وہ صاحبِ دولت ہیں اور اپنے آپکو مخلص و بے نوا جانتے ہیں اور جو بندے غرور و تکبر میں گرفتار ہیں باوجود مفلسی و تہی دستی کے زمین پر پاؤں نہیں رکھتے یوسف علیہ السلام بآن جلالتِ شان فرماتے ہیں

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ

میں اپنے نفس کو بری نہیں کرتا بے شک نفس برائی کا حکم دینے والا ہے کہتے ہیں کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ سیاحت کرتے کسی نے کہا اس قدر کیوں پھرتے ہو؟ فرمایا اس امید پر کہ شاید کسی صدیق کے نشان قدم پر گذر ہو اور خاکپا اس کی میری شفاعت کرے یہ فقط تواضع ہے ورنہ درد تمام صدیقوں کا اگر جمع کیا جائے درد مسیح سے برابر نہ ہو سکے۔

شبلی اکثر فرمایا کرتے یہود و نصاریٰ مجھ سے بہتر ہیں ۔ ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں اگر تمام عالم کے گناہ جمع ہوں میرے گناہوں سے کم نکلیں ۔ محمد واسع فرماتے ہیں اگر گناہوں سے بو آتی میرے پاس کوئی نہ بیٹھ سکتا ۔

منقول ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا بنی اسرائیل میں جو شخص سب سے بہتر ہے سب سے بدتر کو تلاش کر لائے ۔ آپ نے ایک زاہد کو جسے سب سے بہتر جانتے حکم دیا تین روز پھرا چوتھے روز اپنے گلے میں رسی ڈال کر آپ کی خدمت میں آیا کہ بنی اسرائیل کا بدتر حاضر ہے ۔ فرمایا تو افضل اور بہتر ان کا ہے ۔ عرض کیا میں نے بہت تلاش کیا کسی کو اپنے سے بدتر نہ پایا ۔ اس لیے کہ مجھے اپنے گناہوں پر یقین ہے اور دوسرے کے گناہ میں شک اور شک یقین سے برابر نہیں ہو سکتا حکم آیا اے موسیٰ! یہ بہتر قوم کا ہے مگر نہ بوجہ عبادت کے بلکہ بہ سبب اس خصلت کے آپ کو سب سے بدتر سمجھتا ہے کسی نے

marfat.com

خواجہ فضیل بن عیاض سے عرفات میں حاجیوں کا حال پوچھا فرمایا اگر اس سال میں حج میں شریک نہ ہوتا سب بخشے جاتے میری شامت سے محروم رہیں تو بعید نہیں جب کوئی بیمار ہوتا عطاء سلمی اپنا پیٹ کوٹتے کہ میری شومی سے خلق پر بلا آتی ہے۔ حضرت سری سقطی فرماتے ہیں ہر روز آئینہ میں منہ دیکھ لیتا ہوں کہیں کالا نہ ہو گیا ہو اگر حضرت کی دعا نہ ہوتی بے شک مجھ سے لوگ مسخ ہو جاتے۔ یا زمین میں دھنس جاتے مگر آرزو ہے۔ اپنے شہر میں نہ مروں شاید زمین مجھے قبول نہ کرے۔ اور ہم چشموں میں رسوائی ہو۔ عامر بن قیس ہر روز ہزار رکعت پڑھتے جب بستر پر آتے فرماتے اے نفس! خدا کی قسم میں تجھ سے ناخوش ہوں۔ کہ تو خدا کی عبادت میں کاہلی کرتا ہے۔

ابن سماک اکثر فرمایا کرتے اے نفس! تو زاہدوں کی سی باتیں کرتا ہے اور منافقوں کے کام۔ بہشتی اور لوگ ہیں اور عمل ان کے اور طرح کے ہوتے ہیں۔

عطا ایک کپڑا بازار کو لے گئے بزاز نے کہا اس میں عیب ہے قیمت کم ملے گی یہ سن کر بہت روئے اور فرمایا اگر قیامت کے روز اس نے ہمارے اعمال کی اس قدر تفتیش کی تو کیا حال ہوگا۔

قدسی ندانم چوں شود سودائے بازار جزا
او نقد آمرزش بکف من جنس عصیاں در بغل

خواجہ بسطام نے آئینہ دیکھا فرمایا

جَاءَ الشَّيْبُ وَلَمْ يَذْهَبِ الْعَيْبُ وَلَا أَدْرِيْ مَا فِي الْغَيْبِ

بڑھاپا آیا اور عیب نہ گیا اور معلوم نہیں اس عالم میں کیا ہوگا؟ ؎

روزد دل ہمہ پیران رہ را — محاسنہا بخون دل خضاب ست
ہمہ مردانِ دیں رازیں مصیبت — جگرہا تشنہ و دل ہا کباب ست

الحذر الحذر ایہا الماء والمدر

marfat.com

بڑے بڑے دلاور اس راہ میں بید کی طرح کانپتے ہیں تیری کیا حقیقت جو اپنی موہومات و متخیلات پر سر ہلاتا ہے ۔ اور اس حرکت کو کمال سمجھتا ہے آدمی مرفع اور سجادہ اور طاعات سے صوفی نہیں ہوتا ۔ مثال تیری مانند اس عورت کے ہے کہ زرہ اور خود پہنے ہتھیار لگائے میدان میں کھڑی ہے ۔ اور نہیں جانتی کہ مردانِ کار وقتِ کارزار کیا کرتے ہیں ؎

رنگے کپڑے جو تم نے تو ہوا کیا
بنے جوگی نہ لیکن جوگ سیکھا

کاش اپنی حقیقت جانتا کہ کون ہے کہاں سے آیا، کس لیے آیا کہاں جائے گا کیسے جائے گا وہاں کیا ہوگا ؟ تو ایسا دعوٰی نہ کرتا اس لیے کہتے ہیں کہ تکبر اور عجب جہل سے ناشی علم کے منافی ہے ۔ اور علم پر اترانا جہل مرکب جنھیں علم دین کی کیفیت حاصل ہوئی اپنے علم و عمل کو محض خدا کی عنایت سے سمجھتے ہیں نہ استعداد نفس سے ۔ بلکہ اس سرکش کو سخت پکڑتے اور ہر وقت ملامت کرتے ہیں ۔ ہر چند نفس اصل خلقت میں خیر سے متنفر اور شر کی طرف راغب ہے ۔ مگر تدبیر سے راہ پر آسکتا ہے ۔ احمد جس کام میں بہت فائدہ سمجھتا ہے اس کے لیے تھوڑی تکلیف گوارا کرتا ہے ۔ اور جب آئینہ علم و نصیحت کا اس کے سامنے رکھا جاتا ہے جہل و غفلت سے نجات پاتا ہے ۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

پس تو بھی اپنے نفس کی تہذیب و تادیب کی طرف متوجہ ہو اور اس سے کہہ اے نفس ! اگر سپاہی بادشاہ کا کسی کو پکڑنے آئے اور وہ کھیل میں مشغول رہے اس سے زیادہ احمق کون ہے ؟ غور سے دیکھ کہ لشکر مُردوں کا دروازہ شہر پر بیٹھا ہے ۔ اور عہد کرتے ہیں کہ جب تک تجھے ساتھ نہ لیں گے ہرگز نہ اٹھیں گے اور بہشت و دوزخ تیرے لیے تیار ہے ۔ اور موت کا وقت معلوم نہیں ناگاہ سر پر آجائے گی ۔ اور جو سامان تیار نہ ہوگا

marfat.com

تو دل میں حسرت رہ جائے گی ۔ اے نفس رات دن گناہ کرتا ہے اگر خدا کو حاضر ناظر نہیں سمجھتا تو محض جاہل ہے ۔ اور سمجھتا ہے تو بڑا بے حیا ہے اور بے شرم کہ اس کے سامنے ایسی حرکت کرتا ہے ۔ اے نفس ! اگر تیرا غلام یا نوکر تیری نافرمانی کرے تو کس قدر ناگوار ہوتا ہے ۔ اور تو اپنے آقا کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کے غضب سے نہیں ڈرتا کیا اس کے عذاب کی تجھے طاقت ہے ۔ ذرا چراغ پر انگلی رکھ یا دھوپ میں بیٹھ کر غور کر کہ تحمل دوزخ کی آگ کا ہو سکے گا ۔ یا نہیں ۔

اے نفس ! طبیب کے کہنے سے سب خواہشیں ترک کر دیتا ہے ۔ اور فقیری کے خوف سے تحصیل معاش میں ہزار رنج و تکلیف اٹھاتا ہے ۔ کیا تیرے نزدیک دوزخ بیماری اور دنیا کی محتاجی سے زیادہ سخت نہیں ؟ اے نفس ! اگر تو خدا کی تقسیم پر راضی ہے ۔ تو قناعت کر اور جو راضی نہیں تو اس کا رزق مت لے اور رازق ڈھونڈھ اگر ڈھونڈھ سکے ۔ اے نفس ! خدا جس بات سے منع کرے مت کر اور جو حکم دے بجالا ورنہ اس کے ملک سے نکل جا ۔ اگر نکل سکے ۔ اس کے ملک میں رہنا اور اس کی نافرمانی کرنا بڑی نادانی ہے اے نفس ! گناہ سب سے چھپا کر کرتا ہے اگر کوئی تیری پیٹھ کے پیچھے پنکھا جھلے تو ہرگز تجھ سے مباشرت اور چوری نہ ہو سکے ۔ اور غور سے دیکھ ان درختوں کو کون ہلاتا ہے ؟ اور تو کس کے سامنے گناہ کرتا ہے اے نفس ! اگر تو سمجھتا ہے کہ خدا نے تجھے عبث پیدا کیا ہے تو منکرِ قرآن ہے

اَفَحَسِبْتُمْ اِنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۔

اور جو یقین رکھتا ہے کہ مجھے اس عالم میں کھیتی اور سوداگری کے لیے بھیجا ہے تو عبادت میں کاہلی کیوں کرتا ہے اگر خالی ہاتھ جائے گا تو مولیٰ کو کیا منہ دکھائے گا اے نفس بدون ہمت تو دو حرف سیکھ کر ایسا مغرور ہوا کہ دونوں عالم میں نہیں سماتا ۔ دستار خواجگی

marfat.com

سر پر رکھ کر خلقِ خدا کو حقیر سمجھتا ہے۔ اور کسی کو شہر میں گفتگو کے قابل نہیں جانتا سبب اس کا یہ ہے کہ تو نے منطق وحکمت اور جدل و بحث میں عمر عزیز اپنی ضائع کی علم دین سے بے بہرہ رہا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ علوم بقدر ضرورت جائز اور حاجت سے زیادہ حرام اور حرام کو کمال سمجھنا بڑی نادانی ہے۔ اے نفس! اگر تو نے علم دین حاصل بھی کیا تو اس میں فکر نہ کی اگر فکر کرتا تو اپنی حقیقت سے واقف ہوتا اور اپنے عمل پر ناز نہ کرتا کہ یہ علم وعمل خدا کی عنایت ہے نہ تیری استعداد ولیاقت اور بالفرض اگر تیری استعداد ولیاقت کو کچھ دخل ہو تو وہ بھی اسی کی عنایت سے ہے۔

داؤد علیہ السلام نے عرض کیا، الٰہی! آلِ داؤد ہمیشہ نماز روزے میں مشغول رہتی ہے جواب ہوا کیا یہ توفیق ہم نے نہیں دی۔

ایوب علیہ السلام نے عرض کیا خدایا! تو نے مجھ پر ایسی سخت بلا بھیجی مگر میں نے اپنی خواہش کو تیرے ارادہ پر ایک دم ترجیح نہ دی۔ جواب آیا یہ توفیق تو کہاں سے لایا؟ حضرت ایوب علیہ السلام نے عذر کیا۔ اور توبہ کی وہ خود فرماتا ہے۔

لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا

اے عزیز تو شب و روز بے فائدہ کاموں میں لگا رہتا ہے اگر علم دین میں فکر کرتا غرور و تکبر تیرے دامن ہمت پر نہ بیٹھتا اور نفس و شیطان تجھ پر قابو نہ پاتے ؎

چند خوانی حکمت یونانیاں — حکمت ایمانیاں را ہم بخواں
دل منور کن بہ انوار جلی — چند باشی کاسۂ لیس بُوعلی
بادف دنے دوش آں مرد عرب — وہ چہ خوش می گفت از روئے طرب
ایہا القوم الذی فی المدرسۃ کل ما تفعلتموہ وسوسہ
فکرکم ان کان من غیر الحبیب — مالکم فی النشاۃ الاخریٰ نصیب
درس گر غربت نباشد زو غرض — لیس در سائر بیس الا مرض

marfat.com

اے نفس ! عوام پر علم سے اور خواص پر معرفت سے ناز کرتا ہے مگر بارگاہِ الٰہی میں اس حرکت سے وقت تیرا روز بروز تاریک ہوتا ہے باریکی حال میں چاہیے کہ سخن میں اور عزت آخرت کی درکار ہے نہ اس دارِ محن میں ۔ شیطان جسے تو سب خلق سے بدتر جانتا ہے اس نے بھی یہی کام کیا تھا جو تو کرتا ہے اگر طہارت و پاکی تمام ملائکہ کی اور طاعت و عبادت سب آدمیوں کی ایک شخص میں جمع کر دیں اور وہ عجب و تکبر کرے فوراً تیر بلا کا نشانہ ہو۔ پر حذر رہا چاہیے کہ وہی دھبہ جو شیطان کی پیشانی پر لگایا گیا اس کے لیے بھی موجود ہے ۔

اے نفس ! جو تیرا عیب ظاہر کرے اس کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اگر اسے عیب سمجھتا ہے چھوڑ کیوں نہیں دیتا رات دن شیطان کی غلامی کرتا ہے اور دعوٰی خدا کی بندگی کا رکھتا ہے ۔ عبادت و ریاضت اس لیے کرتا ہے کہ بگڑی خواجگی اور پارسائی کی تیرے سر پر باندھیں ۔ اور اوراد و وظائف اس لیے پڑھتا ہے کہ فراغت دنیا کی تجھے حاصل ہو تسبیح و مرقع اس لیے ہے کہ لوگ تیرے معتقد ہوں اور پلاؤ و زردہ کھانے میں آئے ۔

اے نفس ! توبہ کیوں نہیں کرتا ہمیشہ کل پر ٹالتا ہے ناگہاں موت آجائے گی اور حسرت و ندامت دل میں رہ جائے گی ۔ کل توبہ آج سے آسان نہ ہوگی ۔ بلکہ جس قدر درختِ گناہ کی جڑ زیادہ دن رہے گی زیادہ مضبوط رہے گی ۔ جب کل آج سے سخت دیکھے گا ۔ دوسرے دن پر ٹالے گا اسی طرح تمام کام ہو جائے گا اور انجام خراب ۔

اے نفس ! جوانی میں بڑھاپے سے پہلے اور بڑھاپے میں مرنے سے آگے عبادت نہیں کرتا اور جاڑے سے سامان گرمی اور گرمی سے سامان جاڑے کا درست کرتا ہے کیا دوزخ کی زمہریر کو اس سردی اور اس کی آگ کو اس گرمی سے بھی کم جانتا ہے ۔

اے نفس ! اگر تمام دنیا تجھے بے مزاحمت دیں اور تمام دنیا تیری محکوم ہو جائے آخرکار چھوڑنا پڑے اور دو گز زمین اور چار گز کفن سے زیادہ ہاتھ نہ آئے ایسے بے وفا کے لیے

marfat.com

آخرت کو کہ دائم باقی ہے برباد کرتا ہے او سونے کے بدلے مٹیکرے خریدتا ہے اور دوسرں کی نادانی پر ہنستا ہے ۔ پہلے خود کو سنوار پھر اوروں کو راہ پر لا کہ ثواب علم بمل وتعلیم وہدایت کا ہاتھ آئے اور نام تیرا علمائے دین میں لکھا جائے لیکن اس جگہ ایک اور امر قابل بیان کے ہے کہ عالمِ دین ہر چند بے عمل ہو عوام کو چاہیے کہ اس کی نصیحت پر عمل کریں اور اسے اپنا مربی اور مرشد سمجھیں اور تعظیم وتوقیر اس کی بجا لائیں ۔ اور وجود اس کا غنیمت جانیں کہ وہ اپنی راہ میں کانٹے بوتا ہے لیکن انھیں راہِ راست بتاتا ہے ۔ مثال اس کی مانند چراغ کے ہے کہ آپ جلتا اور اوروں کو فائدہ پہنچاتا ہے ۔ باوجود ان حقائق وشواہد کے عصمت خاصہ انبیاء وملائکہ ہے ۔ اگر عالم سے احیاناً کوئی گناہ واقع ہو ہمیں اس کے فضل اور بزرگی سے انکار اور اس کی نافرمانی پر اصرار جائز نہیں ۔ اپنے ہزاروں گناہوں پر نہ شرماتا اور دوسرے کو ایک دو قصور پر برا ٹھہرانا تیری بے حیائی ہے ۔ غضب تو یہ ہے کہ عوام کبھی بعض افعال کو اس کے حق میں اپنی طرف سے عیب ٹھہرا لیتے ہیں ۔ کہ یہ بھی ہماری طرح تحصیل معاش کے لیے نوکری اور تجارت اور اپنے حق کے لیے لوگوں سے نزاع وخصومت کرتا ہے پھر ہم اس کی بات کیوں مانیں اور اس کا قول کیوں کر سچ جانیں ۔ اصل اس اعتراض کی کفار سے ہے ۔ کہ انبیاء کی نسبت کہتے کہ یہ کیسے پیغمبر ہیں ۔ کہ ہماری طرح کھاتے پیتے بازاروں میں پھرتے ہیں کیا ان نادانوں نے قطع علائق علماء پر واجب سمجھا ہے ۔ کہ ان سے وضع قلندرانہ چاہتے ہیں ۔ بلکہ علماء اگر باوجود ان افعال کے پاس شرع ملحوظ رکھیں اور اپنے منصب میں افراط وتفریط نہ کریں ۔ تو ثواب ان کا ارکانِ دنیا کے ثواب سے بمراتب زیادہ ہے ۔ اگرچہ عوام بالعکس سمجھیں ۔ کہ ارکانِ دنیا وفقرائے عصر ان کے افعال سے تعرض نہیں کرتے بخلاف علماء کے کہ ان کے افعال شنیعہ پر طعن وتشنیع اور انھیں نفسِ امارہ کی خواہشوں سے منع کرتے ہیں اس لیے نفوس ان کے ان سے کینہ رکھتے ہیں اور مرتبہ ان کا جیسا واقع میں ہے تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان کے ہنر عیب نظر آتے ہیں اور

marfat.com

سدولنصیحت کو اغراض دنیوی پر معمولی سمجھتے ہیں۔ اور ہر مفتری کذاب کی بات پر ان کے معاملے میں اعتبار کر لیتے ہیں یہ اثر اسی کینہ خفی کا ہے۔ اور یہ بات کہ علماء دنیا کے جھگڑوں میں ہماری طرح مبتلا ہیں صحیح نہیں کہ جو علم بہت رکھتا ہے ہر مباح میں ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ بہ خلاف جہل کے کہ نادانی سے مباح کو اپنے لیے وبال جان بنا لیتا ہے۔ اسی طرح یہ بات کہ علماء باہم اختلاف رکھتے ہیں۔ ہم کس کی بات مانیں اور کس کے کہنے پر چلیں محض جہالت و شرارت ہے اختلاف علماء سراسر رحمت ہے جس کا قول قرآن و حدیث وسلف صالح کے مطابق ہو مانو اور دونوں کو اچھا جانو۔ ہاں جس عالم کا عقیدہ فاسد ہو وہ تعظیم علم کا مستحق نہیں۔ بلکہ نائب شیطان کا ہے۔ کہ خلق خدا کو بہکاتا ہے۔ اور جس کا عقیدہ اچھا ہے اور افعال مطابق شرع کے ہیں۔ گو بعض اوقات بعض افعال بے جا واقع ہوں واجب تعظیم ہے۔ بعض عوام اس مقام پر کہتے ہیں جب عالم بے عمل کی برائی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اس کی تعظیم کیوں کریں۔ اور اس کے کہنے پر کیوں چلیں؟ جواب اس کا یہ ہے کہ وہ احادیث واسطے بنیہ وتادیب علماء کے وارد ہیں نہ اس لیے کہ عوام انھیں دستاویز بنا کر علماء کی فرمانبرداری ترک کر دیں۔ انھیں ان کے ارشاد پر عمل اور اپنی عبادات ومعاملات میں ان کی طرف رجوع بہر حال ضروری ہے۔ یقین سمجھو کہ یہ اوہام باطلہ شیطان کی طرف سے ہیں۔ کہ وہ ہزار مکر و حیلے سے عوام کو علماء سے بدگمان کرتا ہے تاکہ ان کی فرمانبرداری سے روکے۔ اور فسق و فجور کی گھاٹی میں ہلاک کرے۔ اور نفس خود پسند کہ بالطبع نصیحت و پند دانائے جنس کی فرمانبرداری سے متنفر ہے۔ اس کام میں اس کی مدد کرتا ہے۔ جب علماء انھیں اپنے سے بیزار پاتے ہیں۔ پند و نصیحت بے کار سمجھتے ہیں۔ اس وقت شیطان انھیں اپنا محکوم کر لیتا ہے اور بے مزاحمت جہنم میں پہنچا دیتا ہے۔

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

marfat.com

خاصہ دوم :۔ رسالت عامہ شیخ عبدالحق دہلوی تکمیل الایمان میں لکھتے ہیں۔
"ہمارے حضرت جن وانس پر مبعوث تھے اسی لیے آپ کو رسول الثقلین کہتے ہیں :"

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمِعُ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلِنَشْرُکَ بِرَبِّنَا اَحَدًا۔

بلکہ تمام وحش و طیر و جمادات و نباتات آپ کی اطاعت و تصدیق کرتے جس درخت کو بلاتے فوراً حاضر ہوتا اور سجدہ کرتا ؎

جاءت لدعوتہٖ الاشجار ساجدہ
تمشی الیہ علی ساق بلا قدم

اور بآواز فصیح کہتا السلام علیک یارسول اللہ ! آپ فرماتے ہیں کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر بھیجا جاتا ہے اور میں ہر سرخ و سیاہ پر مبعوث ہوا ایک روز ایک کھجور پر گذرے اور علی مرتضیٰ بھی ہمراہ تھے۔ ناگاہ اس نے بآواز فصیح کہا :۔

ھٰذَا مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْاَنْبِیَآءِ وَھٰذَا عَلِیٌّ سَیِّدُ الْاَوْصِیَآءِ اَبُو الْاَئِمَّۃِ الطَّاھِرِیْنَ

"یہ محمد ہیں سردار پیغمبروں کے اور یہ علی ہیں سردار ولیوں کے باپ آئمہ طاہرین کے"

آپ فرماتے ہیں ایک پتھر جو قبل از نبوت مجھے سلام کیا کرتا میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

ایک بھیڑیئے نے بکری پکڑی چرواہے نے چھڑائی۔ بھیڑیئے نے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا کہ میرا رزق مجھ سے چھڑاتا ہے۔ چرواہا اس کے بولنے سے متعجب ہوا بھیڑیئے نے کہا اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ تو بکریاں چراتا ہے اور اس پیغمبر کی خدمت میں

marfat.com

نہیں جاتا جو یہاں سے قریب جہاد کر رہے ہیں اور بہشت کے لوگ ان کے یاروں کی لڑائی دیکھ رہے ہیں ۔ چرواہے نے کہا اگر میں جاؤں تو بکریاں کون چرائے۔ بھیڑیئے نے کہا تیری بکریوں کی میں نگہبانی کروں گا ۔ چرواہا بکریاں بھیڑیئے کے سپرد کر کے آپ کی خدمت میں آیا اور ایمان لایا جب لوٹ کر گیا بکریاں سلامت پائیں ۔

ابوسفیان اور صفوان نے ایک بھیڑیئے کو دیکھا کہ ہرن کے پیچھے دوڑا ہرن بھاگ کر زمین حرم میں داخل ہوا بھیڑیا بہ سبب حرمت وادب حرم کے لوٹ گیا۔ ابوسفیان اور صفوان نے کہا سبحان اللہ ! بھیڑیا بھی حرم کی تعظیم کرتا ہے ۔ بھیڑیئے نے کہا اس سے عجب یہ ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔ اور وہ تمھیں بہشت کی طرف بلاتے ہیں ۔

اسی طرح سوسمار نے آپ کی پیغمبری پر گواہی دی ۔ اور سنگریزوں نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح کی ۔ کبوتر نے آپ کی حفاظت کے لیے دروازہ غار پر انڈے دیے اور مکڑی نے جالا تنا ۔ بکری اور اونٹ نے آپ کی تعظیم کی ۔ اور شیر نے آپ کے غلام کی چوکی دی ۔ باقی رہا عالم ارواح و ملائکہ مطالع المسرات اور درمنضود میں لکھا ہے کہ محققین کے نزدیک آپ کی رسالت ملائکہ کو شامل ہے ۔

علامہ تاج الدین سبکی اسی قول کو ترجیح دیتے ہیں اور جو کہ بیہقی نے اس امر سے انکار اور علامہ جلال الدین محلی اور امام فخر الدین رازی نے اس پر اجماع نقل کیا مقبول نہیں ۔ مولیٰ علی فرماتے ہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم ارواح میں بھی دعوت و نصیحت کرتے تھے ۔

شیخ تقی الدین سبکی فرماتے ہیں اس روایت سے معنی دو حدیث کے حل ہوتے ایک بعثت الی الناس کافتہ کہ میں کَافَّۃً اَھْلِ زَمَانٍ وَمَنْ بَعْدِھِمْ میں منحصر جانتا ہے ۔ اب معلوم ہوا تمام اولین وآخرین مراد ہیں دوسرے کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ

marfat.com

وَالْجَسَدِ کہ میں اس نبوت کو صرف علم الٰہی میں سمجھتا تھا اب ثابت ہوا کہ خارج میں بھی ہے۔

تنبیہ :۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ روح مبارک قبل از وجود با وجود بھی متصف برسالت تھے۔ اور بعد انتقال کے بھی متصف ہے۔ یا یہ صفت لوازم روح مبارک یعنی طباع وجد فوجد سے ہے اور بھی سبب ہے کہ احوال امت کا آپ پر عرض کیا جاتا ہے۔ اور درود وسلام اور پیام ان کا آپ کو پہنچتا ہے۔ اور اسی وجہ سے آپ کو یعسوب الارواح کہتے ہیں۔

یعسوب ایک نحل کلاں ہے کہ سب نحل طیران و سیر میں اس کے تابع ہیں اسی طرح آپ ملائکہ وارواح کے مطاع ہیں اور سب آپ کے مطیع۔ علی متقی کہتے ہیں آدم اور ان کے بعد جو پیغمبر اس سے حضرت کی تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا۔ اور ہر نبی نے اپنی قوم سے عہد لیا کہ اگر تم زمانہ حضرت کا پانا تو تم ان کی مدد کرنا اور ان پر ایمان لانا اور عیسیٰ علیہ السلام پر وحی ہوئی۔ اے عیسیٰ تو مع اپنی امت کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا۔ عرش کو جب میں نے پیدا کیا ہلتا تھا اس پر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا اس نام کی برکت سے ساکت ہو گیا۔ اور ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ آپ فرماتے ہیں

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

اور آپ کی شریعت پر عمل کریں گے اگرچہ احکام اور فتاویٰ ان کے بہ سبب عوض ماخذ کے ظاہر بین کو کتاب وسنت کے خلاف نظر آئیں گے۔ اجتہاد عیسوی کو اجتہاد حنفی پر قیاس کیا چاہیے۔ جب اوروں کا ذہن وہاں تک نہ پہنچ سکا۔ اس جناب کو صاحب الرائے کہنے لگے امام شافعی مرتبہ ان کا جانتے تھے کہ کہتے ہیں

مَنْ اَرَادَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزَمْ اَصْحَابَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

marfat.com

اور وہ جو خواجہ محمد پارسا نے فصول ستہ میں لکھا ہے عیسیٰ علیہ السلام مذہب حنفی پر عمل کریں گے اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ بہ سبب وفور علم اور کثرت خوض کے اجتہاد ابو حنیفہ کا اجتہاد عیسوی سے اکثر مطابق ہو گا۔ اور ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور انبیاء بھی جیسے حضرت الیاس اور خضر کہ زندہ ہیں آپ کی پیروی کرتے ہیں۔ اور حضرت ادریس نے عالم حیات ظاہری میں اور، اور پیغمبروں نے دوسرے عالم میں شب معراج آپ کی تصدیق اور تعریف کی۔ اور بیت المقدس میں آپ کے پیچھے نماز پڑھی یہاں تک کہ شیخ الانبیاء خلیل خدا ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن آپ سے کہیں گے اے محمد تم میری دعا اور اولاد ہو آج مجھے اپنی امت میں داخل کر لو آپ فرماتے ہیں انا سید ولد آدم میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور سید متبوع ہوتا ہے۔ پس سب پیغمبر آپ کے تابع ہیں اور فرماتے ہیں۔

لَوْ كَانَ مُوسٰى حَيًّا وَّاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّاسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ۔

یعنی اگر بظاہر موسیٰ زندہ ہوتے اور زمانہ میری پیغمبری کا پاتے بیشک میری فرمانبرداری کرتے اور سوا میری فرمانبرداری کے کچھ نہ کر سکتے۔ بعض علماء کہتے ہیں پیغمبروں کو آپ سے وہ نسبت تھی جو صوبوں اور وزیروں کو بادشاہ سے ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حکم خلیفہ کا اصل کے سامنے نہیں رہتا۔ ؎

آب آمد و تیمم برخاست

دیکھو قرآن نے توریت اور انجیل کو منسوخ کر دیا یا پیغمبر اس آفتاب ہدایت سے نسبت ستاروں کی رکھتے ہیں۔ کہ اس کی غیبت میں لوگ ان سے راہ پاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں جس وقت آفتاب نکلتا ہے تمام عالم میں صرف اسی کا حکم جاری ہوتا ہے کسی کا دخل نہیں ہوتا ولنعم ما قیل ؎

marfat.com

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرُوْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ
حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ بِهَا
هُدَى الْعَالَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

مگر ان مثالوں سے عدم استقلال انبیائے سابقین کا منصب نبوت میں نہ سمجھا چاہیے۔ اس لیے کہ وہ اپنے اپنے زمانے میں منصب نبوت میں مستقل تھے اور یہاں میں ایک شبہ ہے۔ کہ اثر اس عہد کا اس وقت ظاہر ہوتا کہ انبیائے سابقین زمانہ آپ کا عالم حیات میں پاتے اور آپ کی تصدیق اور تائید کرتے۔ جواب اس شبہ کا ضمن کلام سابق میں مجملاً موجود ہے۔ اور تفصیلی یہ ہے کہ حیات انبیاء کو اور دن پر قیاس نہ کیا چاہیے۔ ان کے واسطے بعد اس انتقال ظاہری کے حیات ابدی ثابت ہے پس جو تصدیق کہ ان سے شب معراج بیت المقدس اور آسمانوں پر واقع ہوئی کفایت کرتی ہے اور عام حیات ظاہری میں بھی تمام انبیاء آپ کی تصدیق اور لوگوں کو آپ کی اتباع اور فرمانبرداری کی وصیت کرتے رہے۔ اور یہ وصیت عین تائید اور ترویج آپ کے دینِ متین کی ہے۔ بہت یہود و نصاریٰ انبیاء سابقین کی پیشین گوئی کو آپ کے صدق دعویٰ کی دلیل کامل سمجھ کر ایمان لائے۔ اور ان کے مسلمان ہونے سے دین کو ترقی اور مسلمانوں کو قوت ہوئی۔ اور چار پیغمبر یعنی حضرت ادریس اور حضرت عیسیٰ اور حضرت خضر اور حضرت الیاس کہ بعد آپ کی بعثت کے زندہ رہے۔ اور انھوں نے اس علم میں آپ کی تصدیق کی۔ اور حضرت خضر اور حضرت عیسیٰ سے تائید اس دین کی کماحقہ ظاہر ہوئی اور ہوگی۔

علامہ ناصر الدین بیضاوی اس آیت کی تفسیر میں بعض علماء سے نقل کرتے ہیں کہ لفظ اولاد مضاف مقدر تبیین کا ہے یعنی اولاد انبیاء سے کہ بنی اسرائیل میں آپ کی

marfat.com

تصدیق اور مدد پر عہد لیا گیا۔ فقیر کے نزدیک اس تقدیر سے لفظ امر یا خبر کو رسول سے پہلے مقدر ماننا بہتر ہے۔ میثاق انبیاء سے ثابت ہے کہ قول ابن عباس اور حضرت علی کی روایت سے جو سابق مذکور ہوئی۔ پیغمبروں سے عہد لینا ثابت ہے گویا ارشاد ہوتا ہے ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا جب تمھاری کتابوں اور صحیفوں میں ذکر اس پیغمبر کا آئے تو تم اس کی تصدیق اور اس کی مدد کرنا۔ یعنی اپنی امتوں کو اس کے حال سے آگاہ کرنا کہ جب اس کا زمانہ پائیں ایمان لائیں یا یہ کہا جائے کہ ایسی جگہ وقوع ضرور نہیں دیکھو آیۃ کریمہ :۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

باوجود عصمتِ انبیاء کے وارد کبھی بادشاہ اپنے کسی خاص مقرب کو ایک قسم کی خصوصیت کے ساتھ ممتاز فرماتا ہے۔ اور اس سے مقصود صرف عزت بڑھانا ہے نہ وقوع اس کا۔ جیسے بعض مصاحبوں اور وزیروں کے لیے حکم ہوتا ہے ہم نے تین خون تجھے معاف کیے۔ حالانکہ بادشاہ جانتا ہے ایسے شخص مہذب سے خون کبھی واقع نہ ہوگا یا کبھی بعض وزراء کے صوبوں اور سرداران ملک کے نام حکم جاری ہوتا ہے جب وہ تمھارے پاس آئے تو اس کے حکم کو میرا حکم سمجھو اور اس کی اطاعت واجب جانو۔ اگرچہ وہ وزیر کبھی دارالخلافہ سے باہر نہ جائے۔ ہاں اس قسم کی باتوں سے عزت اس مصاحب اور وزیر کی لوگوں کے دلوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ سو یہاں بھی صرف عزت اپنے محبوب کی بڑھانا مقصود ہے۔ گو انبیاء زمانہ آپ کا نہ پائیں۔ بہر تقدیر اس آیت سے یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ آپ منصب نبوت میں اصل اصول ہیں اگر اور پیغمبر زمانہ آپ کا پاتے آپ پر ایمان لاتے اور تصدیق اور تائید آپ کی کرتے۔

خاصہ سوم :۔ کثرت اسما یا کثرت صفات پر۔ لالت کرتے قاضی عیاض فرماتے ہیں اسمائے شریفہ کا متضمن مدح ہونا آپ کے خصائص سے ہے آدمی کو چاہیے

marfat.com

ان کے معنی پر نظر کرے کہ عظمت و محبت اس جناب کی اس کے دل میں بڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مِنْھَا حَظًّا وَّافِرًا وَّنَصِیْبًا کا مِلاؤ

واضح ہو مؤلف دلائل الخیرات نے قریب دو سو اسم کے اور بعض نے سات سو چوبیس اسم جمع کیے۔ اگر معنی و نکات سب کے بہ تفصیل لکھے جائیں دفتر عظیم مرتب ہو لہٰذا صرف چند لطائف بنفسہ کہ شہر اسمائے شریفہ اعنی محمد سے متعلق ہیں لکھے جاتے ہیں۔

وباللہ اَسْتَعِیْنُ ھُوَ اَنْعَمُ الْمُعِیْنِ

لطیفہ اولیٰ: یہ نام مقدس پروردگار تعالیٰ و تقدس کے نام سے اشتقاق ہے۔ ؎

وَشَقَّ لَہٗ مِنْ اِسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَھٰذَا مُحَمَّدٌ

حمد سے پانچ اسم ماخوذ ہوئے محمود کہ جناب باری نے اپنے اور اپنے حبیب میں مشترک دکھاتا آپ کے کمال محمودیت پر دلالت کرے اگرچہ دونوں محمودیت میں فرق ہے۔ دوسرے حمید کہ معنی فاعلیت اور مفعولیت کو جامع تھا۔ اپنے لیے خاص فرمایا اس کے مقابلے میں تین نام اپنے محبوب کو عنایت فرمائے خاص احمد محمد محمود اور دوسرا نام فاعلیت پر اور تیسرا مفعولیت پر دلالت کرے۔ گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا اے میرے حبیب! اگر میں حمید ہوں یعنی تعریف کیا گیا تو تم احمد ہو بہت تعریف کرنے والے کہ تمھارے برابر میری تعریف کوئی نہیں کر سکتا اور جو میں حمید ہوں یعنی تعریف کرنے والا تو تم محمد ہو بکثرت اور بار بار تعریف کیے گئے کہ تمھارے برابر میں کسی کی تعریف نہیں کرتا۔ الغرض اس جناب کو حمد سے ایسی نسبت تامہ ہے کہ نہ محمودیت میں کوئی ان کے برابر اور نہ حامدیت میں کوئی ان کا ہمسر۔ اس لیے چار نام آپ کے اس سے مشتق ہیں۔ حامد، محمود، احمد، محمد اور آپ کے مقام کا بھی نام مقامِ محمود ہے۔ اور آپ کے نشان کا نام لواءِ حمد اور آپ کی کتاب بھی اس سے شروع ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

marfat.com

اور لقب آپ کی امت کا بھی اگلی کتابوں میں حمادین ہے اور آپ بھی حمد الٰہی دست رکھنے اور اوروں کو تاکید فرماتے کہ جو بات پسند آئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور جو ناپسند اور مکروہ ہو اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہو یہاں تک کہ آپ کی شریعت میں چھینک پر بھی الحمد للہ کہنا مستحب اور جو شخص کہے، سننے والے کو اس کے حق میں دعا کرنا اور یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا واجب ہے۔

قیامت کے دن آپ جناب باری کی اس قدر حمد وثنا کریں گے کہ کسی نے نہ کی ہوگی اور آپ کی ازل سے ابد تک ایسی تعریف ہوئی اور ہوگی کہ کسی کی نہ ہوئی نہ ہوگی۔ عرصات محشر میں تمام اگلے اور پچھلے مخالف وموافق آپ کی تعریف کریں گے اس وقت یہ نسبت بخوبی ظاہر ہوجائے گی اور محمودیت اور محمدیت اور حامدیت اور احمدیت آپ کی آفتاب محشر سے زیادہ چمکے گی۔

لطیفہ ثانیہ:۔ ہرچند یہ نام نامی علم ذات ہے۔ مگر اجمالاً جامع جمیع صفات ہے۔ اس لیے کہ حمد حامد سے بے محمود علیہ کے واقع نہیں ہوتی اور ہر فرد حمد کے لیے ایک محمود بہ ضرور ہے۔ خواہ وہی محمود علیہ ہو یا غیر اس کا۔ پس جس شخص کے لیے افراد حمد بکثرت ثابت ہیں۔ صفات محمود بہا اور محمود علیہا بھی بکثرت ہوئیں گے۔

کَمَا لَا یَخْفٰی وَکَیْفَ لَا وَھُوَ الْمَحْمُوْدُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ بِالصِّفَاتِ الْکَامِلَۃِ وَالْاَخْلَاقِ الْفَاضِلَۃِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْحِکْمَۃِ وَالنُّبُوَّۃِ وَالرِّسَالَۃِ وَالزُّھْدِ وَالْکَرَمِ وَالْحَیَاءِ وَغَیْرِھَا فَطَابَقَ الْاِسْمُ الْمُسَمّٰی وَنَاسَبَ اللَّفْظُ الْمَعْنٰی

لطیفہ ثالثہ:۔ اس نام مبارک میں چار حرف ہیں اور مقرب فرشتے بھی چار ہیں جبرائیل۔ میکائیل۔ اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام اور پیغمبر صاحب شرائع بھی سوا حضرت کے چار ہیں حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام اور آپ کے نام کہ حمد سے ماخوذ ہیں وہ بھی چار ہیں۔ حامد، محمود، احمد، محمد۔ اور خلفائے راشدین بھی چار ہیں حضرات

marfat.com

ابو بکر. عمر، عثمان وحیدر رضی اللہ عنہم ۔ اور عمدہ عباداتِ مقصودہ بھی چار ہیں ۔ نماز روزہ ، حج ، زکوٰۃ ۔ اور سلسلے حضرات صوفیہ کے بھی چار ہیں ۔ نقشبندیہ ، قادریہ ، چشتیہ، سہروردیہ اور مجتہد امت کے بھی چار ہیں ابوحنیفہ ، شافعی ، مالک ، احمد ، حنبل اور عناصر بھی چار ہیں پانی ، مٹی ، آگ ، ہوا ۔ اور علیین بھی چار ہیں مادی ، صوری ، فاعلی ، غالی جہات عالم بھی چار ہیں شرق ، غرب ، جنوب ، شمال اور دریا بہشت کے بھی چار ہیں ۔ دریائے شہد ، دریائے شیر ، دریائے آب ، دریائے شراب طہور ۔ اور بہشت کی نہریں بھی چار ہیں زنجبیل ، سلسبیل ، رحیق ، تسنیم ۔ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے بھی چار نہریں جاری ہیں نیل ، فرات ، سیحان ، جیحان اور فرض وضو کے بھی چار ہیں منہ دھونا ، ہاتھ کہنیوں تک دھونا ، پاؤں ٹخنوں تک دھونا ، چوتھائی سر کا مسح کرنا ۔ اور روزے میں بھی چار فرض ہیں نیت کرنا ، جماع ، کھانے اور پینے سے بچنا ۔ اور غسل مسنون بھی چار ہیں غسل جمعہ ، غسلِ احرام ، غسل عید الفطر ، غسل عید الاضحیٰ ۔ اور آٹھ بہشت میں چار سرا ہیں دار الحیوان ، دار الخلد ، دار المقام اور دار السلام ۔ اور چار باغ جنت الفردوس ، جنۃ النعیم ، جنۃ العدن ، جنۃ الماوی لا ۔ الہ ۔ الا ۔ اللہ کہ حصن امان ہے اس میں بھی چار کلمے ہیں اور بسم ۔ اللہ ۔ الرحمٰن ۔ الرحیم کہ مفتاح خزانہ قرآن ہے اس میں بھی چار کلمے ہیں ۔ اور زکوٰۃ بھی چار قسم کے جانوروں میں ہے اونٹ ، گائے ، بکری ، گھوڑا ۔ اور اٹھانے والے عرش کے بھی چار ہیں اور نام مبارک قرآن میں بھی چار جگہ وارد ہے محمد رسول اللہ ، ما کان محمد ، ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ ، نزل علیٰ محمد ۔ اور بنی آدم میں چار گروہ افضل ہیں ، پیغمبر ، صدیق ، شہید ، صالحین ۔ اور صحت حج کی بھی چار باتوں پر موقوف ہے اسلام ، احرام ، عرفات میں کھڑا ہونا ، وقت پر حج کرنا ۔ اور جو کلمات کہ خدا کو بہت پیارے ہیں وہ بھی چار ہیں سبحان اللہ ، الحمد للہ ، لا الہ الا اللہ ، اللہ اکبر ۔ اور حروف اس نام مبارک کے بہ اعتبار اپنے اعداد کے اس عدد چار کی طرح کی نسبت رکھتے ہیں کہ

marfat.com

عدد دال کے چار ہیں اور حاَ کے آٹھ کہ دوچند چار کا ہے اور عدد میم کے چالیس کہ چار دہائی ہیں اور حرف ان کے اسما کے اگر جمع کیے جائیں آٹھ حاصل ہوں اور دوچند چار کے ہیں اور اگر میم مشدد کو بہ اعتبار تلفظ کے دو حرف کہا جائے تو یہ نام نامی پانچ حرف پر مشتمل ہو جائے اور عدد کے خصائص سے ہے کہ مجذور اس کا ۲۵ اور کعب ۱۲۵ آتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس جہاں تک ضرب دیں حاصل ضرب میں بعینہٖ محفوظ رہتا ہے اور ارکان فعلیہ نماز بھی پانچ ہیں دو سجدے، تیسرا قیام، چوتھا رکوع، پانچواں قعدہ اور زکوٰۃ دو سو درہم میں پانچ درہم ہے اور بیس دینار میں نصف دینار کہ وزن میں پانچ دام ہوتا ہے اور فرضیت حج کی بھی پانچ امر پر موقوف ہے اسلام حریت بلوغ عقل استطاعت اور اشرف اعضاء بھی پانچ ہیں سر و دو آنکھیں، دل، ناک۔ اور سورتیں قرآن کی جن کے اول میں لفظ الحمد للہ واقع ہے پانچ ہیں اور اوقات نماز اور کلمات اذان اور اہل عبا اور پیغمبر صاحب شرائع مع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حواس خمسہ ظاہرہ اور باطنہ اور انگشتان انسان اور حضرات خمسہ اور کلیات خمسہ اور اقسام برہان بھی پانچ ہیں۔

لطیفہ رابعہ:۔ خدائے تعالیٰ نے جس طرح اپنے اسمائے حسنیٰ سے ایک ایک اسم بعض پیغمبروں کو عنایت فرمایا اسی طرح نام نامی سے ایک ایک حرف بعض انبیاء کے نام میں داخل کیا۔ مثلاً میم آدم اور ابراہیم اور اسماعیل اور موسیٰ اور سلیمان اور مسیح اور اشموئیل اور ارمیا علیہم السلام کے نام میں اور حاَ، نوح، صالح، یحییٰ اور اسحاق علیہم السلام کے نام میں اور دالَ، داؤد، آدم، ہود اور ادریس علیہم السلام کے نام میں۔ ؎

وہ چہ نام دل کشا ہست ایں کہ موسیٰ و مسیح
افسر خود کردہ انداز میم ملک آرائے او

marfat.com

وہ چہ اسمست انیکہ نوح وکیلیٰ واسحٰق را
فیض حمد وحلم وحشمت دادہ انداز حائے او
تابہ میمش نام ابراہیم وآدم شد تمام
چوں سلیمان کرد اسمٰعیل در دل جائے او
دال نامش کو در آخر ہود ماوی آمدہ
سینہ ادریس وآدم شد مگر ماوائے او
حضرت داؤد کرجیش دو عالم پرصداست
ازہمیں یک حروف زینت یافت سرتاپائے او

لطیفہ خامسہ:۔ میم آپ کی محبوبیّت اور محمودیت اور مصطفائی کیطرف اور حاَ حامدیت اور حمایت امت اور دال دعوت کی طرف اشارہ ہے۔ اس قیاس پر یہ اسم شریف آپ کے دو سو تینتالیس[۲۴۳] صفات کاکہ دو سوان میں مصدر بمیم اور چونتیس مصدر بحاَ اور نو مصدر بہ دالَ ہیں۔ اجمال ہے گویا ہر حرف اس کا حرف مقطعہ کی طرح معانی متعددہ پر دالَ ہے ؎

چہ نام ست ایں کہ در دیواں ہستی
برونگرفتہ نامے پیش دستی
چونام ایں ست نام آور چہ باشد
مکرم تر بود از ہرچہ باشد

یا میم اول سے بہ اعتبار اعداد چالیس برس اور حاَ سے حکومت اور میم ثانی سے ملکِ آخرت اور دال سے دنیا مراد ہے گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ اس جناب کو چالیس برس کی عمر میں حکومتِ دنیا وآخرت اور ریاست دونوں جہان کی عنایت ہوئی اور عدد دونوں میم کے اور اثنیٰ حاَ کے آٹھ اور دال کے چار ہیں۔ کہ مجموعہ ان کا بانوے ہے گویا اُن

marfat.com

بانوے[۹۲] چیزوں کی طرف اشارہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کے خاص فرمائیں تیمیں پارہ قرآن کے اور تیس روزے رمضان کے اور سترہ رکعت نماز فرض پنجگانہ اور دو وزیر اہل آسمان سے جبرائیل و میکائیل علیہما السلام اور دو وزیر اہلِ زمین سے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور چار اہل عبا علیؓ، فاطمہؓ، حسینؓ، حسنؓ اور سبع مثانی یعنی سورۃ فاتحہ یا میم سے دونوں جگہ مالک اور حاؔ سے یہ اعتبار عدد کے ہشت جنت اور دال سے دنیا مراد ہے۔ تو گویا یہ اشارہ ہے کہ مالک حقیقی نے اپنے حبیب کو آٹھوں بہشت اور ملک دنیا کا مالک کیا اور میم ثانی کی توسیط اور تشدید میں بھی یہی نکتہ ہے کہ اس جناب کو دونوں عالم سے علاقہ ہے شہدی کہتے ہیں ؎

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخِ کبریٰ میں تھا حرف مشدد کا

مگر تقدم حاؔ کا اور تاخر دال کا صریح دال ہے کہ توجہ اس جناب کی اوس عالم کی طرف ہے اگر ہدایت اہلِ دنیا کی آپ کی متعلق نہ ہوتی تو دنیا میں قدم نہ رکھتے۔ اور اس کی طرف متوجہ نہ ہوتے ؎

وکیف ندعو الی الدنیا ضرورۃ من
لولاہ لم تخرق الدنیا من العدم

لطیفہ سادسہ:۔ ماوۂ صورت آدم علیہ السلام یعنی مٹی ان کی چالیس روز خمیر کی گئی اور بہشت آٹھ ہیں اور مراتب حضرت اولیاء کے چالیس کہ اصناف عشرہ اربابِ ولایت کو درجاتِ اربعہ میں کہ ہدایت و نہایت ظہور و بدون سے عبارت ہیں ضرب دینے سے چالیس حاصل ہوتے ہیں۔ اور جملہ سفلیات عناصر اربعہ سے مرکب ہیں گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا کہ مسمّٰی اس اسم پاک کا باعثِ تخمیر طین آدم اور موجب رونقِ جنت اور مرجع اربابِ ولایت اور سبب پیدائشِ دنیا و مافیہا ہے۔ شاید امیر حسن علائی سنجری مؤلف "فوائد الفواد" نے اس رباعی میں بھی یہی مضمون مراد لیا ؎

marfat.com

یک حرف تو حل صباح عالم رانور
یک حرف تو بہشت خلد را مایۂ حُور
صرف سو میں چہل ولے را دستور
ان چار چہار رکن عالم معمور

اس صورت میں وجہ تقدم میمؔ اور تاخر دالؔ کی یہ ہے کہ آدم اشرف المخلوقات اور عناصر سفلیات ہیں۔

لطیفہ سابعہ :۔ یہ نام مبارک ازل سے آپ کے لیے خاص ہے مگر بعض لوگوں نے یہ بات سن کر زمانہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب ہے اور نام پاک ان کا محمد ہوگا۔ اپنی اولاد کا نام رکھا۔ اور عجائبات قدرت الٰہی سے یہ کہ ان میں سے کسی نے دعوٰی نبوت کا نہ کیا منہم محمد بن عدی و محمد بن احیمہ و محمد بن براء و محمد بن حارث و محمد بن خزاعی و محمد بن خونی و محمد بن یحمد و محمد بن فقیمی و محمد بن مسلمہ و محمد بن حرمان لعیمری و محمد بن حمران جعفی ان میں سے محمد بن مسلمہ اور محمد بن براء مسلمان ہیں اور محمد بن عدی کے اسلام میں اختلاف ہے۔

خاصہ چہارم :۔ پروردگار تقدس و تعالیٰ نے آپ کو عبداللہ فرمایا۔

وَاِنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا

بخلاف اور انبیاء کے کہ ان کے لیے نعم العبد اور عبدًا شکورًا وارد ہوا۔ محققین کہتے ہیں ہر بندے کو ایک اسم الٰہی سے کسی طرح نسبت ہوتی ہے اور جب وہ نسبت وہبًا یا کسبًا کامل ہو جاتی ہے۔ تو اسے اس اسم کی طرف اضافت کرتے ہیں۔ اور اللہ اعلم ہے واسطے اس ذات پاک کے کہ جامع جمیع صفات کی ہے۔ اس کی طرف اضافت صریح دلالت کرتی ہے۔ کہ جس طرح اوروں کو بعض صفاتِ الٰہیہ سے نسبت ہے۔ آپ کو ذات پروردگار سے علاقہ ہے اور اس کے ساتھ تمام صفات سے بھی مناسبت حاصل ہے۔

marfat.com

اے عزیز! اس صفت یعنی عبدیت سے کوئی صفت[1] برتر نہیں نقطہ خاک کو سر عبدیت نے اس مقام پر پہنچا دیا۔ کہ ذہنِ ملاءِ اعلیٰ کا نہیں پہنچ سکتا۔ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اسی بھید کی طرف اشارہ ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں انسانیت بندگی کو مستلزم ہے۔ جو اس دولت سے بہرہ نہیں رکھتا انسانیت سے بے بہرہ ہے۔ بندگی اصل سب مراتب ومقامات کی ہے پیغمبروں نے بندگی سے مرتبہ نبوت ورسالت حاصل کیا اسی لیے تشہد میں بھی وصفِ عبدیت رسالت پر مقدم ہوا اور جس جگہ پروردگار تعالیٰ کو کمالِ شرف اور قرب منزلت حضرت کا بیان فرمانا منظور ہوتا ہے۔ آپ کو اسی وصف سے یاد فرماتا ہے۔

اَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی اور سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

امام فخرالدین رازی ابوالقاسم انصاری بیان کرتے ہیں جب جنابِ رسالت شبِ معراج اعلیٰ درجے پر پہنچے حکم آیا یَا مُحَمَّدُ بِمَ شَرَّفْنَاکَ عرض کیا اس سبب سے کہ میں تجھ سے نسبت بندگی کی رکھتا ہوں۔ اسی کے مطابق آیت آئی۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ۔

ابوعلی دقاق کہتے ہیں کوئی چیز عبودیت سے شریف تر اور مسلمان کے لیے کوئی نام بندے سے بہتر نہیں۔ سعادت وعزت انسان کی بندگی اور سرافگندگی میں ہے۔

مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّۃَ الآیہ کی تفسیر میں کہتے ہیں جو عزت چاہے خدا کی طاعت سے حاصل کرے۔ یعنی عزت اس کی بندگی سے ہاتھ آتی ہے۔ کسی نے خواجہ ابوسعید ابوالخیر سے پوچھا ما الحریۃ آزادی کیا ہے؟ فرمایا العبودیت، (یعنی آزادی بندگی سے عبارت ہے) جو بندہ نہیں آزاد نہیں

---

[1] کوئی خصلت برتر نہیں

marfat.com

اور جو آزاد نہیں شاد نہیں طوقِ بندگی جس کی گردن میں ہے خواجہ و سردار دو عالم ہے جو خدا کا ہو جاتا ہے جو کچھ خدا کا ہے اس کا ہو جاتا ہے ؎

تو یک عہد گر خود بجا آوری　　سرِ نہ فلک زیر پا آوری

صالح کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی۔ سب اہلی جانور اور وحشی اس سے خوف کرتے کعبہ کو اپنا گھر کہا آدمی اس میں شکار نہیں کھیلتے اور پرند اس پر سے ہو کر نہیں اڑتے اس لیے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا اُرِیْدُ اَنْ اَکُوْنَ مَلِکًا نَبِیًّا بَلْ اُرِیْدُ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا نَبِیًّا

"میں بادشاہ پیغمبر ہونا نہیں چاہتا۔ بلکہ بندہ پیغمبر ہونا چاہتا ہوں"

اے عزیز! ممکن کے حق میں کوئی مرتبہ بندگی سے بڑھ کر نہیں مگر نہ یہ بندگی جسے ہم بندگی کہتے ہیں بلکہ حقیقت اس کی یہ ہے کہ عالم غرور اور ظلمت کدہ خلق سے نورِ حق کی طرف انتقال کرے۔ اور ماسوای سے انقطاع کر کے ہمہ تن اپنے مولی کی عظمت اور جلال میں مستغرق ہو جائے اور کمال اس کا یہ ہے کہ ہستی صرف مولیٰ کے لیے خاص سمجھے اپنے آپ کو لاشے جانے کہ ممکن محتاج کو واجب بالذات کے مقابل کسی طرح کا دعویٰ زیب نہیں دیتا۔ سچ ہے بندگی یا خواجگی راست نیاید شیطان نے اسی ہزار برس ریاضت کی ایک ساعت بندہ نہ ہو سکا۔ کہ دعویٰ خواجگی رکھتا ہے۔

بندہ کامل وہ ہے کہ اپنے نفس کو نہ دیکھے اور اپنے حظ اور نصیب اور خواہش اور آرزو سے دستبردار ہو جائے۔ شربت و زہر جو کچھ دین بے تامل پی لے چون و چرا نہ کرے خدمت پر اجرت نہ چاہے۔ جو کام کرے خدا کے واسطے کرے طاعت میں امتثالِ امر ملحوظ ہو اور تقویٰ سے رضائے مولا مقصود جو بہشت کے واسطے کلمے پڑھتا ہے۔ قدر کلمے کی نہیں جانتا اگر خدا کی لیے پڑھتا ہشت جنت اس کی ایسی مشتاق ہوتیں جیسے وہ ان کا مشتاق ہے۔ زبور مقدس میں آیا ہے اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو بہشت و دوزخ

marfat.com

کے لیے میری عبادت کرے اگر میں بہشت و دوزخ نہ بناتا تو کیا عبادت کا مستحق نہ ہوتا۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں آپ نے اس قدر عبادت کی کہ پائے مبارک سوج گئے۔ لوگوں نے کہا آپ تکلیف اس قدر کیوں اٹھاتے ہیں کہ خدا نے آپ کو اگلی پچھلی خطا معاف کی فرمایا " اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا

"سلک السلوک" میں لکھتے ہیں جو ہزار برس عبادت کرے اور قبول ہونا چاہیے طالب قبول ہے نہ طالب مولیٰ طالب حق کو ردوقبول سے کیا غرض۔ وللہ ورحافظ الشیراز حیث وقال ؎

فراق ووصل چہ خواہی رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

بعض مشائخ فرماتے ہیں عبدالرزاق، عبدالکریم، عبدالقادر اور عبدالغفار ہزاروں ہیں مگر عبداللہ نایاب ہے۔ جو خدا کو اپنے حصے اور نصیب کے لیے پوجتا ہے۔ خدا کا خالص بندہ نہیں بندہ وہ ہے کہ خدا کو خدا کے لیے پوجے جس طرح رکھے رہے کبھی یہ نہ کہے کہ مجھے یہ چیز درکار ہے۔ اور یہ بے کار۔ خدا پر اعتراض نہیں ہو سکتا مثل مشہور ہے بندگی بے چارگی عارف حکم میت میں ہے۔

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور مردہ خواہش نہیں رکھتا۔

اصمعی کہتے ہیں ایک غلام بازار میں بکتا تھا خریدار نے کہا تیرا نام کیا ہے؟ کہا جو تو رکھے۔ کہا کیا کھائے گا؟ کہا جو تو کھلائے۔ کہا کیا پیے گا کہا جو تو پلائے۔ کہا اگر تیری مرضی ہو تو میں تجھے خریدوں؟ جواب دیا بندہ کو خواہش سے کیا کام، خواہش اس کی وہی ہے جو مولا چاہے۔

اے عزیز! بندہ ہونا اس غلام سے سیکھ لے تو بندگی کا دعویٰ کرتا ہے اور بے خواہش و مراد کے قدم نہیں رکھتا۔ ؏

marfat.com

زہے عشق از برشوت دوست خواہی داشت جاناں را

اے عزیز! تو اجرت پر نظر نہ کر کہ غلام مولیٰ کے کام پر مستحق اجرت کا نہیں مگر وہ ارحم الراحمین ہے اپنے فضل و کرم سے دین و دنیا کی نعمتیں عنایت کرے گا اس کے یہاں سب کچھ ہے مگر قدر و قیمت تیری تیرے طلب پر ہے جو اس سے دنیا طلب کرتا ہے اسے دنیا اور جو آخرت مانگتا ہے۔ اسے آخرت دیتا ہے۔

مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا۔

اور جو دنیا و آخرت چھوڑ کر خدا کی طلب میں مشغول ہوتا ہے اسے اپنے مشاہدے سے مشرف فرماتا ہے اور اپنے وصل سے کامیاب کرتا ہے۔

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۔ مَنْ قَتَلْتُهٗ مَحَبَّتِيْ فَاَنَا دِيَتُهٗ

کسی نے بشیر حافی کو خواب میں دیکھا ان کا اور ابو نصر اور عبدالوہاب ورّاق کا حال دریافت کیا۔ فرمایا وہ دونوں کھانے مزہ دار اور شربت خوشگوار کھاتے پیتے ہیں مجھے کھانے پینے کی رغبت نہ تھی پروردگار عالم نے دولتِ دیدار عنایت فرمائی کسی مرید نے خواجہ دینوری کو دعا دی خدا آپ کو بہشت میں مقام عنایت فرمائے۔ فرمایا تیس برس سے مجھے بہشت دیتے ہیں اور میں قبول نہیں کرتا۔

اے عزیز! محبِ صادق محبوب کے سوا کسی سے کام نہیں رکھتا ؎

چو دل با دلبری آرام گیرد ۔ ز وصل دیگرے کے کام گیرد

نہی صد دستہ ریحان پیش بلبل ۔ نخواہد خاطرش جز نکہت گل

منقول ہے کہ شعیب علیہ السلام روتے روتے نابینا ہوگئے پھر بینائی عنایت ہوئی پھر نابینا ہوگئے۔ ارشاد ہوا:۔

"اے شعیب! یہ رونا بہشت کے واسطے ہے یا دوزخ کے ڈر سے؟"

marfat.com

عرض کیا " الٰہی! تیرے شوق میں روتا ہوں"۔ خطاب آیا اگر یہی بات ہے تو میرا ملنا تجھے آسان ہے ؎

گوئے دولت آں سعادتمند برد　　کو بپائے دلبرِ خود جاں سپرد

کسی نے خواجہ معروف کرخی سے پوچھا اس قدر عبادت بہشت کی امید پر ہے یا دوزخ کے خوف سے ؟ فرمایا جسے خدا سے محبّت ہو جاتی ہے اس کو امید و خوف سے عار آتی ہے۔ حکماء کہتے ہیں بہشت کے لیے عبادت کرنا شہوت سے خالی نہیں جو لوگ دنیا کی لذتیں حور و قصور کی لیے چھوڑتے ہیں ان کے نزدیک نفس ناطقہ نفسِ بہیمہ کا خادم ہے۔ ابو عثمان دمشقی کتاب فضائل النفس میں اس طور سے نقل کرتے ہیں کہ افعال الٰہی معلل بالغرض نہیں گو ان پر فوائد مرتب ہیں پس بندے کو بھی چاہیے کہ خیر کو لنفسہ عمل میں لائے۔ قصد میں عرض کو دخل نہ دے۔

یحییٰ بن معاذ رازی، خواجہ بایزید بسطامی سے نقل کرتے ہیں مجھے تیس ہزار درجے عنایت ہوئے اور ارشاد ہوا اپنا مطلب بیان کر، عرض کیا الٰہی! اُرِیْدُ اَنْ لَا اُرِیْدُ خدایا یہ خواہش ہے کہ مجھے خواہش نہ رہے۔

ابو بکر وراق کہتے ہیں میرے نزدیک خواہش سے بدتر کوئی برائی نہیں اور اتباع شہوت سے زیادہ کوئی گمراہی نہیں شریعت میں آدمی اس وقت بالغ ہوتا ہے کہ شہوت صحیح اور خواہش صادق ہو۔ اور طریقت میں اس وقت بالغ ہوتا ہے کہ خواہش اور شہوت اصلاً نہ رہے۔

کسی نے خواجہ جنید سے پوچھا "وصل کیا ہے"؟ فرمایا "ترکِ ہوا و ہوس"۔

خواجہ محمد بلخی سے منقول ہے عجب اس کے حال پر کہ جو حظِ نفس کے لیے کعبہ کو جائے اگر خواہش چھوڑے مالکِ کعبہ تک پہنچے۔ اہلِ طریقت کہتے ہیں راہِ مولیٰ دو قدم ہے اول ترکِ دنیا دوم ترکِ حظِ نفس ثُمَّ اَنْتَ وَرَبِّكَ

marfat.com

خواجہ بایزید بسطامی نے جنابِ الٰہی میں عرض کی "کَیْفَ الطَّرِیْقُ اِلَیْکَ" تیری طرف راہ کس طرح ملے جواب ہوا " دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ" اپنے نفس کو چھوڑ اور چلا آ۔ کسی نے آپ سے پوچھا:۔

"کَیْفَ الطَّرِیْقُ اِلَی اللّٰہِ"

" خدا کی طرف راہ کس طرح ملے" فرمایا

"اِنْ غِبْتَ عَنِ الطَّرِیْقِ تَصِلْ اِلَیْہِ"

یعنی اگر تو راہ کو نہ دیکھے اس تک پہنچے اس جگہ سے کہتے ہیں۔ طالب اگر آپ کو یا اپنی طلب کو دیکھے حقیقت طلب سے بے بہرہ ہے۔ مست آپ کو اگر مست سمجھے نشہ اس کا ناقص ہے۔

اے عزیز! جو اسے پاتا ہے بہشت دوزخ اور تمام کائنات بلکہ اپنی ذات سے کام نہیں رکھتا اور جو ماسوائے کام رکھتا ہے اسے نہیں پاتا۔ ایک بزرگ طواف کعبہ میں تھے کسی نے ان کو پکارا ان کی طرف دیکھنے لگے ندا ہوئی مَنِ الْتَفَتَ اِلٰی غَیْرِنَا فَلَیْسَ مِنَّا

جو ہمارے غیر کی طرف التفات کرے ہم سے نہیں۔ کسی نے اپنے دل کی طرف خیال کیا اس کے باطن میں کہا گیا اے مدعی کذاب دل کو تلاش کر یا ہمیں اگر نہ پایا دل کو کیا کرے گا سچ ہے ؎

گر ہر دو جہاں دہند مارا — چوں وصل تو نیست بینوا یم
وگر ہیچ نباشد نہ بدنیا نہ بعقبیٰ — چوں تو دارم ہمہ دارم وگر ہیچ نباید

خاصہ پنجم :۔ جسم مقدس سراپا اعجاز تھا کتب احادیث و سیر میں بہت خوارق متعلق بجسد مبارک مذکور ہے۔ ازاں جملہ آپ کے پسینے سے مشک کی خوشبو آتی اور بالوں سے لپٹیں خوشبو کی نکلتیں۔ اور چمکتی رہتی دھو کر پانی ان کا جس بیمار کو پلاتے فوراً شفا ہوتی۔ خالد بن ولید کی ٹوپی میں چند موئے مبارک تھے ان کی برکت سے ہر لڑائی میں

marfat.com

غالب رہتے اسی طرح اسماء بنت ابی بکر کے پاس آپ کا جبہ تھا اسے دھو کر جس بیمار کو پلاتیں فوراً اچھا ہو جاتا۔ مکھی جسمِ مبارک پر نہ بیٹھتی۔ مچھر وغیرہ موذی جانوروں نے کبھی نہ کاٹا، جوں آپ کے بالوں اور کپڑوں میں نہ پڑتی۔ چہرہ مبارک آپ کا اس قدر صاف تھا کہ عکس ہر چیز کا اس میں نظر آتا بلکہ صفائی اس آئینہ حق نما کی یہاں تک پہنچی تھی کہ ایک شان پروردگار کی اس سے ظاہر ہوئی چنانچہ

مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ کَاشِفٌ

اس رمز کی ہے آواز آپ کی باوجود اس کے کہ تمام عالم سے بہتر اور اچھی تھی وہاں پہنچتی کہ اوروں کی آواز اس کے دسویں حصے تک نہ جاتی۔ عورتیں اپنے گھر میں خطبہ سنتیں اور منیٰ میں لوگوں نے خطبہ آپ کا اپنے اپنے منازل میں سُنا۔ نزدیک اور دور کوئی ایسا شخص نہ تھا جس کے کان میں آواز آپ کی نہ پہنچی ہو۔ اور وہ جو حدیث میں آیا ہے آپ منیٰ میں خطبہ پڑھتے اور جناب امیر اسے تعبیر کرتے تھے شاید حضرت امیر نے اس خیال سے کہ سامعین دور تک ہیں اس قدر بعد تک آواز پہنچنا خلافِ عادت ہے۔ کلماتِ شریفہ کا اعادہ کیا اور یہ امر پیچھے معلوم ہوا کہ بطریق اعجاز و خرقِ عادات آواز آپ کی دور تک پہنچی کہ سب لوگوں نے نزدیک و دور بے تکلف سنی۔ بغل آپ کی ہم رنگ تمام بدن کے کمال صاف اور شفاف تھی۔ بخلاف اور آدمیوں کے کہ بغل ان کی مائل بہ سیاہی ہوتی ہے۔ اور وہ جو لکھا ہے کہ آپ کی بغل میں بال نہ تھے۔ بعض علماء کہتے ہیں۔ احادیث میں اس کے خلاف آیا ہے۔ مُنْتَفُ الْاِبِطَیْنِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ بغل شریف کے پسینے سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ چنانچہ بعض صحابہ سے منقول ہے حضرت نے مجھے اپنے بدن سے لپٹا لیا میں نے پسینہ آپ کی بغل کا سونگھا۔ مشک کی خوشبو اس سے آتی تھی ایک دن آپ نے قتادہ بن ملحان کے منہ کو ہاتھ لگایا چہرہ ان کا اس قدر روشن ہو گیا کہ ہر چیز کا عکس اس میں نظر آنے لگا۔

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کوئی شخص حضرت سے زیادہ جلد چلنے والا نہ دیکھا گویا زمین آپ کے لیے لپٹی جاتی تھی ہم سب اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے یعنی چلنے میں بہت سرعت کرتے کہ آپ کے ساتھ رہیں۔ اور آپ بے تکلف چلتے آپ کی جلو میں رہتے اسی لیے آپ صحابہ کو حکم کرتے کہ آگے چلو اور فرماتے پیچھا میرا فرشتوں کے لیے چھوڑ دو آپ فرماتے ہیں تمہارا رکوع سجدہ مجھ سے نہیں چھپتا۔ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

امام زاہدیؒ شارح قدوری اور مصنف قبتہ رسالہ ناصریہ میں لکھتے ہیں آپ کے شانوں کے بیچ میں سوراخ سوزن کے مانند دو آنکھیں تھیں۔ کہ ان سے دیکھتے اور کپڑا حاجب نہ ہوتا یعنی کپڑے کے ادھر بھی نظر آتا۔ اور حق یہ ہے جیسے حضرت کا دل ادراکِ معقولات میں احاطہ و وسعت تام رکھتا تھا۔ اسی طرح آنکھ احساس محسوسات میں کمال رکھتی تھی۔ کہ شش جہت آپ کی نظر کے روبرو گویا جہت مقابل تھے اور بارے ستارے ثریا کے نظر آتے قوت سمع شریف اس مرتبہ تھی۔ کہ آواز آسمانوں کی بے تکلف سن لیتے۔ حدیث میں آیا ہے میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

ایک بار آپ مجمع صحابہ میں بیٹھے تھے ناگاہ آسمان کی طرف نظر کر کے فرمایا اس وقت میں نے آسمانوں کے دروازہ کھلنے کی آواز سنی اور یہ دروازہ آگے کبھی نہ کھلتا تھا۔ ستر ہزار فرشتے سورۂ انعام کے پیچھے چلنے کے واسطے اس دروازہ سے اترے مہر نبوت مثل ستارہ صبح کے روشن مقدس یا پشتِ مبارک پر چمکتی اور اس پر بال یا خال جمع تھے۔ اس کے ظاہر میں لکھا تھا توجہ حیث شئت فانک منصور اور باطن میں مرقوم تھا ان اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ تاریخ نیشاپوری میں لکھا ہے اس میں گوشت سے مکتوب تھا "محمد رسول اللہ"۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں

marfat.com

اس باب میں کچھ ثابت نہ ہوا اور اس کی شکل میں روایات مختلفہ ثابت ہیں بخاری اور ترمذی نے روایت کی مانند تکمہ پیرا ہن عروس اور ترمذی نے کہا مانند بیضہ کبک کے تھی اور بعض روایات میں آیا اس پھال تھے لیکن درحقیقت یہ اختلاف نہیں بلکہ ہر راوی نے بقدر اپنی فہم کے تشبیہ و تمثیل دی ہے۔ ہاں اس میں اختلاف ہے وقت ولادت کے موجود تھی یا نہیں روایت بزاز کی امر ثانی پر دلالت کرتی ہے۔

اور نیز نعیم نے ابن عباس سے روایت کیا بعد ولادت کے فرشتے نے تین بار آپ کو اس پانی سے کہ آپ کے غسل کے لیے لایا تھا۔ نہلایا اور پارہ حریر سے ایک مہر کہ مانند زہرہ کے چمکتی اور بیضہ مکتوبہ کے ہم شکل تھی نکال کر دوش مقدس پر لگائی اور اس میں بھی اختلاف ہے۔ کہ مہر نبوت آپ کی خصائص سے ہے یا نہیں اکثر علماء اسے آپ کے لیے خاص کہتے ہیں ولنعم ما قیل ؎

گرچہ شیریں دہاں بادشہا ہند ولے
او سلیماں جہاں ست کہ خاتم با اوست

مگر مواہب لدنیہ میں بروایت حاکم وہب بن منبہ سے اور پیغمبروں کے بھی نقل کیا مطالع المسرات۔ اور مواہب لدنیہ میں لکھا ہے۔ خاتم نبوت آپ کے صفات کمال و علامات نبوت سے شمار کی گئی اگرچہ اور پیغمبروں کے لیے ثابت ہے مگر ان کے سیدھے ہاتھ میں ہوتی پیٹھ میں مقابل مدخل شیطان کے ہونا آپ کے خصائص سے ہے اسی لیے کتاب شعیا علیہ السلام اور اگلی کتابوں میں آپ کا وصف اس کے ساتھ وارد ہوا۔ انتہیٰ ملخصاً اور اس کے ثبت میں نکتہ یہ تھا کہ نوشتہ کے آخر میں واسطے مزید اعتبار کے مہر کر دیتے ہیں۔ آپ پر دفتر رسالت و نبوت ختم ہوا اس لیے مہر عالم غیب کی پشت مقدس پر ثبت ہوئی۔ تا معلوم ہو یہ نوشتہ ابتداء سے انتہا تک خدا ہی کی طرف سے ہے اسی وجہ سے آپ کو خاتم النبیین کہتے ہیں کہ آپ سے انبیاء المرسلین ہیں آپ کے سبب سے ان کی پیغمبری

marfat.com

اورکتابوں کا اعتبار بڑھا اور ایک عالم نے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ پڑھا ؎

شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اس سے
نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اب اپنے وجد کا

آپ میں چالیس مرد بہشتی کی قوت تھی ۔ اس لیے ایک وقت میں چار عورت سے زیادہ درست تھیں۔ چنانچہ بعض اوقات گیارہ یا بارہ ازواج مطہرات سوا سراری کے جمع ہوگئیں۔ اور ہر مرد بہشتی کو سو مرد دنیا کے برابر قوت دی جائے گی اس حساب سے آپ کو قوت چار ہزار آدمیوں کی حاصل تھی اور خوارق عادت سے ہے کہ آپ اکثر اوقات گرسنگی میں مبتلا رہتے اور شکم مبارک پر پتھر باندھتے باوجود اس کے ایک شب میں سب ازواج سے مباشرت کرتے جس کھاری کنوئیں میں آپ تھوک ڈالتے شیریں ہو جاتا ۔ اور جس بچے کے منہ میں ایک قطرہ آب دہن شریف کا ڈالتے دن بھر دودھ نہ مانگتا گویا آب زمزم کی تاثیر رکھتا تھا

ایک بار کٹی شیر خوار بچے آپ کے پاس لائے گئے آپ نے لعاب دہن اپنا ان کے منہ میں ڈالا اس قدر سیر ہو گئے ۔ کہ تمام دن دودھ نہ مانا اور یہ امر عاشورے کے دن اہل بیت کے بچوں کے ساتھ بھی واقع ہوا۔

خیبر کے روز مولیٰ علی کی آنکھیں دکھتی تھیں ۔ تھوڑا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا فی الفور اچھی ہوگئیں ۔ اور پھر کبھی نہ دکھیں ۔

محمد بن حاطب کا ہاتھ جل گیا آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اور آب دہن مبارک لگایا فوراً آرام آگیا۔

امام حسن علیہ السلام پیاسے تھے زبان آپ کی چوسی فوراً پیاس جاتی رہی ۔ اور دن بھر پانی کی خواہش نہ ہوئی ۔ حدیبیہ کا کنواں لشکر کی کثرت سے خالی ہو گیا

marfat.com

آپ کو خبر معلوم ہوئی ایک کلی اس میں ڈالی کہ یکایک اس میں جوش آیا اور تمام لشکر نے پانی بھرا مگر کم نہ ہوا اور ایک کنوئیں میں آب دہن ڈالا اس کے پانی سے مشک کی خوشبو آنے لگی اور انس بن مالک کا کنواں کھاری تھا ایک قطرہ لعاب دہن کا اس میں ڈال دیا ایسا شیریں ہوگیا کہ مدینہ میں کوئی کنواں اس سے میٹھا نہ تھا۔ اس لیے آپ کے دہن کو منبع معجزات کہتے ہیں کہ صدہا معجزات اس کے "کتب سیر" میں مذکور ہیں آپ کو کبھی جمائی نہ آئی اور احتلام نہ ہوا کہ احتلام شیطان کی طرف سے ہے۔ اور حضرت اس کے فساد و شر سے محفوظ و معصوم تھے۔ آپ کا خواب حکم بیداری کا رکھتا ہر چند ظاہر میں آپ آرام فرماتے مگر دل مقدس انتظار وحی میں بیدار رہتا اس لیے وضو آپ کا سونے سے نہ جاتا اور جس جانور پر سوار ہوتے سب سے آگے اور تیز چلتا اگرچہ سُست قدم ہوتا۔

خاصۂ ششم:۔ حوض کوثر بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔ مسافت اس کی ایک مہینے کی راہ اور کنارے اس کے برابر۔ پانی اس کا چاندی سے سپید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ آب خورے اس کے گویا آسمان کے تارے ہیں جو پانی اس کا پیئے پیاس سے ہمیشہ محفوظ رہے۔ اور بعض روایات میں آیا ہے پانی اس کا برف سے سرد اور شہد سے شیریں تر ہوتا۔ آبخورے اس کے گویا آسمان کے تارے وارد ہیں ان میں دو پرنالے بہشت سے اترتے ہیں۔ ایک سونے کا دوسرا چاندی کا۔ ابوحاتم کی روایت میں وارد ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا ایک نہر دیکھی اس پر خیمے یاقوت اور موتی اور زبرجد کے کھڑے اور سبز پرند اس کے گرد بیٹھے تھے جبرائیل نے کہا یہ کوثر ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو دی ہے برتن سونے اور چاندی کے اس پر رکھے تھے۔ ایک برتن اس سے بھر کر پیا شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

اور بیہقی نے روایت کیا اس آسمان پر ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں کوثر

marfat.com

اور نہر الرحمۃ اسی سے نکلی ہیں ۔ اور قرطبیؒ کے نزدیک آپ کو دو حوض عنایت ہوں گے ایک صراط سے پہلے اور ایک بعد اترنے کے ۔ دونوں کا نام کوثر ہے ۔ بعض روایات میں ہے کوثر ایک نہر کا نام ہے جس کے کنارے یہ حوض واقع ہے ۔

ابن ماجہ ، احمد اور ترمذی نے مرفوعاً روایت کیا سب سے پہلے فقرائے مہاجرین حوض پر پہنچیں گے ۔

مسلم کی حدیث میں ہے لوگوں کو وہاں آنے سے روکوں گا جس طرح دودھ کا مالک دودھ سے روکتا ہے یعنی اور امتوں اور نامستحقوں کو اس پر نہ آنے دوں گا ۔ اور وہ جو ابن ابی الدنیا نے بہ سند صحیح حسن بصری سے روایت کی ہر نبی کو ایک حوض دیا جاوے گا کہ اپنے حوض پر کھڑا ہو کر اپنی امت کو جمع کرے گا ۔ اور پیغمبر آپس میں مباہات کریں گے کہ پیرو کس کے زیادہ ہیں ۔

اور ترمذی کی روایت سمرہ بن جندب سے مویدا اس کی ہے ۔ کچھ منافی اس تخصیص کی نہیں اس لیے کہ یہاں کلام حوضِ کوثر میں ہے اگرچہ اور پیغمبروں کو بھی حوض عنایت ہوگا ۔ مگر حوضِ کوثر جس میں دو پرنالے بہشت کے آتے ہیں آپ کے لیے مخصوص ہے ۔

قرطبی کہتے ہیں اس بات پر یقین چاہیے کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو اس حوض سے جس کا وصف احادیث صحیحہ میں وارد خاص کیا منقول ہے کہ مولا علی حوضِ کوثر کے ساقی ہوں گے ۔ اور مولیٰ علی سے منقول ہے جس کے دل میں ابوبکر و عمر کی محبت نہ ہوگی اسے ایک قطرہ آبِ کوثر کا نہ دوں گا ۔

خاصہ ہفتم :۔ لقب آپ کا امی ہے اور یہ لقب شریف دلیل ساطع اور برہان قاطع ہے ۔ آپ کی نبوت پر کہ باوصف امیت کے انواع علوم زبانِ مبارک سے بیان فرمائے کہ ماہر علم حدیث پر بخوبی ظاہر ہے ؎

قلم و لوح بودش اندر دست　　زان بفر سوداز قلم انگشت

marfat.com

آنکہ شق قمر کند جو قلم　　بقلم گر نبرد دست چہ غم

اور اس لقب مبارک میں یا کی نسبت کی ہے یعنی منسوب بام گویا اصل ولادت پر ہیں کہ نہ پڑھا نہ لکھا یا منسوب بامّ القریٰ کہ نام مکہ کا ہے بمعنی کسی یا منسوب بام القرآن کہ نام سورہ فاتحہ کا ہے یعنی وہ شخص جس پر سورہ فاتحہ نازل ہوئی یا منسوب بام الکتاب کہ لوحِ محفوظ ہے آپ نے نہ کسی سے پڑھا نہ لکھا بلکہ سب علم لوحِ محفوظ سے حاصل کیا۔ ۵

فیض ام الکتاب پرورش　　لقب ای خدا ازاں کردش

لوحِ تعلیم ناگرفتہ بہ بر　　ہم ز اسرار لوح دادۂ خبر

برخط اوست انس و جاں را سر

گر نخواندست خط ازاں چہ ضرر

خاکی و بر اوج عرش منزل　　امی و کتاب خانہ در دل

چابک قدم بسیط افلاک　　والا گہر محیط لولاک

اور یہ اسمِ مقدس آپ کا بہت مشہور ہے۔ قرآن میں بھی مذکور ہے۔ اور حصول شرف زیارت میں دخل تام رکھتا ہے یہاں تک کہ کہتے ہیں جس عمل میں یہ اسم نہ ہو اسے خواب میں زیارت آپ کی حاصل نہیں ہوتی۔ باقی رہا یہ امر کہ باوجود امیّت کے آپ نے اپنے ہاتھ سے بطریق اعجاز کچھ لکھا بھی ہے۔ یا نہیں بعض انکار اور بعض ثابت کرتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

خاصہ ہشتم:۔ روزہ طے کا یعنی روزہ پر روزہ رکھنا آپ کے لیے خاص ہوا اور رکھنا چاہتا منع کرتے اور فرماتے میں تم جیسا نہیں رات کو اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں وہ مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔ اور حقیقت رات کے وقت پروردگار کے پاس ہونے اور اس کھانے پینے کی یاد وہ جانتے ہیں یا ان کا خدا۔ مگر بعض علماء کہتے ہیں ہر رات بہشت کا طعام و شراب آپ کے لیے آتا کہ اس کی قوت سے جو کا روزہ رکھتے

marfat.com

اسی لیے کہتے ہیں بہشت کا کھانا پانی مفظر صوم نہیں کہ وہاں کی چیزوں پر احکام تکلیفہ جاری نہیں۔ شق صدر شریف کے روز سونے چاندی کے برتنوں میں فرشتے پانی لائے اور آپ کا دل اور سینہ اس سے دھویا۔ حالانکہ استعمال دنیا کے چاندی کے برتنوں کا حرام ہے۔ ابنِ منیر تصریح کرتے ہیں۔ طعام و شراب معتاد سے روزہ ٹوٹتا ہے اور جو چیز بطریق خرق عادت غیب سے آئی اس کے کھانے پینے سے نہیں جاتا۔ بعض علماء طعام و شراب سے اس جگہ قوت کہ اسے لازم ہے مراد لیتے ہیں یعنی ہر چند کہ میں بھی کچھ کھاتا پیتا نہیں مگر خدائے تعالیٰ مجھے قوت عنایت فرماتا ہے۔ یا مراد سیری یا سیرابی ہے کہ بے کھائے پیئے کے اس جناب کو حاصل ہوتی اور بھوک و پیاس نہ ستاتی۔

ابن قیم کتاب الہدیٰ اور ابن رجب لطائف میں نقل کرتے ہیں مراد اس سے غذائے روحانی یعنی معارف مولذات و مناجات و فیضان لطائفِ الٰہیہ ہے کہ دل مبارک کو حاصل ہوتی اور روح مقدس کو لذت اور نفس نفیس کو خوشی اور آنکھ کو روشنی بخشی کوئی شاعر اپنے معشوق سے اونٹوں کا حال اس کے شوق میں بیان کرتا ہے ؎

لہا احادیث من ذکراك تشغلہا
عن الشراب وتلہیہا عن الزاد
لہا بوجہك نور تستضیی بہ ومن حدیثك فی اعقابہا حاد
اذا اشتکت من کلال الیر و ابعدہا
روح القلب فتحیی عند میعاد

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تیری یاد اونٹوں کو کھانے پینے سے بے پروا کرتی ہے اور تیرے پرتوِ رخ سے انھیں ایک نور حاصل ہوتا ہے۔ کہ اس کی روشنی میں چلتے ہیں اور احتیاج چاند سورج اور مشعل کی روشنی کی نہیں رکھتے اور تیری حدیث ان کے پیچھے حدی کرنے والی ہے کہ جب مارنکی راہ سے شکایت کرتے ہیں تو انھیں خوشی اور شادی کا

marfat.com

وعدہ کر دیتی ہے کہ اس وعدہ سے دل ان کے زندہ ہو جاتے ہیں اور جو لوگ نیش فصل اور نوش وصل کے مزے سے خبردار اور عشق و محبت کے تجر کار ہیں۔ ان پر یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ آدمی کمال عشق میں کھانے پینے سے بے پروا اور مستغنی ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اسے رات دن اچھے کھانے کھلانے اور شربت خوشگوار پلاتے ہیں مگر درد فراق اور رنج جدائی سے طاقت اس کی روز بروز زائل ہوتی ہے۔ اور جو شات فاقہ سے بعد معشوق نگاہِ لطف سے اس کی طرف دیکھ لیتا ہے۔ تو فوراً وہ قوت اور طاقت آجاتی ہے۔ کہ برسوں کے علاج سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جبکہ محبت مجازی کا یہ حال ہے تو عشق حقیقی میں اگر کھانے پینے کی خواہش نہ رہی۔ اور وصل محبوب حقیقی کہ غذائے روحانی عبارت اس سے ہے غذائے جسمانی سے عاشق صادق کو بے نیاز و مستغنی کر دے کیا بعید ہے

اے عزیز! عاشق کو سوائے شربت وصل کے کوئی چیز قوت نہیں بخشتی۔ بے جمال یار لذت کونین پر لات مارتا ہے۔ اور اس کی حضوری میں زہر ہلاہل شربت خوشگوار سے بہتر جانتا ہے۔ غذا اس کی لطف صحبت یار اور دوا اس کی شربتِ دیدار ہے ؎

از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب!
دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست

حد فیع کرام فرماتے ہیں جو گدا اپنے خدا ہی سے کام رکھتا ہے سات دن کے فاقے میں بادشاہانِ ہفت اقلیم پر لات مارتا ہے۔ اور دور از یار اگرچہ رُبع مسکون اس کے زیر نگیں ہو رنج و بلا میں مبتلا ہے۔

لا وحشتہ مع اللہ ولا راحتہ مع غیر اللہ

خواجہ سری سقطی اپنی مناجات میں کہتے ہیں الٰہی اگر تو مجھ پر عذاب کرے حجاب نہ کرنا عاشقوں کے نزدیک حقیقت دوزخ کی صرف حجاب ہے۔

کلا انہم عن ربہم یومئذٍ لمحجوبون

marfat.com

جو طالبانِ صادق ہے وہ بہشت کی نعمتوں کی بھی حاجت نہیں رکھتے۔ خواہش بہشت کی صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہاں محبوب اپنے دیدار سے انھیں مشرف فرمائے گا اگر وعدہ دیدار نہ ہوتا بہشت کی طرف اصلاً التفات نہ فرماتے ؎

بہشت وکوثر و حور و جہانیاں چہ کنم
اگر دہند مرا بے تو رائیگاں چہ کنم

خاصہ نہم :۔ آپ اول مخلوقات اور اسبق موجودات ہیں اور سب کی شفاعت کریں گے اور سب سے پہلے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں میں سردار اولادِ آدم کا ہوں اور خدا کے نزدیک ان کا بڑا مرتبہ ہے۔ اور یہ بات فخر سے نہیں کہتا اور اول شافع ہوں اور اول مشفق اور اول زمیں سے نکلوں گا اور اول مجھے ہی حکم سجدہ کا ہوگا۔ میں احمد ہوں میں محمد ہوں میں خدا کا پیارا اور اس کا پیغمبر ہوں اور اول آپ قبر سے نکلیں گے اس وقت ستر ہزار فرشتے جلو میں ہوں گے۔ داہنے ہاتھ میں ہاتھ صدیق اکبر کا اور بائیں میں عمر فاروق کا ہاتھ ہوگا۔ اس شان و تجمل سے جنت البقیع کو تشریف لے جائیں گے۔ جس وقت وہاں کے مردے اپنی قبروں سے اٹھیں گے پہلے نگاہ ان کی آپ ہی کے جمالِ مبارک پر پڑے گی زہے قسمت اس صاحبِ دولت کی جو اس نعمت سے مشرف ہو۔ خدائے کریم اپنے فضل عمیم سے اس فقیر کو بھی یہ نعمت عظمیٰ اور دولتِ کبریٰ عنایت فرمائے ؎

روز محشر کہ من از خواب گراں برخیزم
بر زخ آں مہ تاباں نگراں برخیزم

اوّل وہ بہ قصد شفاعت سجدہ کریں گے، اول وہ سر اپنا بہ فرمان الٰہی اٹھائیں گے، اول انھیں مراتب و مناصب ملیں گے اول وہ امت کو ساتھ لے کر پل صراط سے گزریں گے۔ اول آپ دیدار الٰہی سے مشرف ہوں گے، اول ان سے میثاق لیا گیا

marfat.com

اوّل انھوں نے " اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ " کے جواب میں " بَلیٰ " کہا، اول وہ بعد نفخے کے سر اٹھائیں گے اول وہ بہشت کا دروازہ کھلوائیں گے اور فقرائے امت کے ساتھ بہشت میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج آپ سے وعدہ کیا کہ بہشت سب پیغمبروں پر حرام ہے جب تک تو اس میں نہ جائے۔ اور سب امتوں پر حرام ہے جب تک تیری امت داخل نہ ہوئی آپ فرماتے ہیں میں بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن آؤں گا اور دروازہ میں کھلواؤں گا فرشتہ کہے گا کون ہے؟ کہوں گا محمدؐ ! عرض کرے گا مجھے یہی حکم تھا تم سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں گا اول وہ ہی حضور الٰہی میں بلائے جائیں گے اور کلام کریں گے۔

طبرانی نے حذیفہ سے روایت کیا خدائے تعالیٰ لوگوں کو ایک زمین میں جمع کرے گا۔ وہاں کوئی بات نہ کر سکے گا۔ پھر حضرت سب سے پہلے بلائے جائیں گے جواب دیں گے۔

لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر الیک والمھدی
من ھدیت وعبدک بین یدیک وبک الیک ولا ملجاء
منک الا الیک تبارکت وتعالیت سبحانک رب البیت

حذیفہ کہتے ہیں اسی مقام کو مقام محمود کہتے ہیں۔ اور ابن مندہ کہتے ہیں اس حدیث کی صحت پر محدثین کا اجماع ہے۔ اور رجال اس کی ثقات ہیں کذا فی المواہب اللدنیا۔ ایک روز کسی نے آپ سے پوچھا پہلے کیا پیدا ہوا؟ فرمایا نور میرا اور خدائے تعالیٰ نے میرے نور سے تمام مخلوق ظاہر کی۔

ایک بار مولیٰ علی سے فرمایا اے ابوالحسن ! بیشک محمد رسول رب العالمین اور خاتم النبیین اور قائد الغر المحجلین اور سردار تمام انبیاء و مرسلین کا ہے میں پیغمبر تھا اور آدم درمیان مٹی اور پانی کے بے شک میں مسلمانوں پر مہربان اور گناہگاروں کا شافع

marfat.com

ہوں اور یہ بھی فرماتے ہیں میں سب پیغمبروں سے پہلے پیدا ہوا۔ اور سب کے بعد خلق پر بھیجا گیا۔

نکتہ:۔ شاید اس میں یہ سر تھا کہ امت آپ کے اخلاق اور احوال ان کی امتوں کے دیکھ بھال کمالات اوّلیں و آخریں حاصل کرے اور جن باتوں سے اگلے لوگ ہلاک ہوئے اور ان پر عتاب ہوا بچتے رہے۔ یا یہ بھید تھا کہ دین آپ کا دائم و باقی ناسخ سب شرائع و ادیان کا ہے اگر ظہور آپ کا اور پیغمبروں سے پہلے نہ ہوتا ان کی شریعت ظاہر نہ ہوتی اور دین ان کا رواج نہ پاتا بلکہ درحقیقت ختم نبوت ایک کمال مستقل ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں اس لیے یہ کمال بھی پروردگار تقدس و تعالیٰ نے آپ کے لیے خاص فرمایا اور آپ کو خاتم النبیین کہا۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔

علاوہ بریں جس طرح پہلا اسم یعنی اوّل ایک اسم الٰہی کے مظہریت پر دلالت کرتا ہے اس اسم یعنی آخر سے دوسرے اسم کی مظہریت ثابت ہوتی ہے ۔ اور ان دونوں کے اجتماع سے ایک معنے عجیب پیدا ہوتے ہیں کہ جس طرح پروردگار سب شے کو محیط ہے۔ کہ اوّل بھی وہی ہے اور آخر بھی وہی ہے۔ اسی طرح بہ سبب اس کے کہ ایک پر تو اس احاطہ کا اس جناب پر بھی وہ جناب بھی نبوت و رسالت کو محیط ہیں کہ اوّل النبیین بھی وہی ہیں اور آخر النبیین اور خاتم النبیین بھی وہی ہیں اور جو اس لفظ کو بموجب قراءت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خاتم النبیین بفتح "تا" پڑھیں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا ہے۔ کہ سوائے آپ کے یہ حسب بھی کسی کو حاصل نہ ہوا۔ مہر سے اعتبار بڑھتا ہے اور آپ کے سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا۔ اور مہر سے زینت ہوتی ہے۔ اور آپ انبیاء کی زینت ہیں کما لا یخفیٰ۔

marfat.com

خاصہ دھم :۔ آپ کے ذکر مولد میں یہ تاثیر ہے کہ جس گھر میں پڑھا جاتا ہے ایک سال تک وہاں خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت اور رزق کی وسعت اور مال کی کثرت رہتی ہے ۔ اس لیے مکہ و مدینہ، مدینہ، مصر و شام کے لوگ ہمیشہ محفلیں کرتے ہیں اور جب مہینہ ربیع الاوّل کا آتا ہے ۔ خوش ہوتے اور لباس فاخرہ پہنتے اور زینت اور تجمل ظاہر اور کپڑے انواعِ خوشبو سے معطّر کرتے اور طرح طرح سے سامان خوشی کا بہم پہنچاتے اور خیرات زیادہ کرتے اور سماع مولد میں اہتمام تمام رکھتے اور اسے فوزِ عظیم و ثواب جزیل سمجھتے ہیں ۔ شیخ عبدالحق ماثبت من السنہ میں لکھتے ہیں ہمیشہ اہل اسلام ماہِ ربیع الاوّل میں محفلیں اور خوشیاں اور طرح طرح کی خیرات کرتے ہیں اور اظہار سرور اور تکثیر حسنات اور اہتمام قراءت مولد عمل میں لاتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور بہ سبب کثرت خیرات اور بڑھنے حال اور اظہار سرور و فرحت کے افضالِ عظیمہ ان کے لیے ظاہر ہوتے ہیں

اور حافظ امام جوزی محدّث اپنے رسالہ میلاد میں لکھتے ہیں اہل حرمین شریفین اور مصر و شام و یمن اور تمام ملک عرب کے لوگ مجلس مولد کیا کرتے ہیں اور ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوش ہوتے ہیں ۔ اور غسل کرتے ہیں اور اچھے کپڑے پہنتے ہیں ۔ اور انواع زینت عمل میں لاتے ہیں خوشبو اور سرمہ لگاتے ہیں اور ان دنوں میں خوشی کرتے ہیں اور جو کچھ نقد و جنس سے میسر ہوتا ہے بکمال خوشی و شادمانی اس ماہِ مبارک میں صرف کرتے ہیں اور مولد پڑھنے اور سننے میں اہتمام بلیغ رکھتے ہیں اور اس امر سے اجر جزیل اور فوز عظیم حاصل کرتے ہیں اور تجربہ کیا گیا ہے کہ بہ برکت مولد شریف کے تمام سال خیر و برکت اور سلامتی اور عافیت اور فراخی رزق اور زیادتی مال و اولاد اور دوام امن و امان شہروں میں اور چین و آرام گھروں میں حاصل ہوتا ہے اور صاحب سیرت شامی نے استحباب اس کا اکثر ائمہ اعلام کے نقل کیا ۔ خلاصہ بعض اقوال کا یہ ہے حافظ ابوالخیر سخاوی کہتے ہیں ۔ عمل مولد شریف قرون ثلثہ کے بعد پیدا ہوا ازاں بعد چار طرف اہلِ اسلام ہمیشہ بڑے شہروں میں ماہِ مولد میں طعام ونیز

marfat.com

صدقات اور اظہار سرور اور کثرتِ خیرات میں اہتمام کرتے ہیں اور بہ برکت اس عمل کے فضل عمیم ان پر ظاہر ہوتا ہے۔

اور حافظ ابنِ کثیر کہتے ہیں حاکم اربل بڑا تکلف محفل مولد میں کرتا ابن وحیہ نے ایک رسالہ اس کے لیے بیان مولد میں لکھا اور اماموں نے کہ ان میں سے حافظ ابو شامہ استاد امام نووی کے ہیں۔ یہ فعل پسند فرمایا علامہ ابن طغربل کہتے ہیں محبان پیغمبر نے مولد کی خوشی میں دعوتیں کیں ان میں سے ہمارے استاذ الاستاذ ہیں سو ان حضرات کے بہت ائمہ و علماء دین سے اس عمل مبارک کا استحباب اور استحسان نقل کیا منہم۔

یوسف بن علی شامی و منصور بشار و ابو موسیٰ زرعینی و امام نصیر الدین مبارک ابن بطاح و شیخ ابو الحسن معروف ابن فضل و شیخ جمال الدین ہمدانی و حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین و مشقی و حافظ ابن حجر عسقلانی و حافظ ابو الخیر جزری و حافظ ابو شامہ استاد امام نووی و امام صدر الدین بن عمر و جزری و حافظ امام محمد عبد الرحمٰن بن اسماعیل و شیخ جلال الدین ابو المفضل بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی و امام جلال الدین بن عبد الرحمٰن بن عبد الملک وغیرہم رحمہم اللہ اور ابن جوزی محدث رسالہ مولد میں لکھتے ہیں۔ کسی مسلمان کے پڑوس میں ایک یہودیہ منکرہ متعصبہ رہتی تھی۔ ایک دن اپنے شوہر سے بولی۔ اس مسلمان کا عجیب حال ہے جب یہ مہینہ آتا ہے بہت مال خرچ کرتا ہے اور طرح طرح کے کھانے پکا کر فقیروں کو کھلاتا ہے اس نے کہا یہ مہینہ اس کے پیغمبر کی ولادت کا ہے۔ آپ کے پیدا ہونے کی خوشی کرتا ہے یہودیہ نے یہ بات پسند نہ کی۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جمال تشریف رکھتے ہیں اور ان کے یار گرد ان کے بیٹھتے ہیں پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہودیہ نے کہا اگر میں کچھ عرض کروں تو آپ جواب دیں گے کہا ہاں۔ اس نے حضرت کو سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ لبیک اے خدا کی لونڈی، یہودیہ روٹی اور عرض کیا آپ مجھے کس طرح جواب دیتے ہیں حالانکہ میں آپکے دین

marfat.com

نہیں۔ فرمایا مجھے معلوم ہے خدا تجھے ہدایت کرے گا۔

یہودیہ نے کلمہ پڑھا اور خواب ہی میں عہد کیا کہ صبح سب مال حضرت کی محفل میں صرف کردوں گی جب خواب سے بیدار ہوئی اپنے شوہر کو دیکھا کہ سامانِ مجلس میں مشغول ہے پوچھا "کیا ماجرا ہے؟"

کہا: "جس صاحبِ دولت پر رات کو تو ایمان لائی ہے ان کی مجلس کا سامان کرتا ہوں"۔

یہودیہ نے تعجب سے کہا: "تو اس حال سے کیونکر واقف ہوا"؟

کہا: "تیرے اسلام کے بعد میں بھی اس جناب پر ایمان لایا"۔

کہا: "خدا کا شکر ہے مجھے اور تجھے اس دین پر جمع کیا۔ اور گمراہی سے نجات دے کر اُمّت محمدی میں داخل فرمایا"۔

حاجی رفیع الدین خان مراد آبادی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں رسالہ عقد الجواہر امام سیّد جعفر برزنجی کا تمام ملک روم وشام ومصر وحرمین شریفین میں مروّج ہے ان سب ملکوں میں محفل کیا کرتے ہیں۔ اور مدینہ شریفہ میں خاص مزار مقدس پر جو محفل منعقد ہوتی ہے۔ اس کے کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ خصوصاً جس وقت پڑھنے والا کہتا ہے صلّوا علیٰ ہذا النبی الکریم اور قبر مبارک کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ سنگ دل بھی رونے لگتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں میں اس مجلس میں کہ مولد مقدسہ پر دلالت ہوتی ہے حاضر ہوا۔ درود اور قصہ آپ کی ولادت کا پڑھا جاتا تھا ناگاہ کچھ انوار مجلس سے بلند ہوئے خدا جانے میں ان کو بصر جسد سے ادراک کیا یا بصر روح سے غور کیا تو وہ انوار رحمت الٰہی اور ان ملائکہ کے تھے۔ جو ایسی مجلسوں میں حاضر ہوتے ہیں بالجملہ یہ مجلس مقدس عمدہ مستحباب اور بہترین مندوبات ہے۔ اس فعل سے محبت و تعظیم حضرت اور شکر گذاری جناب الٰہی کی ولادت باسعادت پر سمجھی جاتی ہے اور برس

marfat.com

دن تک خیر و برکت اور سلامت و عافیت اور رزق میں وسعت اور مال میں کثرت رہتی ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ حسب مقدور صرف کریں اوروں کو بھی ترغیب دیں خصوصًا اس زمانے میں کہ وقت خوبت اسلام ہے۔ اس مجلس سے فی الجملہ رونق اسلام متصور ہے اور تھوڑے اور بہت کا خیال نہ کریں جو ہو سکے بہتر ہے اور بعد مقرر کرنے کے موقوف نہ کریں نہ اس وجہ سے کہ فرض و واجب ہے۔ بلکہ اس نظر سے کہ وارد ہے۔

احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قلّ

اور رضائے خدا اور ایصال ثواب بہ جناب سرور انبیاء[1] ملحوظ رکھیں ریا اور ناموری کو دخل نہ دیں کہ جو کام ریا یا ناموری کے لیے کیا جاتا ہے خدائے بے نیاز اسے قبول نہیں فرماتا اور حاضرین کو بھی چاہیے کہ قلیل اور کثیر پر نظر نہ کریں صرف بغرض ثواب و سماعِ حالات جناب رسالت مآب اس مجلس متبرک میں حاضر ہوں اور کمال خشوع اور خضوع کے ساتھ ذکر حضرت رسالت کا سنیں اور واعظوں اور پڑھنے والوں کو چاہیے۔ جاہلوں کے خوش کرنے کو جھوٹے قصے گھڑ کر دل سے یا اردو فارسی کی کسی غیر معتبر کتاب میں دیکھ کر یا صحیح روایتوں میں اپنا گندہ بہروزہ ملا کر بیان نہ کریں اور مروج رسالے کہ اکثر ان کی روایات موضوعات قصص و حکایات بے سر و پا اور اشعار خلاف شرع سے خالی نہیں نہ پڑھیں بلکہ ترجمہ رسالہ ابن جوزی و رسالہ سید جعفر برزنجی و رسالہ مولوی رفیع الدین خاں مراد آبادی اور تواریخ حبیب الہ یا یہ رسالہ پڑھا کریں۔ گو عوام خوش نہ ہوں۔ اور ان کے پڑھنے کی تعریف نہ کریں۔ کہ صحیح حدیث میں آیا ہے۔

من کذب علی متعمدًا فلیتبوّ مقعدہ من النار

جو شخص قصدًا مجھ پر افتراء کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے اور جس طرح

---

[1] یعنی سرور القلوب

marfat.com

حکایات موضوعہ اور روایات بے سروپا بیان کرنا گناہ ہے ان کا سننا بھی بے جا ہے ۔ اور تخصیص انوار کی مجلس کے لیے محض بے معنی ہے بارھویں تاریخ ربیع الاول کی اور روز دوشنبہ بہ نسبت اور دنوں کے اور ماہ ربیع الاول بہ نسبت اور مہینوں کے اولیٰ ہے واللہ اعلم وعلیہ السلام حکم۔

خاصّہ یازدھم شفاعت :۔ بیضاوی کہتے ہیں شفاعت شفع سے ماخوذ ہے گویا مشفوع کہ تنہا اور مفرد تھا شفیع نے اپنے نفس کو اس کے ساتھ ضم کے شفع کیا آپ فرماتے ہیں

أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي

مجھے پانچ چیزیں عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں ۔ نصرت بالرعب مسیرۃ شہر مدد دیا گیا ۔ میں ساتھ رعب کے ایک مہینے کی راہ تک ۔

وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ

اور کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی کہ جس جگہ میرے کسی امتی کو نماز کا وقت ہو جائے پڑھ لے ۔

وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي

اور غنیمتیں میرے لیے حلال ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کے واسطے حلال نہ ہوئیں

وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ اور عطا کیا گیا میں شفاعت ۔

وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً

اور ہر پیغمبر خاص اپنی قوم پر مبعوث ہوتا اور میں سب آدمیوں پر مبعوث ہوا۔

سوال :۔ حدیثوں میں وارد ہے قیامت کے دن پیغمبر شفاعت کریں گے

marfat.com

پھر علماء پھر شہداء اور عالم سے کہا جائے گا اپنے شاگردوں کی شفاعت کرو اگرچہ آسمان کے تاروں کے برابر ہوں۔ اور امتی کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت میں جائیں گے۔

فائدہ :۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ امتی اویس قرنی ہیں اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا نیک لوگ اپنے محسنوں کو جو کہ مستحق عذاب کے ہوں گے شفاعت کر کے بہشت میں لے جائیں گے۔ قال اللہ تعالیٰ۔

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ

اور بزاز کی روایت میں ہے حاجی اپنے گھر والوں سے چار سو آدمی کی شفاعت کرے گا۔ اور اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا کہ جس کے تین بچے مریں گے قیامت کو بہشت کے دروازے پر ٹھہر جائیں گے حکم ہو گا بہشت میں جاؤ عرض کریں گے کیونکر جائیں کہ ہمارے ماں باپ نہیں گئے۔ دوسری یا تیسری بار حکم ہو گا تم اور تمہارے ماں باپ سب بہشت میں داخل ہوں۔

روزہ اور قرآن قیامت کے دن شفاعت کریں گے روزہ کہے گا میں نے اسے کھانے اور شہوت سے روکا شفاعت میری اس کے حق میں قبول کر اور ان کی شفاعت قبول ہو گی۔

سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران کو قیامت کے دن دو بادل یا دو سائبان سیاہ کی صورت پر لائیں گے۔ اور ان کے بیچ میں خط چمکتا ہو گا مانند دو غول طیور کے کہ صف باندھیں ہوں گے۔ اور اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت میں اس قدر خواہش اور اصرار کریں گے کہ اسے بہشت میں لے جائیں گے۔

ابن مردویہ اور اصفہانی کی روایت میں ہے۔ فرشتے کعبہ کو دلہن کی طرح سنوار کر حشر میں لے جائیں گے راہ میں میرے مزار پر گذرے گا بزبانِ فصیح کہے گا اَلسَّلام علیک یا محمد!

marfat.com

میں کہوں گا " وعلیک السلام یابیت اللہ "۔ تیرے ساتھ میری اُمت نے کیا سلوک کیا۔ اور تو اس سے کیا سلوک کرے گا۔ عرض کرے گا "یا محمد! آپ کی امت سے جو میری زیارت کو آیا اس کی میں شفاعت کروں گا اور بخشواؤں گا اور جو نہ آیا اس کی آپ شفاعت کریں بخشوالیں"۔ کہتے ہیں اس دن حاجی لوگ کعبہ کے پردے سے لپٹے ہوں گے اور اس کے ساتھ بہشت میں جائیں گے۔ اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے جو مسلمان دوزخ سے نجات پائیں گے۔ وہ ان مسلمانوں کے لیے جو دوزخ میں رہ جائیں گے خدائے تعالیٰ سے اس طرح شفاعت کریں گے جیسے کوئی حق دار اپنا حق ثابت کرنے کے لیے اس سے جس پر حق آتا ہو جھگڑتا ہے۔

اور یہ بھی آیا ہے بہشتی لوگ اپنے اہل وعیال کا حال فرشتوں سے پوچھیں گے وہ کہیں گے اپنے اپنے مکانوں میں کہ ان کے اعمال کے موافق ہیں پہنچائیں گے کہیں گے ہمیں بے ان کے لذت وآرام نہیں انھیں ہمارے پاس پہنچادو۔ فرشتے جناب الٰہی سے اجازت لے کر ان کے اہل وعیال کو ان سے ملادیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلْحِقْنَا بِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ

جواب:۔ شفاعت پانچ قسم ہے ایک واسطے دفع ہول اور شدائد موقف کی جمہور اسی کو مقام محمود کہتے ہیں۔ دوسری ایک قوم کو جنت میں بے حساب داخل کرنے کے لیے تیسرے مستحق عذاب کو عذاب سے بچانے کے لیے چوتھی دوزخیوں کو دوزخ سے نکالنے کے لیے، پانچویں رفع درجات اہل جنت کے لیے ہوگی اور بعض نے اور قسمیں بھی ذکر کیں ازاں جملہ ایک قوم کے لیے گرانی اعمال کی شفاعت کریں گے اور ایک گروہ کے حساب میں بہ شفاعت اس جناب کے آسانی کی جائے گی۔ اور ایک جماعت کی تقصیرات اور نقصانات عبادات سے تعرض نہ کیا جائے گا اور اہل اعراف کہ نیکی اور بدی ان کی برابر ہے۔ بہ سبب شفاعت کے بہشت میں داخل ہوں گے اور بچے مشرکوں کے

marfat.com

آپ کی شفاعت سے اپنے ماں باپ کی ہمراہی سے نجات پائیں گے۔ یہاں تک کہ بعضوں کے نزدیک شفاعت کی قسمیں بیس تک پہنچیں ہیں۔

امام نووی فرماتے ہیں دوسری اور پانچویں قسم حضرت کے لیے مخصوص ہے میں کہتا ہوں گیارہویں قسم کی خصوصیت بھی آپ سے ظاہر ہے اور اوّل قسم کی خصوصیت تو بہ اتفاق علماء اور بحدیث صحیح ثابت ہے۔ کہ جب اہلِ محشر وزاری مصیبت سے تنگ آئیں گے اس وقت بہ امید شفاعت آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں گے اور سوا نفسا نفسی کے کچھ جواب نہ پائیں گے۔

نکتہ:۔ حکمت الٰہی مقتضی اس امر کی ہوگی کہ اول لوگ اور پیغمبروں کے پاس جائیں اور سب سے مایوس اور ناامید ہوکر حضرت کا دامن پکڑیں تاکہ یہ سب پر ظاہر ہو کہ یہ دولت اسی جناب کے لیے خاص ہے۔ اگر اور پیغمبر بھی اس میں شریک ہوتے انکار نہ کرتے اور آپ کی فضیلت تمام عالم کو معلوم ہو کہ جس کام سے مقربانِ الٰہی نے انکار کیا آپ نے بے تکلف انجام دیا۔

جواب دوم:۔ آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میں پیغمبروں کا پیشوا اور خطیب اور صاحب ان کی شفاعت کا ہوں یعنی اس دن کوئی پیغمبر بہ سبب ہیبت الٰہی کے دَم نہ مارے گا جب میں دروازہ شفاعت کا کھولوں گا اور اس کام میں پیشی دستی اور سبقت کروں گا تو اوروں کو بھی حوصلہ ہوگا جیسے ایک بادشاہ جبار قہار کے حضور میں گنہ گار غلام اور عینی اس کے بکھڑے آئیں اور کوئی امیر بہ سبب ہیبت سلطانی کے ان کی شفاعت نہ کرسکے۔ ناگاہ محبوب اس بادشاہ عرش بارگاہ کا دربار میں آئے۔ اور پیاری پیاری باتوں سے بادشاہ کو رحم کی طرف متوجہ کرے جبکہ اور ارکانِ دولت مزاج حضرت کا بخشش کی طرف متوجہ پائیں۔ اپنے اپنے متوسلوں کی بہ قدر اپنے مرتبے اور ہمت کے سفارش کریں۔ درحقیقت یہ شفاعت اثر اس کی شفاعت کا اور یہ سفارش پر تو اس کی سفارش کا ہے بلکہ

marfat.com

حقیقت میں حقیقت شفاعت کی اس کے لیے مخصوص ہے۔ کمالا یخفی

جواب سوم :۔ ہو سکتا ہے کہ شفاعت آپ کے لیے خاص ہو اور انبیاء اور علماء اور شہداء اور صلحاء اپنے اپنے متوسلوں کے آپ کے حضور میں شفاعت کریں اور فعلیت اس امکان کے دو گواہ سے ثابت ہے۔ اوّل یہ کہ قول اس جناب کا وصاحب شفاعتہم اس معنی کو بھی متحمل ہے۔

دوسرے وارد ہے جب اہل محشر آدمؑ اور نوحؑ، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے مایوس ہو کر حضرت کی خدمت میں آئیں گے عرض کریں گے اے محمد! آپ خدا کے محبوب اور اوّل و آخر میں مغفور اور مامون اور خاتم النبیین ہیں اگر آپ نے بھی جواب دیا تو ہمارا کہیں ٹھکانا نہ رہے گا آپ فرمائیں گے میں ہی ہوں آج شفاعت کے لیے یعنی آج شفاعت میرا کام ہے۔ پھر آپ جناب الٰہی میں سر بسجود ہوں گے حکم ہوگا اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہیے کہ آپ کی بات سنی جائے گی۔ اور جو مانگیں آپ کو دیا جائے گا۔ اور شفاعت کریں کہ آپ کی شفاعت قبول ہو گی۔ آپ سر اٹھا کر عرض کریں گے الٰہی جبرئیل نے تیری طرف سے مجھے وعدہ دیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن راضی اور خوش کرے گا میں اس عہد کا ایفا چاہتا ہوں ارشاد ہو گا جبرئیل نے سچ کہا تھا میں بے شک آپ کو راضی اور خوش کروں گا اور شفاعت آپ کی قبول فرماؤں گا پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے بہشت کا قفل کھول کر لوگوں کو اس میں داخل کریں گے اور امت کے حال پر متوجہ ہوں گے تو معلوم ہو گا کہ اس وقت چوتھائی بہشتی آپ کی امت سے ہیں اور ابھی ہزاروں لاکھوں آدمی دوزخ میں جل رہے ہیں اس وقت آپ بہ سبب کمال شفقت کے نہایت غمگین ہوں گے۔ اور جناب الٰہی میں عرض کریں گے خدایا! میری امت کو دوزخ سے نجات دے حکم ہو گا جس کے دل میں جَو برابر ایمان ہے اسے نکال لیجیے اور آپ کی پیروی کر کے اور پیغمبر بھی اپنی اپنی امت کی شفاعت کریں گے پھر آپ بحکم جناب باری فرشتوں کے ساتھ دوزخ پر

marfat.com

تشریف لے جاکر فرمائیں گے۔ اے یارو اپنے اپنے دوستوں اور عزیزوں کو یاد کرواؤ
پتے بتاؤ کہ فرشتے آگ سے نکالیں۔ شہید ستر آدمی کی اور حافظ دس کی اور علماء و اولیاءؒ
اپنے اپنے مرتبوں کے موافق صدہا ہزارہا آدمی کی شفاعت کرائیں گے اور فرشتے ان کے
کہنے کے موافق لوگوں کو آگ سے نکالیں گے اس شفاعت میں بلکہ سب جگہ گنہگاران
اہلبیت پہلے نجات پائیں گے۔ پھر آپ شفاعت کریں گے۔ حکم ہوگا جس کے دل میں
آدھی رائی برابر بھی ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال لو۔ پھر اصحاب اور علماء اور اولیاء
موافق ارشاد کے اپنے اپنے متوسلوں کو دوزخ سے نکلوائیں گے۔ پھر آپ شفاعت
کریں گے حکم ہوگا جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے اسے بھی نکال لو اس طرح
بہت خلق کو نکالیں گے۔ صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو کسی سے توسل نہ رکھتے تھے اور
سوا کلمہ گوئی کے کچھ نیکی نہ کرتے تھے۔ آپ ان کی شفاعت کریں گے حکم ہوگا اے محمد!
بخشش ان کی شفاعت پر نہیں صرف میری رحمت پر ہے۔ قسم ہے مجھے اپنی عزت و
جبروت و کبریائی و عظمت کی جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہے، اسے بخش
دوں گا۔

خاصۂ دوازدھم:۔ اجتماع کمالات کہ جناب باری نے تمام کمالات اگلے پیغمبروں کے بلکہ اعلیٰ اور افضل ان سے ذات جامع البرکات میں جمع کیے اور فضیلت اجتماع کی انفراد پر ظاہر ہے ؎

خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
خوبی و شکل و شمائل و حرکات و سکنات
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مثلاً آدم علیہ السلام کو خلعت صفوت بخشا

marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مرتبہ محبوبیت کہ صفوت کو بھی متضمن ہے عنایت فرمایا

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وقولہ تعالیٰ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ

آدم علیہ السلام کو نام حیوانات وجمادات کے سکھائے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی تمام امت کے نام بتائے اور مشارق و مغارب زمین کے دکھلائے۔ اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا بتایا آدم علیہ السلام کو مسجود ملائک کیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب خلائق کیا۔ آدم علیہ السلام کو بہشت میں رکھا۔

یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش بریں پر بلایا اور مقام قرب سے مشرف فرمایا فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

آدم علیہ السلام کو خلافت زمین کی بخشی اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم علوی میں تصرف کی قدرت دی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

ادریس علیہ السلام کو آسمان پر بلایا وَرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام قاب قوسین اوادنیٰ سے مشرف فرمایا فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

نوح علیہ السلام کے سبب مسلمانوں کو طوفان سے نجات بخشی فَاَنْجَیْنٰہُ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ فِی الْفُلْکِ

marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب کافروں کو عذاب سے مہلت دی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

صالح علیہ السلام کی اونٹنی اپنی طرف سے منسوب کی هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کی زمین اپنی زمین فرمائی اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا

یوشع علیہ السلام کی دعا سے سورج روکا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اسے مغرب سے لوٹایا۔ ابراہیم علیہ السلام کو خلعت خلت سے مشرف فرمایا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جامع خلت و محبوبیت کیا وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب باری نے اپنے پیغمبر کو پیام بھیجا اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تمھیں حبیب کیا اور تم سے بہتر کسی کو نہ پیدا کیا خلیل کو ملکوت آسمان پر مطلع فرمایا وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ

جس جگہ خلیل کی نظر پہنچی وہاں حبیب کا قدم پہنچا ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى خلیل نے خود تمنائے وصل کی اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ حبیب کو خواب سے جگا کر دولت وصل عنایت فرمائی سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ خلیل پر ایک بار آگ گلزار کی قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيمَ حبیب کے واسطے بارہا آتش حرب و قتال بجھادی۔ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ خلیل کو ایک محبت عنایت ہوئی جس سے کافر مغلوب ہوئے وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ حبیب کو چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں دیں

marfat.com

کہ تمام عالم کے کافران کے مثل ایک آیت بھی نہ کہہ سکے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

خلیل نے تمنائے ہدایت کی حبیب کو بے طلب عنایت ہوئی۔ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا خلیل نے طمع مغفرت کی وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ حبیب کو بے طمع یہ دولت دی گئی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ خلیل نے دعا کی وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ حبیب کو بے دعا بشارت دی يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

خلیل نے فرمانبرداری کے لیے فرمایا فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ حبیب نے گنہ گاروں کو اپنے سایہ عنایت میں لیا۔ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَآئِرِ خلیل نے خدا کی قسم کھائی تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اصنامکم خدا نے حبیب کی قسم کھائی لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ خلیل نے خدمت سے مقام خلت پایا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى حبیب نے محبوبیت سے مقام شفاعت حاصل کیا عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا خلیل کو تشریف خلت سے بعد ابتلاء سے مشرف کیا حبیب کو ابتداء کار میں مرتبہ محبوبیت سے ممتاز فرمایا خلیل کے گھر فرشتے مہمان آئے هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ المکرمین حبیب کے شہر پر واسطے نگہبانی اور چوکیداری کے فرشتے متعین ہوں گے۔ عَلٰى اَقْطَارِ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ مَّلٰٓئِكَةٌ لَّا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ

موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر کر دیا فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بلا کر اسرار حقیقت سے خبردار کیا اور وہ راز سب سے چھپایا فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى

marfat.com

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی

کلیم کو یدبیضا عنایت ہوا وَاضْمُمْ یَدَکَ اِلٰی جَنَاحِکَ تَخْرُجْ بَیْضَاءَ مِنْ غَیْرِ سُوْءٍ حبیب کا سینہ انوار کمال معرفت سے روشن کیا اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

کلیم کے لیے پتھر سے پانی جاری ہوا فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا حبیب کی انگلیوں سے اس قدر پانی جاری ہوا کہ پندرہ سو آدمیوں نے اسے پیا اور وضو کیا کَمَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ عَنْ جَابِرٍ

تنبیہ ۱:۔ یہ معجزہ ہمارے پیغمبر کا معجزہ موسویہ ہے۔ زیادہ عجیب ہے پتھر سے اکثر پانی نکلتا ہے اور نہریں جاری ہوتی ہیں۔ وَاِنَّ مِنْہَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْہُ الْمَاءُ وَاِنَّ مِنْہَا لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْہُ الْاَنْہَارُ اور گوشت سے اس قدر پانی جاری ہونا محالات عادیہ سے ہے۔

تذییل :۔ بعض علماء کہتے ہیں سب پانیوں سے آب زمزم افضل ہے کہ شب معراج سینہ مقدس اس سے دھویا گیا اگر کوئی پانی افضل ہوتا اس سے دھوتے بعض کہتے ہیں آب کوثر افضل ہے اس لیے کہ چاہ زمزم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دیا گیا اور حوض کوثر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت ہوا اور تحقیق یہ ہے کہ سب پانیوں سے وہ پانی افضل ہے جو حضرت کی انگلیوں مبارک سے جاری ہوا کلیم کے لیے عالم سفلی میں دریا پھٹ گیا فَاضْرِبْ لَہُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا حبیب کے لیے عالم علوی میں چاند دو ٹکڑے ہوا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ کلیم نے خدا کی رضا ڈھونڈھی عَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی خدا نے حبیب کی رضا چاہی فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰہَا کلیم کا عصا سانپ ہو گیا فَاِذَا ہِیَ حَیَّۃٌ تَسْعٰی حبیب کے یاروں کی لاٹھیاں تاریکی میں روشن ہوئیں۔

marfat.com

انس کہتے ہیں اسید بن خضیر اور عباد بن لبشیر حضرت سے اپنے مطلب کی باتیں کرتے تھے اور نہایت تاریکی تھی حضرت کے پاس سے اٹھے ایک لاٹھی روشن ہوئی جب دونوں کی جدا ہوئی دوسرے کی بھی لاٹھی روشن ہو گئی۔ یہاں تک کہ دونوں صاحب اپنے اپنے گھروں پر لاٹھیوں کی روشنی میں پہنچ گئے۔

یوسف علیہ السلام کو حسن بے مثال عنایت ہوا۔ کہ ان کے عشق میں زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے فَلَمَّا رَئَيْنَهُ اَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ جمال باکمال عنایت ہوا جس کی محبت میں مردان عرب نے سر اپنے سر میدان کٹا دیے لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ یوسف علیہ السلام کو خواب میں چاند اور سورج اور ستاروں نے سجدہ کیا اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درختوں نے سجدہ کیا ظاہر میں كَمَا وَرَدَ فِی الْاَخْبَارِ

سلیمان علیہ السلام کے جن فرمانبردار کیے وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کے لیے فرشتے لڑائی میں بھیجے یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِیْنَ

سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا مطیع کی وَسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے براق بھیجا کہ ہوا سے زیادہ تر تیز رفتار تھا اور خندق کی لڑائی میں ہوا آپ کے لیے بھیجی کہ تمام لشکر کفار کو تہ و بالا کر دیا آپ فرماتے ہیں نُصِرْتُ بِالصَّبَا، سلیمان علیہ السلام کے لیے آصف بن برخیا تخت بلقیس کا اٹھا لایا قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح زینب بنت جحش کے ساتھ خود پروردگار نے عرش پر کیا فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا۔

marfat.com

سلیمان علیہ السلام کو تمام دنیا کی بادشاہت بخشی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطنت قبول نہ فرمائی اور بندگی اختیار کی۔ جس کے بدلے سرداری محشر اور اہل جنت کی حاصل ہوئی۔ داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہوا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہاتھ کی برکت سے خشک لکڑی نے تلوار کا کام دیا یہ امر اس سے کچھ کم نہیں محقق کامل محمد بن محمد حنفی تلمیذ امام ابو محمد حلال بخاری" ریاض کما صحین" میں لکھتے ہیں :۔

"ایک یہودی حضور عالی میں ایک پتھر لایا اور کہا اے محمد یہ مہتر داؤد پیغمبر کے پتھروں سے ہے آپ نے ہاتھ میں لیا موم کی طرح نرم ہو گیا یہودی یہ معجزہ دیکھ کر فوراً مسلمان ہو گیا"۔

اگر کسی پیغمبر کو ایک اسم اور کسی کو دو تین اسم اپنے اسمائے شریفہ سے دے مثلاً اسمٰعیل و اسحٰق کو علیم اور حلیم، ابراہیم کو حلیم اور نوح کو شکور، موسیٰ کو کریم، یوسف کو حفیظ، یحییٰ اور عیسیٰ کو برّ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سترسٹھ اسم اپنے اسمائے متبرکہ سے عنایت کیے۔

حکیم[۱]، رحیم[۲]، سلام[۳]، مومن[۴]، مہیمن[۵]، عزیز[۶]، جبار[۷]
فتاح[۸]، علیم[۹]، رافع[۱۰]، سمیع[۱۱]، بصیر[۱۲]، عدل[۱۳]، خبیر[۱۴]
حلیم[۱۵]، عظیم[۱۶]، غفور[۱۷]، شکور[۱۸]، علی[۱۹]، حفیظ[۲۰]، حبیب[۲۱]
کریم[۲۲]، رقیب[۲۳]، مجیب[۲۴]، واسع[۲۵]، حکیم[۲۶]، شہید[۲۷]، حق[۲۸]
وکیل[۲۹]، قوی[۳۰]، متین[۳۱]، ولی[۳۲]، حمید[۳۳]، ماجد[۳۴]، اول[۳۵]
آخر[۳۶]، ظاہر[۳۷]، باطن[۳۸]، بر[۳۹]، عفو[۴۰]، رؤف[۴۱]، مقیط[۴۲]
جامع[۴۳]، غنی[۴۴]، معطی[۴۵]، نور[۴۶]، ہادی[۴۷]، رشید[۴۸]، صبور[۴۹]
قائم[۵۰]، حافظ[۵۱]، ذوالقوۃ[۵۲]، ذوالفضل[۵۳]، کفیل[۵۴]، شاکر[۵۵]، قریب[۵۶]
مبین[۵۷]، برہان[۵۸]، منیب[۵۹]، کافی[۶۰]، عالم[۶۱]، نصیر[۶۲]، صادق[۶۳]

marfat.com

احد[۶۴]، اکرم[۶۵]، منیر[۶۶]، وافی[۶۷]

عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں گویائی عنایت فرمائی اور ان سے حضرت مریم کی پاکی پر گواہی دلوائی۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دودھ پیتے بچوں نے کلام کیا اور آپ کی محبوبہ یعنی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکی اور طہارت پر خود گواہی دی۔ عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اندھے اچھے ہو جاتے تھے اور کوڑھی شفا پاتے یُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِ اللّٰهِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاک کو یہ تاثیر بخشی کہ جو بیمار اپنے بدن پر لگائے فوراً شفا پائے اور آپ کی زیارت پر جو شخص دعا صحت کرے امید ہے کہ بیماری اس کی جاتی رہے۔

حکایت: سید سمہودی کہتے ہیں میں نے بچشم خود دیکھا کہ ایک کوڑھی نے مدینہ کی خاک اپنے بدن پر ملی، بیماری اس کی جاتی رہی۔

حکایت: اور یہ بھی سید سے منقول ہے کہ میرے غلام کو سال بھر سے بخار آتا تھا مدینہ کی خاک استعمال کرنے سے شفا ہو گئی۔

حکایت: مولانا رفیع الدین خان مراد آبادی اپنے حال میں لکھتے ہیں، میرے بائیں ہاتھ میں بہت درد تھا کہ ہلانا اور اس سے کام لینا دشوار تھا درد کی جگہ مٹی مدینہ کی ملی آرام ہو گیا۔

حکایت: سید سمہودی اور احمد بن عبد المجید سندھی نقل کرتے ہیں شہر غرناطہ میں ایک شخص کو ایسی مہلک بیماری عارض ہوئی کہ سب اطبا اس کے علاج سے عاجز ہوئے ناچار اس نے ایک عرضی مدینہ شریفہ کو روانہ کی جس وقت روضہ مقدس پر پڑھی گئی اسی وقت مریض کو وہاں شفا حاصل ہوئی۔

معاذ بن عفرا کی عورت کو برص تھی آپ سے التجا کی آپ نے اپنا ہاتھ موضع برص پہ لگا دیا فوراً آرام ہو گیا۔ ۵

marfat.com

مسیح کی جو زبان میں وہ تیرے ہاتھ میں ہے
بڑائی اس سے تجھے جان لاکھ بات میں ہے

عیسیٰ علیہ السلام نے چار مردے زندہ کیے عازورہ اور ابن العجوز اور بنت العاشر اور سام بن نوح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کروڑوں دلِ مردہ زندہ کیے جسے حضرت عیسیٰ نے زندہ کیا فوراً مر گیا جس دل کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندہ کیا اسے حیات ابدی عنایت ہوئی۔ کہ کبھی نہ مرا۔

علاوہ بریں زندہ کرنا مردوں کا بھی آپ سے ثابت ہے۔ ایک شخص نے آپ سے کہا اگر آپ میرے بیٹے کو زندہ کریں۔ تو میں ایمان لاؤں آپ نے اس کی قبر پر جا کر پکارا اس نے جواب دیا لبیک وسعدیک یارسول اللہ! فرمایا تیرا دل دنیا میں آنے کو چاہتا ہے۔؟ عرض کیا نہیں یارسول اللہ! میں نے عقبیٰ کو دنیا سے اور خدا کو ماں باپ سے زیادہ مہربان پایا۔

جابر نے ایک بکری ذبح کر کے گوشت اس کا پکایا اور حضرت کے سامنے رکھا فرمایا گوشت کھاؤ اور ہڈیاں نہ توڑو، پھر ان ہڈیوں کو جمع کر کے کچھ فرمایا کہ وہ بکری کان جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

علماء کہتے ہیں کہ رونا ستون کا حضرت کی محبت میں معجزہ مسیح سے کہ احیاء موتی ہے۔ مراتب عجیب تر ہے اس لیے کہ چوب خشک نہ صلاحیت حیوٰۃ کی بالفعل رکھتا ہے اور نہ یہ پہلے متصف بحیوٰۃ تھی حضرت عیسیٰ مٹی سے خفاش کی شکل بناتے پھر اس میں پھونک مارتے وہ اڑنے لگتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بُت نے کلام کیا۔ اور آپ کی تصدیق کی اور بے دودھ کی بکری آپ کے ہاتھ کی برکت سے دودھ دینے لگی۔ اور سوکھی لکڑی نے تلوار کا کام کیا۔

جواہر التفسیر و ریاض النضرہ میں نقل کیا آپ نے ایک بت پرست کو دعوت اسلام دی

marfat.com

اس نے انکار کیا آپ نے فرمایا اگر بت تیرا مجھ سے کلام کرے تو ایمان لائے گا اس نے کہا اے محمد! میں پچاس برس سے اسے پوجتا ہوں آج تک مجھ سے کلام نہ کیا آپ سے کہ اس کے دشمن ہیں کیونکر کلام کرے گا۔ آپ نے بت سے فرمایا

" میں کون ہوں ؟"

بت نے بزبانِ فصیح کہا

" اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہ " آپ خدا کے رسول ہیں۔

بغوی نے شرح السنہ میں اور ابن عبدالبر نے استیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں حزام بن ہشام سے اس نے اپنے دادا حبیش بن خالد سے کہ ام معبد کے بھائی ہیں روایت کی آپ نے ام معبد کے خیمے میں ایک بکری دیکھی فرمایا اس کا کیا حال ہے عرض کیا کم روزی کے سبب بکریوں کے ساتھ نہ جا سکی فرمایا کہ دودھ دیتی ہے؟ عرض کیا اس میں دودھ دینے کی طاقت کہاں ؟ فرمایا اگر اجازت دو۔ تو میں اسے دوھوں عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر اس کے دودھ دیکھیے دوھ لیجیے آپ نے اپنا ہاتھ اس کے تھنوں کو لگایا۔ اور خدا کا نام لے کر دعا کی اسی وقت بکری نے دھوانے کے لیے پاؤں پھیلا دیے۔ اور جگالی کر کے دودھ اتار لائی آپ نے ایک بڑا برتن جو ایک قوم کا پیٹ بھر دے لبالب بھر لیا یہاں تک کہ جھاگ باہر نکلی اور ام معبد اور اپنے ساتھ والوں کو سیر کر کے پلایا پھر وہ برتن بھر کر دودھ دوہا اور دودھ اس کے تھنوں میں باقی رہ گیا مواہب لدنیہ میں لکھا ہے وہ بکری عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک جیتی رہی جب ان کے زمانے میں قحط پڑا دودھ عالم میں عنقا ہو گیا مگر وہ بدستور دودھ دیتی رہی عبداللہ بن جحش کی تلوار لڑائی میں ٹوٹ گئی۔ آپ نے ان کو ایک لکڑی دی کہ تلوار کا کام دیتی اور اگر "جنگ بدر" میں عکاشہ بن محصن کی تلوار ٹوٹ گئی ان کو ایک لکڑی عنایت ہوئی کہ تلوار کی طرح کاٹ کرتی

marfat.com

۷

معراج مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

قال اللہ تعالیٰ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنی ہر عیب اور نقصان سے پاکی ہے اسے جو رات میں لے گیا اپنے بندے کو بڑائی والی مسجد سے مسجد اقصٰی کی جس کے گرد و نواح کو ہم نے برکت دی تاکہ دکھائیں ہم اسے نشانیاں اپنی قدرت کی بے شک وہی سننے والا ہے اور دیکھنے والا۔

قولہ عزوجل:۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ، سبحان اصل میں مصدر ہے۔ کما قال القاضی فی تفسیرہ فسبحان مصدر کغفران اور اضافت کے ساتھ اسم بمعنی تنزیہ کے اسی تفسیر میں لکھا ہے۔ سبحان اسم بمعنی التسبیح الذی ھو التنزیہ اقول وبھذا التوزیغ اندفع التناقض بین الکلامین وارتفع الخلاف من البین اور لفظ موصول اس واقعہ کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ کہ رب تبارک وتعالیٰ نے اسے مقام مدحت میں ذکر کیا اور اپنی پاکی اور قدوسیت کی دلیل قرار دیا یعنی وہ ایسا قادر اور لوث عجز سے پاک ہے کہ چند ساعت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں سے کہاں لے گیا کہ عقول بشریٰ اور نفوس قدسی اس کی کیفیت ادراک نہیں کر سکتے اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ ادراک ذات کا متعذر ہے کہ جس کا ایک فعل اذہان بتوسط بلکہ مبادی عالیہ کی ادراک سے ورا ہی اس کی ذات پاک سوا سید لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کون ادراک کر سکتا ہے۔

marfat.com

قولہ تعالیٰ اَسْرٰی مکہ سے بیت المقدس تک لے جانا موسوم بہ اسرا ہے اور سیر سموات تا اقصیٰ الغایات مسمیٰ بمعراج بعض کہتے ہیں معراج سے وہ سیڑھی مراد ہے جس پر سوار ہو کر آپ تشریف لے گئے کہ معراج اسم آلہ ہے۔ مشتق عروج سے فی القاموس المعراج والمعراج السلم وفی الصراح معراج بالکسر نردبان ومنہ لیلۃ المعراج

قولہ جل شانہ :۔ بِعَبْدِہٖ اضافت عبد کی ضمیر کی طرف واسطے بیان عظمت مضاف کے ہے جس طرح کہتے ہیں مصاحب بادشاہ کا آتا ہے۔ جو بڑائی اس کی اس کلمے سے سمجھی جاتی ہے نام لینے میں نہیں اور تمام صفات سے عبدیت کو بہ سبب اس کی فضیلت یا بیان علیت کے اختیار فرمایا کہ نہ کوئی صفت بندگی کے برابر ہے اور نہ رفعت وبلندی بغیر اس کے حاصل ہو سکے۔ سعادت انسان کی بندگی اور سرافگندگی میں ہے۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بندگی کے عوض یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ چند ساعت میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کو لے گئے اور اپنی قدرت وحکمت کے اسرار ان پر ظاہر فرمائے۔

قولہ عزوجل :۔ لَیْلًا، رات مواصلت محب ومحبوب کے لیے مناسب ہے تا اغیار اسرار محبت سے خبردار نہ ہوں اگر یہ واقعہ دن میں نہ گذرتا ہر مخالف اور موافق تصدیق کرتا اور فائدہ ابتلاء اور آزمائش کا مستحق نہ ہوتا۔

قولہ تعالیٰ، مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، اسے مسجد حرام اس لیے کہتے ہیں کہ عظمت اور بڑائی اس کی سب مسجدوں سے زیادہ ہے۔ یہاں تک کہ جو شخص اس میں دو رکعت نماز پڑھتا ہے دو لاکھ رکعت کا ثواب پاتا ہے۔ یا اس وجہ سے کہ اس میں اور اس کے آس پاس شکار کھیلنا اور قتال کرنا حرام ہے۔

قولہ عزاسمہٗ :۔ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی، وجہ تسمیہ اس کی ظاہر ہے کہ وہ مسجد حرام سے بہت فاصلہ پر ہے اور اِلٰی اس آیت میں انتہائے غایت کے لیے نہیں

marfat.com

کہ تشریف لے جانا آپ کا سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بحدیث مشہور ثابت ہے اور منکر اس کا مبتدع بلکہ فاسق ہے جیسے منکر اسریٰ کا کافر ہے۔ مگر اقتصار بیان اسریٰ پر ایک فائدہ جلیلہ کے لیے ہے کہ جو لوگ قدرت پروردگار اور مرتبہ سید الابرار سے کماحقہ واقف نہ تھے سیر سموٰات اور معائنہ ملکوت کو کسی طرح تسلیم نہ کرتے اور اس واقعہ عجیب کو کہ سلف سے اب تک اس کا مثل سننے میں نہ آیا خلاف عقل سمجھ کر دام حیرت میں گرفتار ہوتے اس لیے تھوڑا حال کہ اس قدر خلاف قیاس نہ تھا بیان کر دیا تا علامت بیت المقدس آپ سے دریافت کر کے اس کی تصدیق کریں پھر اس پر قیاس کر کے اس سیر کی سب کیفیت پر کہ آپ سے سے یقین لائیں۔

قولہٗ تعالیٰ:۔ اَلَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ یعنی برکت دی ہم نے اس مسجد کے نواح کو نہروں اور درختوں سے کہ ہر قسم کی چیز اس میں بکثرت ہوتی ہے۔ یا پیغمبروں کی سکونت اور ملائکہ کی آمد و رفت قرنوں رہی۔ اور شیخ الانبیاء خلیل خدا کی ہجرت گاہ ہے۔ اور لفظ موصول اور اسی طرح لفظ "حولہٗ" مسجد اقصیٰ کی کمال عظمت پر دلالت کرتا ہے کہ جس کے گرد و نواح کو یہ کرامت اور بزرگی حاصل عظمت اور بڑائی اس کی کس مرتبہ کو ہو گی

قولہٗ عزوجل:۔ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا یعنی یہ لے جانا اس قسم سے نہیں جس طرح دوست کو دوست گل گشت یا سیر بازار کے لیے لے جائے کہ سوائے تفریح طبع کے کوئی فائدہ اس سے متصور نہیں بلکہ اس سیر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک فائدہ عظیم حاصل ہوا کہ عجائب ملک وملکوت وغرائب جبروت ولاہوت آپ کی نظر سے گذرے۔

تنبیہ:۔ اس تقریر سے یہ شبہ کہ اس تقدیر پر لام آیت میں واسطے تعلیل کے ہے۔ اور افعال آلٰہیہ کسی شے سے معلل نہیں بخوبی دفع ہو گیا کہ افعال الٰہیہ اگرچہ معلل بعلت غائیہ نہیں مگر فائدہ وحکمت سے خالی نہیں ہوتی فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ پس لام

marfat.com

آیت میں واسطے افادہ معنی نفع کے ہے۔

قولہ تعالیٰ:۔ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ بے شک وہ بندہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ یعنی لوگ اس سیر کو اپنی سیر پر قیاس نہ کریں کہ جب کسی راہ کو بعجلت قطع کرتے ہیں اس کے حالات خصوصًا ان عجائب وغرائب سے جو راہ سے علیحدہ ہیں۔ واقف نہیں ہوتے اور دوسرے کی بات اچھی طرح نہیں سنتے، اور نہیں سمجھتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اس کے کہ چند ساعت میں بہ راہ قطع کی تمام حالات اس راہ کے اور عجائب و غرائب آسمانوں کے اچھی طرح ادراک کر لیے جو سنا سمجھ لیا اور جو دیکھا اس کی ہیئت خوب دریافت کر لی بلکہ یہ سننا اور دیکھنا کیا ہے انھوں نے تو خدا کا کلام بے واسطہ سنا اور اس کا دیدار بچشم سر دیکھا اور ضمیر فصل اسم ان کے بعد حصر کے لیے ہے کہ حق سننے اور دیکھنے کا یا اجتماع ان دونوں کا آپ کے لیے مخصوص ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے جب عرض کیا الٰہی مجھے اپنا دیدار دکھا حکم ہوا " لَنْ تَرَانِیْ " تو مجھے نہ دیکھ سکے گا پہاڑ پر تجلی کے جل گیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ جمال بے کیف بے پردہ وحجاب دیکھا مگر کسی بات میں تغیر نہ ہوا۔ ؎

موسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات
تو عین ذات می نگری در بتی

پس ہر چند ایک صفت اس مجموعہ سے یعنی کلام الٰہی سننا حضرت موسیٰ کو بھی میسر ہوا۔ مگر مکالمت بحالت دیدار سید ابرار کے خصائص سے ہے ؎

موسیٰ بطور گرچہ سخن گفت با خدا　　بالائے عرش پایہ طور محمد لیست

اور اکثر مفسرین کے نزدیک ضمیر انہ کے جناب باری کی طرف راجع ہے یعنی وہ ان کی الحاح وزاری سننے والا اور ان کا خشوع وخضوع دیکھنے والا ہے کہ باآں علو مرتبت کسی تواضع کے ساتھ ہر روز ستر بار استغفار کرتے ہیں اور باوجود معصومیت کے خدا کے خوف سے

marfat.com

کانپتے رہتے ہیں پس یہ تتمہ قبول کرنے اور انعام دینے سے کنایہ ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات ہمیں نہایت پسند آئی۔ اس لیے ایسی رفعت و کرامت عنایت کی کہ کریم جب اپنے فرمانبردار بندے کی خدمت دیکھتا ہے۔ مرتبہ اس کا زیادہ کرتا ہے اور ایراد لفظ غائب یعنی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ پھر التفات بضمائر متکلم لنریہ من اٰیٰتِنَا پھر ضمائر غائب اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ایک عمدہ لطیفے کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ارباب طریقت کے نزدیک سالک کو تین مقام پیش آتے ہیں عروج وجوع وقوف رجوع لفظ غائب مناسب مقام اول اور ضمیر متکلم مناسب ثانی اور ضمیر غائب کہ تتمہ آیت میں ہے بمقابلہ ثالث ہے گویا ارشاد ہوتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات میں یہ تینوں مقامات کہ برسوں کی ریاضت سے حاصل نہیں ہوتے طے کیے یا تغیرات ثلثہ حضرات کے احوال ثلثہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں اوّل شب اس عالم میں تھے چند ساعت میں آسمانوں اور سدرۃ المنتہیٰ سے تجاوز کر کے بارگاہِ الٰہی میں پہنچے اور انواع کرامت سے مشرف ہو کر رات ہی میں لوٹ آئے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بقول صحیح بارہویں سال نبوت سے شب بست و ہفتم ماہِ رجب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام میں تشریف رکھتے تھے کہ جبرئیل امین ایک طشت زریں ایمان و حکمت سے بھر لائے اور سینہ مقدس کھول کر دل مبارک نکالا اور ایمان و حکمت سے بھر کر اس کی جگہ رکھ دیا۔ کہتے ہیں زخم بھر گیا اور کچھ درد و الم محسوس نہ ہوا۔

نکتہ:۔ سینہ مقدس کے کھولنے میں یہ بھید تھا کہ آپ کا حوصلہ بہ قدر ان ترقیات و کمالات کے کہ اس رات عنایت ہوں فراخ اور کامل ہو جائے اور دل مبارک کو ایمان و حکمت سے بھرنے میں یہ حکمت تھی کہ انوار و تجلیات و علوم و معارف کی استعداد و قابلیت اور عجائب غرائب ملک و ملکوت دیکھنے سے حکیم مطلق کی کمال قدرت پر اطمینان کلی حاصل ہو پھر ایک چارپایہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا جسے براق کہتے ہیں خدمت والا میں حاضر کیا گیا۔

marfat.com

توجیہ :۔ براق برق سے ماخوذ ہے اس لیے کہ اس کا رنگ بہت چمکتا تھا یا برق سے کہ بجلی کی طرح کوندتا تھا۔ یا برقا سے کہ بقول بعض علماء کے رنگ اس کا ابلق تھا اور برقا ایک لکڑی ہے جس میں سیاہی اور سپیدی ہوتی ہے ابن سعد شرف المصطفیٰ میں لکھتے ہیں جب آپ اس پر سوار ہوئے میکائیل نے لگام اور جبرئیل نے رکاب تھامی

نکتہ :۔ میکائیل خدمت ارزاق پر مامور ہیں اور رزق منہ کی راہ سے پہنچتا ہے پس دہن براق کے قریب رہنا ان کا نہایت مناسب ہوا اور جبرئیل علیہ السلام رکاب تھامنے پر مقرر ہوئے کہ آپ سے نزدیک رہیں تاکہ ہر چیز کی کیفیت اور حقیقت کہ اس راہ میں نظر آئے گذارش کریں

حاکم نے بہ سند صحیح اور بیہقی نے دلائل النبوت میں روایت کی جب آپ نے سواری کا ارادہ کیا براق شوخی کرنے لگا جبرئیل نے کہا اے براق تجھے کیا ہو گیا خبردار ہو تجھ پر کوئی شخص ان سے بہتر سوار نہ ہوا اس بات کے سننے سے براق کو پسینہ آگیا اور شوخی سے باز رہا آپ سوار ہو کر مسجد اقصیٰ کی طرف روانہ ہوئے راہ میں ایک بڑھیا ملی اور ایک شخص نے آپ کو آواز دی آپ نے التفات نہ فرمایا۔ پھر تین شخص نظر آئے انھوں نے کہا "السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر! آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور جبرئیل سے حال پوچھا۔ جبرئیل نے کہا

"یارسول اللہ! وہ عورت دنیا تھی اور وہ مرد شیطان اگر آپ جواب دیتے آپ کی امت دنیا اختیار کرتی اور وہ تین شخص جنھوں نے آپ کو سلام کیا ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے"۔

لطیفہ :۔ ان پیغمبروں کی خصوصیت ملاقات کے لیے اس وجہ سے ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے اجداد امجاذین ہیں اس عالم میں سید عالم کو ان کے اتباع کا حکم ہے قیامت کے روز وہ آپ کی امت میں داخل ہونے کی تمنا کریں گے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کی

marfat.com

شریعت آپ کی شرع سے نہایت مناسبت رکھتی ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ آپ کے زمانے سے قریب تھا اور بقول اکثر کے آپ کے اور ان کے بیچ میں کوئی پیغمبر نہ ہوا اور جب وہ آسمان سے اتریں گے حضرت کی پیروی کریں گے اور آپ کی شریعت کو رواج دیں گے اور انبیاء علیہم السلام نے ان تین ناموں کے اختیار کرنے میں شاید اس مضمون کی طرف اشارہ کیا ہو کہ اس عالم کی سب خوبیاں اور کمالات اول سے آخر تک تمہارے لیے ثابت ہیں اور حشر کے دن بھی سب کام آپ کی مرضی کے مطابق ہوں گے۔

طبرانی اور بزاز کی روایت میں ہے آپ نے کچھ لوگ دیکھے کہ کھیتی کرتے ہیں ایک دن میں کھیت ان کے پک جاتے ہیں جس وقت کاٹتے ہیں اس وقت پھر ہو جاتے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے گذارش کی یہ جہاد کرنے والے ہیں ان کی نیکیاں سات سو تک مضاعف ہوتی ہیں اور جو کچھ خدا کی راہ میں صرف کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ فوراً عنایت کرتا ہے۔ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۔

حکمت:۔ اس کیفیت کے دکھانے میں یہ فائدہ تھا کہ آپ پر اور آپ کی امت پر جہاد فرض ہونے والا تھا۔ اور آدمی جس کام کے انجام کی خوبی اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے اس میں زیادہ کوشش کرتا ہے۔ اور دیکھنا آپ کا بعینہٖ امت کا دیکھنا ہے۔ پھر ایک طرف سے سرد ہوا بہت پاکیزہ جس میں مشک کی خوشبو آتی چلی اور ایک آواز خوش سنی گئی آپ نے جبرئیل سے اس آواز کی حقیقت دریافت کی کہا یہ بہشت کی آواز ہے اس نے عرض کیا اے میرے رب! مجھے عنایت فرما۔ جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا اب بہت دیر ہو گئی میری خوشبو اور استبرق اور حریر اور سندس اور پانی اور شہد اور دودھ اور شراب سواب مجھے دے جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ ارشاد ہوا تیرے لیے ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور جو شخص مجھ پر اور میرے پیغمبروں پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے اور شرک نہ کرے جو مجھ سے ڈرتا ہے وہ ایمان والا ہے

marfat.com

اور جو مجھ سے سوال کرتا ہے میں اسے دیتا ہوں اور جو مجھے قرض دیتا ہے اسے عوض دیتا ہوں اور جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہے میں کفایت کرتا ہوں لا الٰہ الا انا لا اخلف المیعاد وَقَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ پھر ایک بدبو محسوس ہوئی اور ایک آواز مکروہ سنی جبرئیل نے گذارش کیا یہ دوزخ کی آواز ہے اس نے عرض کیا اے میرے رب مجھے دے جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا اب بہت ہوگئیں میری زنجیریں اور طوق اور حلبن اور گرمی اور ضریع اور غساق اور عذاب اور گہراؤ سو اب مجھے دے جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے فرمایا تیرے لیے ہے ہر مشرک اور مشرکہ اور کافرہ اور کافر اور سرکش کہ ایمان نہ لائے، دوزخ نے کہا میں راضی ہوئی۔

حکمت :۔ بہشت و دوزخ کی آواز سنانے اور ان کی کیفیت سے مطلع کرنے میں شاید فائدہ تھا کہ لوگوں کا اشتیاق بہشت کی طرف زیادہ ہو اس لیے کہ جب آدمی کسی کو اپنا مشتاق سنتا ہے اس کی محبت دل میں زیادہ ہوتی ہے۔ اور رغبت اس کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ اور دوزخ کا حال سن کر زیادہ خائف اور اس سے بچنے کی تدبیر میں اچھی طرح مشغول ہو کہ جب انسان دشمن کو ایذاء اور اضرار کی فکر میں مصروف سمجھتا ہے۔ بہت ڈرتا ہے۔ اور اپنا سب وقت اس سے بچنے کی تدبیر میں صرف کرتا ہے الغرض آپ وہاں سے روانہ ہو کر مسجد اقصیٰ میں پہنچے۔ حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور عیسیٰ علیہم وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی آپ امام ہوئے اور پیغمبروں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ؎

در ان مسجد امام پیشوا شد صف پیشاں را پیشوا شد

بعدہ انبیاء علیہم السلام نے خدا کی حمد و ثنا کی اور اس کے ضمن میں اپنے خصائص و کمالات بیان فرمائے۔ سرورِ دو جہاں سید عالمیاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سب نے اپنے رب کی حمد و ثنا کی اور میں اس کی حمد و ثنا کرتا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

marfat.com

اَرْسَلَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَکَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ فِیْهِ تِبْیَانٌ لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّجَعَلَ اُمَّتِیْ اِنَّهٗ وَسَطًا وَّجَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَهُمُ الْاٰخِرُوْنَ وَشَرَحَ لِیْ صَدْرِیْ وَوَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَرَفَعَ لِیْ ذِکْرِیْ وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا ۔

سب افراد حمد کے اس ذات جامع جمیع صفات کے لیے ثابت ہیں جس نے مجھے بھیجا تمام جہان کے لیے رحمت اور سب لوگوں کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور مجھ پر فرقان اتارا جس میں ہر ہے اور میری امت سب امتوں سے بہتر کی اور ان کو مرتبے میں سب سے اوّل اور پیدائش میں سب سے آخر کیا اور کشادہ کیا میرے لیے میرا سینہ اور اتار لیا مجھ سے میرا بوجھ اور بلند کیا میرے لیے میرا مذکور اور کیا مجھ کو فاتحہ دیوان نبوّت اور خاتمہ صحیفہ رسالت ۔

نکتہ :۔ جب بادشاہ کا کوئی بڑا مقرب اپنے دارالحکومت سے دارالسلطنت کو جاتا ہے افسران فوج اور اراکین ریاست اس کا استقبال کرتے ہیں سو جناب رسالت مآب حضرت احدیت کے پاس جاتے تھے حضرت انبیاء کہ مقربان جناب الٰہی ہیں آپ کی پیشوائی کے لیے تشریف لائے اور زمین پر آنے کی وجہ یہ ہے کہ جس قدر مرتبہ اس مقرب کا بادشاہ کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے اسی قدر مسافت سے استقبال کیا جاتا ہے ۔ باقی رہا یہ امر کہ انبیائے علیہم السلام نے حمد الٰہی کے ضمن میں اپنے فضائل مخصوصہ کس لیے بیان فرمائے وجہ اس کی یہ ہے کہ آدمی جب کسی کو اپنے بہتر حال پر دیکھے چاہیے کہ خدا کے احسانات جو اس پر ہیں یاد کرے اور شکر اس کا بجا لائے کہ جس پروردگار نے اسے ایسا مرتبہ دیا ہے میرے لائق مجھ پر احسان کیا ہے یا نسبت الٰہی ہے کہ ہر امر مہم کو گو کیسا ہی ظاہر ہو محبت سے ثابت کرتا ہے اسی لیے دلائل اپنی وحدانیت اور الوہیت کے یا آں کہ آفتاب نیم روز سے روشن تر ہے بیان فرمائے اور قیامت کے دن انبیاء

marfat.com

علیہم السلام سے باوجود اس کے کہ حاکم حقیقی عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ تبلیغ رسالت کے گواہ طلب کیے جائیں گے سو یہاں بھی ایک امر اہم یعنی سید عالم کی تفضیل اور استحقاق امامت ثابت کرنا منظور تھا۔ اس لیے فضائل مخصوصہ انبیائے سابقین کے ان کے اور آپ کے فضائل مخصوصہ آپ کی زبانِ فیض ترجمان سے بیان کرائے تا محبت آپ کی فضیلت کی ظاہر ہو اسی لیے جس وقت جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فضائل وخصائص بیان کر چکے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور انبیاء علیہم السلام سے کہا اس سبب سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے افضل ہوئے۔ جب فضیلت حضرت رسالت کی انبیاء پر ثابت ہو گئی۔ جبرئیل علیہ السلام نے دو پیالہ کہ ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب حاضر کیے آپ نے دودھ پسند کیا جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ۔ آپ نے حکمت اختیار کی اگر شراب پسند کرتے امت آپ کی گمراہ ہو جاتی

لطیفہ:۔ حکمت اور دودھ میں مناسبت یہ ہے کہ جس طرح انسان ابتدائی عمر میں دودھ سے پرورش پاتا ہے پھر غلہ اور میوہ جات کے تغذیہ سے کمالِ طبعی جسم کا حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح ابتدائے عمر میں علم وحکمت سے کام پڑتا ہے۔ اور اس کے لیے کمال روح کہ معرفتِ الٰہی سے عبارت ہے میسر ہوتا ہے۔ اور جس طرح دودھ کھانے پینے دونوں میں کام آتا ہے۔ اسی طرح علم وحکمت سے دین ودنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی لیے علم تعبیر میں مقرر ہے جو شخص خواب میں دودھ پیئے اسے علم حاصل ہو اور شراب مورث غفلت ہے۔ اور غفلت منشاء ضلالت ہے اکثر دیکھا ہے کہ شرابی کا جدھر منہ اٹھتا ہے چلا جاتا ہے۔ جب راہِ ظاہر اس کے نشے میں نظر نہیں آتی راہ باطن کب نظر آئے گی۔ اور جو ضلالت سے محبت دنیا بطریق اطلاق اللازم وارادۃ الملزوم لیں تو اس کی مناسبت شراب سے نہایت ظاہر ہے۔ کہ جس طرح شراب آدمی کو مدہوش کرتی ہے اسی طرح محبتِ دنیا انسان کو خدا سے غافل اور فکر آخرت سے معطل

marfat.com

کر دیتی ہے۔ اور جس طرح اس کی زیادتی سے دوران سر ہوتا ہے اسی طرح جو شخص دنیا میں زیادہ ملوث ہوتا ہے۔ ہمیشہ سرگرداں رہتا ہے اور جس طرح شراب کی نسبت وارد ہے کہ شراب سب برائیوں کی کنجی ہے اسی طرح محبت دنیا کے لیے آیا ہے کہ وہ سر یعنی مبدہ ہر گناہ کی ہے۔

اے عزیز! شراب ہم شکلِ سراب ہے جس طرح آدمی سراب کے پاس پہنچ کر اپنی جہالت پر متنبہ ہوتا ہے اسی طرح جس وقت شراب پی کر بہکتا ہے لوگ اس پر ہنستے ہیں جب ہوش میں آتا ہے اپنی حماقت پر نادم ہوتا ہے۔ اور شین کے نقطوں سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ ندامت شراب کی تینوں عالم میں باہر ہے کہ شراب خوار دنیا میں بے اعتبار ہے اور برزخ میں ذلیل وخوار اور قیامت کے دن عذاب میں گرفتار۔

الغرض آپ وہاں سے روانہ ہوئے راہ میں حضرت موسیٰ کو دیکھا اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں اور اس میں یہ نکتہ تھا کہ رغبت نماز کی آپ کے دل میں بڑھی۔ اور خصوصیت موسیٰ علیہ السلام کی اس وجہ سے ہے کہ ہمارے حضرت بنی اسمٰعیل کے اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے سردار ہیں جب ایک سردار دوسرے کو بادشاہ کی کسی خدمت میں مصروف دیکھتا ہے شوق اس خدمت کا اس کے دل میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ یا اس وجہ سے کہ تخفیف نماز کی درخواست حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورہ سے واقع ہوگی تو ترغیب نماز بھی انھیں کے واسطے سے مناسب تھی پھر آپ سوار ہو کر آسمان دنیا پر پہنچے۔ اور وہاں حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اسی طرح آسمانوں کی سیر اور انبیاء سے ملاقات کرتے۔ آسمان ششم پر پہنچے وہاں حضرت موسیٰ تشریف رکھتے تھے۔ جب آگے بڑھے حضرت موسیٰ روئے اور فرمایا غلام بعث بعدی یدخل الجنۃ من امۃ اکثر ممن یدخل من امتی

ایک لڑکا بعد میرے مبعوث ہوگا اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ

marfat.com

بہشت میں جائیں گے۔

فائدہ :۔ یہ رد ناحسد کی راہ سے نہیں بلکہ اپنی امت پر شفقت اور ان کے حال پر حسرت ہے کہ باوجود تقدم زمانی اور پیغمبر زادگی کے بہ سبب شاملِ اعمال کے مرتبہ بلند سے محروم رہی اور متاخرین سے مرتبے میں متاخر ہو گئے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل مجھے تمام عالم سے بزرگ سمجھتے تھے۔ اگر یہ افضل ہوتا مضائقہ نہ تھا اس کی امت بھی تو سب امتوں سے افضل ہے۔ بعض روایات میں ذکر موسیٰ کا ساتویں آسمان پر وارد ہے۔ شاید بعد عروج حضرت کے حضرت موسیٰ بھی ساتویں آسمان پر چلے گئے الغرض پھر آپ ساتویں آسمان پر تشریف لے گئے وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا بیت المعمور سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے۔ اور بیت المعمور ایک مکان ہے ساتویں آسمان میں کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں اور جو ایک بار زیارت کر جاتے ہیں پھر قیامت تک نہیں آتے۔ کہتے ہیں بیت المعمور محاذی کعبہ ہے اگر وہاں سے کوئی چیز پھینکیں کعبے کی چھت پر گرے گویا وہ کعبۂ آسمان ہے۔ شاید ابراہیم علیہ السلام اسی وجہ سے وہاں تشریف رکھتے تھے کہ انھوں نے زمین پر کعبہ بنایا تھا خدا نے انھیں کعبہ آسمان عنایت فرمایا بیہقی روایت کرتے ہیں آپ نے ساتویں آسمان پر ایک چشمہ دیکھا جسے سلسبیل کہتے ہیں اس سے دو نہریں جاری ہیں ایک کوثر دوسری نہر الرحمت۔

ابو حاتم انس سے روایت کرتے ہیں آپ نے ساتویں آسمان پر ایک نہر دیکھی اس پر موتی اور یاقوت اور زبرجد کے خیمے تھے۔ اور سبز پرند خوبصورت اس کے گرد بیٹھے اور چاندی سونے کے برتن رکھے تھے۔ جبرئیل نے عرض کیا یہ کوثر ہے کہ آپکو حق تعالیٰ نے عنایت کیا ہے۔ آپ نے ایک آب خورہ اس کے پانی کا پیا۔ شہد سے شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا بعض روایات میں آیا ہے اس آسمان پر آپ نے اپنی امت بھی ملاحظہ فرمائی۔ پھر سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک پہنچے اور وہاں کے عجائب و غرائب

marfat.com

ملاحظہ فرمائے اور وہ ایک درخت ہے جس کی جڑ چھٹے آسمان پر اور شاخیں ساتویں آسمان پر پھیلی ہیں اور پتے اس کے ہاتھی کے کان کی مانند ہیں۔ ہر پتے پر ایک فرشتہ بیٹھا خدا کی تسبیح کرتا ہے اور اس کے پھل ہجر کے مٹکوں کے برابر ہیں اور ہجر ایک شہر ہے وہاں کے مٹکے بہت بڑے ہوتے ہیں اور اس کی جڑ سے چار نہریں جاری ہیں۔ دو بہشت کو جاتی ہیں اور دو دنیا میں آتی ہیں۔ نیل اور فرات۔ اور اسے سدرۃ المنتہیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ اکثر فرشتے اور علوم اولیاء کے اسی تک پہنچتے ہیں آگے نہیں جا سکتے۔ جب آپ وہاں سے چلے جبرئیل پیچھے ہو لیے آپ نے عذر کیا انھوں نے کہا

"یَا مُحَمَّدُ تَقَدَّمْ فَاِنَّكَ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنِّیْ"

"اے محمد! آپ آگے چلیے کہ آپ کا رتبہ خدا کے نزدیک مجھ سے بہت زیادہ ہے"۔

پھر حجاب زر لفت کے متصل پہنچے جبرئیل نے اس پردے کو ہلایا اس کے فرشتے نے کہا کون ہے؟ جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل اور ساتھ میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ فرشتے نے کہا اللہ اکبر، اللہ اکبر! غیب سے ندا ہوئی

"صَدَقَ عَبْدِیْ اَنَا اَكْبَرُ اَنَا اَكْبَرُ"

"میرے بندے نے سچ کہا میں بہت بڑا ہوں بہت بڑا ہوں"

پھر فرشتے نے کہا "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ارشاد ہوا میرے بندے نے سچ کہا "کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں فرشتے نے کہا

"اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" ارشاد ہوا۔

"صَدَقَ عَبْدِیْ اَنَا اَرْسَلْتُ مُحَمَّدًا"

"میرے بندے نے سچ کہا میں نے ہی محمد کو بھیجا ہے"۔ فرشتے نے کہا

"حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ" ندا ہوئی

marfat.com

"صَدَقَ عَبْدِیْ وَدَعَا اِلٰی عِبَادَتِیْ"

"میرے بندے نے سچ کہا اور میری عبادت کی طرف بلایا"۔

تنبیہ:۔ یہاں نہایت فضیلت اذان کی ظاہر ہوئی کہ پروردگار نے ہر کلمے پر مؤذن کی تصدیق کی اور اسی عبدیت کے ساتھ یاد فرمایا اور اپنی طرف اضافت کیا اور یہ ایسا مرتبہ ہے کہ نہایت نہیں رکھتا۔

نکتہ:۔ اس رات نماز فرض ہونے والی تھی۔ اس لیے اذان کہ اعلان نماز ہے فرضیت سے پہلے سنائی تاکہ آپ یاد کرلیں اور اختلاف صحابہ کے وقت عبداللہ بن زید کے خواب پسند کر کے اعلام نماز کے لیے مقرر فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں پھر اس فرشتے نے پردے سے ہاتھ نکال کر مجھے اٹھا لیا جبرئیل نے توقف کیا میں نے کہا تم ایسی جگہ مجھ سے جُدا ہوتے ہو عرض کیا یا محمد!

"وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ لَوْدَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ"

یعنی "یا رسول اللہ! ہم سب کی جگہ معین ہے اگر انگشت برابر آگے بڑھوں جل جاؤں"

ابوالربیع بن سبع شفاء الصدور میں ابن عباس سے مرفوعًا نقل کرتے ہیں جب میں آگے بڑھا جبرئیل نے رخصت چاہی میں نے کہا ایسی جگہ کوئی دوست، دوست کو چھوڑتا ہے۔ عرض کیا اگر آگے جاؤں جل جاؤں۔

بعض روایات میں آیا ہے یہاں تک آپ کے سبب سے پہنچا ورنہ میرا مقام سدرۃ المنتہیٰ تک تھا میں نے کہا تمھیں خدا سے کچھ حاجت ہے عرض کیا یہ کہ اپنے بازو صراط پر بچھاؤں تاکہ آپ کی امت کو سلامت اتاروں۔ الغرض آپ جبرئیل سے رخصت ہو کر مقام مستویٰ میں پہنچے۔

فائدہ:۔ مستوی موضع بلند کو کہتے ہیں اور یہ مقام سب مقامات سے بلند ہے اس وقت براق برق رفتار چلنے سے عاری اور رفرف عرش تک سواری ہوا۔

marfat.com

فائدہ :۔ رفرف بچھونے کو کہتے ہیں اور وہ ایک سبز بچھونا تھا کہ آفتاب سے زیادہ روشن اور تخت رواں کی طرح اڑتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں پھر میں نے ستر ہزار پردے طے کیے ایک پردے سے دوسرے پردے تک پانسو برس کی راہ ہے۔ جس پردے کے قریب پہنچتا آواز آتی کون ہے فرشتہ کہتا میں فلاں پردے کا حاجب ہوں اور میرے ساتھ رسول رب العزت ہیں پھر اس پردے کا فرشتہ اللہ اکبر کہہ کر میرے ساتھ ہو لیتا جب سب حجاب طے کر چکا اکیلا رہ گیا اس وقت خوف غالب ہوا ابوبکر کی آواز کان میں آئی

قِفْ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ

حیران تھا خدایا ابوبکر یہاں کیونکر آیا ناگاہ حضرت عزت سے خطاب ہوا

اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ نزدیک ہو اے بہتر خلائق کے نزدیک ہو اے احمد! نزدیک ہو اے محمد! ہزاروں بار ارشاد ہوا یا محمد ادن منی اے محمد! مجھ سے قریب ہو۔

لطیفہ :۔ اس بات کی لذت اور اس مقام کی کیفیت وہی لوگ خوب سمجھتے ہیں جو راہ و رسم محبت سے آگاہ ہیں کہ محبوب جس قدر زیادہ قریب ہوتا ہے شوق محب کا زیادہ ہو جاتا ہے ؎

وعدہ وصل چوں شود نزدیک　　آتش شوق تیز تر گردد

غرض کہ جس قدر آپ نزدیک ہوتے اُدھر سے تقاضا ہوتا کہ اور پاس آ یہاں تک کہ مقام دنیٰ فتدلّٰی تک پہنچے اور "خلوت کدہ قاب قوسین اور ادنیٰ" میں باریاب ہوئے۔ ؎

سی مرغ روح ہیچ کس از انبیاء نرفت
آں جا کہ تو ببال کرامت پریں

marfat.com

ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ است
آں جا کہ جائے نیست تو آں جا رسیدۂ

نہ وہاں پردہ تھا نہ حجاب نہ زماں، نہ مکاں نہ فرشتہ نہ انساں پروردگار کو آنکھ سے دیکھا اور کلام اس کا بے واسطہ سنا ؎

چو در مکتب بے نشانے رسید — چہ گویم کہ آنجا چہ دید و شنید
ورق در نوشتند و گم شد سبق — شنیدن بحق بود و دیدن بحق

قال اللہ عزوجل ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی۔ مکی و ماوردی ابن عباس سے اور نقاش حسن بصری سے اور بعض مفسرین محمد بن کعب قرظی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ ضمیریں خدا کی طرف راجع ہیں۔ یعنی خدا محمد سے نزدیک ہوا پھر انھیں نزدیک ہونے کا حکم کیا اور اکثر مفسرین حضرت کی طرف راجع کہتے ہیں یعنی پھر محمد اپنے خدا سے نزدیک ہوئے اور عجز و فروتنی کہ مناسب مقام بندگی ہے بجالائے یعنی پروردگار کو سجدہ کیا اور کہا التحیات للہ تحیات جمع تحیت کی ہے یعنی ملک حقیقی تام یا عظمت کاملہ یا دوام و بقا یا سلامت از عیوب و نقائص اور یہ سب معانی اس جگہ صحیح ہیں بعضوں کے نزدیک تحیت ان الفاظ کو کہتے ہیں جو بادشاہوں کی تعظیم کے لیے بوقت تسلیم معین ہوتے ہیں اور جمع اس کی اس اعتبار سے ہے کہ ہر ملک کے بادشاہ کے لیے الفاظ تحیت جدا ہیں پس معنی یہ ہیں کہ جو الفاظ بادشاہان عالم کی تعظیم کے لیے مقرر ہیں۔ وہ سب بادشاہ حقیقی کے واسطے کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے لائق ہیں۔ والصلوات یعنی سب عبادتیں اور نماز پنجگانہ یا سب نمازیں اس کے لیے خاص اور واجب ہیں۔ یا رحمت کاملہ بلکہ مطلق رحمت خاص اس کے واسطے ثابت ہے دو وجہ سے۔ اوّل یہ کہ جو کسی پر رحم کرتا ہے درحقیقت وہ خدا ہی کا رحم ہے کہ اس کے دل میں پیدا کیا ہے۔ پس رحم کرنے والا خدا ہے اور یہ واسطہ ایصال رحم کا ہے دوسری حقیقت رحم کی یہ ہے کہ اپنی غرض اور غایت کو اس میں دخل نہ ہو اور یہ بات رحم الٰہی کیلیے

marfat.com

مخصوص ہے کہ اس میں بندہ کو فائدہ پہنچانے کے سوا کوئی غرض وغایت نہیں بخلاف ادروں کی رحمت کے کہ اس سے رحم الٰہی یا ثواب آخرت یا دفع الم مقصود ہوتا ہے۔ والطیبات یعنی کلمات طیبات کہ ذکر خدا اور اس بات سے جو خدا کی طرف مشتاق کرے عبارت ہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُہٗ یا اعمال صالحات کہ اول سے اعم اور اقوال اور افعال اور اوصاف کو شامل ہیں بعض تحیات سے عبادات قولی جیسے صدقہ وزکوٰۃ مراد لیتے ہیں یعنی سب عبادات قولی وفعلی اور مالی خدا ہی کے لیے ہیں۔

نکتہ :۔ تقدیم تحیات کی صلوٰت پر اور صلوٰت کی طیبات پر اس وجہ سے ہے کہ جب آدمی دربار شاہی میں جاتا ہے۔ بادشاہ کو سلام اور اس کی ستائش وثنا کرتا ہے پھر بہ ادب تمام خدمت میں کھڑا ہوتا ہے۔ پھر نذر وتحائف پیش کرتا ہے جب حضرت رسالت بہ آداب بجالائے حضرت عزت سے تین خلعت عنایت ہوئے۔ خلعت سلام بمقابلہ تحیات کے اور خلعت رحمت بمقابلہ صلوات کے اور خلعت برکت بمقابلہ طیبات کے یعنی ارشاد ہوا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

"سلام تم پر اے نبی! یا اللہ آپ کو سب آفتوں سے سلامت رکھے"۔

یا سلام اللہ عزوجل کا نام ہے یعنی اللہ آپ کا نگہبان ہے یا خیر اور سلامتی ہو آپ کے لیے۔ سخاوی کہتے ہیں متحمل ہے کہ سلام اس جگہ بمعنی فرمانبرداری کے ہو یعنی تمام عالم آپ کا مطیع اور فرمانبردار ہو اے نبی۔

تذئیل :۔ بعض کے نزدیک سلام مصلی اس سلام سے حکایت ہے مگر معتبر یہ ہے کہ مصلی الفاظ تشہد سے انشائے معنی قصد کرے اور حضرت رسالت کو وقت تسلیم کے کالمشاہد سمجھے یہ تاویل کہ حضرت نے صحابہ کو صیغہ خطاب اس نظر سے کہ آپ ان کے سامنے حاضر تھے تعلیم فرمایا پھر وہ ہی لفظ باقی رہا مقبول نہیں کہ وہ جمال باکمال ہر زمانے

marfat.com

اور ہر حال میں نصب العین اہل ایمان ہے۔ علاوہ بریں ہم آپ کے غیب کو اپنے غیب بلکہ حضور پر بھی قیاس نہیں کر سکتے بروایت معتبرہ ثابت ہے کہ ہمارا سلام آپ کو پہنچتا ہے۔ اور جواب سے مشرف فرماتے ہیں فقیر کو حیرت ہے کہ ندا کے لیے حضور شرط نہیں پھر اس تاویل کی کیا حاجت حصن حصین میں وارد ہے

اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ عَوْنًا فَلْیُنَادِ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ وَاَیْضًا فِیْہِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتَقْضِیَ لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ مَعَھُمْ اَصْحَابُہٗ تَشْھَدُ جبرًا انہیں پڑھتے تھے اور بحالت سر غائب وحاضر برابر ہے کہ بطور معہود دونوں نہ سنیں گے اور غیر معہود طور پر بہ اعلام الٰہی دور سے اور بعد وفات کے بھی سننا جائز بلکہ واقع ہے ورحمۃ اللہ رحمت ارادۂ احسان ہے لیکن یہاں نفس احسان مراد ہے کہ دعا ممکن سے متعلق ہوتی ہے۔ اور ارادۂ خدا قدیم ہے۔ وبرکاتہٗ یعنی افزونیاں اور فراوانیاں خدا کی بھلائی کی یہ برکت زیادت خیر سے عبارت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ بندہ نوازی اپنے مالک کی دیکھی پیغمبروں اور فرشتوں اور نیک بندوں کو اس خوان نعمت سے ایک توشہ اور خرمن دولت سے ایک خوشہ عنایت فرمایا السلام علینا سلام ہم پیغمبروں اور فرشتوں پر وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

حکیم ترمذی فرماتے ہیں جسے اس سلام سے حصہ لینا منظور ہو نیکوں کی باتیں اچھا کرے اور زاہدی لکھتے ہیں فاسقوں کو یہ نقصان اور غم کفایت کرتا ہے کہ دنیا میں نمازیوں کے سلام سے حصہ نہیں ملتا اور آخرت میں کوئی یار اور رشتہ داران کے کام نہ آئے گا مگر بعض متاخرین کہتے ہیں نیکوں کو خاص کرنا اور گنہ گاروں کو محروم رکھنا رحمۃ للعالمین کی شان سے ازبس بعید ہے۔ بلکہ آپ نے بہ سبب کمال رحمت وعنایت کے انھیں اپنی ذات پاک کے ساتھ ذکر کیا۔ السلام علینا سلام ہم پر پھر نیکوں کو یاد فرمایا وعلٰی عباد اللہ

marfat.com

الصالحین اور اللہ کے نیک بندوں پر فرشتوں نے جو یہ عنایت حضرت عزت کی جناب رسالت پر اور یہ رحمت آپ کے گنہ گارانِ امت پر دیکھی ہر ایک نے خدا کی الوہیت اور آپ کی بندگی اور رسالت کی گواہی دی

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد اعبدہ ورسولہ کہ بندہ کو اس مقام کو پہنچانا اور ایسی کرامتوں سے نوازنا معبود حق اور اس طرح کی خدمت جس کی بدولت یہ مرتبہ حاصل ہوا اور ایسی رحمت وشفقت گنہگاران امت پر کہ انھیں اس دولت بے نہایت میں اپنا شریک کر لیا بندہ کامل اور سچے رسول کے سوا دوسرے سے ممکن نہیں۔

لطیفہ:۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ اس لیے یہ کلمات نماز میں مقرر ہوئے تا واقعہ یاد دلائیں اور تخصیص ان کی قعود کے ساتھ اس نظر سے ہے کہ یہ کلمات حضرت رسالت کے کمال قرب ومنزلت کے وقت صادر ہوئے اور حالت قعود بھی مصلیٰ کے وقرب غربت پر دلالت کرتی ہے۔

المدعا بہ سبب اس فروتنی اور عاجزی اور شکر گذاری کے حضرت رسالت نے اس مقام عالی سے بھی تجاوز فرمایا یہاں تک کہ آپ میں اور جناب احدیت میں فاصلہ دو کمان کا یا اس سے کم رہ گیا۔

وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی

اشتباہ:۔ یہ بیان وصل محب ومحبوب ہے تیر وکمان کے ذکر سے آیا کرتا ہے۔

انتباہ:۔ عرب کی عادت تھی جب دو شخص معاہدہ کرتے اپنی کمانیں جوڑ کر بہ اتفاق ایک تیر ان سے چھوڑتے۔ اس وقت ٹھہر جاتا جو ایک دشمن ہے وہ دوسرے کا دشمن اور جو ایک کا دوست ہے وہ دوسرے کا دوست۔ پس ذکر قوسین اس مضمون کی

marfat.com

طرف اشارہ ہوا کہ جس طرح تم آپس میں معاہدہ کرتے ہو اسی طرح ہم میں اور محمد میں بھی ٹھہر گیا کہ جو اس کا دوست ہے وہ ہمارا دوست اور جو اس کا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو کہ یہ معاملہ اس امر کو متقضی ہے کہ بھید ایک دوست کا دوسرے سے مخفی نہ رہے ۔ پروردگار تقدس وتعالیٰ نے اس وقت اپنے حبیب کو علم ملک وملکوت اور اسرار جبروت و لاہوت سے مطلع فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحیٰ لکھا ہے جب آپ عرش سے بڑھے ہیبت سے وحشت طاری ہوئی اس وقت پروردگار نے دست قدرت اپنا آپ کے شانے کے بیچ میں رکھا اس کے رکھنے سے علم اولیں و آخریں حاصل ہوا کہتے ہیں جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مقام جلال وہیبت میں پہنچے خوف آپ کے دل پر غالب ہوا ناگاہ ایک قطرہ عرش سے ٹپکا آپ نے نوش کیا۔ کوئی چیز اس سے زیادہ شیریں نہ چکھی تھی بہ مجرد نوش فرمانے کے اگلوں اور پچھلوں کا علم حاصل ہوا۔ امام ثعلبی کہتے ہیں مضمون وحی یہ تھا۔

اِنَّ الْجَنَّةَ حَرَامٌ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا وَعَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتُكَ

"بے شک بہشت سب پیغمبروں پر حرام ہے جب تک تم اس میں نہ جاؤ اور سب امتوں پر حرام ہے جب تک تمھاری امت اس میں داخل نہ ہو"۔

اور بقول امام قشیری مضمون وحی یہ ہے :۔

خَصَصْتُكَ بِحَوْضِ الْكَوْثَرِ فَكُلُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَضْيَافُكَ بِالْمَآءِ وَلَهُمُ الْخَمْرُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ ۔

" میں نے آپ کو حوض کوثر کے ساتھ خاص کیا پس سب بہشتی آپ کے مہمان ہیں ساتھ پانی کے اور ان کے لیے شراب اور دودھ اور شہد ہے"۔

بعض کہتے ہیں یہ خطاب ہوا آپ کو آپ کی امت کا دیکھنا منظور ہے ورنہ قیامت کے

marfat.com

دن ان سے حساب نہ لیتا اور بہشت میں بے حساب داخل کرتا حسینی میں لکھا ہے، اس طرف سے اشارہ ہوا :۔

یَا مُحَمَّدُ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سَوٰی ذٰلِکَ خَلَقْتُہٗ لِاَجْلِکَ

" محمد ! میں ہوں اور تو ہے اور جو اس کے سوا ہے میں نے آپ کے لیے پیدا کیا ہے"۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا یَارَبِّ اَنْتَ وَاَنَا مَا سَوٰی ذٰلِکَ تَرَکْتُ لِاَجْلِکَ

" اے پروردگار تو ہے اور میں ہوں اور جو کچھ سوا اس کے ہے میں نے تیرے لیے چھوڑ دیا"۔

بیہقی ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے عرض کیا الٰہی تو نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا اور ملک عظیم دیا اور موسیٰ سے کلام فرمایا، داؤد کو بڑی بادشاہی بخشی اور لوہے کو ان کے ہاتھ میں نرم کیا اور پہاڑوں کو ان کے لیے مسخر کیا، سلیمان کو بڑی سلطنت عنایت فرمائی کہ جن وانس اور شیاطین ان کے فرمانبردار تھے اور ہوائیں ان کی محکوم کسی کو ایسی بادشاہت حاصل ہوئی ؟ اور عیسیٰ کو توریت اور انجیل سکھائی اور اندھے اور کوڑھی کے اچھے کرنے کی اور مردے زندہ کرنے کی قدرت بخشی۔ اور انھیں اور ان کی ماں کو شیطان رجیم سے پناہ دی۔ کہ ان پر اس کا کچھ قابو نہ تھا جواب ہوا اے محمد ! ہم نے تجھے محبوب کیا اور توریت میں تیرا لقب حبیب الرحمٰن ہے اور تجھے تمام جہان کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لیے بھیجا۔ اور تیرا سینہ کھولا اور تیرا بوجھ تجھ سے اتار لیا اور تیرا ذکر بلند کیا اور جس جگہ مَیں یاد کیا جاتا ہوں تو بھی یاد کیا جاتا ہے اور تیری اُمّت کو سب امتوں سے بہتر کیا کہ وہ اوّلیں اور آخریں ہیں پھر خطبے میں تیری عبدیت اور رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ ان کے دل کتابیں ہیں۔ یعنی آیتیں قرآن کی

marfat.com

اور مضمون اگلی کتابوں کے انھیں حفظ ہیں اور تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور قیامت کو تیرے لیے سب سے پہلے حکم کیا جائے گا اور تجھے سبع مثانی عنایت کیں کہ کسی پیغمبر کو نہ دیں اور تجھے خواتیم سورۂ بقرہ خزانہ زیر عرش سے بخشیں کہ تجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔ اور تجھے کوثر اور اسلام کے آٹھ سہم یعنی ہجرت اور جہاد اور نماز اور صدقہ اور روزہ رمضان اور حج اور امر معروف اور نہی منکر عنایت کیے اور تجھے فاتح اور خاتم کیا سعید بن جبیر کہتے ہیں مضمون وحی یہ تھا۔

اَلَمْ اَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى اَلَمْ اَجِدْكَ ضَالًّا فَهَدٰى اَلَمْ اَجِدْكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب تم یتیم تھے تو عبدالمطلب اور ابوطالب سے تمھیں پرورش کرایا اور جب تم دریائے محبت میں مستغرق اور خود فراموش ہو گئے تو عقل کامل عنایت فرما کر رسالت و نبوت سے مشرف فرمایا تنگ دستی سے ایسا غنی کیا کہ بادشاہِ عالم نے تاشیہ طاعت آپ کا اپنے دوش پر اٹھایا سینہ مبارک تمھارا کشادہ کر کے نور معرفت سے بھر دیا۔ اٹھانا بارگراں نبوت کا تم پر آسان کیا۔ تحت الثریٰ سے عرش معلیٰ تک آپ کی شہرت ہے اور بقول بعض علماء مراد ما اوحی سے نماز پنجگانہ کی فرضیت ہے اکثر محققین فرماتے ہیں مضمون اس وحی کا کسی کو معلوم نہیں کہ اسرار محب محبوب کے اوروں پر ظاہر نہیں ہوتے اگر خدا کو انکار اظہار منظور ہوتا تو خود بیان فرماتا جب کہ اس نے پوشیدہ رکھا۔ اور فرمایا کہ وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی تو کس کی مجال کہ دریافت کرے الی اصل بعد حصول اس دولت کے حضرت رسالت نے بامر الٰہی عالم بالا سے اس طرف رجوع فرمایا۔ راہ میں حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا آپ پر کیا فرض ہوا؟ فرمایا پچاس وقت کی نماز۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت ہرگز ادا نہ کر سکے گی میں نے

marfat.com

بنی اسرائیل کو خوب آزمایا ہے اور پھر جائیے اور تخفیف چاہیے۔ آپ بمشورہ موسیٰ علیہ السلام پھر گئے دس نمازیں معاف ہوئیں چالیس باقی رہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا چالیس بھی بہت ہیں آپ پھر جائیں اور خدا سے تخفیف کی درخواست کریں۔ اسی طرح کئی بار کی آمدورفت میں پینتالیس نمازیں معاف ہوئیں پانچ وقت کی رہی۔ اور حکم ہوا کہ یہ شمار میں پانچ ہیں مگر جو ان کو ادا کرے گا پچاس کا ثواب پائے گا اور تیری امت سے جو نیکی کا ارادہ کرے گا ایک نیکی کا اور جو ایک نیکی کرے گا اسے دس کا ثواب ملے گا اور جو بدی کا ارادہ کرے گا ماخوذ نہ ہوگا اور جو برائی کرے گا ایک ہی برائی اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائے گی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے انھوں نے کہا پانچ نمازیں بھی بہت ہیں آپ اور تخفیف چاہیں فرمایا میں نے اپنے رب سے اس قدر مانگا کہ اب مجھے شرم آتی ہے۔ پھر آسمانوں کی سیر کرتے اور وہاں کے عجائب و غرائب ملاحظہ فرماتے زمین پر تشریف لائے۔

زین القصص میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ یہ آمدورفت تین ساعت میں اور بقول وہب بن منبہ چار ساعت میں ہوئی کہتے ہیں کہ جب آپ آئے زنجیر حجرہ مقدسہ کی ہلتی پائی اور گرمی بستر مبارک کی زائل نہ ہوئی تھی۔

تنبیہ:۔ ظاہر ہے کہ یہ واقعہ اس عالم سے علاقہ رکھتا ہے اور وہاں کا کام تھوڑے عرصہ میں ہوسکتا ہے جبرئیل علیہ السلام ایک آن میں آسمان سے زمین پر آتے ہیں عزرائیل علیہ السلام ایک وقت میں صدہا ارواح مشرق اور صدہا مغرب میں قبض کرتے ہیں اے عزیز! انسان کی نظر ایک آن میں آسمان تک پہنچتی ہے اس جسم مبارک نے کہ ہزار درجے نظر سے لطیف تر ہے اگر تین یا چار ساعت میں آسمانوں سے تجاوز کیا تو کیا تعجب ہے؟ آفتاب بہ ایں جسامت کہ یک صد چھیاسٹھ مثل زمین اور چوتھائی اور آٹھواں حصہ اس کا اور بعض کے نزدیک ایک صد پینسٹھ اور بقول افضل المحدثین سید غیاث الدین

marfat.com

جمشید کاشی تین سو چھبیس مثل اس کا ہے ایک ساعت میں کس قدر مسافت طے کرتا ہے ۔ ایک روز سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا آفتاب لوٹ گیا عرض کیا لانعم یعنی نہیں ہاں ۔ فرمایا یہ کیا ۔ عرض کیا جس وقت لا کہا تھا نہیں لوٹا تھا اس کلمے کے تمام ہونے تک، پانچ سو برس کی راہ قطع کی اور ماہتاب آفتاب سے بھی زیادہ سریع السیر ہے ۔

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ پس اگر ماہ آسمانِ نبوت خورشید فلک رسالت چند ساعت میں قاب قوسین تک گئے اور لوٹ آئے کیا بعید ہے؟ باقی رہا یہ امر کہ فلاسفہ کے آسمان خرق والتیام قبول نہیں کرتا تو تجاوز اس سے کس طرح ممکن ہے ۔ جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ یہ مسئلہ عدل قبول حرکت انبیا پر مبنی ہے سلمنا کہ فلک یہ حرکت قبول نہیں کرتا مگر اس سے امتناع اس کا اجزائے فلک کے لیے لازم نہیں اگر ہم فرض کریں کہ جزء فلک ایسے دائرہ پر کہ مرکز جس کا مرکز عالم ہے حرکت کرے تو حرکت اس کی تحت و فوق کی طرح کہ فلک سے محدود ہیں واقع نہ ہو گی اور تقدیم ان کے تحدد کی فلک پر لازم نہ آئے گی ۔ اور یہ جواب کہ کلام حرکت طبعی میں ہے محض اتمام اس لیے کہ بطلان قاصر پر کوئی دلیل قائم نہیں ۔ علاوہ بریں آمد و رفت ملائکہ آسمان کے زمین پر بہ اتفاق عقلا ثابت ہے اور روشنی آفتاب کی چوتھے آسمان سے بلکہ مشتری کی چھٹے آسمان سے زمین تک پہنچتی ہے ۔ پس اگر وہ جسم نورانی کہ کروڑوں درجہ ملائکہ اور آفتاب و مشتری سے لطیف تر ہے بے فرق آسمان تجاوز کرے استحالہ لازم آئے ۔

نکتہ :۔ پروردگار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج لوح و قلم بہشت و دوزخ اور تمام عجائب ملک و ملکوت اور غرائب جبروت و لاہوت ملاحظہ کرائے اور اپنے حضور بلا کر اسرار قدرت اور دقائق حکمت ظاہر فرمائے کہ آپ خدا کے محبوب تھے

marfat.com

اور محبوب کو محب کے اسرار پر مطلع اور اس کے ملک و خزانے اور فوج و لشکر سے واقف ہونا ضرور ہے۔

نکتہ :۔ اس واقعہ سے نفوس قدسیہ اور اجرام فلکیہ کی تکمیل منظور تھی کہ جس طرح سفلیات استکمال میں آپ کے محتاج ہیں علویات بھی اس جناب سے استفادہ اور استفاضہ کرتے ہیں۔

نکتہ :۔ شوق رہبر کامل اور محبت مواصلت کو مقتضی ہے جب اشتیاق آپ کا کامل ہوا اور عشق حقیقی انتہا کو پہنچا دولت وصل ہاتھ آئی اور تواضع مستلزم رفعت اور موجب فرید عنایت ہے جب بندگی حد کو پہنچی انتہا کی بلندی کہ مافوق اس سے بندے کے لیے متصور نہیں حاصل ہوتی۔

خاتمہ:۔ اس میں آٹھ مبحث ہیں۔

مبحث اول:۔ سدی کہتے ہیں معراج ماہِ شوال میں ہجرت سے ایک برس پانچ مہینے پہلے اور بعض کے نزدیک ماہِ ربیع الاوّل سال دوازدہم میں واقع ہوئی اور بعض کے نزدیک نبوت سے پانچ برس بعد۔ حافظ عبدالغنی مقدسی اور نووی نے بارہویں برس کی شب لبست و ہفتم ماہِ رجب اختیار کی اور یہ ہی صحیح ہے۔ ایک طرح ایک روایت میں شب جمعہ وارد ہے اور شب شنبہ کہتے ہیں ورا بن وحیہ شب دوشنبہ اختیار کرتے ہیں اور یہی معتبر ہے۔

مبحث دوم:۔ ترمذی نے انس سے انھوں نے ابوذر سے مرفوعاً روایت کی میرے گھر کی چھت پھٹی اور واقدی کی روایت میں ہے معراج شعب ابی طالب سے اور بخاری کی روایت میں حطیم یا حجر سے اور ان کی دوسری روایت میں بیت اللہ کے قریب سے واقع ہوئی شفا میں اِمّ ہانی بنت ابی طالب سے منقول ہے حضرت اس رات میرے گھر تھے۔ حافظ ابن حجر ان روایات میں اس طرح تطبیق کرتے ہیں کہ آپ

marfat.com

اس رات اُمِّ ہانی کے گھر تھے۔ اوران کا گھر شعب ابی طالب میں ہے۔ اس کی چھت پھٹی اور فرشتے اُترے اور اضافت اس کی اپنی طرف بجہت سکونت کے ہے، پھر فرشتے آپ کو مسجد حرام میں لے گئے پھر آپ حطیم یا حجر کے قریب براق پر سوار ہوئے۔ روایت ابنِ اسحاق کی حسن بصری سے مرسلاً موئداس تطبیق کی ہے کہ جبرئیل آپ کی خدمت میں آئے پھران کو مسجد میں لائے براق پر سوار کیا۔

مبحث سوم :۔ شرف المصطفٰے اور روضۃ الاحباب اور بیہقی اور ابن اسحٰق کی روایات میں آیا ہے آپ نے سیڑھی پر عروج فرمایا اور ایک روایت میں ہے جبرئیل میرا ہاتھ پکڑ کے لے گئے اور بعض روایات میں وارد ہے انھوں نے آپ کو اپنے پروں پر بٹھایا اور اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے براق پر سوار ہوکر تشریف لے گئے۔

تطبیق :۔ مسجد حرام یا بیت المقدس سے چلتے وقت جبرئیل نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر براق پر سوار کیا اور براق نے سیڑھی پر عروج کیا اور شاید کسی جگہ جبرئیل نے آپ کو اپنے پروں پر بٹھایا۔

مبحث چہارم :۔ حذیفہ براق کے باندھنے سے انکار کرتے ہیں مگر ابن کثیر اور بیہقی نے ثابت کیا اور ابن حاتم نے روایت کیا جبرئیل نے اس پتھر میں کہ باب محمد کے قریب پڑا تھا سوراخ کیا اور براق کو اس سے باندھا۔

فائدہ :۔ باب محمد بیت المقدس کے اس دروازے کو جس سے آپ تشریف لے گئے تھے کہتے ہیں اور سوراخ کرنے سے سوراخ کا کھولنا مراد ہے صحیح حدیثوں میں وارد ہے کہ اور پیغمبر بھی اپنے براق اسی حلقہ سے باندھتے تھے۔

مبحث پنجم :۔ اس طرح حذیفہ رضی اللہ عنہ نماز بیت المقدس سے انکار کرتے ہیں اور جمہور کے نزدیک ثابت ہے۔ ہاں اس بات میں کہ وہ نماز جماعت کے ساتھ تھی یا بلا جماعت اور فرض تھی یا نفل اور بر تقدیر فرضیت عشا تھی یا صبح اور جو نفل تھی تو دو

marfat.com

رکعت تھی یا چار رکعت اختلاف ہے قسطلانی کہتے ہیں جو پیش از عروج کہتا ہے عشاء اور جو بعد از مراجعت کہتا ہے صبح اختیار کرتا ہے بیہقی روایت کرتے ہیں آپ نے اور جبرئیل نے دو دو رکعت بے جماعت کے پڑھیں اور بزاز کی روایت میں ہے اذان و جماعت کے ساتھ آسمان پر پڑھیں اور آدم اور نوح علیہما السلام مقتدیوں میں تھے اور آغاز قصے میں مذکور ہے بیت المقدس میں ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور سلیمان اور داؤد علیہم السلام کی امامت کے۔

تطبیق :۔ ظاہرا اول آپ نے اور جبرئیل نے بیت المقدس میں تحیۃ المسجد ادا کی۔ پھر نماز تہجد کہ آپ پر فرض تھی۔ جماعت انبیاء کے ساتھ پڑھی پھر ملاءِ اعلیٰ میں پیغمبروں اور فرشتوں کی امامت کے جب بیت المقدس میں آ کے شکر کے نفل پڑھے ابن کثیر تصریح کرتے ہیں کہ بیت المقدس میں قبل از عروج اور بعد از رجوع نماز پڑھنا ثابت ہے اور یہ بھی وارد ہوا کہ شب معراج آپ نے بیت المعمور اور مدین اور مولد عیسیٰ میں نماز پڑھی۔

مبحث ششم :۔ امام احمد روایت کرتے ہیں کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے دو برتن کہ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شہد پیش ہوئے بزاز کی روایت میں ہے تین برتن ایک میں دودھ دوسرے میں شراب تیسرے میں پانی اور روضۃ الاحباب میں ہے دو پیالے ایک میں دودھ تھا دوسرے میں شراب۔ اور بخاری کی حدیث میں ہے جب سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے تین برتن کہ ایک میں دودھ تھا دوسرے میں شہد تیسرے میں شراب حاضر کی گئی۔

تطبیق :۔ روضۃ الاحباب میں لکھا ہے اور قسطلانی نے حافظ عماد الدین بن کثیر سے نقل کیا ہے برتن دو بار پیش ہوئے ایک بار مسجد اقصیٰ میں اور دوسری بار متصل سدرہ کے باقی رہا اختلاف روایات ان کی تعداد میں سو صاحب روضۃ الاحباب میں یہ توجیہ کی ہے بعض رواۃ نے

marfat.com

اختصار کیا ورنہ بنظر عدد انہار سب چار برتن مناسب ہیں میں کہتا ہوں یہ توجیہہ محض رکیک ہے اور طریق تفضی بعض روایات کی ترجیح میں منحصر۔

مبحث ہفتم :۔ مسلم کی روایت میں آیا ہے کہ چار نہریں دیکھیں نیل اور فرات اور سیحان اور جیحان اور بعض روایات میں وارد ہوا ہے آسمانِ دنیا پر دو نہریں دیکھیں جبرائیل نے کہا یہ نیل اور فرات یا کہا ان کی اصل میں۔

تطبیق :۔ بعض کہتے ہیں ممکن ہے کہ دو نہریں اپنے منبع سے تجاوز کر کے چار ہو گئیں۔

فائدہ :۔ اصل ان کی آسمان پر ہونا اور وہاں سے پانی کا آنا ممکن ہے مگر صحیح یہ ہے کہ وہ نہریں زمین کی نیل و فرات سے مغائر ہیں کہ آسمانِ دنیا سے نکل کر بہشت کو گئے ہیں۔

مبحث ہشتم :۔ سہیلی اور ان کے استاد ابوبکر بن عربی اور امام ثوری فرماتے ہیں اسرا دو بار ایک بار خواب میں اور ایک بار بیداری میں ہوئی اور جو خواب میں دیکھا تھا نبوت کے بعد بیداری میں دیکھا جس طرح واقعہ حدیبیہ پہلے خواب میں دیکھا۔ پھر اسی طرح بیداری میں واقع ہوا محقق دہلوی کہتے ہیں تحقیق یہ ہے کہ معراج بیداری میں جسم کے ساتھ ایک بار اور خواب میں روح کے ساتھ بارہا ثابت ہوئی لیکن اس کی تعداد کسی دلیل قطعی سے متعین نہیں واللہ اعلم۔

marfat.com

معجزات مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

مسلم بن حجاج اپنی صحیح میں حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں حنین کے روز جب کفار نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہجوم کیا آپ نے خچر سے اتر کر فرمایا شاہت الوجوہ اور مٹھی بھر خاک ان پر پھینکی وہ خاک سب کافروں کی آنکھ میں پہنچی اور ان کو شکست ہوئی۔ اسی طرح جنگ بدر میں مٹھی بھر کنکریاں پھینکیں کہ سب کفار کی آنکھوں میں پہنچیں۔ ایک درخت چھوارے کا اپنے ہاتھ سے لگایا خدا نے اس پھل میں تریاق سے زیادہ تاثیر رکھی کہ جو صبح کے وقت اسے کھالے دن پر زہر اور جادو اس پر اثر نہ کرے اور یہ تاثیر ان درختوں میں کہ اس کی گٹھلی سے پیدا ہوئی اب تک موجود ہے اہل مدینہ ان کو عجوہ عالیہ کہتے ہیں آپ فرماتے ہیں عجوہ عالیہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ اور اس کا ناشتہ تریاق ہے۔ خیبر میں ایک یہود نے بکری کا گوشت بھون کر اور اس میں زہر ملا کر حضرت کی خدمت میں بھیجا آپ نے صحابہ کے ساتھ تھوڑا نوش کیا پھر فرمایا اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور یہود یہ کو بلا کر کہا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے۔ اس نے عرض کیا آپ سے کس نے کہا فرمایا اس گوشت نے جو میرے ہاتھ میں ہے عرض کیا ہاں خدا کے رسول میں نے یہ خطا اس لیے کی کہ اگر آپ پیغمبر ہیں تو زہر اثر نہ کرے گا اور جو پیغمبر نہیں تو آپ کے ہلاک ہونے سے ہمیں چین ملے گا آپ نے اس کا قصور معاف کر دیا۔ کسی نے آپ کے پاس ایک ہتھیار بطور ہدیہ بھیجا اس پر گرگس کی صورت بنی تھی آپ نے ہاتھ لگایا فوراً

marfat.com

محو ہو گئی ۔

جابرؓ کا اونٹ تھک گیا آپ نے اسے ہنکایا اس وقت سے وہ سب اونٹوں سے آگے چلنے لگا ۔ پھر آپ نے اسے خرید کیا اور قیمت دے کر جابر کو بخش دیا۔ قتادہ بن ملحان کے چہرے کو ہاتھ لگایا آپ کے ہاتھ کی برکت سے یہ روشنی اور صفائی ان کے چہرہ میں پیدا ہوئی کہ ہر چیز کا عکس اس میں نظر آتا۔ عقبہ بن ابی معیط کے منہ پر تھوکا اس کے گال جل گئے ۔ اور وہ داغ عمر بھر باقی رہا ۔ حدیبیہ کے دن لشکر کو پانی کی حاجت ہوئی آپ کی انگلیوں سے پانی نہر کی طرح جاری ہوا کہ تین سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آدمی نے پیا۔ اور وضو کیا راوی کہتا ہے ہزاروں ہوتے تو وہ پانی کفایت کرتا جب غار ثور میں تشریف لے گئے مکڑی نے غار کے دروازہ پر جالا تانا۔ اور کبوتر نے انڈے دیے ۔ کفار تلاش کرتے غار پر پہنچے خدائے تعالیٰ نے انھیں اندھا کر دیا۔ ہر چند ڈھونڈھا کیے آپ نظر نہ آئے اسی طرح شب ہجرت کفار بہ ارادہ قتل حضرت رسالت در دولت پر جمع ہوئے آپ آیۃ کریمہ وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا پڑھتے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور کسی کافر کو نظر نہ آئے ۔

معراج کی صبح جب قوم نے قصہ اسراء سے انکار کیا پروردگار نے بیت المقدس آپ کے سامنے کر دی کہ اس کے سب نشان منکروں کو بتائے اور ان کے سوالات کے جواب دیے ۔ ایک روز دو کتابیں ہاتھوں میں لیے باہر تشریف لائے ۔ اور فرمایا ایک میں بہشتیوں کے اور دوسری میں دوزخیوں کے نام ہیں نہ ان سے گھٹیں نہ بڑھیں۔ لکھا ہے کہ مشارق و مغارب زمین کے آپ کو دکھائے گئے ۔ اور خبر دی گئی اس قدر زمین جو آپ نے دیکھی آپ کی امت کے قبضے میں آئے گی بموجب اس وعدہ کے اس امت کی سلطنت اول مشرق یعنی بلاد ترک سے آخر مغرب یعنی بحر اندلس اور بلاد بربر تک پہنچی

marfat.com

شرح منیہ ابن امیر الحاج میں روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن مسعود کو بکریاں چراتے دیکھا کہا اے لڑکے کچھ دودھ ہے عرض کیا ہے مگر میں امین ہوں۔ یعنی یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں ان کا دودھ نہیں دے سکتا فرمایا ان میں کوئی بکری ایسی ہے جس پر نر نہیں چھاندا۔ ابن مسعود نے ایسی بکری حاضر کی۔ آپ نے اس کے تھن چھوئے فوراً دودھ اتر آیا دودھ کر آپ نے پیا اور ابو بکر کو پلایا پھر تھن سے ارشاد کیا "افلص" خشک ہو گئے ابن مسعود یہ معجزہ دیکھ کر مسلمان ہوئے آپ نے ان کو سینہ سے چپٹایا۔ ابو طلحہ کے گھوڑے پر کہ نہایت سست تھا سوار ہوئے۔ مدینہ کے سب گھوڑوں سے چالاک ہو گیا ؎

تو مرا دل دہ و دلیری بین رو بہ خویش خواں و شیری بین

فہد بن عطیہ کہتے ہیں آپ نے ایک گونگے لڑکے سے جس نے کبھی کلام نہیں کیا تھا پوچھا میں کون ہوں اس نے بزبان فصیح عرض کیا آپ خدا کے رسول ہیں میقب یمانی نقل کرتے ہیں حجۃ الوداع میں ایک بچہ کہ اسی روز پیدا ہوا تھا آپ کے پاس لایا گیا اس سے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا "اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہ" آپ رسول اللہ ہیں حجر اسود کی نسبت فرمایا قیامت کے دن اس پتھر کو آنکھیں اور زبان دیں گے کہ اپنے مستلم کی گواہی دے گا اور یہ پتھر پانی میں نہیں ڈوبتا اور آگ میں نہیں جلتا۔

تذئیل:۔ ایک روز ابنِ علیم محدث نے مسجد حرام میں یہ حدیث بیان کی ابو طاہر ملحد کہ علاقہ فرقہ مہدویہ سے تھا سن کر ہنسنے لگا پھر آگ منگا کر حجر اسود کو آگ میں ڈالا نہ جلا نہ پانی میں ڈوبا، پھول کی طرح قائم رہا متحیر ہو کر بولا اب مجھے یقین ہوا کہ یہ دین ہمیشہ رہے گا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں میں مٹھوڑے چھوارے حضرت کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے ان میں برکت کی دعا کیجیے آپ نے دعا کر کے فرمایا انھیں اپنے توشہ دان میں رکھ اور جس قدر درکار ہوں ہاتھ ڈال کر نکال لیا کر مگر توشہ دان کو نہ جھاڑنا

marfat.com

میں نے ان چھواروں سے کئی اونٹ خدا کی راہ میں بھر دیے اور ہمیشہ ہم کھایا کیے مگر وہ کم نہ ہوئے کسی لڑائی میں لشکر کا توشہ تمام ہوگیا فرمایا بقیہ توشہ جمع کرو پھر برکت کی دعا کرکے تقسیم کرادیا۔ تمام لشکر کے لیے کافی ہوگیا۔ ام مالک ایک برتن میں آپ کو روغن بھیجا کرتیں اس میں ایسی برکت ہوگئی کہ جب ان کے لڑکے سالن مانگتے اس میں سے روغن نکال دیتیں اور روغن کم نہ ہوتا ایک بار نچوڑا روغن نہ پایا۔ آپ سے حال عرض کیا فرمایا شاید تم نے نچوڑ لیا عرض کیا ہاں فرمایا اگر نہ نچوڑتی تو ہمیشہ اس سے روغن نکلا کرتا ایک شخص نے آپ سے سوال کیا تھوڑا غلہ اسے عنایت ہوا وہ اور اس کی عورت اور مہمان اسی غلہ سے کھاتے مگر کم نہ ہوتا ایک دن اس نے ماپا ماپتے ہی تمام ہوگیا۔ آپ کو خبر ہوئی فرمایا اگر تو نہ ماپتا تو وہ غلہ ہمیشہ رہتا اور تم اسے کھایا کرتے۔

ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک روز میں بھوک کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچا اور کسی نے کچھ نہ دیا یہاں تک کہ ابوبکر سے اپنا حال کہا انھوں نے بھی التفات نہ کیا ناگاہ ایک شخص دودھ کا پیالہ حضرت کے پاس لایا اور ایک روایت میں ہے مجھے حضرت اپنے ساتھ لے گئے اور دودھ سے بھرا پیالہ کہ آپ کو کسی نے بھیجا تھا پایا میں دیکھ کر نہایت خوش ہوا کہ یہ پیالہ حضرت مجھے عنایت کریں گے آپ نے فرمایا اصحابِ صفہ کو بلا لاؤ میں نے سوچا بہت آدمیوں کو یہ پیالہ بھر دودھ کیا کفایت کرے گا کاش حضرت مجھے عنایت کرتے تو میرا پیٹ بھر جاتا مگر تعمیل حکم ضروری تھی۔ ناچار انھیں بلالایا آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ہریرہ! پیالہ ہاتھ میں لے کر سرے سے یاروں کو پلانا شروع کر میں نے سرے سے سب کو پلایا اور کاسہ دودھ کا ویسا ہی بھرا رہا۔ پھر ارشاد ہوا اب تو پی میں نے پیا پھر فرمایا اور پی، اور پیا پھر فرمایا اور پی پھر پیا یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اسی کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر کیا اب میرے ہاتھ میں مٹکا نا نہ رہا۔

جابر کے والد بہت قرض اور تھوڑے خرمے چھوڑ مرے۔ قرض خواہوں نے انھیں گھیرا

marfat.com

آپ ان کے گھر تشریف لے گئے ۔ اور خرمے کے تین انبار کیے اور بڑے ڈھیر کے گرد تین بار پھر کر اس پر بیٹھ گئے اور قرض خواہوں کو دینا شروع کیا سب قرض ادا ہو گیا اور انبار ویسا ہی رہا۔

ابو ایوب انصاری نے آپ کی اور ابو بکر صدیق کی دعوت کی اور دو آدمی کے لائق کھانا پکایا آپ نے اس کھانے سے ایک سو اسی آدمی کو پیٹ بھر کھانا کھلایا اور جس نے کھایا فوراً ایمان لایا۔ سلمان فارسی کے مالک نے انھیں چالیس اوقیہ سونے پر کہ ایک سو پانچ تولہ ہوتا ہے مکاتب کیا اور شرط کی کہ تین سو درخت چھوارے کے لگا دیں جب تک اس میں پھل نہ آوے آزاد نہ ہوں ۔ آپ نے تین سو درخت چھوارے کے اپنے ہاتھ سے لگائے اسی برس سب میں پھل آئے مگر ایک درخت حضرت عمر نے لگایا تھا اس میں پھل نہ آیا آپ نے اسے اکھیڑ کر اپنے ہاتھ سے لگایا وہ بھی بار ور ہوا پھر انڈے برابر سونا مال غنیمت سے سلمان کو دیا کہ اسے دے کر آزادی حاصل کر سلمان نے گذارش کیا چالیس اوقیہ سونا چاہیے اس سے کیا ہوگا ۔ آپ نے زبان مبارک اس پر پھیر دی اور برکت کی دعا کی تولا تو پورا چالیس اوقیہ سونا نکلا سلمان آزاد ہوئے اور عمر بھر حضرت کی خدمت میں رہے ۔

ایک بار آپ نے جَو کی تھوڑی روٹیوں سے ستر یا اسی آدمی کا پیٹ بھر دیا۔ اور ایک بار اسی آدمی سے زیادہ کو تھوڑے جَووں سے جن کو انس اپنے ہاتھ میں اٹھا لائے تھے پیٹ بھر کر کھلا دیا۔

غزوۂ خندق میں جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بھوکا پایا جَو کا آٹا ایک صاع نکالا اور بچہ ایک بکری کا ذبح کیا پھر حضرت سے کہا میں نے تھوڑا کھانا آپ کے لیے پکوایا ہے آپ نے بآواز بلند فرمایا اے اہلِ خندق ! جابر تمھاری ضیافت کرتا ہے اور جابر سے کہا جب تک میں نہ پہنچوں ہانڈی چولھے سے نہ اتاریں اور آٹا نہ پکائیں پھر آپ ان کے گھر

marfat.com

تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر ارشاد کیا ایک روٹی پکانے والی بُلا لے اور ہانڈی چولھے پر رہنے دے اور اس میں سے گوشت نکال کر برتنوں میں بھر دیا اور لوگوں کو کھلانا شروع کیا۔ ہزار آدمیوں کو اس تین سیر آٹے اور تھوڑے سالن سے پیٹ بھر کھلایا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا بھی کم نہ ہوا۔

ایک دن تھوڑے چھواروں سے جنھیں ایک عورت اٹھا لائی تھی سارے لشکر کا پیٹ بھر دیا۔ اور اسی قدر چھوارے بچ رہے۔ ایک بار لشکر کے پاس توشہ کم ہوا آپ نے بقیہ جمع برکت کی دعا کی۔ پھر لشکر نے اسے اپنے برتنوں میں بھرنا شروع کیا۔ تمام لشکر کے برتن بھر گئے۔

غزوۂ تبوک میں ایک خشک چشمے میں غسالہ منہ اور ہاتھوں کا ڈالا اس قدر پانی ہو گیا کہ تمام فوج نے سیراب ہو کر پیا اور جب تک لشکر وہاں ٹھہرا رہا پانی کم نہ رہا ایک میّت کے اہل نے آپ کی ضیافت کی اور بکرے کا گوشت پکایا آپ نے منہ میں چبا کر فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بکری بے اذن مالک کے لی گئی ہے۔ تحقیق کے بعد یہی بات نکلی۔

ایک بار آپ نے یہ آیت پڑھی مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ پھر فرمایا جبار اپنی بڑائی کرتا ہے کہ میں ہوں جبار، میں ہوں کبیر المتعال یہ وعظ سن کر منبر کانپنے لگا عکرمہ بن ابی جہل فتح مکہ کے روز دریائے شور کی طرف بھاگ گئے ناگاہ کنارۂ دریا سے ایک ہوا اٹھی عکرمہ نے کہا اگر اس بلا سے نجات پاؤں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤں اسی وقت ہوا تھم گئی اور عکرمہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے۔ ابوہریرہ بہ برکت دعائے حضرت کبھی کوئی بات نہ بھولے تین ہزار حدیث احکام میں وارد ہیں ان میں ڈیڑھ ہزار ابوہریرہ سے مروی ہیں گویا نصف شریعت ہم کو

marfat.com

ان کے واسطے سے پہنچی۔

امام بخاری فرماتے ہیں آٹھ سو سے زیادہ صحابہ تابعین کہ ان میں ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور انس ہیں۔ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں عمر ابن اخطب انصاری کہتے ہیں حضرت نے نماز فجر کے بعد خطبہ پڑھا پھر ظہر پڑھ کے عصر تک پھر عصر پڑھ کے غروب آفتاب تک خطبہ پڑھتے رہے اس روز قیامت تک کا حال بیان کر دیا زیادہ علم ہم میں اسے ہے جسے زیادہ یاد رہا۔ جنگ بدر میں فرمایا یہ فلاں کا مقتل ہے اور یہ فلاں کا جس جگہ آپ نے ہاتھ رکھا تھا کسی نے وہاں سے تجاوز نہ کیا۔ یعنی ہر شخص اسی جگہ مارا گیا۔ جس جگہ آپ نے ہاتھ رکھ کر بتایا تھا۔

غزوۂ موتہ میں زید بن حارثہ کو لشکر اسلام کا سردار کیا اور حکم دیا جب زید شہید ہو جعفر بن ابی طالب سرداری کرے بعد اس کی شہادت کے ابن رواحہ سردار ہو اس کے بعد مسلمان جسے چاہیں اپنا سردار کریں عجائب قدرت الٰہی سے ہے کہ جس طرح زبانِ مقدس سے نکلا تھا اسی طرح ایک بعد دوسرے کے شہید ہوا۔ ابھی ان کی شہادت کی خبر مدینہ نہ پہنچی تھی کہ آپ نے فرمایا زید نے نشان پکڑا اور شہید ہوا پھر جعفر نے لیا وہ بھی شہید ہوا پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور شہید ہوا یہاں تک کہ خدا کی تلواروں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے نشان پکڑا اور فتح یاب ہوا۔

فائدہ :۔ یہ پہلی سرداری خالد کی لشکر اسلام پر ہے حنین کے مویشی کی نسبت فرمایا یہ سب غنیمت ہو جاوے گی۔ چنانچہ وہ سب مال مسلمانوں نے لوٹ لیا نجاشی بادشاہ حبشہ جس وقت مرے آپ نے مدینہ شریف میں یاروں سے فرمایا اٹھو تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا اور مصلّٰی میں جا کر ان کے جنازے کی نماز پڑھی۔

فائدہ :۔ اسی جگہ سے شافعیہ جنازہ غائب کی نماز جائز جانتے ہیں اور حنفیہ جواب دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس وقت آپ کو جنازہ نجاشی دکھا دیا تھا۔ کسی سفر میں آپ کی

marfat.com

اونٹنی گم ہوگئی۔ زید منافق نے لوگوں سے کہا محمد آسمان کی خبریں بیان کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ اونٹنی کہاں ہے؟ اسی وقت آپ نے فرمایا فلاں جگہ مہار اس کی درخت میں اٹک گئی ہے تلاش کیا تو وہیں پائی اور صحابی سے جس کے ڈیرے میں منافق نے یہ کلمہ کہا تھا فرمایا ابھی ایک منافق نے یہ بات کہی ہے میں دعویٰ نہیں کرتا کہ بے خدا کے بتائے مجھے کچھ معلوم ہوتا ہے اور ایک دن فرمایا مکے نے اپنے جگر گوشے مدینے کی طرف پھینک دیے انھیں دنوں عمرو بن العاص کہ اشراف اور سردارانِ قریش میں سے تھے اور خالد بن ولید کہ بڑے بہادر اور سپہ سالار اور رئیس ان کے تھے۔ بلکہ اسلام میں بھی سرداری فوج پر اکثر مامور رہتے اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ کہ صاحب مفتاح کعبہ تھے۔ مشرف بہ ایمان ہوئے۔ ایک بار انھیں عثمان بن طلحہ سے آپ نے زیارت کعبہ کی درخواست کی انھوں نے انکار کیا فرمایا ایک دن کعبے کی کنجی میرے ہاتھ میں ہو گی جسے چاہوں گا دوں گا سو فتح مکہ کے دن مولیٰ علی بدرستی عثمان سے کنجی لائے آپ نے وہ واقعہ عثمان کو یاد دلایا آیت آئی۔

اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰی اَھْلِھَا آپ نے کنجی انھیں حوالہ کی اور فرمایا یہ کنجی ہمیشہ تمھارے پاس رہے گی نہ لے گا اسے مگر ظالم۔ اگرچہ عثمان لاولد مرے مگر آج تک وہ کنجی ان کے بھائی شیبہ کی اولاد کے پاس ہے جب نامہ نامی پرویز کے پاس پہنچا اس نے باذان صوبہ یمن کو لکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہاں بھیج دے باذان نے دو آدمی آپ کے پاس بھیجے کہ آپ پرویز کے پاس جائیں ورنہ وہ سخت بدمزاج ہے ملک عرب تباہ کر دے گا۔ فرمایا صبح آنا۔ جب صبح کو حاضر ہوئے فرمایا لوٹ جاؤ شیرویہ نے پرویز کو قتل کیا انھوں نے باذان سے حال کہا باذان نے کہا اگر خبر سچ ہوگی میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ انھیں دنوں شیرویہ کا نامہ بنام باذان پہنچا میں نے پرویز کو بہ سبب اس کے ظلم کے قتل کیا تم اپنے عہدے پر قائم رہو اور پیغمبر عربی سے کچھ تعرض نہ کرو

marfat.com

بہ مجرد دیکھنے نامے کے باذان اور ان کے دونوں بیٹے اور جو اہلِ یمن و فارس کہ اس کیفیت سے واقف تھے مسلمان ہو گئے۔ اور باذان نے ایک عرضی اس حال کی آپ کی خدمت میں روانہ کی۔

جب عباس بن عبدالمطلب بدر کے قیدیوں میں گرفتار آئے فرمایا نوفل بن حارث اور عقیل بن ابی طالب کا فدیہ ادا کرو عرض کیا مجھے مقدور نہیں فرمایا وہ مال کیا ہے، جو اُمّ الفضل کو سونپا تھا اور کہا اگر میں مارا جاؤں تو یہ مال تیرے اور فضل اور قثم اور عبداللہ کے لیے ہے۔ عباس نے متعجب ہو کر گذارش کیا میں گواہی دیتا ہوں بے شک تم سچے ہو خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور آپ اس کے بندے اور سچے پیغمبر ہیں میرے مال کا حال کسی کو معلوم نہ تھا۔ اور ایک گروہ سے فرمایا تم میں سے ایک شخص دوزخ میں جائے گا اس کا دانت احد کے برابر ہو جائے گا چنانچہ ان میں سے ایک شخص مرتد ہو کر مارا گیا۔ اور ایک جماعت سے فرمایا تم سب میں پیچھے مرنے والا آگ میں ہو گا چنانچہ جو سب کے بعد باقی رہا آگ میں گر کر جل گیا۔

فتح مکہ کے دن ایک مسلمان عکرمہ بن ابی جہل کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ نے تبسم کیا کسی نے تبسم کا حال پوچھا فرمایا قاتل و مقتول کو دیکھتا ہوں کہ ساتھ ساتھ بہشت میں جاتے ہیں تھوڑے عرصہ میں عکرمہ ایمان لائے اور مقبول الاسلام ہوئے۔

دو شخص غیبت کر کے حضرت کے پاس آئے فرمایا تم نے گوشت کھایا ہے عرض کیا نہیں فرمایا کسی کی غیبت کی ہے۔

ایک روز حجرے میں تشریف رکھتے تھے فرمایا اس وقت وہ آتا ہے جس کا دل متکبر ہے اور شیطان کی آنکھ سے دیکھتا ہے ناگاہ عبداللہ بن اشہل کہ منافق تھا آیا غزوہ تبوک میں ابوذر کے حق میں فرمایا مرحبا ابوذر اکیلا چلا آتا ہے اور اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی فوت ہو گا۔ سو ابوذر حضرت عثمان کی خلافت میں موضع ربذہ میں جا رہے اور انتقال کے وقت

marfat.com

بھی کوئی ان کے پاس نہ تھا۔ اتفاقاً کچھ لوگ کوفہ کے ادھر سے نکلے انھوں نے دفن کیا۔ زید بن خالد کہتے ہیں کہ ایک شخص خیبر کے روز مرگیا فرمایا نماز اس کے جنازے کی پڑھو مگر خود نہ پڑھی۔ صحابہ نے سبب پوچھا فرمایا اس نے غنیمت میں خیانت کی ہے۔ اس کا اسباب دیکھا تو مال غنیمت کا پایا۔

ایک منافق مرگیا فرمایا زمین اسے قبول نہیں کرتی لوگ بار بار اسے دفن کرتے ہیں اور نعش اس کی قبر سے باہر نکل آتی ہے۔ ایک شخص مرتد ہو کر مشرکوں سے جاملا فرمایا وہ مرگیا اور زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔ دریافت کیا تو فی الواقع وہ مرگیا تھا اور زمین نے اسے قبول نہ کیا۔

غزوۂ خندق میں جب قریش بھاگ گئے فرمایا الآن لغزوھم ولا یغزوننا اب ہم ان پر چڑھیں گے اور وہ ہم پر چڑھ کر نہ آئیں گے چنانچہ کفار کو پھر کبھی حوصلہ چڑھ کر آنے کا نہ ہوا یہاں تک کہ مسلمانوں نے مکہ فتح کیا جب لشکر اسلام خیبر کے متصل پہنچا فرمایا خیبر خراب ہوا۔ انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین۔

چنانچہ خیبر باوجود کمال استحکام کے فتح ہو گیا عثمان غنی سے فرمایا تو مظلوم مارا جائے گا چنانچہ ظالموں نے قرآن پڑھنے میں انھیں شہید کیا اور خون ان کا کتاب اللہ پر جاری ہوا۔ کہتے ہیں جس وقت آپ شہید ہوئے اس آیت پر پہنچے تھے۔ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ثابت بن قیس سے فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ سعید جیے اور شہید مرے اور بہشت میں داخل ہو سرا ہا ہوا۔ چنانچہ وہ حرب یمامہ میں کہ خلافت صدیق میں واقع ہوئی شہید ہوئے اور عمار بن یاسر سے فرمایا تجھے باغی گروہ قتل کرے گا کہ حرب صفین میں شہید ہوئے۔

فاطمۃ الزہرا سے فرمایا تو گھر والوں سے پہلے مجھ سے ملے گی۔ چھ مہینے بعد آپ کی

marfat.com

رحلت کے ان کی رحلت ہوئی ۔ امام حسن کو فرمایا یہ بیٹا میرا سردار ہے امید ہے خدا اس کے سبب سے مسلمانوں کے او بڑے گروہ میں صلح کرادے سو ان کے سبب حجاز اور شام کے لشکر میں صلح ہوئی اور امام حسین کو فرمایا میری امت اسے قتل کرے گی وہ شامیوں کے ہاتھ سے کربلا میں شہید ہوئے اور فرمایا ایک شخص کوتاہ قد سرخ رنگ جس کی گردن اور ابرو پر دو تل ہوں گے اپنا اونٹ تلاش کرتا شداد کے شہر میں جائے گا ۔ اور وہاں کے عجائب دیکھے گا عبداللہ بن قلابہ رضی اللہ عنہ اس خبر کے مصداق ہوئے کہ اونٹ ڈھونڈھتے شداد کے شہر میں پہنچے اور اس کی دیواریں اور منارے دیکھ کر بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے دیکھا سنگریزوں کی جگہ جواہر اور یاقوت پڑے ہیں ۔ آدمی کا نشان نہیں اور فرمایا ملک حجاز میں ایک آگ پیدا ہوگی ۔ جس کی روشنی سے اعناق الابل بصرے میں یعنی بصرے کی پہاڑیاں جن کا نام اعناق الابل ہے روشن ہوں گی ۔ سو ماہ جمادی الآخر ۶۵۴ھ ہجری میں مدینہ طیبہ کے متصل ایک آگ پیدا ہوئی اور چند روز رہ کر غائب ہو گئی اس زمانہ میں قطب الدین قسطلانی نے ایک رسالہ مسمی بہ جمل الایجاز خاص کر اس حال میں تحریر کیا اور سید سمہودی نے تاریخ خلاصۃ الوفا فی اخبار دار المصطفٰے اور شیخ عبدالحق نے جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب میں حال اس آگ کا مفصل لکھا کہتے ہیں مدینہ اس آگ سے محفوظ رہا یہاں تک کہ ایک پتھر نصف حرم میں اور نصف خارج تھا خارج جل گیا اور جب داخل پر پہنچی بجھ گئی ۔

اور فرمایا ترک ایک شہر کو کہ مسلمانوں نے آباد کیا ہوگا اور دجلہ اس کے بیچ میں ہوگا گھیریں گے مسلمان وہاں کے تین قسم ہو جائیں گے بعض بادشاہ ترک کی پناہ پکڑیں گے اور بعض اپنا مال و اسباب اور عیال لے کر بھاگیں گے ۔ یہ دونوں گروہ ہلاک ہوں گے اور بعض ہتھیار پکڑیں گے اور لڑ کر شہید ہوں گے ۔ سو ترکان تاتار نے بغداد کو کہ دجلہ اس کے بیچ میں ہے گھیرا اور مستعصم باللہ خلیفہ اور قاضی شہر وغیرہما بادشاہ اتراک سے مل گئے

marfat.com

اس ظالم نے بغداد سے چل کر دوسری منزل میں سب کو قتل کیا اور جو لوگ مال واسباب وعیال لے کر بھاگے تھے وہ بھی قتل ہوئے اور ایک جماعت نے لڑکر شہادت حاصل کی۔ مولیٰ علی کے حق میں خبر دی ان کا قاتل سر میں تلوار مارے گا کہ ڈاڑھی پر خون بہے گا سو ابنِ ملجم کے ہاتھ سے واقع ہوا۔ اور فرمایا کہ خزانے مسلمان آپس میں تقسیم کریں گے۔ سعد ابن ابی وقاص نے مدائن دارالسلطنت کسریٰ فتح کیا اور خزانے اس کے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے۔

اور فرمایا بادشاہِ فارس کے کنگن سراقہ کے ہاتھ میں پہنائے جائیں گے سو حضرت عمر کے عہد میں پہنائے گئے۔

اور بیت المقدس کے فتح کی خبر دی کہ انھیں کی خلافت میں فتح ہوئی۔ خارجیون کے ظہور اور ان کی مغلوبی کی اور یہ کہ ان میں ذوالثدیہ ہوگا۔ خبر دی سو مولیٰ علی کے وقت میں اہلِ حق نے انھیں مغلوب کیا اور ذوالثدیہ کہ ان کا ایک ہاتھ عورت کے پستان سے مشابہ تھا خوارج میں پایا گیا۔ اور شیعوں کے ظہور کی خبر دی کہ وہ لوگ سلف کو برا کہیں گے۔ اور حضرت عمر کی نسبت فرمایا فتنہ و فساد ان کے سبب سے بند رہے گا

اور حضرت ابوذر سے کہا جب تم مصر میں دو شخصوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھو وہاں سے چلے جاؤ۔

اور عدی بن حاتم سے کہا تو ایک عورت کو دیکھے گا کہ اونٹ پر سوار ہو کر تنہا بصرہ سے حج کو آئے گی۔ اور خدا کے سوا اسے کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ اور فرمایا اجاء الربیت پر خون بہے گا اور میری امت کے لوگ دریائے شور میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد کریں گے۔ ام خرام بنت ملحان ان میں ہوگی اور ازواج میں پہلے وہ وصال کریگی جس کے ہاتھ لمبے ہیں سو شیعہ آخر خلافت علی میں ظاہر ہوئے اور عمر کے وقت میں انتظام خوب رہا اور مصر فتح ہوا۔ ابوذر نے عبدالرحمٰن بن شرجیل بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر

marfat.com

جھگڑتے دیکھا اور واقعہ حرّہ میں احجار الزیت پر خون بہا اور عثمان کی خلافت میں مسلمانوں نے بہ امارت معاویہ دریا میں جہاد کیا۔ ام اخرام اس لشکر میں موجود تھیں سواری سے گر کر فوت ہو گئیں اور ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت زینب نے کہ نہایت سخی تھیں انتقال کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی سو ابولؤلؤ مجوسی نے نماز صبح میں انھیں زخمی کیا اسی زخم سے شہید ہوئے۔ حذیفہ کہتے ہیں ہر سردار فتنہ یہاں تک کہ جس کے ساتھ میں تین سو آدمی بھی ہوں گے اس کے اور اس کے باپ کے نام اور قوم سے ہمیں حضرت نے خبر دی۔

انصار کے حق میں فرمایا میرے بعد یہ امر تمھیں پیش آئے گا۔ کہ اوروں کو تم پر ترجیح دیں گے۔ سو یہ صورت زمانِ معاویہ میں واقع ہوئی اور فرمایا میری امت نوجوانان قریش کے ہاتھ سے ہلاک ہو گی۔ ——— سلیمان بن عبد الملک اور حجاج کے ہاتھ سے کہ عبد الملک بن مروان کا امیر الامرا تھا۔ واقع ہوا اور فرمایا لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے کہ سب سود کھائیں گے جو نہ کھائے گا اسے بھی بخار اس کا پہنچے گا یعنی سود کے کاغذ پر گواہی کرے گا یا اس کا غذ کو لکھے گا یا اس کے معاملہ میں دخل دے گا یہ حال اس زمانے میں موجود ہے۔

اور فرمایا آخر زمانے میں ایک قوم ایسی ہو گی جو ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن سو اس زمانے میں ہزاروں آدمی اس قسم کے ہیں۔ اور قلت علم اور کثرتِ بخل سے خبر دی۔ سو اس زمانے میں ظاہر ہے کہ بخل زیادہ اور علم کم ہو گیا۔ اور فرمایا میری امت کا ایک گروہ خدا کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گا انھیں نقصان نہ پہنچا سکے گا جو ان کو چھوڑے گا اور ان کے خلاف کرے گا یہاں تک کہ خدا کا حکم آئے گا اور وہ اسی حال پر قائم ہوں گے اور فرمایا اس امت کے آخر میں ایک قوم ہو گی کہ ان کے لیے اگلوں کا سا ثواب ہے

marfat.com

نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت اور اہل فتن سے جہاد کریں گے اور غلبہ عباسیہ اور حکومت عمر بن عبدالعزیز اور اختلاف امت اور خروج مسیلمہ اور اسود اور مختار اور حجاج اور وائل بن حجر کے آنے سے خبر دی یہ سب امور مطابق ارشاد کے ہوئے۔

اور فرمایا یہ دین ابتداء میں نبوت و رحمت کے ساتھ ہوا پھر خلافت و رحمت کے ساتھ ہوگا پھر بادشاہت گزندہ ہوگی پھر فساد اور ظلم اور سرکشی پھیلے گی۔ زنا کو حلال سمجھیں گے اور شراب پئیں گے اور ریشمی کپڑے پہنیں گے۔

اور فرمایا یہ دین اچھی طرح جم جائے گا یہاں تک کہ سوار صنعا سے حضرموت تک سفر کرے گا اور خدا کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا اور فرمایا دو گروہ آپس میں لڑیں گے اور دعویٰ ان کا ایک ہوگا اور خبر دی کہ آخر زمانے میں لوگ سیاہ خضاب کریں گے وہ بہشت کی بو نہ سونگھیں اور تم عجم فتح کرو گے۔ قیصر و کسریٰ ہلاک ہوں گے۔ تم ان کے خزانے خدا کی راہ میں تقسیم کرو گے۔

اور فرمایا جب میری امت اترا کر چلے گی اور رومی اور فارسی بادشاہوں کی اولاد ان کی نوکری کرے گی۔ اس وقت خدا ان کے اچھوں کو بدوں پر مسلط کرے گا۔ اور فرمایا میری امت میں جب تلوار رکھی جائے گی تا قیامت نہ اٹھائی جائے گی اور فرمایا وہ وقت آنے والا ہے کہ اپنے دین پر صبر کرنے والا ہاتھ میں چنگاری رکھنے والے کے مانند ہوگا یعنی جس طرح ہاتھ پر آگ رکھنا دشوار ہے اسی طرح اس وقت اپنے دین پر قائم رہنا دشوار ہوگا۔ اور یہ وہی وقت ہے اور فرمایا قریب ہے تمھارے مقابلے کے لیے ایک فرقہ کافروں کا اور فرقوں کو جمع کرے۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ نظر ہماری قلت کے؟ فرمایا نہیں تم اس وقت بہت ہوگے۔ لیکن مانند جھاگ کے اور تمھاری ہیبت دشمنوں کے دل سے جاتی رہے گی۔ اور تمھارے دلوں میں سستی آجائے گی۔ اور فرمایا میں فتنوں کو دیکھتا ہوں تمھارے گھروں میں باراں کی طرح داخل ہوئے اور علامات قیامت میں فرمایا

marfat.com

غنیمت دولت ہو جائے گا۔ امانت غنیمت اور زکوٰۃ تاوان اور علم دنیا کے لیے سیکھیں گے اور عورتوں کی فرمانبرداری اور ماں کی نافرمانی کریں گے۔ اور یاروں سے نزدیکی اور باپ سے دوری چاہیں گے۔ اور مسجد میں بیہودہ باتیں کریں گے۔ اور فاسق سردار اور سفہا اور ارزال رئیس ہو جائیں گے۔ اور شریر بہ سبب شرارت کے تعظیم کیے جائیں گے۔ اور شراب برملا پئیں گے۔ اور پچھلے اگلوں پر لعنت کریں گے اور عورتیں آپس میں شہوت رانی کریں گی۔ اور غیر قوم کے لوگ تم پر غالب ہو جائیں گے سو یہ سب امور موجود ہیں

زمانہ مبارک میں ایک سال قحط پڑا جمعہ کے دن آپ خطبہ پڑھتے تھے ایک بادیہ نشین نے عرض کیا یا رسول اللہ!

"هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ" مال ہلاک ہوا اور عیال بھوکے ہیں ہمارے لیے دعا کیجیے آپ نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے اس وقت بادل کا ٹکڑا آسمان میں نہ تھا۔ دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ گھٹا پہاڑ کی طرح اٹھی۔ اور آٹھ دن خوب مینہ برسا دوسرے جمعہ کو پھر اسی اعرابی یا دوسرے نے عرض کیا یا رسول اللہ! مکان گرے جاتے ہیں اور مال ڈوب گیا ہے۔ ہمارے لیے دعا کیجیے آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا الٰہی ہمارے گرد برسا، نہ ہم پر اور جس طرف اشارہ کیا بادل اسی طرف ہٹ گیا۔ یہاں تک کہ مدینہ پر سے مینہ کھل گیا۔ اور وادی قناۃ میں مہینے بھر تک پانی جاری رہا۔ بدر کی لڑائی میں کافروں نے پہلے سے کنوئیں پر قبضہ کر لیا تھا۔ ناچار لشکر اسلام نے ریت پر خیمہ کیا پانی کی نہایت تکلیف تھی۔ اور بعض لوگوں کو نہانے کی حاجت ہوئی مسلمان نہایت پریشان تھے آپ نے دعا کی اس قدر مینہ برسا کہ زمین جم کر سخت ہو گئی۔ اور لوگوں نے وضو اور غسل کیا اور اپنے برتن پانی سے بھر لیے۔

ایک روز مولیٰ علی کے لیے دعا کی کہ سردی گرمی کی تکلیف سے محفوظ رہیں اس روز سے گرمیوں میں جاڑوں کے اور جاڑوں میں گرمیوں کے کپڑے بے تکلف پہنتے

marfat.com

اور سعد بن ابی وقاص کے لیے دعا کی خدا انھیں مستجاب الدعوات کرے۔ اس دن سے انھوں نے جو دعا کی قبول ہوئی۔

اور فاطمۃ الزہرا اور مولیٰ علی کے حق میں دعا کی اَخْرَجَ مِنْکُمَا کَثِیْرًا طَیِّبًا ان کی اولاد امجاد کی کثرت اور جیسے پاکیزہ لوگ مانند حضرات ائمہ طاہرین اور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہم کی ان کی اولاد میں پیدا ہوئے اظہر من الشمس ہے۔

ہندہ بنت عتبہ کی بکریوں کے لیے دعا کی بہت بڑھ گئیں۔ ہمیشہ کہا کرتی یہ برکت حضرت کی دعا کی تاثیر سے ہے۔ ابن عباس کے حق میں دعا کی الٰہی اسے دین میں دانش مند کر اور تاویل سکھا دے فقاہت اور تفسیر دانی ان کی اس مرتبہ کو پہنچی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ شیوخ صحابہ سے ان کی تعظیم و تکریم زیادہ کرتے اور سلطان المفسرین ان کا لقب ہے۔ نابغہ جعدی سے کہا خدا تیرا منہ بے دنداں نہ کرے۔ ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی اور سب دانت ثابت تھے۔

ایک دن ام سلیم نے عرض کیا انس کے حق میں دعا کیجیے فرمایا یا اللہ! اس کا مال اور اولاد زیادہ کر اور عمر اس کی دراز ہو اسے بخش دے اس دعا سے برکت سے ان کے باغ میں ہر سال دوبارہ میوہ آتا اور عمر ان کی بہت ہوئی۔ اور سو بیٹے پوتے ان کی زندگی میں جمع ہو گئے۔ جب غزوہ تبوک میں صدقہ کا حکم ہوا عبدالرحمٰن بن عوف نے آدھا مال حاضر کیا فرمایا تیرے صدقے اور بقیہ میں خدا برکت کرے۔ لکھا ہے کہ ان کے مال میں اس قدر برکت ہوئی کہ تیس غلام اپنی زندگی میں آزاد کیے۔ اور سات سو اونٹ دیے۔ اور انتقال کے وقت بہت مال کے اہلِ بدر کے لیے وصیت فرمائی۔ بعد اخراجِ وصیت چاروں عورتوں کو آٹھویں حصے میں سے اسّی اسّی ہزار ملے اور دعا کے وقت صرف چار ہزار تھے۔

مالک بن ربیعہ کے لیے کثرت اولاد کی دعا کی ان کے اسّی لڑکے پیدا ہوئے

marfat.com

اور عروہ بن جعد کے حق میں دعا کی کہ تجارت میں ہر روز چالیس ہزار درہم نفع کے حاصل کرتے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی خدا ان کے سبب سے اسلام کو قوت دے جو قوت دینِ اسلام کو ان کے واسطے سے حاصل ہوئی ۔ ماہر فنِ تاریخ پر بخوبی ظاہر ہے ۔ جنگ خندق میں حذیفہ کو کفار کی خبر لانے پر متعین کیا اس رات نہایت سردی اور ہوا چلتی تھی ۔ ان کے لیے دعا کی ۔ حذیفہ کہتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوتا حمام میں چلتا ہوں ایک اونٹ سب سے پیچھے چلتا آپ نے دعا کی سب سے آگے چلنے لگا ایک روز آپ نے لشکر اسلام کی بے سروسامانی پر نظر فرما کر دعا کی الٰہی ! یہ ننگے ہیں انھیں کپڑا دے ۔ الٰہی یہ بھوکے ہیں انھیں کھانا دے ۔ الٰہی ! یہ پیادے ہیں انھیں سواری دے ، راوی کہتا ہے ہم میں سے فتح کے بعد کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کے پاس سواری اور کپڑا اور نقد اور حبس نہ تھی

بروز احد جب لشکر اسلام مغلوب ہوا آپ ہمراہیوں کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے کافروں نے چاہا کہ پہاڑ پر چڑھ جائیں ۔ دعا کی الٰہی ! یہ قدرت نہ پائیں ہر چند تدبیر کی پہاڑ پر چڑھنے کی قدرت نہ پائی ۔ ناچار لوٹ گئے ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کفر میں نہایت شدت رکھتیں ایک دن انھوں نے آپ سے اس امر کی شکایت کی اور دعا چاہی ۔ فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ۔ خدایا ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت فرما ۔ جب ابوہریرہ اپنے گھر گئے دروازہ بند پایا اور نہانے کی آواز سنی اور ماں نے نہانے کے بعد انھیں گھر میں بلایا اور کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ابوہریرہ بہت خوش ہوئے کہ خوشی سے ان کے آنسو نکل پڑے اور حضرت سے ان کا سلام اور اسلام کا حال عرض کیا ۔

اسی طرح ثقیف کے لیے دعا کی خدایا ثقیف کو ہدایت فرما یا مسلمان ہو گئے اور

marfat.com

دوس کے حق میں دعا کی اللھم اہد دوسا دائت بھم خدایا دوس کو ہدایت کر اور انھیں لے آ مسلمان ہو کر آپ کے پاس حاضر ہوئے ۔ مولیٰ علی کی نماز عصر قضا ہو ئی ۔ آپ نے دعا کی سورج لوٹ آیا ۔ اور درختوں اور پہاڑوں پر دھوپ چمکی مولیٰ علی نے نماز عصر ادا کی ۔

مصر پر قحط کی دعا کی یہ نوبت ہوئی کہ بھوک میں کتے اور سور اور ہڈیاں اور مردار کھا گئے ۔ اور ایک بار قریش پر قحط کی دعا کی نہایت گرانی ہوئی ابو سفیان نے آپ کو لکھا تم رحمۃ للعالمین ہو باپ دادوں کو تلوار سے قتل کیا اور اولاد کو قحط سے ہلاک کرتے ہو ۔ دعا کرو خدا قحط دور کرے ۔ آپ نے دعا کی تو مہ بلا دور ہوئی کہتے ہیں عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا ان پر دعا کی الٰہی تو جس طرح چاہے مجھے ان کی شر سے بچا اور بدکڑک سے ہلاک ہوا اور عامر طاعون الابل میں کہ اونٹوں کی وبا سے واصل جہنم ہوا ۔

ایک روز عتبہ بن ابی لہب نے کہا کہ میں محمد کے بعد عائشہ سے نکاح کروں گا آپ نے دعا کی الٰہی ! اس پر ایک کتا اپنے کتوں سے مسلط فرما عتبہ قافلہ کے ساتھ کسی جنگل میں ٹھہرا تھا ۔ شیر آیا اہلِ قافلہ سوتے تھے ہر ایک کو سونگھ کر چھوڑ گیا ۔ اور عتبہ کو کھا لیا ۔ اہل فارس کے حق میں دعا کی اللھم مزقھم کل ممزق تھوڑے عرصہ میں سلطنت ان کی تہ و بالا ہو گئی ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھاتا تھا فرمایا سیدھے ہاتھ سے کھا اس نے بہانہ کیا کہ سیدھے سے نہیں کھا سکتا فرمایا اب تجھے قدرت نہ رہی اس وقت سے اپنا سیدھا ہاتھ منہ تک نہ لے جا سکتا ۔

منقول ہے ایک شخص کو حضرت نے اس کی بیٹی کے نکاح کا پیام دیا ۔ اس نے بہانا کیا کہ وہ برص میں مبتلا ہے فرمایا فلتکن اسی وقت وہ جذام کے مرض میں مبتلا ہو گئی ۔ شبیب بن برصا شاعر اسی کا بیٹا ہے حکم بن ابی العاص نے آپ کے

marfat.com

چلنے کی نقل کی فرمایا کن فیکون ایسا ہی ہو جا۔ مرتعش ہو گیا اور مرتے دم تک اسی حال پر رہا۔

تنبیہ :۔ ہر چند مفہوم اِذَا اَرَادَ شَیْئًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ مخصوص بحضرت احدیت ہے مگر قادر مطلق نے اپنے حبیب کو بھی قدرت عنایت کی تھی کہ جو فرما دیتے ہو جاتا تھا۔ منقول ہے ایک بار عمار بن یاسر کو کفار نے آگ میں ڈالا اتفاقاً آپ ادھر سے گذرے فرمایا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی عَمَّارٍ کَمَا کُنْتِ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

اے آگ ! تو عمار پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا۔ جیسے ابراہیم پر ہوئی آگ فوراً بجھ گئی۔ صرافہ بن مالک کے گھوڑے کے پاؤں آپ کی دعا سے زمین میں دھس گئے جب آپ سے التجا کی اس بلا سے نجات پائی۔

تنبیہ :۔ یہ معجزہ معجزہ خسف قارون کے مماثل ہے مگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں عذر اور عجز پر نظر نہ ہوئی۔ اور یہاں عذر قبول فرما کر نجات کی دعا کی مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں ایک بار بعض نواحی مکے میں حضرت کے ساتھ تھا راہ میں جو پہاڑ اور درخت ملتا تھا کہتا " اَلسَّلام علیک یا رسول اللہ " ایک کھجور کے قریب ہو کر نکلے اس نے بزبان فصیح کہا یہ محمد ہیں سردار انبیاء کے اور یہ علی ہیں سردار اولیاء کے باپ ائمہ طاہرین کے۔ ایک روز آپ کسی صحراء میں سوتے تھے ناگاہ ایک درخت زمین چیرتا آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہوا جب بیدار ہوئے اصحاب نے حال بیان کیا فرمایا یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے مالک سے مجھے سلام کرنے کی اجازت چاہی اور حاصل کی ایک دن آپ نے جناب باری میں عرض کیا قوم میری مجھے ڈراتی ہے کوئی نشانی دکھا دے حکم ہوا فلاں جنگل میں جاؤ اور فلاں درخت کی ٹہنی ہلاؤ۔ بہ مجرد آپ کے ہلانے کے وہ شاخ درخت سے جدا ہو کر آپ کے پاس آئی اور دیر تک کھڑی رہی۔ پھر حضرت کے

marfat.com

حکم سے لوٹ کر درخت میں اپنے جگہ جا لگی ۔ ایک دن جبرئیل نے آپ کو غمگین دیکھا عرض کیا ارشاد ہو تو کوئی راز عجیب دکھاؤں فرمایا نعم یعنی دکھاؤ کہا اس درخت کو بلاؤ آپ نے بلایا فوراً اپنی جگہ سے اکھڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا چلا جا چلا گیا و نعم ما قیل ؎

جَاءَتْ لِدَعْوَتِہِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَۃً تَمْشِیْ اِلَیْہِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

ایک دن کسی اعرابی نے کہا میں کس دلیل سے آپ کو سچا پیغمبر جانا فرمایا اس سے کہ میں اس خوشے کو بلاؤں اور وہ میری پیغمبری کی گواہی دے۔ پھر آپ نے اسے بلایا وہ درخت سے جدا ہو کر آپ کے پاس آیا پھر فرمایا لوٹ جا اعرابی یہ معجزہ دیکھ کر ایمان لایا۔

ایک اور اعرابی نے آپ کی پیغمبری پر گواہی مانگی ۔ آپ نے ایک درخت بلایا اس نے حاضر ہو کر تین بار گواہی دی ۔ اسی طرح رکانہ پہلوان نے آپ سے معجزہ طلب کیا۔ آپ نے درخت سمرہ کو کہ وہاں تھا بلایا بیچ میں سے چیرا اور ایک ٹکڑا اس کا آ کر آپ کے اور رکانہ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا رکانہ نے کہا معجزہ تو خوب ہے اب اسے بھیج دو۔ آپ نے فرمایا چلا جا۔ بہ مجرد حکم کے اپنی جگہ پر چلا گیا۔ اور دوسرے ٹکڑے سے مل کر درخت ہو گیا مگر رکانہ مسلمان نہ ہوا۔ اور کہا اگر میں مسلمان ہو گیا تو مکے کی عورتیں کہیں گی رکانہ ڈر کر مسلمان ہو گیا ۔

ایک روز آپ جنگل میں قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے ۔ آڑ نہ تھی دو درختوں کی شاخ پکڑ کر ان کی جگہ سے اس طرح لائے جیسے اونٹ مہار پکڑنے والے کے ساتھ ہو لیتا ہے اور انھیں ایک جگہ ٹھہرا کر فرمایا آپس میں مل جاؤ وہ فوراً مل گئے جب آپ فارغ ہوئے اپنی اپنی جگہ چلے گئے ۔ اور ایک بار اسامہ کو حکم کیا ان درختوں سے کہو اکٹھے ہو جائیں ، اکٹھے ہو گئے جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اپنی اپنی جگہ چلے گئے ۔

ابوجہل نے کہا اگر تم سچے پیغمبر ہو تو میرے ہاتھ کی چیز بتا دو فرمایا تیرے ہاتھ میں

marfat.com

چھ کنکریاں ہیں سن کیا کہتی ہیں۔ غور سے سنا تو ہر سنگ ریزے سے کلمے کی آواز آتی تھی۔
ملعون نے طیش کھا کر ہاتھ سے پھینک دیں اور حضرت سے کہا تم بڑے جادوگر ہو

ایک دن جبلِ احد پر تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر، عثمان اور عمر بھی ہمراہ تھے ناگاہ پہاڑ کانپنے لگا۔ فرمایا اے احد ٹھہر کہ نہیں ہے تجھ پہ مگر پیغمبر اور صدیق اور دو شہید فوراً وہ زلزلہ موقوف ہو گیا۔

کسی باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ آپ کو دیکھ کر رونے لگا۔ فرمایا یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری جوان نے کہا میرا ہے فرمایا تو اس چارپائے کے معاملہ میں خدا سے نہیں ڈرتا اس نے مجھ سے شکایت کی کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور محنت بہت لیتا ہے۔ ایک روز حضرت سفینہ لشکر سے جدا رہ گئے ناگاہ جنگل سے ایک شیر نکلا اور ان پر جھپٹا۔ انھوں نے کہا اے ابوالحارث میں رسول اللہ کا غلام ہوں، اپنے لشکر سے جدا ہو کر رہ گیا ہوں۔ شیر حضرت کا نام سن کر سفینہ کے سامنے کتے کی طرح دُم ہلانے لگا اور ان کے ساتھ ہو لیا یہاں تک کہ لشکر میں پہنچا کر لوٹ گیا۔

فائدہ:۔ ابوالحارث کنیت شیر کی ہے اور سفینہ کا نام مہران یا رومان اور ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے انھیں سفینہ اس لیے کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے چلتے اور گرا پڑا اسباب لشکر کا اٹھا لاتے گویا خشکی کی کشتی تھی۔ کہتے ہیں سفینہ ام سلمہ کے غلام تھے انھوں نے ایک شرط سے آزاد کیا کہ حضرت کی خدمت سے جدا نہ ہونا۔ کہا اگر تم شرط نہ بھی کرتیں تو بھی میں حضرت کی خدمت سے جدا نہ ہوتا۔

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی باغ کو گئے ابوبکرؓ اور عمر بھی ہمراہ تھے وہاں ایک بکری کھڑی تھی دیکھتے ہی آپ کو سجدے میں گری اور ایک روز اونٹ نے سجدہ کیا صحابہ نے کہا یارسول اللہ جانور بھی آپ کو سجدہ کرتے ہیں ہم تو انسان ہیں فرمایا اپنے رب کی پرستش اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو۔ اگر میں کسی کے لیے سجدہ کا حکم کرتا تو حکم دیتا کہ

marfat.com

عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

حلیمہؓ کہتی ہیں حضرت میری گود میں بیٹھے تھے کئی بکریاں اُدھر سے آنکلیں۔ ایک بکری نے سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا۔ امام بخاری سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ خیبر میں میری پنڈلی پر ایسی چوٹ لگی کہ لوگوں نے جانا سلمہ مر گیا میں حضرت کے پاس آیا آپ نے اس جگہ تین بار پھونک دیا۔ جب سے اب تک درد نہ ہوا

عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں میری پنڈلی ٹوٹ گئی حضرت سے حال عرض کیا آپ نے اپنا ہاتھ لگا دیا ایسا آرام ہو گیا گویا کبھی درد نہ ہوا تھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غار میں سانپ نے کاٹا آپ نے لعاب دہن مبارک لگا دیا فوراً اچھے ہو گئے۔ ایک صحابی کے ہاتھ میں ایسا غدود تھا کہ تلوار نہ پکڑی جاتی تھی۔ آپ نے اس پر ہتھیلی رکھ کر دبا دیا اور ہاتھ کو پھیر دیا اسی وقت جاتا رہا۔

جنگ احد میں قتادہ بن نعمان کے منہ پر ایسا زخم آیا کہ آنکھ رخسار پر آپڑی آپ نے اسی جگہ پر رکھ کر اپنا لعاب دہن لگا دیا۔ اچھے ہو گئے۔ حارث بن اوس کی تلوار کا زخم اپنے ساتھ والوں کے ہاتھ سے کعب بن اشرف یہودی کا سر کاٹتے وقت لگ گیا۔ کسی تدبیر سے خون نہ تھمتا تھا۔ آپ نے دست مبارک لگا دیا فوراً آرام ہو گیا۔

ابو رافع کا پاؤں ٹوٹ گیا اپنا دست حق پرست اس پر پھیر دیا۔ اچھا ہو گیا

ایک عورت اپنی بیٹی کو آپ کی خدمت میں لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ! اسے سودا ہے صبح و شام اس کا اثر ہوتا ہے۔ آپ نے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی ایک چیز سیاہ بلی کی مانند دوڑتی اس کے پیٹ سے نکل پڑی۔ حنظلہ کے سر پر آپ نے ہاتھ رکھا اور برکت کی دعا کی اس روز سے حنظلہ جس کے موضع ورم پر دست مقدس رکھنے کی جگہ چھوڑ دیتے۔ فوراً اچھا ہو جاتا۔ عثمان بن عفان کہتے ہیں ایک اندھے نے حضرت سے اپنی نابینائی کی شکایت کی فرمایا مسجد میں وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ پھر کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

marfat.com

اَسْئَلُكَ وَنَوَجَّهُ اِلَيْكَ نبی الرحمۃ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فَیَجْلِیْ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ قسم خدا کی ہم بیٹھے رہے بلکہ بہت گفت گو کرنے نہ پائے کہ وہ ایسا بینا ہو گیا گویا کبھی اندھا نہ تھا۔

روز خیبر حضرت مولیٰ علی کی آنکھیں دکھتی تھیں آپ نے اپنا لعاب دہن ڈال دیا فوراً اچھی ہو گئیں اور پھر کبھی نہ دکھیں۔ اور معجزہ احیاء مولیٰ اور اس کے سوا اور معجزات باب خصائص اور اس کتاب کے دوسرے مواضع میں مذکور ہیں۔ بعض محدثین اور اہلِ سیر نے خاص اس باب میں کتابیں تالیف کیں اور امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ میں ہزار معجزے جمع کیے۔ بعض علماء کہتے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن کے سوا تین ہزار معجزے صادر ہوئے مگر تحقیق یہ ہے کہ تفحص اور استقرا ان کا بہت دشوار ہے اس جگہ بعض منکر متعصب براہ مکابرہ دو اعتراض کرتے ہیں۔

اعتراض اوّل :۔

احادیث معجزات حد تواتر کو نہ پہنچے پس اثبات نبوت کی دلیل نہیں ہو سکتی جواب اس کا یہ ہے کہ احاد حالات سخاوت حاتم و عدالت نوشیرواں بھی متواتر نہیں مگر مجموع وقایع ان کے مورث یقین ہیں فکذا ھذا۔ علاوہ بریں بعض معجزات مانند قصہ ستون کے بطریق متواتر مروی ہیں۔

اعتراض دوم :۔

ہر پیغمبر کے معجزے اس کی کتاب سے ثابت ہیں پس معجزات محمدیہ کا اثبات قرآن سے چاہیے نہ دوسرے طریق سے اور طریق ثبوت نبوت ثبوت معجزات پر منحصر ہے۔

marfat.com

جواب :۔

یہ اعتراض کئی وجہ سے مردود ہے ۔

پہلی وجہ :۔ نبی کے لیے صاحب کتاب ہونا ضرور نہیں ۔ بنی اسرائیل میں بہت پیغمبر ایسے گذرے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہ ہوئی اور ان کے معجزات اہلِ کتاب کے نزدیک ثابت ہیں ۔

دوسری وجہ :۔ معجزہ مستلزم نبوت ہے نہ نبوت مستلزم معجزہ دیکھو مسیحائیوں کے نزدیک یحییٰ علیہ السلام سے جو بقول ان کے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی اصطباغ دینے والے ہیں کوئی معجزہ صادر نہ ہوا عجب تماشا ہے ۔ حضرت یحییٰ کی نبوت بے معجزہ تسلیم کی جائے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری معجزہ کے ساتھ مشروط اور ثبوت معجزہ کا صرف قرآن سے ضرور ہو۔

تیسری وجہ :۔ یہ کلیہ محض باطل ہے یہ کیا ضرور ہے کہ جو معجزہ نبی کا اس کی کتاب میں مذکور نہ ہو اگرچہ سند صحیح متصل کے ساتھ بطریق متعددہ ثابت ہو تسلیم نہ کیا جائے غایت مافی الباب یہ ہے کہ بعض معجزات انبیاء کے ان کی کتابوں سے ثابت ہیں سو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب خود ایسا معجزہ ہے کہ کسی نبی کا کوئی معجزہ اسے نہیں پہنچتا اس جناب نے بایں ہمہ کہ بچپن میں بے مادر و پدر ہو گئے اور بہ اتفاق کافہ انام روز ولادت سے دعویٰ نبوت تک جاہلوں اور نادانوں میں رہے کبھی کسی دانا اور حکیم کی صحبت نہ پائی ، یکایک ایسی کتاب عجیب اسلوب بدیع وتالیف غریب اخبار ماضیہ واحوال آئندہ وقصص انبیاء وحکایات امم سالقہ وحقائق ومعارف یقینیہ ودلائل وبراہین عقلیہ احکام وشرائع ومواعظ ونصائح ومصالح وترغیب ذکر الٰہی ورجوع الی اللہ ونصیحت بہ تہذیبِ اخلاق وستائش فضائل ونکوہش رزائل وسیاست مدنیہ ومسائل تدبیر منزل وذکر بے ثباتی ارکانِ عالم

marfat.com

وطریق تحصیل عیش دائم واحوال معاد واہوال محشر وذم دار فانی ومدح عالم باقی و بیان اسمائے حسنہ اور صفات واجب تعالیٰ وتحقیق حقائق سفلیہ وعلویہ وتفصیل مقاصد دین ودنیویہ کو متضمن ومشتمل بایں فصاحت وبلاغت وقلت مبانی ونزاکت وکثرت معانی بارگاہِ الٰہی سے حاصل کر کے یہ اعلان فرمایا اور اذن عام دیا اگر تمھیں اس کلام کی وحی آسمانی ہونے میں شک ہے تو سب جن اور آدمی متفق ہو کر ایک صورت مانند اس کے کہ لائیں اور تمام فصحائے عرب باوجود دعویٰ فصاحت وبلاغت بلکہ جن وانس اس زمانے سے آج تک اس کے معارضہ سے عاجز ہوئے اور ایک چھوٹی سورت اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ کے برابر نہ کہہ سکے اور یہود کہ احوال انبیاء سے ماہر اور وقائع ماضیہ سے واقف تھے بآں عداوت اس کے کسی قصے کو غلط اور باوجود اس کے کہ صاحب قرآن نے کمال طعن وتشنیع ان پر کی اور ان کے مکر وفریب پر جا بجا تنبیہ فرمائی اس کی تکذیب نہ کر سکے سینکڑوں مخالف وہ کلام پاک سن کر مسلمان ہو گئے اور جس نے تعصب اور حسد سے انکار کیا دل میں سمجھ گیا بے شک یہ خدا کا کلام ہے بشر کی کیا تاب جو ایسی کتاب کہہ سکے۔ صحیحہ روایت میں جبیر بن مطعم سے وارد ہے میں نے حضرت کو نماز مغرب سورہ طور پڑھتے سنا جب اس آیت پر پہنچے ام خلقوا من غیر شیی ام ھم الخالقون

میرا دل اڑنے لگا اور نور ایمان نے اسی دن سے میرے دل میں گھر کیا سرگروہ اشقیاء ابوجہل بن ہشام جب قرآن سنتا کہتا بالیقین یہ کلام بشر نہیں۔ طرز وطرح اس کی دوسرے عالم سے ہے۔ مگر کیا کروں نفس میرا محمد کی فرماں برداری نہیں کرتا۔ کہتے ہیں فصحائے قریش اسی فکر میں رہتے کہ قرآن پر کوئی اعتراض کیا جائے۔ ایک روز ایک شخص کہ فصاحت وبلاغت میں ضرب المثل اور عدیم المثل مشہور تھا خدمت والا میں آیا اور کہا اے محمد! قرآن میں تین لفظ غیر فصیح ہیں عجائبؔ، کبارؔ، استہزاؔ۔ فرمایا بیٹھ جا بیٹھ گیا فرمایا کھڑا ہو کھڑا ہو گیا پھر ارشاد ہوا بیٹھ جا اس نے کہا

marfat.com

یامحمد الستھزی منی وانا من الکبار ان ھذا لشیی عجاب
سبحان اللہ ! جن تین باتوں پر اعتراض کیا تھا پروردگار نے اس کی زبان سے نکلوا دیں ۔
ایک دن قریش نے عتبہ بن ربیعہ کو کہ فصاحت وبلاغت میں یکتاءِ روزگار تھا
آپ کے پاس بھیجا تاکہ قرآن سے اس کی حقیقت دریافت کرے کہ سحر ہے یا کہانت
یا شعر ؟ عتبہ نے آپ سے عرض کیا اے محمد تم بہتر ہو یا ہاشم تم بہتر ہو یا عبدالمطلب تم
بہتر ہو یا عبداللہ ؟ ہمارے خداؤں کو کیوں برا کہتے ہو اور ہمارے بزرگوں کو کس لیے گمراہ
بتلاتے ہو اگر سرداری چاہیے تمھیں اپنا سردار بنائیں اور جب تک تم زندہ ہو تمام قریش
تمھاری اطاعت کریں اور جو تمھارے دماغ میں خلل ہو گیا ہے تو طبیبوں سے علاج کرائیں
اور جو عورتوں کی خواہش تمھیں اس کام پر باعث ہے تو جس قبیلے سے تمھارا جی چاہے
دس عورتیں تمھارے نکاح میں دیں اور جو مال مطلوب ہے تو اس قدر جمع کر دیں کہ تم اور
تمھاری اولاد ہمیشہ کھایا کریں ۔ آپ چپ بیٹھے رہے اس کا کلام ختم ہوا تو فرمایا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كِتَابٌ
فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ جب اس آیت پر پہنچے

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ
عتبہ خوف سے کانپنے لگا اور اپنا ہاتھ آپ کے منہ پر رکھ کر کہا اے محمد ! تمھیں رحم کی
قسم اب موقوف کرو مجھے سننے کی طاقت نہیں اور کئی دن گھر سے باہر نہ نکلا ابوجہل نے
کہا اے معاشر قریش ! عتبہ، محمد کی روٹیوں پر مائل ہوا ۔ اور عتبہ کے پاس جا کر کہا اگر تجھے
مال کی حاجت ہے تو اس قدر جمع کر دوں کہ محمد کی روٹیوں کی احتیاج نہ رہے عتبہ نے
کہا قریش میں مجھ سے زیادہ مالدار کوئی نہیں لیکن کلام محمد کا سنا ہے نہ وہ شعر ہے ۔ نہ وہ
کہانت نہ جادو ۔ جس وقت انھوں نے یہ آیت پڑھی انذرتکم صاعقہ مثل
صاعقہ عاد وثمود

marfat.com

مجھے خوف ہوا کہ کہیں آسمان سے عذاب نہ آجائے۔ میری رائے یہ ہے کہ تم ان سے تعرض نہ کرو اگر عرب ان پر غالب آئے تمھارا مطلب حاصل ہوا اور جو وہ غالب ہوئے تو سلطنت ان کی اور عزت تمھاری عزت ہے۔ قوم نے کہا محمد نے تجھ پر جادو کیا ہے جب ان کا اصرار حد سے گذرا آپ بھی کہنے لگا واللہ میں نے محمد کے برابر کوئی جادوگر نہ دیکھا اور ظاہر ہے کہ یہ تاثیر بغیر اس کے کہ صدق اور خوبی اس کلام کی سامع کے دل میں جم جائے ممکن نہیں اور ہر ذی عقل جانتا ہے کہ خطا اور نسیان لبشر کو لازم ہے۔ کوئی شخص کسی علم میں کیسی ہی مہارت رکھتا ہو اور اتنی بڑی کتاب اسی علم میں لکھے۔ اور برملا دعویٰ کرے کہ سارا عالم جمع ہو کر ایک صفحہ میری کتاب سا دکھلائے ممکن نہیں کہ ہزاروں لاکھوں آدمی قرنا فقرنا کوشش کریں اور اس میں ایک غلطی بھی نہ نکال سکیں اور دانایانِ عالم برتقدیر اجتماع واتفاق ایک صفحہ بھی اس کی کتاب سا نہ کہہ سکیں اور جو وہ ایسا ہی ہے کہ برملا کہتا ہے۔

لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا

"اگر جن وانس اس بات پر جمع ہو جائیں کہ ایسا قرآن لاویں نہ لا سکیں گے مانند اس کے اگرچہ بعض ان کا بعض کا مددگار ہو۔"

اور باوجود اس دعویٰ کے کوئی اس سے مقابلہ نہیں کر سکتا اور تمام عالم برتقدیر اجتماع اور اتفاق کے اس کے معاوضہ کی قدرت نہیں کر سکتا تو یہی دلیل اس کی نبوت کے لیے کافی ہے اور اسی کو معجزہ کہتے ہیں کہ معجزہ خارق عادت ہے جو مدعی نبوت مذکوروں کے مقابلہ میں پیش کرے اور وہ اس کے معارضہ سے عاجز ہو جائیں۔ بالجملہ قرآن ایک عمدہ معجزہ ہے۔ کہ باوجود اس کے اثبات نبوت کے لیے دوسرے معجزہ کے اصلاً ضرورت نہیں بلکہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ معجزات کو متضمن ہے کہ منکرین نبوت ہر آیت کے معارضہ سے

marfat.com

عاجز ہیں بعض علماء کہتے ہیں قرآن میں ساٹھ ہزار اور بقول بعض کے چونسٹھ ہزار معجزے ہیں جس کو خدائے کریم عقل سلیم عطا فرماتا ہے ادراک کرتا ہے ۔

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ

باقی رہی یہ بات کہ قرآن بعض معجزات اور خوارق عادت حضرت سید کائنات علیہ السّلام والصلوٰۃ کے اجمالاً وتفصیلاً وتفصیلاً دونوں طرح سے مذکور ہیں ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ

گواہی دی انھوں نے پیغمبر سچا ہے ۔ اور آئے ان کے پاس معجزے اور ارشاد ہوتا ہے :۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

پھر جب لے آیا ان کے پاس معجزے کہا یہ کھلا جادو ہے ۔ اور سورۂ قمر میں فرماتا ہے :۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ

قریب آئی قیامت اور شق ہوا چاند اور جب دیکھتے ہیں کوئی نشانی منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں مستمر جادو ہے ۔ اور وہ جو بعض گمراہ کہتے ہیں اگر یہ امور واقع ہوتا تمام عالم کو معلوم ہو جاتا ۔ اہلِ تاریخ اور ارباب نجم کہ نقل امور غریبہ اور واقعات عجیبہ میں ۔ اہتمام رکھتے ہیں بالضرور نقل کرتے محض بے نقل اور بانگ بے ننگام ہے اگر تصدیق معجزات کے لیے مورخین منکرین لکھنا شرط کیا جاوے تو معجزات حضرت مسیح یعنی احیاء موتیٰ سے وغیرہ اعتماد اٹھ جائے ۔ زمانہ حضرت آدم سے جناب آدم تک ثبوت معجزات کا نبی کے کتاب یا ان کے اصحاب کی گواہی سے ہوتا رہا معجزات حضرت خاتم المرسلین

marfat.com

کے لیے اس ثبوت کو کافی نہ سمجھنا دیانت سے بعید ہے۔ اہلِ تواریخ وہ باتیں جو مذہب سے علاقہ نہیں رکھتیں یا اپنے مذہب کے موافق ہوتی ہیں لکھتے ہیں اس لیے ہند اور فارس کے مؤرخوں نے معجزات حضرات انبیاء اپنی کتابوں میں نہ لکھے علاوہ بریں اگر مؤرخین نے یہ معجزہ لکھا ہو اور بعد دریافت حقیقت براہِ عداوت کتابوں سے نکال ڈالا ہو تو کیا بعید ہے بلکہ جس صورت میں اہلِ ملت نے صفت وثنا حضرت ختم الانبیاء کی خدا کی کتابوں سے نکال ڈالے تو مشرک بت پرستوں سے اس امر کی شکایت بھی نہیں اور حالات کواکب تمام کرۂ زمین سے یکساں نسبت نہیں رکھتے۔ کسی ملک میں چاند پہلے طلوع کرتا ہے اور کہیں پیچھے اور کہیں ایک صفت پر ہوتا ہے۔ اور دوسری جگہ خلاف اس کے۔ کبھی چاند میں اور کسی قوم میں ابر یا پہاڑ حائل ہوتا ہے اس لیے خسوف بعض شہروں میں پایا جاتا ہے اور بعض میں نہیں اور بعض جگہ ناقص اور بعض جگہ کامل نظر آتا ہے۔ اور یہ معجزہ رات کو ہوا کہ لوگ گھروں میں سوتے ہیں اور جو میدان میں ہوتا ہے وہ کسی کام میں مشغول ہوتا ہے اور وہ ایک امر آنی تھا پل مارتے میں ختم ہوگیا۔ اس وقت نگاہ آسمان پر ہونا کیا ضرور ہے اور بعض نے دیکھا اور اس پر اعتماد نہ کیا ہو کیا بعید ہے جو شخص اس قسم کی عجیب کہ آتی ہو دیکھتا ہے قصور اپنی نگاہ کا سمجھتا ہے اور جو اسے اپنے دیکھنے پر فی الجملہ اعتماد بھی ہوتا ہے تو بخیال اس امر کے کہ لوگ نادان کہیں گے۔ دوسرے سے نہیں کہتا علاوہ بریں خارقِ عادت قدر ضرورت سے تجاوز نہیں کرتا صرف ان منکروں پر جو خواست گار معجزہ ہوتے ہیں ظاہر ہوتا ہے دیکھو معجزہ عیسیٰ کا حیائے موتیٰ اور ابراء ابرص واعمیٰ تھا۔ ضرورت سے متجاوز نہ ہوا۔ اور نہ سب مردے اس زمانہ کے زندہ ہو جلتے اور تمام اندھے اور کوڑھی شفا پاتے اور اس جگہ ایک نکتہ عجیب ہے کہ عادت الٰہی اس طور پر جاری ہے جب نبی کسی قوم کو معجزہ دکھاتا ہے اور قوم انکار کرتی ہے غضب الٰہی اس پر نازل ہوتا ہے رحمت الٰہی مقتضی اس امر کی نہ ہوئی کہ اگلی قوموں کی طرح ان لوگوں کو ہلاک کرے صرف وہی متمرد سرکش جو حضرت سے

marfat.com

اس وقت انکار و مقابلہ کرتے تھے جنگِ بدر وغیرہ میں ہلاک ہوئے اسی لیے اور معجزات محسوسہ آپ کی قدر ضرورت سے زیادہ ظاہر نہ ہوئے اور معجزہ عقلیہ یعنی کتابِ الٰہی واسطے اثبات نبوت کے کافی ہے اور سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوتا ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیَاتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

"یعنی پاکی ہے اسے جو رات میں لے گیا اپنے بندے کو بڑائی والی مسجد سے اگلی مسجد کی طرف جس کی نواح کو ہم نے برکت دی تا دکھلائیں ہم اسے نشانیاں اپنی قدرت کی۔ بے شک وہی سننے والا ہے دیکھنے والا"۔

اور فرماتا ہے :۔

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

یہ اس معجزہ کا بیان ہے کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی بھر سنگ ریزے عین حالت محاربہ میں کافروں پر پھینکے کہ سب کی آنکھوں میں پہنچے، اور پہنچتے ہی ان کے منہ پھر گئے۔

تذئیل :۔ بعض نادان قرآن پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں کوئی خبر آئندہ کی جسے پیشین گوئی کہتے ہیں نہیں ہے حالانکہ یہ اعتراض محض لاطائل اور سراسر باطل ہے۔ کتاب آسمانی میں عقلاً و نقلاً پیشین گوئی کا ہونا ضرور نہیں مگر قرآنِ مجید میں بہت خبریں آئندہ کی موجود ہیں۔ ان میں علامات قیامت کو کہ ابھی واقع نہ ہوئیں۔ مانند خروج یاجوج وماجوج وظہور دابۃ الارض کے مخالفین تسلیم نہ کریں گے۔ لہٰذا بہ قدر اقتضاءِ مقام چند چیزیں اس قسم کی جو واقع ہوئیں۔ اور کسی ذی شعور باانصاف کو ان میں مجال دم زدن نہیں لکھی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ

marfat.com

وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ

دیکھو پیشین گوئی یعنی فتح ہونا مکہ کا اور بے خوف و خطر ہونا مسلمانوں کا اس میں آفتاب نیم روز سے ظاہر نہ رہے۔ بلکہ آج تک کہ مسلمانوں کے قبضے میں ہے اور دوسری جگہ فرمایا:۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

سو مکے کے فتح ہوتے ہی قبائل عرب جوق در جوق اور فوج فوج اسلام میں داخل ہوئے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور فرمایا اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا مبین کے لفظ میں کیسی کھلی پیشین گوئی ہے کہ کوئی ماہر فن تاریخ اس کا انکار نہیں کرسکتا کہ مکے کے فتح ہوتے ہی تمام عرب مسلمانوں کے قبضے میں آگیا اور فرماتا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ۔

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مسلمان مدینے کی حکومت پر بھی مستقل نہ تھے آخر اس وعدے کے سبب اکناف عالم اور ربع مسکون میں پھیل گئے اور بڑے بڑے ملک ان کے قبضے میں آئے اور اب بھی جس قدر ملک ان کے قبضے میں ہیں دوسری قوم کی حکومت نہیں اور ارشاد ہوتا ہے۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

اس وعدے کے مطابق بدر اور خندق اور حنین کی لڑائی میں کفار باوجود کثرت اور غلبے کے مغلوب ہو کر بھاگ گئے اور مسلمان فتح یاب ہوئے اور فرماتا ہے وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

جس وقت یہ آیت اتری مسلمان نہایت محتاج اور نادار اور مفلس اور لاچار تھے کسی کی عقل ہرگز تجویز نہ کرتی کہ یہ قوم تھوڑے عرصہ میں ایسی متمول اور آسودہ ہو جائیگی مگر خدا نے وعدہ اپنے

marfat.com

موافق انھیں وہ ثروت اور دولت عنایت فرمائی کہ بادشاہوں کی اولاد نے ان کی نوکری اور خدمت کی اور تمام عالم کے ملوک اور سلاطین ان کے فرماں بردار ہو گئے اور فرماتا ہے :۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

ظاہر ہے ابتدا سے جس طرح اس دین کے مخالف اس کی خرابی اور مٹا دینے کے درپے رہے۔ کسی دین کے مخالف اس کی خرابی کے پیچھے نہ پڑے ہوں گے تھوڑے سے مفلسان ناآزمودہ کار پر تمام جہان کا ہجوم تھا مگر عنایت الٰہی سے کسی کا قابو ان پر نہ چلا۔ یہاں تک کہ نورالٰہی تمام ہوا اور روشنی اس کی تمام عالم میں پھیل گئی اور ارشاد ہوا :۔

اَلٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ

سو اسی عرصہ میں اہلِ روم فارسیوں پر غالب ہوئے یہ ظاہر ہے کو عقل مند مدعی نبوت ایسی خبر جس کی غلطی تھوڑے عرصے میں ظاہر ہو جائے تو سب کارخانہ نبوت درہم برہم کر دے نہیں کہہ سکتا کہ اس خبر کا ظہور نہ ہوتا مشرکین اور یہود بے شک طعن کرتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلبہ اہلِ روم کو بہ میعاد بِضْعَ سِنِيْنَ خبر دی تھی سو غلط ہوئی اور اس خبر کے ساتھ یہ بھی فرمایا

يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ

چنانچہ جس دن رومی، فارسیوں پر غالب ہوئے اسی دن مسلمانوں نے چاہِ بدر پر کفار کو شکست دی اور بہ مدد الٰہی فتح نمایاں انھیں نصیب ہوئی۔ اور یہود کے حق میں ارشاد ہوتا ہے :۔

marfat.com

اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ

دیکھو باوجود اس کے کہ زمانہ گذشتہ میں یہود کو ہمیشہ سلطنت اور ثروت رہی اب ان کی حکومت کہیں نہیں پائی باقی ہر جگہ ذلیل اور مقہور ہیں اور ان سے فرمایا

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۔

سو باوجود اس کے کہ وہ سب منکروں سے تکذیب قرآن و صاحب قرآن میں زیادہ مبالغہ رکھتے موت کی تمنا نہ کر سکے اور ارشاد ہوا :۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا

سو دیکھ لو سب جن و انس جمع ہو کر قرآن جیسی کتاب آج تک نہ کہہ سکے۔

مذا ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم۔

۹

فضائل درود شریف

پہلی فصل

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ الایہ کی تفسیر ہا قَالَ اللّٰہ تعالیٰ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

"بے شک خدا اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں خاص نبی پر اے ایمان والو! درود بھیجو اس پر اور سلام بھیجو۔"

سلام کہہ کر "اِنَّ" واسطے تحقیق اور تقریر معنے جملہ کے آتا ہے لیکن اس جگہ تاکید و تقریر کی حاجت نہیں اس لیے کہ وہ ان کا مخاطب کے مقابلے میں ہوتی ہے اور یہاں خطاب اہلِ ایمان سے ہے۔ پس دخول ان کا اور جملہ ہونا مسند کا محض واسطے اہتمام شان اس حکم کے ہے۔ اور فعلیت جملہ کی واسطے افادہ تجدد کے ہے کہ روز بروز رحمت و عنایت پروردگار تقدس و تعالیٰ کی ان کے حال پر طرح طرح سے زیادہ ہوتی ہے اور آپ کے کمالات کو یوماً فیوماً ترقی ہے۔ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی

اور صیغہ ماضی کا باوجود اس کے کہ تحقیق اور نوع پر دلالت کرتا ہے واسطے انقطاع کے ترک ہوا۔ علاوہ بریں صیغہ مضارع اس آیت میں زیادتی ترغیب و تشویق کا فائدہ بخشتا ہے۔ کہ صیغہ ماضی سے حاصل نہیں حدیث میں آیا ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق

marfat.com

ہو جائے گناہ اس کے بخشے جائیں پس کس قدر فائدہ حاصل ہو گا اس شخص کو کہ درود اس کے درود ملائکہ یا صلوۃ خدا سے موافق ہو جائے اور ذکر فرشتوں کا پھر اضافت ان کی خدا کی طرف بلکہ اس کلام کی تقدیم امر پر اسی فائدہ کے لیے ہے کہ اگر بادشاہ اپنی رعایا اور لشکر کو کسی کام کا حکم دیتا ہے۔ اور لوگ یہ بھی جانتے ہیں کہ فقط ایک بار تعمیل اس حکم کی واجب ہے اور پھر ہم مختار ہیں تو اکثر لوگ اس میں دوسری بار کاہلی کرتے ہیں اور جو جانتے ہیں کہ تمام مقربان بادشاہی اکثر اس کام میں مشغول رہتے ہیں۔ اور اسے بادشاہ کی خوشنودی کا سبب سمجھتے ہیں بلکہ خود بادشاہ بہ نفسِ نفیس اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو شوق و رغبت اور بڑائی اور عظمت اس کی سب کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور اسے عزت اور سعادت جانتے ہیں۔ فقیہ ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں تقدیم اس جملہ کی امر پر درود کی فضیلت پر صاف صریح دلالت کرتی ہے کہ ہر عبادت میں ابتداءً امر ہوا مگر اس امر میں پہلے اپنے اور فرشتوں کے فعل سے خبر دی پھر مسلمانوں کو حکم کیا۔ اور اللہ ذات جامع جمیع کمالات کا اور بعض کے نزدیک اسم اعظم ہے۔ علماء کہتے ہیں لفظ اللہ اصل میں الٰہ تھا۔ ہمزہ حذف کر کے اس کے عوض لام تعریف کا لائے اور آلہ دراصل ولاہ تھا کہ مشتق ہے ولہ بمعنی حیرت سے پس نصیب بندے کا اس نام پاک سے یہ ہے کہ آپ کو بحر حیرت میں غرق کرے۔

اے عزیز! راہ مولیٰ سراسر حیرت بلکہ حیرت در حیرت ہے۔ جس نے اس میں قدم رکھا آپ کو اور تمام عالم کو گم کیا۔ بلکہ اس راہ میں راہ کو بھی دیکھنا گمراہی ہے۔ جو نہیں جانتا وہ سب کچھ کہتا ہے اور جو جانتا ہے وہ کچھ نہیں جانتا اور جو کسی وقت جانتا ہے تو زبان پر نہیں لاتا۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ

اور جس طرح راہ معرفت اس کی عبارت و اشارات سے وراء ہے اسی طرح عجائب و غرائب و نکات و لطائف اس کے نامِ نامی کے بھی احاطہ تحریر و تقریر سے زیادہ ہیں باقی رہا

marfat.com

لفظ اللھم کہ ثنا و دعا خصوصًا درود کے شروع میں اکثر وارد ہوتا ہے ۔ اصل اس کی نزدیک خلیل اور سیبویہ اور بصیریں کہ یا اللہ ہے حرف ندا محذوف ہوا ۔ اور عوض اس کی میم مشددہ آیا ۔ شیخ الشیوخ حسن بصری کہتے ہیں ۔ "اللھم" سب دعاؤں کا مجموعہ ہے اور نضر بن شمیل کہتے ہیں جس نے "اللھم" کہا گویا تمام اسمائے الٰہی کے ساتھ خدا کو یاد کیا اور بعض اسے اسم اعظم جانتے ہیں واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

قولہ عزوجل وملائکتہ ۔ ملائکہ کھانے پینے سونے سے منزہ ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت جس کام پر خدائے تعالیٰ نے انھیں مقرر کر دیا اس پر قائم ہیں اور طرح طرح کی شکلیں بنا سکتے ہیں خدا کی تسبیح اور یاد سے جیتے ہیں شمار ان کا سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا مگر مستدرک میں ابن عمر سے اس قدر وارد ہوا کہ تمام مخلوق دس حصے ہے ایک حصہ باقی خلق اور نو حصے فرشتے ۔ اور طبرانی نے جابر سے اور طبری نے ام المومنین عائشہ سے روایت کی ہے کہ ساتوں آسمان میں ایک ہتھیلی برابر جگہ بھی فرشتے سے خالی نہیں ہے ۔

قولہ عزوجل یصلون ۔ لفظ صلوٰۃ لغت میں بمعنی دعا اور عرف شرع میں بمعنی نماز اور درود کے آتا ہے اور مناسبت دعا اور درود میں ظاہر ہے کہ دعا تحصیل مقصد کے لیے داعی ہے واقع ہوتی ہے اور مصلی بھی صلوٰۃ سے جمیع مقاصد جمیلہ اور مطالب جلیلہ ظاہرًا اور باطنًا جمع کرنا چاہتا ہے ۔ اور کبھی یہ لفظ بمعنی رحمت اور استغفار اور مغفرت اور ثنا کے بھی آیا ہے ۔ اور آیت میں ان سب معنی کے ساتھ تفسیر کیا گیا ہے ۔

قولہ علی النبی لفظ علی دعا کے صلے میں واسطے ضرر کے آتا ہے اور رحمت اور صلوٰۃ کے ساتھ فائدہ لام کا بخشتا ہے اور لام عہد کا ہے کہ آپ وصف نبوت میں مشہور و معہود ہیں یا واسطے جنس کے ہے اور مطلق فرد کامل کی طرف متصرف ہوتا ہے اور اس جگہ اس لفظ کے اختیار میں باوجود اس کے کہ مرتبہ خاص یعنی رسالت بھی قطعًا و یقینًا

marfat.com

آپ کے لیے ثابت ہے ایک فائدہ جلیلہ ہے کہ جب ایسی نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ آپ کی نبوت کے مقابل ہے ۔ تو کمالات مرتبہ رسالت کے کہ نبوت سے بہت بلند و بالا ہے ۔ کس درجہ اشرف و اعلیٰ ہوں گے ؏

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

قولہ جل شانہ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یہ لفظ اس امت مرحومہ کے خصائص سے ہے اور ان کے کمال فضل و بزرگی اور درود کی عظمت اور بڑائی پر دلالت کرتا ہے کہ خود خالقِ حقیقی درود پڑھنے والوں کے ایمان کی گواہی دیتا ہے اور ان کو ایمان والے کہتا ہے اور یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ درود پڑھنا ایمان کا مقتضی ہے اس لیے کہ جب کسی سے کوئی بات طلب کرتے ہیں تو اسے مناسب و مقتضی مطلوب کے ساتھ متصف کر کے خطاب کرتے ہیں جیسے معرکہ جنگ و جدل میں سپاہیوں سے کہتے ہیں اے بہادرو ! وقت جاں بازی اور جراءت کا ہے ۔ اور سخی سے تحریص سخاوت کے وقت کہتے ہیں اے کریم ! یہ موقع دینے کا ہے ۔

قولہ تعالیٰ صَلُّوْا عَلَیْہِ اس جگہ کئی بحثیں ہیں ۔

بحث اوّل :۔ درود واجب ہے یا مستحب اور بر تقدیر وجوب واجب ہے حافظ ابو عمرو بن عبدالبر کہتے ہیں امر اس آیت میں بالاجماع وجوب پر محمول ہے اور طبری نے استحباب پر اجماع کا دعویٰ کیا قاضی عیاض اور حافظ ابن حجر کہتے ہیں ۔ مراد طبری کی یہ ہے کہ ایک مرتبہ سے زیادہ مستحب ہے ۔ ورنہ قول اس کا خلاف ہے ۔ کہ اجماع وجوب پر منعقد ہے ۔

بحث ثانی :۔ شیخ عزیز الدین ابن عبدالسلام فرماتے ہیں ہماری صلوٰۃ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی شفاعت نہیں بلکہ ہمیں حکم ہے کہ حق ہر شخص کا ادا کریں اور حقوق پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر اس قدر نہیں کہ تمام عمر میں ایک شمہ ادا کر سکیں

marfat.com

پس خدا کی تعلیم سے اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ الٰہی تیرے حبیب کے حقوق اور احسانات کا بدلہ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا تو ہی اپنے فضل و کرم سے ان کو جزائے خیر دے اور اپنی رحمت کاملہ اس جناب پر نازل فرما ؎

اے سید انام درود جناب تو
ورد زبان ماست مہ و سال صبح و شام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ماز دور
در دست ما ہمیں صلوٰۃ ست والسلام

تنبیہ :۔ حضرت احدیت کی اس امت پر کمال عنایت ہے کہ پیغمبر کی تعظیم کا طریقہ انھیں سکھا دیا۔ تاکہ وہ اپنی زبان کو ادائے شکر نبوی اور تعظیم محمدی سے قاصر سمجھ کر جناب احدیت کی طرف رجوع کریں۔ اور یہود و نصاریٰ کی طرف عقل کو دخل دے کہ ورنہ افراط و ضلالت میں نہ پڑیں۔ اور یہ تقریر ایک قوی شبہ کو بھی دفع کرتی ہے کہ ظاہراً امر دلالت کرتا ہے۔ ہم درود بھیجیں اور صلّین یا نصلّی علیٰ محمد کہیں تقدیر دفع کی یہ ہے کہ ہم درود بھیجنے سے عاجز ہیں اس لیے حوالہ بخدا کرتے ہیں کہ تو اپنے بندوں کی طرف سے ان پر درود نازل فرما۔ پس ہر چند بندہ بنفسہٖ اس حکم کے ساتھ قیام نہیں کرتا لیکن قیام بہ دعا و طلب کہ انتہائے امکان و قدرت ہے قائم مقام قیام بنفسہ کا ہے اور اس قدر تعلق امر کے لیے کفایت کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مصلّیٰ و حقیقت خدا ہے۔ اور نسبت صلوٰۃ بندے کی طرف مجازاً ہے بمعنی سوال و طلب صلوٰۃ کے خدا سے اور یہی معنی اس سے مطلوب ہیں کہ اس سے زیادہ قدرت نہیں رکھتا اور تکلیف مقدور وسعت سے زیادہ نہیں ہو سکتی واللہ اعلم۔

مبحث ثالث :۔ درود پڑھنا ہر وقت اور ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر قدم اور ہر سانس کے ساتھ یہاں تک کہ راہ اور نہانے کی حالت میں بھی جائز بلکہ مستحب ہے

marfat.com

مگر اوقات مخصوصہ میں کہ جن کی خصوصیت اس امر شریف کے ساتھ کتابوں سے ثابت ہے۔ ساتھ رعایت آداب کے افضل اور بہتر ہے اور آداب یہ ہیں کہ بدن اور کپڑے نجاست حقیقی اور حکمی سے پاک کر کے اور خوشبو لگا کر یا پاس رکھ کر باوضو رو بہ قبلہ دوزانو بیٹھے اور بکمال خشوع وخضوع دل کو جناب احدیت اور حضرت رسالت کی طرف متوجہ کرے اور نام جناب باری اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بکمال تعظیم زبان پر لائے اور معانی کلمات درود کے سمجھتا جائے۔ جب کلمہ غیبت پر پہنچے بہ سبب گناہوں اور آلودگی کے آپ کو درگاہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور جانے اور جب کلمہ خطاب پر آئے خس وخاشاک کے مانند وہاں حاضر سمجھے اور تصور اس صورت پاک کا کہ آخر عمر میں تھی۔ ذہن میں جمائے اور امتثال امر الٰہی اور ادائے حق نبوی کا قصد کرے، معاذ اللہ اپنا احسان نہ سمجھے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم
منت شناس زد کہ بخدمت بداش تست

بلکہ اپنے اس درود پڑھنے اور اس جناب کی طرف متوجہ ہونے کو حضرت کی عنایت تصور کرے ؎

بلبل زادب پا ننہد در صف گلزار
تا گل بہ طلب گاری اور لب نکشاید

اور اسے اپنی اصلاح اور فلاح کا عمدہ سبب جانے اور پڑھنے کے لیے بوقت معین ایک عدد متعین کرے۔ اور حتی الوسع اسے فوت نہ ہونے دے اگر احیاناً فوت ہو جائے دوسرے وقت پڑھ لے اور بعد ختم کے دعا اپنے مقاصد ومطالب خصوصاً اس وظیفہ کی بکمال الحاح وانکسار مانگے کہ امید اجابت ہے۔ (اللھم وفقنا لذلک ولما تحب وترضیٰ واجعل آخرتنا وعاقبۃ امرنا خیرا من الاولیٰ

marfat.com

بحث رابع :- ہر چند یہ کرامت اور پیغمبروں کو بھی استقلالاً اور غیر انبیاء کو طبعاً حاصل ہے لیکن بہ اعتبار کمیت و کیفیت کے اس جناب سے ایک طرح کی خصوصیت رکھتی ہے کہ نہ اس قدر کثرت اس کی اوروں کو حاصل اور نہ ایسی کامل رحمت کسی پر نازل اور نہ کسی کے درود پر مصلّی کے واسطے اس قدر فوائد مرتبت اور نہ جناب احدیت کو کسی کے درود کا اہتمام منظور۔ ازل سے پروردگار تقدس و تعالیٰ نے اس جناب پر بڑے درجے کی کامل رحمت اپنی نازل فرمائی اور حضرت موسیٰ جیسے پیغمبر اولوالعزم کو حکم کیا اگر تجھے میری نزدیکی مطلوب ہے تو محمد پر درود بہت بھیجا کر اور اسے ام البشر حوّا کا مہر مقرر کر کے ابوالبشر آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا مہر حوا کا یہی ہے۔ کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس بار درود بھیجے اور بڑے بڑے مقرب فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں اور ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اور ستر ہزار شام سے صبح تک اسی کام پر مقرر ہیں کہ آپ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر درود پڑھتے رہیں اور مسلمانوں کو اپنے اور فرشتوں کے درود بھیجنے سے خبر دے کر ارشاد ہوتا ہے اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو تمام مسلمان بہ امتثال امر الٰہی اپنی مجلسوں اور منبروں اور عبادت گاہوں اور خلوت خانوں بلکہ بعض چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے رات دن درود پڑھتے ہیں یہاں تک کہ عمدہ طاعات اور افضل عبادات یعنی نماز میں پانچوں وقت پڑھی جاتی ہے۔ بلکہ امام شافعی کے نزدیک قعدۂ اخیرہ میں واجب ہے اور (اللھم صل علیٰ محمد (الیٰ آخرہ)

کما صلّیت علیٰ ابراھیم میں نفس صلوٰۃ تشبیہ مطلوب ہے نہ کیفیت و کمیت اس کی مانند کیفیت و کمیت صلوٰۃ ابراہیم کے کہ بہ قاعدہ علم بیان دونوں صلوٰۃ میں مساوات باترجیح صلوٰۃ ابراہیمی کے صلوٰۃ محمدی پر لازم آئی جیسے کریمہ

انا ارسلنا الیک کما ارسلنا (الیٰ نوح میں تشبیہ نفس رسالت محمدی کے ساتھ نفس رسالت نوح علیہ السلام کی ہے نہ اس کی کیفیت کی کیفیت رسالت نوح

marfat.com

علیہ السلام کے ساتھ بلکہ کہہ سکتے ہیں جس طرح سجدہ فرشتوں کا ظاہر میں حضرت آدم علیہ السلام کی طرف ہوا مگر درحقیقت قبلہ ان کا نور محمدی تھا۔ کہ آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر تھا۔ اسی طرح اگرچہ ظاہر میں ابراہیم علیہ السلام مورد اس کرامت کے ہوئے لیکن حقیقت میں نور محمدی ہے کہ ان کی بھی پشت میں موجود تھا۔ اور استقلال حضرت انبیاء کا اس کرامت میں کہ اوروں پر ان کے نام کے ساتھ اور ان پر بے ذکر نام کسی دوسرے کے جائز ہے۔ منافی اس تقریر کا نہیں اس لیے کہ آپ کی ذات مجمع کمالات اس استقلال کا واسطہ ہو سکتی ہے۔ جیسے مرتبہ نبوت کا ان کو استقلالاً حاصل ہے مگر آپ اس مرتبہ میں اصل ہیں۔ کما صرح بہ الامام الاجل حجۃ الاسلام محمد الغزالی نور اللہ مرقدہ

بہرحال یہ امر بخوبی ثابت ہوا کہ کمال اس کرامت کا اور کثرت اس کی آپ کے لیے مخصوص ہے۔ کوئی نبی ولی اس میں شریک نہیں۔

قولہ عز اسمہ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا، سلام بھی وجوب و استحباب میں مانند صلوٰۃ کے ہے جو درود کو واجب کرتا ہے۔ وہ سلام کو بھی واجب سمجھتا ہے اس لیے کہ ایک آیت میں ایک طرح سے دونوں کے ساتھ امر وارد ہے اگر درود میں جملہ و متقدمہ کے ساتھ تاکید ہے سلام بہ لفظ تسلیما موکد ہے ارباب تحقیق فرماتے ہیں سلام تحیت جس کا جواب واجب ہے۔ وہ ہر شخص کے لیے مگر سلام دعا کہ قریب بمعنی صلوٰۃ کے ہے انبیاء علیہم السلام پر حالت حیات ظاہری میں اور بعد اس کے اگرچہ مسلم ان کی قبر متبرکہ سے قریب نہ ہونا جائز ہے بخلاف اوروں کے کہ ان پر بعد از وصال سوا وقت زیارت قبر کی استقلالاً جائز نہیں۔ کما اشار الیہ اللہ الشیخ تقی الدین السبکی کذا فی الدار المنضود لابن الحجر المکی

marfat.com

۱۰

فضائل وفوائد درود شریف

دوسری فصل

علمائے راسخین اور ائمہ دین فرماتے ہیں ایک درود دنیا و مافیہا سے بہتر اور دونوں جہان کے لیے کافی ہے ثواب اس کا۔ طاعات ہزار سال کے ثواب سے زیادہ اور رتبہ اس کا اکثر عبادات بدنیہ اور مالیہ اور قولیہ سے اعلیٰ ہے اور یہ فضل وعنایت اس امتِ بابرکت پر اس صاحبِ دولت کی بدولت ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ورنہ ہم کب لائق اس عنایت اور مستحق اس کرامت کے تھے۔

مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور طبرانی احمد ابونعیم وغیرہم اکابر محدثین روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے خدا اس پر دس بار بھیجتا ہے۔

اور حاکم اور احمد کی روایت میں ہے۔ ستر بار درود بھیجتا ہے۔ اور نسائی اور دارمی اور احمد اور حاکم اور ابن حبان نے بہ الفاظ متقاربہ ابوطلحہ انصاری سے روایت کی ہے کہ جو شخص ایک بار آپ پر درود بھیجتا ہے خدائے تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو ایک سلام بھیجتا ہے اس پر دس سلام بھیجتا ہے۔ ابونعیم نے حلیہ میں اور ابوقاسم نے "ترغیب" میں ذکر کیا۔ عمر بن نیاز کی حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص میری امت سے بہ اخلاص مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیجتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے

marfat.com

اوراس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے اوراس کی دس برائیاں محو فرماتا ہے۔ نسائی اورطبرانی اوربیہقی اورابن ابی عاصم نے مانند اس کے ابو بردہ بن نیاز سے روایت کیا ہے ورجالہ ثقات۔

اے عزیز! یہ تو ایک بڑی نعمت ہے کہ پروردگار تقدس وتعالیٰ اس بندہ ناچیز آلودہ معصیت پر دس بار رحمت اپنی نازل فرمائے اوراسے اپنے سلام سے مشرف کرے اوردس درجے اس کے بلند کرے۔ اوردس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھے اوردس گناہ اس کے بخشے اس کے نگاہ لطف اس کی مہمات دین ودنیا کو کفایت کرتی ہے اورادنیٰ عنایت اس کی سب مطالب ومقاصد کے لیے کافی ہے۔ اگر تمام عمر کی عبادت کے صلے میں ایک بار بھی بندے کو یہ دولت بہ نہایت ہاتھ آئے دین ودنیا کے لیے کافی ووافی سمجھے ؎

مرا از زلف تو موئے پسند ست　　فضولے می کنم بوئے پسند ست

شیخ عبدالحق دہلوی کہتے ہیں جب میں مکہ سے مدینہ شریفہ کو چلا شیخ عبدالوہاب متقی نے فرمایا اس راہ میں کوئی عبادت بعد فرائض کے درود کے برابر نہیں۔ سب اوقات اپنے اسی میں صرف کیجیو۔ میں نے کہا کوئی عدد متعین ہے۔ فرمایا یہاں عدد معین نہیں اتنا پڑھو کہ درود کے رنگ میں رنگ جاؤ اوراس میں مستغرق ہو جاؤ اور آپ فرماتے ہیں درود مجھ پر صراط پر نور ہے۔ اورجو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی بار درود بھیجے اسی برس کے گناہ اس کے بخشے جائیں صحابہ نے کہا یارسول اللہ! درود کس طرح بھیجیں فرمایا کہو

اللھم صل علی محمد عبدك ونبیك ورسولك النبی الامی

اور فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر پڑھ کر اٹھنے سے پہلے کہے

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ وسلم تسلیما اسی برس کے گناہ اس کے بخشے جائیں۔ اوراسی برس کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے۔

marfat.com

فائدہ :۔ گناہوں سے صغائر مراد ہیں نہ کبائر۔ اور بخشش صغائر کی بھی اخلاص قلب اور مقبولیت درود سے مشروط ہے۔ گویا یہ عمل شریف اور تمام حسنات ازالہ سیئات میں حکم دوا کا رکھتی ہیں۔ کہ جس طرح تاثیر دوا کی شرائط استعمال اور توجہ طبیب اور عدم موانع پر موقوف ہے اسی طرح ان کی تاثیر بھی بے عنایت الٰہی اور رعایت شرائط اور انعدام موانع ظاہر نہیں ہوتی بلکہ جس طرح بدپرہیزی سے بیماری بڑھ جاتی ہے کہ علاج پذیر نہیں رہتی اسی طرح گناہوں کی کثرت دل سیاہ کرتی ہے اور جب سیاہی اسے گھیر لیتی ہے اس وقت کوئی چیز یہاں تک کہ قرآن بھی نفع نہیں بخشتا۔ وَلَا يَزِيدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا

اے عزیز! گناہ حقیقت میں ایک آگ ہے جب وہ آگ دل میں بھڑکتی ہے دوزخ کی طرف کہ بمنزلہ اس کے حیز کے ہے بالطبع میل کرتی ہے۔ اور آدمی کو کھینچ کر لے جاتی ہے۔ اور یہ حرکت نہایت تیزی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس وقت کوئی قاسر اسے نہیں روک سکتا اس لیے آدمی کو چاہیے کہ حسنات کی تاثیر پر بھروسہ کر کے گناہ میں مبتلا نہ ہو یہ کیا ضرور ہے۔ تریاق جس کے پاس ہو سانپ کے منہ میں انگلی دیا کرے کہ ضرر گناہ کا یقینی اور لازوال اس کا ظنی ہے ہاں جس قدر ہو سکے یہ امید بخشش نہ ان گناہوں کے کہ احیاناً واقع ہو جائیں اور بلند ہونے درجوں اور مرتبوں اور حاصل ہونے دین و دنیا کی مرادوں اور مقصدوں کے ان صیغوں کے ساتھ کہ صحیح حدیثوں اور معتبر روایتوں میں وارد ہوئی بہ رعایت ان کی ترکیب و شرائط کے درود کی کثرت کرے۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِذٰلِكَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَحَبِيْبِكَ الْمُجْتَبٰى

اور فرماتے تم میں جو شخص درود زیادہ پڑھے گا قیامت کے دن ہر مکان میں مجھ سے زیادہ نزدیک ہوگا۔ جو جمعہ کے دن یا رات کو مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ خدائے تعالیٰ سو حاجتیں اس کی روا کرتا ہے ستر آخرت اور تیس دنیا میں اور درود پر ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ میری

marfat.com

قبر میں پہنچایا تا ہے۔ جیسے تمھارے پاس ہدیہ لایا جاتا ہے۔ اور اس کا نام اور نسب اور قوم مجھے بتاتا ہے۔ میں اسی صحیفہ سپید میں نگاہ رکھتا ہوں اور فرماتے ہیں جمعہ کے اور جمعہ کی رات مجھ پر درود بہت بھیجو کہ بے شک تمھارا درود مجھے پہنچتا ہے میں تمھارے حق میں دعا اور استغفار کرتا ہوں۔

اور فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود بہت بھیجو کہ وہ دن مشہور ہے فرشتہ اس روز حاضر ہوتے ہیں جو بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھے پہنچتا ہے جہاں کہیں ہوں۔ لوگوں نے پوچھا اور وفات کے بعد؟ فرمایا وفات کے بعد بھی کہ زمین کو پیغمبروں کا جسم کھانا حرام ہے۔

اور فرماتے ہیں جمعہ کے دن مجھ پر درود بہت بھیجو کہ جو امتی میرا مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھ پر پہنچتا ہے۔ پس جس کا زیادہ ہے مجھ سے نزدیک زیادہ ہے اور فرماتے ہیں جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجو کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا پروردگار فرماتا ہے

"اہل زمین سے جو مسلمان تم پر ایک بار درود بھیجتا ہے میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں"۔

اور فرماتے ہیں کہ جمعہ تمھارے دنوں میں زیادہ بزرگ ہے کہ آدم اس دن پیدا ہوئے اور اسی دن روح ان کی قبض ہوئی۔ اور اس میں نفخہ اور صعقہ ہے۔ پس اس دن مجھ پر درود بہت بھیجو کہ تمھارا درود میرے حضور میں عرض کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے کہا کہ تعجب آپ کی علت کے؟ فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیغمبروں کا بدن کھانا حرام کیا ہے۔

فائدہ:۔ منذری نے اس حدیث کی تحسین اور حاکم اور خزیمہ اور ابن حبان اور نووی نے تصحیح کی۔ ابن وحیہ اسے صحیح محفوظ اور حافظ عبدالغنی حسن صحیح کہتے ہیں۔ اور سخاوی "قول بدیع" میں اس کی اسناد میں ایک علت ابو حاتم سے نقل کر کے کلام دارقطنی وخطیب سے

marfat.com

رفع کرتے ہیں۔

تنبیہ :۔ ان حدیثوں سے دو امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ اوقاتِ متبرکہ میں اہتمام حسنات کا زیادہ کرنا چاہیے دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر مبارک میں زندہ ہیں درود ہمارا ان کے حضور میں عرض کیا جاتا ہے۔ آپ خوش ہوتے ہیں اور ہمارے حق میں دعا اور استغفار کرتے ہیں اور آپ کی دعا اور استغفار ایک نعمتِ عظمیٰ اور دولت کبریٰ ہے جسے یہ دولت بے نہایت کہ سلطنت ہفت کشور سے بہتر ہے تمام عمر میں ایک بار بھی میسر ہو دو جہان کی خوبیاں اسے میسر ہوں۔ اور دنیا و آخرت کی سب آفتوں سے نجات پائے ؎

اگر جملہ جہانم خصم گیرند — نترسم گر نگہدارم تو باشی
زشادی در ہمہ عالم نگنجم — اگر یک لحظہ غم خوارم تو باشی

اور فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے فرشتہ سلام اس کا مجھے پہنچاتا ہے کہ اے محمد! فلاں بیٹا فلاں کا آپ پر سلام بھیجتا ہے۔ اور اکثر روایات میں بجائے سلام لفظ صلوٰۃ وارد ہے اور فرماتے ہیں خدا کے سیاح فرشتے سلام اس کا مجھے پہنچاتے ہیں۔

فائدہ :۔ ہر چند جواب فقط سلام تحیت کا واجب ہے اور آپ اس کے جواب میں اہتمام رکھتے مگر آپ کی رحمت و عنایت سے امید واثق ہے کہ غریبانِ امت کو بعد انتقال کے بھی جواب سلام سے مشرف فرمائیں گے۔ بلکہ سخاوی نے "قول بدیع" میں اور دیلمی نے "مسند الفردوس" میں اور ضیاء نے مختارہ میں اور ابو الشیخ نے اپنی کتاب میں بعض صحابہ سے مرفوعاً روایت کیا جو شخص اپنے بستر پر آکر یعنی سوتے وقت سورۂ ملک پڑھے پھر چار بار یہ کلمات کہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا اَنْزَلْتَھَا فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ

marfat.com

اللہ تعالیٰ دو فرشتے متعین کرے کہ میرے پاس آکر عرض کریں اے محمد! فلاں بن فلاں آپ کو سلام ورحمۃ اللہ کہتا ہے۔ میں اس کے جواب میں کہوں فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلام اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں ابن لشکوال اور ابن ابی الدنیا سلیمان بن شحیم سے نقل کرتے ہیں میں نے آنحضرت کو خواب میں دیکھا عرض کیا یارسول اللہ! یہ لوگ جو آتے ہیں اور سلام بھیجتے ہیں آیا آپ ان کے سلام سے واقف ہوتے ہیں فرمایا ہاں اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں ؎

یا نبی اللہ السلام علیک — انما الفوز والفلاح لدیک
بسلام آمدم جوابم دہ — مرہمے بر دل خرابم نہ
مہر بکشا ز حقہ یاقوت — روح را کام بخش ودل را قوت
زاری من شنو تکلم کن — گریہ من نگر تبسم کن
رحم کن بر من وفقیرے من — دست دہ بہر دست گیرے من
گر ز فتم برائے سنت تو — ہستم از عاصیانِ امت تو
سلام علی خیر الانام محمد — حبیب الہ العالمین وسید
بشیر نذیر ہاشمی مکرم — عطوف رؤف من یسمی باحمد

اے عزیز! اس سے زیادہ دولت ونعمت کیا ہوگی کہ تمام پیغمبروں کے سردار اور خدا کے پیارے اس مشت خاک بے بضاعت کو سلام کا جواب سلام کا دیں اور اس کے حق میں دعائے رحمت وبرکت کریں اگر تمام عمر کی محنت ومشقت کے صلے میں ایک بار بھی یہ دولت ہاتھ آئے اجر عظیم اور نفع کثیر ہے۔ ؎

صد سلامت میفرستم بر توائے فخر کرام
تا آید یک علیکم در جواب صد سلام ؎
بہر سلام مکن رنجہ در جواب ان لب — کہ صد سلام مرا یک جواب از تو بس ست

marfat.com

اے عزیز! یہ دولت بے نہایت تو ایک طرف ہے محبت صادق اگر محبوب ابدی کی ادنیٰ توجہ والتفات پر جان قربان کرے بجا ہے۔ اور خوشی میں اس کے گھر اور باہر ملک و مال لٹا دے تو روا ہے ؎

جان مید ہم در آرزوئے قاصد آخر باز گو
در مجلس آں نازنین حرفے گر از ما میر و د

ایک شخص نے کسی عالم سے پوچھا ایک وقت میں کروڑوں آدمی اکناف عالم اور اطراف زمین کے حضرت کی خدمت میں تحفہ سلام بھیجتے ہیں آپ ان کے سلام کا کس طرح جواب دیتے ہیں جواب دیا ؎

کالشمس فی وسط السماء ونورہا
یغشی البلا دمشارقًا و مغاربًا

یعنی جیسے آفتاب بیچ آسمان میں ہوتا ہے اور اس کا نور مشرق اور مغرب کے سب شہروں کو ڈھانپ لیتا ہے اسی طرح ہزاروں لاکھوں آدمی ایک وقت میں اس آفتاب سپہر نبوت سے مستفیض اور ان کے سلام سے مشرف ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ بہت نزدیک مجھ سے وہ لوگ ہیں جو بکثرت مجھ پر درود بھیجتے ہیں۔

فائدہ :۔ اہلِ ذوق کے نزدیک یہ حدیث فضیلت مصلّٰی میں کفایت کرتی ہے کہ قربِ نبوی سارے کمالات کو شامل ہے اور قربِ الٰہی کو مستلزم کہ امتی کو جس قدر قربِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوگا اتنا ہی خدا سے زیادہ نزدیک ہوگا اور فرماتے ہیں جو شخص کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا۔

مجھے خواب میں دیکھے یہ صیغہ حرمین شریفین میں اس غرض کے لیے بہت مروج ہے

marfat.com

اور شیخ عبدالحق دہلوی "مفاخرالاسلام" سے نقل کرتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن یہ درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے یا اپنا مکان دیکھے جو بہشت میں اس کے واسطے تیار ہے اور جو ایک بار میں میسر نہ ہو پانچ جمعہ تکرار کرے بفضلِ الٰہی وہ چیز نظر آئے کہ اسے خوشی بخشے

اور یہ ترکیب بھی لکھتے ہیں شب جمعہ دو رکعت ادا کرے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس بار سورہ اخلاص اور سلام کے بعد ہزار بار یہ درود پڑھے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِ

اور تیسری ترکیب جسے بہت مجرب کہتے ہیں یہ ہے جمعہ کی رات دو رکعت ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پھر سو بار یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

اگر ایک بار میں زیارت سے مشرف نہ ہو تین جمعہ کرے انشاء اللہ چوتھی بار کی حاجت نہ ہوگی۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا

فائدہ:۔ رویت دو قسم ہے ظاہری اور باطنی۔ اور ظاہری بھی دو قسم ہے خواب اور بیداری میں اور بیداری میں بھی دو قسم ہے عالم حیاۃ مرئی میں اور بعد اس کے وفات کے زیارت اس جناب کی عالم بیداری ہم خفتہ بختوں کو کہاں نصیب ہے پہلی قسم تو اس کی صحابہ کرام پر تمام ہو چکی اور دوسری قسم اولیائے عظام کے لیے مخصوص ہے خوشا طالع وزہے قسمت اس کی جسے خواب میں بھی وہ جمال جہاں آرا نظر آئے۔ ؎

نشان بخت بیدار ایست آنخواب
کہ در روئے بنیم آں ماہ جہاں تاب

فائدہ:۔ اخری اجل من الاولیٰ۔ جس طرح درود شریف کی برکت سے زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں حاصل ہوتی ہے اسی طرح

marfat.com

اس کی کثرت سے رویت باطنی بھی میسر ہو سکتی ہے یہاں تک کہ باطن مصلی جمالِ مبارک کا آئینہ ہو جاتا ہے۔ اور جب کمال اس دولت بے زوال کا حاصل ہوتا ہے اس وقت کسی حال میں صورت مبارک دیدۂ بصیرت سے غائب نہیں ہوتی ظاہر اس کا اگر اور طرف بھی مصروف ہو جاتا ہے مگر باطن ہر وقت اور ہر حالت میں آپ کی زیارت سے مشرف رہتا ہے۔ اور اس سے یہ افضل ہے کہ رویت خیال مخالطت وہم سے پاک نہیں ہو سکتی یا کہ حد رویت رویت بصیرت کے توابع ولواحق سے ہے کہ جب صورت کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طالب کی چشم بصیرت میں ہر وقت مستغرق اور منطبع رہتی ہے آئینہ خیال بھی کدورات سے صاف ہو جاتا ہے اور اکثر وہ جمال دلربا خواب میں نظر آتا ہے۔ وَمَا هُوَ اِلَّا نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ اور اس جگہ طالبانِ رویت کو ادب کی رعایت ضرور ہے کہ اس نعمتِ عظمیٰ اور دولتِ کبریٰ یعنی انطباع وانتقاش صورت کریمہ اور حصول زیارت مقدسہ کو نتیجہ اپنے جذب محبت کا نہ جانیں۔ بلکہ عنایت محبوب کی سمجھیں کہ ذرہ آفتاب کا اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتا اور قطرہ ناچیز دریا کو نہیں کھینچ سکتا بلکہ اپنے اختیار سے اس تک پہنچ نہیں سکتا ہاں اگر آفتاب عالم تاب اپنی عنایت سے ذرہ ناچیز پر نظر کرے بعید نہیں۔ اور جو سلیمان مور ناتواں کے حال زار پر متوجہ ہو گنجائش رکھتا ہے۔ بلکہ بہ نظر انصاف ہماری آنکھ قابلیت اس نعمت کی اصلاً نہیں رکھتی یہ صرف رحمت وعنایت اس جناب کی ہے کہ اپنی زیارت کریمہ سے مشرف فرمائیں اور جمال جہاں آرا اپنا ہم روسیاہوں کو دکھائیں ؎

برائے دیدن روئے تو چشم دیگرم باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را لمنی شاید

شیخ ابو عبداللہ ساحلی کہتے ہیں بزرگ ترین ثمرات اور گرامی ترین فوائد صلوٰۃ یہ ہے کہ جب آدمی بہ رعایت آداب ومحافظت شروط وخلوص نیت وتدبیر معانی درود کی

marfat.com

کثرت کرتا ہے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کے دل کو گھیر لیتی ہے اور شجرہ طیبہ محبت بحکم المرء لمن یحب مطیع ثمرہ اتباع وطاعت بخشتا ہے اور بواسطہ اس محبت وطاعت کے بحکم

المرء مع من احب اور بمفہوم مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

ان مقبولان بارگاہِ الٰہی کی معیت خاصہ سے کہ سرداران کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مشرف وممتاز بلکہ سبب اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوبیت الٰہی سے کہ عمدہ کمالات اور بہترین مقاصد ومرادات ہے سرفراز ہے ہوتا ہے پس طالب صادق کو لازم ہے کہ درود کی کثرت کرے تا باطن اس کا آئینہ صورت نبویہ اور مراءت جمال مصطفویہ ہو جائے اور جب اس صورت مقدسہ کو آئینہ دل میں جلوہ گر دیکھے اس کے استقراء میں استادہ تمام ادسعی بلیغ بجالائے اور اس صورت کریمہ کو تمام معاملات ومراقبات قلبی وقالبی میں پیش نظر رکھے۔ اور کسی وقت چشم بصیرت سے غائب نہ ہونے دے کہ نسبت تامہ اور محبت کاملہ اس جناب سے حاصل اور وصل دائم میسر ہو ؎

ہم نشینم بخیال نود آسودہ دلم
کیں وصالیست کہ در پے غم ہجرانم نیست

اور فرماتے ہیں جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں سنتا ہوں اور جو دور سے بھیجتا ہے تو خدا ایک فرشتہ متعین کرتا ہے کہ اس کا درود مجھے پہنچاتا ہے۔ اور اس کے دین ودنیا کے کام درست کرتا ہے۔ اور میں قیامت کے روز اس کا گواہ یا شفیع ہوں گا۔ اور فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر درود بھیجے اس کی قیامت کے

marfat.com

دن شفاعت کروں ۔

فائدہ ۶ :۔ یہ دولت گنہگاران امت کے حق میں کفایت کرتی ہے جس کے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اسے کس بات کا حق ہے ؎

غم نخورد آں کہ شفیعش توئی　　پایہ در قدر رفیعش توئی
حاصل ایں ست زطاعت مرا　　ہست چو امید شفاعت مرا

اور فرماتے ہیں جو شخص نماز صبح کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو بار درود مجھ پر بھیجے خدائے تعالیٰ سو حاجتیں اس کی روا فرمائے تیس دنیا میں اور ستر جمع رکھے ۔ یعنی آخرت کے لیے عرض کیا یا رسول اللہ درود کس طرح چاہیے فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

فائدہ ۷ :۔ یہ حدیث ضعیف ہے اور فرماتے ہیں جو شخص ایک دن میں پچاس بار درود پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا اور فرماتے ہیں جو شخص چاہتا ہے خدا کو اپنے سے راضی پائے درود کی کثرت کرے ۔

اور منقول ہے پروردگار تقدس و تعالیٰ دو شخصوں کے حال سے ہنستا ہے یعنی ان کے کام سے خوش اور ان سے راضی ہوتا ہے ایک یہ کہ یار ہلا کے گھوڑے سے بڑے گھوڑے پر دشمن کا سامنا کرے سب شکست کھائیں اور وہ قائم رہے اگر مارا جائے شہید ہو اور جو بچ جائے تو خدائے تعالیٰ اس سے ہنستا ہے یعنی راضی اور خوش ہوتا ہے ۔ دوسرا وہ شخص کہ رات کو خلق سے چھپ کر اٹھے اور اچھی طرح وضو کر کے خدا کی تحمید اور تمجید اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے اور قرآن مجید کھولے خدائے تعالیٰ اس سے راضی اور خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس بندے کو دیکھو کہ میرے سوا کوئی اسے نہیں دیکھتا اور فرماتے ہیں جبرائیل نے مجھے خدا کا پیام دیا جو تم پر ایک درود بھیجتا ہے فرشتے میرے

marfat.com

اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں اور وہ درود عرش تک پہنچتا ہے۔ جس فرشتے کی طرف سے گذرتا ہے وہ کہتا ہے

صَلُّوْا عَلٰی قَائِلِهَا كَمَا صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اس کے کہنے والے پر درود بھیجو جیسے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔ اور فرماتے ہیں جو بندہ بروز عرفہ موقف میں وقوف کرے پھر سو بار فاتحہ اور سو بار اخلاص پڑھ کر سو بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور سو بار اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے اے میرے فرشتو! کیا بدلہ ہے میرے اس بندے کا کہ اس نے میری تسبیح و تہلیل اور ثنا کہی اور میرے پیغمبر پر درود بھیجا اے فرشتو گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا۔ اور شفاعت اس کی اس کے حق میں قبول کی اگر سب اہل موقف کے حق میں شفاعت کی قبولیت چاہے گا ہر آئینہ قبول کروں گا۔

اور فرماتے ہیں جو شخص ہر روز تین بار میری محبت اور شوق کے ساتھ مجھ پر درود بھیجے خدا برحق ہے کہ اس دن رات کے گناہ اس کے بخش دے اور فرماتے ہیں سیاح فرشتے خدا کے جب ذکر کے حلقوں یعنی ذاکرین کی مجلسوں پر گذرتے ہیں ایک دوسرے سے کہتے ہیں بیٹھو جب وہ دعا کرتے ہیں یہ آمین کہتے ہیں اور جب وہ درود بھیجتے ہیں یہ بھی ان کے ساتھ درود پڑھتے ہیں اور جب فارغ ہوتے ہیں آپس میں کہتے ہیں ان کو خوبی اور خوشی ہو کہ بخشے گئے اور ایک روز فرمایا قیامت کے دن تین شخص عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا وہ تین شخص کون ہوں گے؟ فرمایا جو میرے غمگین امتی کا غم دور کرے اور جو میری سنت زندہ کرے

marfat.com

اور جو مجھ پر درود بہت بھیجے۔

اور فرماتے ہیں جو دو شخص آپس میں خدا کے واسطے محبت رکھتے ہیں اور ملاقات کے وقت مصافحہ کر کے درود بھیجتے ہیں جدا ہونے سے پہلے اگلے اور پچھلے گناہ اس کے بخش دیے جاتے ہیں۔

اور مروی ہے جس کے پاس صدقہ نہ ہو وہ یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ کہ اس کے حق میں زکوٰۃ ہے اور مسلمان نیکی سے سیر نہیں ہوتا جب تک بہشت میں نہ پہنچے اور ایک دن فرمایا آج کی رات میں نے عجیب ماجرا دیکھا ایک شخص میری امت سے پل صراط پر کبھی چوتڑوں سے پھسلتا ہے اور کبھی کہنیوں سے چلتا ہے اور کبھی چپٹ جاتا ہے۔ ناگاہ اس کے درود نے ہاتھ اس کا پکڑا اور سیدھا کھڑا کر دیا کہ صراط سے پار ہو گیا۔

اور فرماتے ہیں خدا کا ایک فرشتہ ہے اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی میں غوطہ لگا کر اپنے پر جھاڑتا ہے خدائے تعالیٰ ہر قطرے سے کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے جو شخص حضرت پر درود بھیجتا ہے ستر ہزار فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں محدثین جب قیامت کے دن آئیں گے۔ ان کے ساتھ دواتیں ہوں گی۔ خدائے تعالیٰ فرمائے گا تم اہل حدیث ہو۔ مدتہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود لکھتے تھے بہشت کو چلے جاؤ۔

اور فرماتے ہیں جو شخص کتاب میں درود لکھتا ہے درود اس کی ہمیشہ جاری رہتی ہے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہتا ہے۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں جو شخص کتاب میں

marfat.com

درود لکھتا ہے۔ صبح و شام فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں جب تک حضرت کا نام اس کتاب میں باقی ہے۔ اور صدیق اکبر فرماتے ہیں درود لونڈی غلام کے آزاد کرنے سے بہتر ہے امیر المومنین عمر فرماتے ہیں دعا آسمان و زمین کے درمیان روکی جاتی ہے جب تک تو اپنے پیغمبر پر درود نہ بھیجے بلند نہیں ہونے پاتی۔ ابن مسعود کہتے ہیں میں نماز پڑھتا تھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر اور عمر وہاں تشریف رکھتے تھے بعد فراغ کے خدا کی تعریف و ثنا شروع کی پھر حضرت پر درود بھیجا پھر اپنے واسطے دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ"

سوال کر تجھے دیا جائے گا سوال کر تجھے دیا جائے گا۔ مولیٰ علی فرماتے ہیں اگر یادِ خدا میں ہرج نہ ہوتا میں بے شک نزدیکی خدا کی درود کے ساتھ ڈھونڈھتا اس لیے کہ میں نے حضرت سے سنا ہے جبرائیل نے انھیں خدا کی طرف سے پیام دیا جو شخص آپ پر دس بار درود بھیجے گا میری ناخوشی سے مامون ہو جائے گا۔ اور فرماتے ہیں جو شخص حضرت پر ہر روز تین بار اور ہر جمعہ کو سو بار درود پڑھے صَلٰوۃُ اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَرَسُوْلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ قیامت کو حضرت کے گروہ میں اٹھے گا اور حضرت اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ بہشت میں لے جائیں گے اور ابو ذر فرماتے ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت کی کہ نماز چاشت کی سفر و حضر میں نہ چھوڑوں اور بدون وتر اور درود کے نہ سوؤں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں اپنی مجلسوں کو حضرت پر درود بھیجنے اور عمر کے ذکر سے زینت دو۔ کعب احبار کہتے ہیں خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی اے موسیٰ! کیا تو چاہتا ہے کہ محشر کی پیاس سے محفوظ رہے عرض کیا ہاں یارب حکم ہوا تو درود بہت بھیجا کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیخ ابو محمد جبر کتاب شرف المصطفیٰ سے لکھتے ہیں احمد بن موسیٰ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں جو شخص اَللّٰھُمَّ

marfat.com

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِبَيْتِهٖ سو بار کہے خدائے تعالیٰ سو حاجتیں اس کی روا کرے ان میں سے تیس دنیا میں مروی ہیں جو شخص حضرت کی قبر کے پاس کھڑا ہو کر یہ آیت پڑھے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پھر ستر بار کہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ایک فرشتہ اس کا نام لے کر پکارے اے فلاں کوئی حاجت تیری ضائع نہ گئی۔ اور قبول ہوئی۔ عطا فرماتے ہیں جو شخص یہ درود تین بار صبح اور تین بار شام پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَّلَمْ اَرَهٗ فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْحَيٰوةِ رُؤْيَتَهٗ وَارْزُقْنِيْ مَحَبَّتَهٗ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِهٖ شَرَابًا مَّرِيْئًا سَائِغًا هَنِيْئًا لَّا تَظْمَاءُ بَعْدَهٗ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنَّا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا اَللّٰهُمَّ كَمَا اٰمَنْتُ بِهٖ وَلَمْ اَرَهٗ فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْجَنَّةِ رُؤْيَتَهٗ۔

جڑ اس کے گناہوں کی اکھڑ جائے اور نقش اس کی خطاؤں کا نامہ اعمال سے مٹ جائے اور ہمیشہ مسرور رہے اور امیدیں اس کی حاصل ہوں اور دشمنوں پر غالب رہے، اور نیکیوں کی توفیق دیا جائے اور بہشت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے مشرف ہو اور یہ صیغہ دلائل الخیرات میں بھی تھوڑے تغیر کے ساتھ مذکور ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُجِيْبُ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ

marfat.com

۱۱

ان لوگوں کے بارے میں جو نامِ نامی سن کر درود نہیں پڑھتے

تیسری فصل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس کے پاس میں ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا بے شک بہشت سے بھٹک گیا۔

فائدہ :۔ اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے حلیہ میں اور طبری اور طبرانی نے نقل کیا اور جب ناسی درود راہِ بہشت بھولنے والا ہو تو درود بھیجنے والا سالک راہ بہشت پر ٹھہرا گویا بہشت کی راہ یہ ہے کہ آدمی پیغمبر پر درود بھیجے اور فرماتے ہیں جس کے پاس میرا ذکر آئے اور مجھ پر درود نہ بھیجے دوزخ میں جائے اور فرماتے ہیں بخیل ہے وہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ نسائی نے سنن میں کبریٰ اور احمد نے اپنی مسند اور طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے دعوات اور ابن ابی عاصم نے کتاب الصلوٰۃ اور تیمی نے ترغیب اور حاکم نے بہ سند صحیح مستدرک میں مانند اس کے روایت کیا اور نہری کی روایت میں قتادہ سے مرسلاً وارد ظلم سے ہے یہ بات کہ کسی کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجے اور فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اس کی جس کے پاس میرا ذکر آوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ایک دن حضرت صحابہ کو اپنے ممبر کے قریب کھڑا کر کے پہلے زینے پر چڑھے اور آمین فرمایا پھر دوسرے اور تیسرے زینے پر بھی یہی لفظ کہا۔ صحابہ نے عرض کیا آج ہم نے آپ سے وہ سنا جو کبھی نہ سنا تھا

marfat.com

فرمایا جبرئیل نے اگر مجھ سے کہا دور ہوا یعنی خیر و برکت سے اور ہلاک ہوا وہ شخص جس نے رمضان پایا اور نہ بخشا گیا میں نے کہا آمین جب میں دوسرے زینہ پر گیا کہا دور ہوا اور ہلاک ہوا وہ شخص جس نے آپ کا ذکر سن کر درود نہ پڑھا میں نے کہا آمین جب تیسرے زینہ پر گیا کہا نہ وہ اور ہلاک ہو وہ شخص جس نے ماں باپ یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور انھوں نے بہشت میں نہ پہنچا دیا میں نے کہا آمین۔ اور فرماتے ہیں کہ آدمی کو اس قدر بخل کافی ہے کہ میرا ذکر سن کر درود نہ بھیجے بے شک شقی ہو جائے ابوذر کی حدیث میں آیا ہے سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو میرا ذکر سن کر درود نہ پڑھے

فائدہ:۔ ظاہر ہے جو شخص اپنے نفس کو ایسی سعادت اور دولت سے محروم رکھے اس سے زیادہ بخیل کون ہے بخیل یہ چاہتا ہے جو میرے پاس ہے کہیں نہ جائے۔ اور اس سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے اور یہ شخص چاہتا ہے کہ میرے نفس کو بھی کسی طرح کی خوبی اور بھلائی حاصل نہ ہو بخیل اپنا مالِ عزیز جس کو ہزار مشقت سے جمع کیا ہے نفس پر صرف کرنا نہیں چاہتا۔ اس کے پاس سے نہ کچھ مال جاتا ہے نہ کچھ ہرج ہوتا ہے۔ صرف زبان ہلانا بھی نفس کے فائدے کے لیے گوارا نہیں کرتا اور اسے حسرت و آفت میں مبتلا کرتا ہے نسائی عمل الیوم واللیل میں اور سعید بن منصور اپنی سنن میں اور دینوری مجالس میں اور ضیاء مقدسی مختارہ میں اور بغوی جعدیات میں اور بیہقی شعب الایمان میں اور تیمی ترغیب میں اور اسمٰعیل قاضی اور ابن بشکوال اور ابن شاہین ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں مجھ پر درود نہیں بھیجتی ہے قیامت کو جب درود پڑھنے والوں کا ثواب دیکھیں گے وہ مجلس ان پر حسرت کرے گی اگرچہ بہشت میں داخل ہوں۔

حکایت:۔ ابوسلیمان محمد بن حسین کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے خواب میں فرمایا اے ابوسلیمان جب میرا ذکر حدیث میں آتا ہے تو صلی اللہ علیہ وآلہ

marfat.com

لکھتا ہے اور وسلم چھوڑ دیتا ہے اور اس میں چار حرف ہیں ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہیں پس تو چالیس نیکی ترک کرتا ہے۔

حکایت :۔ حسن بن موسیٰ خضرمی معروف بایں عجیبہ کہتے ہیں میں بہ سبب تعجیل کے حدیث کے ساتھ درود نہیں لکھتا تھا ایک رات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں تجھے کیا ہوا جو ابو عمر طبری کی طرح مجھ پر درود نہیں بھیجتا اس وقت سے عہد کیا کہ آپ کے ذکر کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور لکھوں گا۔

حکایت :۔ ابن صلاح اور رشید عطار حمزہ کتانی سے نقل کرتے ہیں میں حضرت کے ذکر کے ساتھ صرف صلی اللہ علیہ لکھتا تھا ایک روز آپ نے خواب میں مجھ سے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے کہ درود تمام نہیں کرتا یعنی وآلہ وسلم چھوڑ دیتا ہے اس کے بعد پھر میں نے کبھی وآلہ وسلم ترک نہ کیا۔

marfat.com

۱۲

حکایاتِ درُود شریف

چوتھی فصل

حکایت :۔ جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے حافظ ابو ذرعہ کو خواب میں دیکھا کہ فرشتوں کے ساتھ آسمان پر نماز پڑھتے ہیں پوچھا تمھیں یہ مرتبہ کس طرح حاصل ہوا ؟ کہا میں نے ہزاروں حدیثیں اپنے ہاتھ سے لکھیں اور ہر حدیث کے ساتھ لکھا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مجھ پہ درود بھیجتا ہے رب تبارک و تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔

حکایت :۔ ابوالعباس بن مندیل تحفۃ المقاصد میں روایت کرتے ہیں کسی نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا پوچھا تم سے خدائے تعالیٰ نے کیا فرمایا رحمت کی اور بخش دیا کہا کس عمل کے سبب سے فرمایا بہ سبب اس درود کے کہ پڑھا کرتا تھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ لِلصَّلٰوۃِ اور اسے بیہقی نے بھی روایت کیا۔

marfat.com

حکایت :۔ عبداللہ بن حکم کہتے ہیں میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا حال ان کا پوچھا فرمایا خدائے تعالیٰ نے بخش دیا اور رحم کیا اور بہشت مجھ پر اس طرح نچھاور کی جس طرح دلہن پر کرتے ہیں پھر مجھ سے کسی نے کہا یہ مرتبہ تمھیں اس درود کے سبب سے ملا جو تم نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ۔

حکایت :۔ سخاوی "قول بدیع" میں لکھتے ہیں ابن بیان اصفہانی نے حضرت کو خواب میں دیکھا عرض کیا یارسول اللہ ! کیا آپ نے اپنے چچا کے بیٹے محمد بن ادریس شافعی کو کسی چیز سے مخصوص کیا فرمایا میں نے خدا سے اس کے لیے دعا کی کہ اسے حساب میں ماخوذ نہ کرے اس لیے کہ وہ مجھ پر ایسا درود بھیجتا تھا جو کسی نے نہیں بھیجا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

حکایت :۔ درمنضود میں لکھا ہے بنی اسرائیل میں ایک اسراف کرنے والا تھا لوگوں نے اس کے مرنے کے بعد جنازہ اس کا نہ اٹھایا اور غسل نہ دیا موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا اسے غسل دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کہ ہم نے بخش دیا سبب دریافت کیا جواب آیا اس نے ایک دن توریت کھولی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھا دیکھ کر ان پر درود پڑھا ۔ اس درود کی برکت سے ہم نے بخش دیا ۔

حکایت :۔ سفیان ثوری کہتے ہیں میں نے حج میں ایک جوان دیکھا جب قدم اٹھاتا یا رکھتا تو یہ درود پڑھتا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ میں نے کہا آیا یہ بات دانستہ کرتا ہے کہا ہاں ۔ اور مجھ سے بولا تم کون ہو ؟ میں نے کہا سفیان ثوری ! کہا عراقی ؟ میں نے کہا ہاں ۔ کہا محمد کو تم نے کس طرح پہچانا ؟ میں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ رات کو دن اور دن کو رات میں تبدیل کرتا ہے اور بچے کو

marfat.com

اس کی ماں کے پیٹ میں تصویر فرماتا ہے کہا اے سفیان ثوری! تم نے خدا کو جیسا چاہیے نہ پہچانا میں نے کہا تم نے کس طرح پہچانا ؟ کہا فسخ عزم کے ساتھ کہ جب میں نے کسی کام کا عزم کیا اور اس کے خلاف واقع ہوا۔ سمجھا کہ میرا کوئی خدا ہے جو میرے کام کی تدبیر کرتا ہے میں نے کہا کثرت درود کی وجہ کیا ہے کہا راہِ حق میں میری ماں میرے ہمراہ تھی مجھ سے کہا مجھے خانہ کعبہ کے اندر پہنچا دے۔ میں نے پہنچا دیا ناگاہ اس کا پیٹ پھول گیا اور منہ کالا ہو گیا۔ میں یہ حال دیکھ کر بہت غمگین ہوا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر جنابِ الٰہی میں عرض کیا اب رب تو ایسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔ اسے جو تیرے گھر آتا ہے یہ بات کہتے ہی ایک ابر آسمان کی طرف سے اٹھا اور ایک مرد سفید پوش نے آکر اپنا ہاتھ میری ماں کے منہ اور پیٹ پر ملا فی الفور وہ آفت دور ہو گئی جب اس نے جانے کا ارادہ کیا میں نے دامن اس کا پکڑ کر عرض کیا آپ کون ہیں؟ کہ اس مصیبت میں ہماری خبر لی۔ فرمایا میں محمد ہوں نبی تیرا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے عرض کیا مجھے کچھ وصیت کیجیے فرمایا ہر قدم کے اٹھاتے اور رکھتے وقت محمد پر درود بھیجا کر۔ کذا فی القول البدیع۔

حکایت:۔ ابو حفص عمر بن حسین سمرقندی کہتے ہیں میں نے ایک شخص دیکھا کہ عرفات و منا میں سوا درود کے اور کچھ نہیں پڑھتا سبب اس کا پوچھا۔ کہا میرا باپ بیاج کھاتا تھا مرتے ہی اس کا منہ گدھے کا سا ہو گیا۔ مجھے نہایت غم ہوا اور اسی رنج میں روتے روتے سو گیا۔ ناگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تیرا غم دور کیا۔ اسی حال میں باپ کا منہ جو دیکھا تو چودھویں رات کے چاند سے زیادہ چمکتا پایا تو میں بے اختیار حضرت کے قدم پر گرا اور ماجرا دریافت کیا فرمایا تیرا باپ سود کھاتا تھا اور منہ سود کھانے والے کا دنیا یا آخرت میں گدھے کا سا ہو جاتا ہے مگر وہ سوتے وقت سو بار درود بھی پڑھا کرتا تھا جب اس پر یہ حالت گذری اس فرشتے نے جو

marfat.com

احوال امت کا مجھ سے کہا کرتا ہے حال اس کا عرض کیا میں نے خدا سے اس کی شفاعت کی اور قبول ہوئی وہ شخص کہتا ہے جب میں خواب سے بیدار ہوا ہاتف نے پکارا کہ تیرے باپ کو درود وسلام نے اس آفت سے بچا لیا اسی وقت سے میں نے عہد کیا کسی حال اور کسی وقت درود وسلام نہ چھوڑوں گا۔

حکایت :۔ ایک شخص کو اس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا، حال پوچھا کہا جب مجھے قبر میں رکھا منکر ونکیر سوال وجواب کو آئے ان کے سوال کا جواب مجھے نہ آیا اس وقت اپنی نجات سے مایوس ہوا اور یہ صدمہ دل پر گذرا کہ بیان نہیں کیا جاتا ناگاہ ایک شخص سفید کپڑے پہنے خوشبو لگائے میری قبر میں آیا اور منکر نکیر کا جواب سکھایا جب اس آفت سے نجات پائی اس سے کہا تو کون ہے ؟ کہ ایسے وقت سخت اور عالم تنہائی میں مجھ بے کس کی مدد فرمائی اس نے کہا میں تیری درود ہوں مجھے حکم ہے قیامت تک تیرے پاس رہوں اور ہر مصیبت میں مدد کروں۔

حکایت :۔ نمیری اور ابن بشکوال نقل کرتے ہیں اہل شیراز سے کسی نے ابوالعباس احمد بن منصور کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ جامع شیراز کی محراب میں حلہ مکلف پہنے اور جڑاؤ تاج سر پر رکھے ہیں پوچھا تمہارا کیا حال ہوا فرمایا خدائے تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور بہشت میں داخل کیا اس لیے کہ میں درود بہت پڑھا کرتا تھا۔

حکایت :۔ سخاوی اور ابن بشکوال روایت کرتے ہیں کسی نے ابوحفص کاغذی کو خواب میں دیکھا پوچھا کس سبب سے ؟ فرمایا جب خدا کے حضور گیا فرشتوں کو حکم ہوا اس کے گناہوں اور درود کا حساب کرو۔ درود میرے گناہوں پر غالب ہوئی فرمایا اسی قدر کفایت کرتا ہے اسے بہشت میں لے جاؤ یہ حکایت ابن حجر نے بھی لکھی ہے۔

حکایت :۔ قول بدیع میں نقل کیا ہے ایک عورت نے خواب میں اپنے بیٹے کو سخت مصیبت اور عذاب میں مبتلا دیکھا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا فرمایا صدقے

marfat.com

اتفاقاً خواجہ حسن بصری نے اسی روز اس کے بیٹے کو خواب میں دیکھا کہ ایک مکلف فرش پر بیٹھا ہے اور نور کا تاج سر پر رکھا ہے متعجب ہو کر کہا تیری ماں نے اس کے خلاف بیان کیا تھا۔ اس نے کہا ماں میری سچ کہتی ہے ہم ستر آدمی عذاب میں گرفتار تھے ایک شخص ہماری قبروں کی طرف سے گذرا اور ایک درود پڑھ کر ثواب اس کا ہمیں بخش دیا خدائے تعالیٰ نے اسی ایک درود کی برکت سے ہمیں عذاب سے نجات دی۔ اور اس قدر ثواب کہ تم دیکھتے ہو میرے حصے میں آیا۔

حکایت:۔ محمد بن سعید بن مطرف کہتے ہیں میں سوتے وقت چند بار درود پڑھتا تھا ایک رات سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اپنا منہ آگے لا کہ میں اسے چوموں اس لیے کہ تو اس منہ سے درود پڑھتا تھا میں اپنا منہ اس قابل نہ سمجھا مگر بپاس حکم عالی رخسارے حضرت کے سامنے کیا آپ نے میرے رخسارے پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تمام گھر مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور آٹھ دن تک میری عورت کو اس رخسار سے جسے حضرت نے چوما تھا مشک کی خوشبو آتی رہی۔

حکایت:۔ ابن لشکوال نے نقل کیا مسلح نام ایک شخص امیر دین میں سستی رکھتا تھا کسی نے اسے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا حال پوچھا کہا میں ایک محدّث کے پاس گیا تھا جب اس نے حدیث پڑھی حضرت پر درود بھیجا میں نے بھی چلا کر کہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری آواز سن کر تمام مجلس نے درود پڑھی۔ اسی وقت ہم سب یعنی تمام اہل مجلس بخشے گئے۔

حکایت:۔ ابوبکر بن مجاہد سے ایک رات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا اے ابوبکر صبح ایک مرد بہشتی تیرے پاس آئے گا۔ تو اس کی تعظیم بجا لانا صبح کو شبلی ابوبکر کے پاس آئے۔ ابوبکر تعظیم کو اٹھے۔ اور گود میں لے کر پیشانی پر بوسہ دیا رات کے وقت پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں ابوبکر

marfat.com

خدا تجھے عزت دے جیسی تو نے اس مرد بہشتی کی تعظیم کی۔ عرض کیا یارسول اللہ ! شبلی کو یہ مقام کس عمل سے حاصل ہوا؟ فرمایا وہ پانچوں وقت نماز کے بعد یہ آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

پڑھتا تھا پھر مجھ پہ درود بھیجتا اور محمد بن عمر کی روایت میں آیا بعد اس کے تین بار کہتا ہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

حکایت :۔ درمنضود میں لکھتے ہیں۔ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی جنگل میں درندوں نے گھیرا جب کچھ نہ بن آیا درود کی کثرت کی درندے بھاگ گئے اور ان کے شر سے نجات حاصل ہوئی۔

حکایت :۔ شاہ غریب اللہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں مجھ سے دو بھائیوں نے کہ سوداگر تھے عظیم آباد میں نقل کیا کہ ہمارے باپ کے اولاد نہ ہوتی کسی فقیر صاحب سے التجا کی انھوں نے کہا کروڑ بار درود مدت غیر معیّن میں پڑھواؤ اور پڑھنے والوں کی کمال خاطر داری اور دلجوئی کرو ہمارے باپ نے ایسا ہی کیا۔ خدائے تعالیٰ نے درود کی برکت سے ہم دونوں فرزند عنایت فرمائے۔

حکایت :۔ اخبار الاخیار میں نقل کرتے ہیں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہر رات تین ہزار بار درود پڑھتے تھے جب نکاح کیا تین شب نہ پڑھ سکے کسی سے سیّد عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا بختیار کاکی کو میرا اسلام پہنچا اور کہہ رات تو مجھے جو تحفہ بھیجا کرتا تھا تین رات سے نہیں پہنچا۔

حکایت :۔ محمد بن مالک کہتے ہیں میں ایک روز ابوبکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا تھا ایک مرد شکستہ حال آیا شیخ نے اسے کمالِ تعظیم سے بٹھایا اس نے کہا آج میرے لڑکا ہوا

marfat.com

قدرے روغن دشہد درکار ہے۔ ابوبکر کہتے ہیں اس وقت میرے پاس کچھ نہ تھا اسی فکر میں سوگیا ناگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں مجھ سے فرمایا علی بن عیسیٰ وزیر پاس جاکر اسے میرا سلام پہنچا اور یہ پیام دے کہ تو ہر شب سوتے وقت مجھ پر ہزار بار درود پڑھتا ہے آج کی رات سات سو بار پڑھے کہ خلیفہ نے بلایا اور اس کے پاس آکر عدد تمام کیا۔ ہمارے حکم سے مولود کے باپ کو سو دینار دے دو ابوبکر خواب سے بیدار ہو کر اس شخص کے ساتھ علی بن عیسیٰ پاس گئے اور اس سے حال خواب کا بیان کیا اس نے ایک توڑا منگا کر سو دینار اس شخص کو دیے۔ اور ہر چند زیادہ دیتے رہے مگر انکار کیا کہ میں حضرت کی اجازت سے زیادہ نہ لوں گا اور سو سو دینار شیخ کو دیے شیخ نے لینے میں عذر کیا وزیر نے کہا یہ حق تمھارے پیام پہنچانے کا ہے پھر سو دینار اور دیے کہ یہ صلہ تمھارے یہاں تک آنے کا ہے اسی طرح ہزار دینار عنایت کیے۔

حکایت ۱۔ جذب القلوب جمع الجوامع سے نقل کیا کسی مرد صالح پر تین ہزار دینار قرض تھے۔ قاضی نے مہینے کی مہلت دی جب اس نے کہیں ٹھکانا نہ دیکھا درود پڑھنے میں مشغول ہوا۔ آخر مہینے میں حضرت نے خواب میں حکم دیا علی بن عیسیٰ وزیر سے جا کر میری طرف سے کہہ کہ تین ہزار دے۔ مرد "مدیون" بیدار ہو کر سوچا اگر وزیر مجھ سے دلیل میرے سچے ہونے کی طلب کرے گا تو کیا جواب دوں گا۔ اس روز نہ گیا دوسرے دن بھی وہی خواب دیکھا تیسرے دن آپ نے فرمایا اگر وہ حجت چاہے تو اس سے کہنا تو ہر روز صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پانچ ہزار درود پڑھتا ہے اور اس حال سے کوئی واقف نہیں۔ مرد صالح کہتا ہے میں اس کے پاس گیا اور حال خواب کا بیان کیا وزیر نہایت خوش ہوا اور مجھے تین ہزار دینار عنایت کیے اور تین ہزار واسطے خرچ اہل وعیال کے اور تین ہزار واسطے سرمایہ تجارت کے دیے اور قسم دی کہ مجھ سے ملاقات کیا کر اور جس بات کی حاجت ہو بے تکلف کہہ دیا کر جب میں تین ہزار دینار قاضی کے پاس لے گیا اور اس سے حال بیان کیا

marfat.com

اس نے کہا میں تیرا قرض اپنے پاس سے ادا کروں گا۔ قرض خواہ نے سن کر کہا وزیر اور قاضی سے میں مستحق نہ رہوں میں نے اپنا قرض چھوڑ دیا۔ قاضی نے کہا میں نے جو مال خدا کے واسطے نکالا تھا اسے واپس نہ کروں گا پس وہ شخص درود کی برکت سے قرض سے پاک ہوا۔ اور اس قدر مال کثیر اپنے گھر لے گیا۔

حکایت ۱۔ سخاوی ابو عبدالرحمٰن قطری سے نقل کرتے ہیں کسی نے خلاد بن کثیر کے نزع کے وقت ایک رقعہ ان کے سرہانے پایا اس میں لکھا تھا هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ خلاد بن کثیر یہ براءت نامہ دوزخ سے ہے خلاد بن کثیر کے واسطے لوگوں سے پوچھا کیا عمل کرتے تھے کہا ہر جمعہ کو تین بار درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ پڑھتے تھے۔

حکایت ۲۔ فاکہانی نے فخر البسیر میں شیخ صالح موسیٰ ضریر سے نقل کیا میں کشتی پر سوار تھا ناگاہ ایک ہوا جسے قاصفہ کہتے ہیں اور جہاز اس سے کم نجات پاتا ہے، اٹھی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے خواب میں فرمایا اہل جہاز سے کہہ ہزار بار درود شریف پڑھیں۔

marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ
الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ
تُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ
اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ
الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

جب میں بیدار ہوا اہل کشتی سے حال کہا۔ تین سو بار کے قریب یہ ہم نے درود پڑھا ہوگا کہ ہوا ساکن ہوئی اور کشتی ڈوبنے سے بچ گئی۔ شیخ مجدالدین فیروز آبادی نے بھی یہ حکایت نقل کی۔

حکایت :۔ شیرویہ عبداللہ بن مکی سے نقل کرتے ہیں ابوالفضل قومسانی مجھ سے کہتے تھے میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور اس نے کہا میں نے مدینہ شریفہ کی مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں جب تو ہمدان کو جائے۔ ابوالفضل بن زیرک سے میرا سلام کہنا۔ میں نے سبب اس عنایت اور مہربانی کا دریافت کیا ؟ فرمایا وہ ہر روز سو بار یا زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

پھر اس نے مجھ سے اس صیغے کی اجازت طلب کی اور قسم کھائی کہ میں حضرت کے

marfat.com

بتانے سے پہلے تمھیں اصلاً نہ جانتا تھا ۔ ہر چند میں اسے کچھ دینار دیتا رہا قبول نہ کیا اور کہا میں حضرت کی رسالت پر اجرت نہیں لیتا ۔ اور ایسی عمدہ چیز کو حطام دنیا کے بدلے نہیں بیچتا ۔

حکایت ۲ ۔ محمد بن یحییٰ کرمانی کہتے ہیں ہم ابو علی بن شاذان کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک جوان اجنبی آیا اور سلام علیک کر کے ابو علی شاذان کو پوچھا میں نے ان کی طرف اشارہ کیا کہا

"اے شیخ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خواب میں حکم دیا کہ ابو علی بن شاذان کی مسجد میں جا ۔ اگر اس سے ملاقات ہو تو میرا سلام اسے پہنچا ۔ ابو علی یہ بات سن کر بہت روئے اور کہا میں اپنے میں کوئی عمل موجب اس عنایت کا نہیں پاتا ۔ سوا اس کے کہ حدیث ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آتا ہے ۔ درود کی کثرت کرتا ہوں ۔

راوی کہتا ہے ابو علی نے اس واقعہ کے ذوق میں دو تین مہینے بعد انتقال کیا ۔

منقول ہے قیامت کے دن ایک شخص کے اعمال تولے جائیں گے اور پلہ بد اعمال کا گراں ہوگا ۔ فرشتے عذاب کے اسے پکڑیں گے اس وقت وہ گنہ گار خوف سے کانپے گا اور چاروں طرف دیکھے گا کوئی مددگار اور غم خوار نظر نہ آئے گا ۔ ناگاہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے ۔ اور فرشتوں سے فرمائیں گے اسے کہاں لیے جاتے ہو اعمال اس کے میرے سامنے تولو فرشتے حسب الحکم اعمال اس کے پھر تولیں گے آپ ایک پرچہ کاغذ کا نیکیوں کے پلے میں رکھ دیں گے ۔ پلہ نیکیوں کا جھک جائے گا اور گنہ گار وہ اس عذاب سے نجات پائے گا ۔ اور کہے گا میری جان آپ پر قربان

marfat.com

آپ کون ہیں کہ اس مصیبت کے وقت میں میری خبر لی اور حیات ابدی مجھے بخشی فرشتے کہیں گے یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور یہ وہ پرچہ ہے جس میں تو نے درود لکھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

تتمّہ

marfat.com

خزینۂ عملیات

مجرب عملیات و تعویذات اور نقوشِ قرآنی کا مستند اور
انمول ذخیرہ جو ہر قسم کی بیماریوں اور حاجتوں میں انتہائی زود اثر
اور تیر بہ ہدف ثابت ہو چکے ہیں

مولانا صوفی محمد عزیز الرحمٰن پانی پتی

شبیر برادرز ○ اردو بازار ○ لاہور

marfat.com

موجودہ دَور میں ماہرینِ بینکاری واقتصادیات کی اہم ضرورت

بلاسُود بینکاری کا شرعی طریقِ کار

کفل الفقیہ الفاہم (عربی اردو)

تصنیف

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

آج سے پَون صدی قبل علمائے مکہ مکرمہ کے سوالات کا جواب
جس میں سود کے بغیر کرنسی نوٹوں پر نفع حاصل کرنے کی شرعی
صورتیں بیان کی گئی ہیں ——— قیمت مجلد - / ۱۸

marfat.com

سادہ اور آسان اُردو زبان میں اسلامی موضوعات پر رہنما کتب

عالم فقری کی تصانیف

قرآن اور روزہ	۲۴/- روپے
قرآن اور رزق حلال	۱۵/- "
قرآن اور توبہ	۱۰/- "
قرآن اور سزائے رجم	۳/- "
قرآن اور حرمت شراب	۳/- "
قرآن اور قربانی	۲/- "
فوائد الصلوٰۃ	۷/- "
فرضیت زکوٰۃ	۲/- "
نصاب زکوٰۃ	۳/- "

ملنے کا پتہ

ہر اسلامی کتب فروش سے حاصل کیا جا سکتا ہے

ناشر

ادارہ پیغام القرآن ۴۰-بی اردو بازار لاہور

marfat.com

روزمرہ کے عام شرعی مسائل

آداب رفع حاجت، استنجا، غسل، وضو، حیض و

نفاس کے موضوع پر

عام فہم قرآن و حدیث کے مطابق مفصل اور مکمل کتاب

اَحکامِ طہارت

صفحات ۲۷۳ قیمت ۸ روپے

مؤلفہ

عالم فقیری

تقسیم کار

شبیر برادرز۔ اردو بازار۔ لاہور

ناشر

عالم فقیری مکتبہ فقیریہ اردو بازار۔ لاہور

marfat.com

اولیاء اور صوفیاء کرام کے بارے میں مستند اور

مفصل تذکرہ

گلزارِ صوفیاء

تحقیق و تالیف

عالم فقری

ادارت و اہتمام

حاجی انور اختر

marfat.com

مسلک اہلسنّت کے مطابق روزمرّہ شرعی مسائل کا مُستند مجمُوعہ

احکامِ شریعت

تینوں حصّے مکمل معہ ملفوظات

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

ترجمہ عربی و تصحیح
محمد اوّل شاہ قادری

دیباچہ و مونث بندی
عالم فقری ایم اے ایل ایل بی

شبیر برادرز، اُردو بازار، لاہور

marfat.com

marfat.com